2949

۳۸۶

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ در عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مطلق

رہبر راہ حق خاص تالیف جناب حاجی محمد زردار خان صاحب مرحوم جاگیردار اجگر ولی رسائل مشمولہ دیگر

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں طبع ہوا

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

اِطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکر معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتابچے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین کتب اخلاق و تصوف اُردو و فارسی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجود کا رخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف اُردو

جامع الاخلاق۔ ترجمہ اُردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ۔

نکات احسانی۔ دو جلد مین ایک جلد مین نکات اُردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل۔

ذخیرۂ سعادت۔ یہ بجامنی بلاس پریس کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب اخلاق مین مترجمہ لالہ لالجی کا کوروی۔

دائرہ علم۔ حصہ اول انگریزی سے چند معلومات مرتبہ مولوی محمد کریم بخش مسرت بخش

ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی۔

پند نامہ وحید۔ مصنفہ منشی محمد واجد علی۔

طلسم اخلاق۔ مؤلفہ پنڈت سریکرشن وکیل۔

لال چندر کا مشتمل بر مضامین پند سو دسند مؤلفہ منشی لال سنگھ۔

منہاج السالکین مترجمہ جوگ لشبسٹ مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی۔

بودھ پرکاش۔ مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ۔

منبہات منظوم بر سوم منبہات یکتا عربی ترجمہ اُردو از شیخ احمد بن علی۔

نصیحت نامہ ہندی۔ مصنفہ رائے بہادر کنھیا لال۔

گلستان جنان۔ اُردو شرح بسیط گلستان سعدی از سید رزاق بخش۔

کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ۔ مصنفہ شیخ فتح علی۔

کنز الاسرار۔ ترجمہ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر۔

تحفہ سروری۔ از مفتی غلام سرور لاہوری۔

اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان۔

بستان تہذیب مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علیخان بہادر فیروز جنگ۔

آبحیات۔ اخلاق و موعظت مین انشائی کا متاپرشاد تخلص بہ نادان۔

اکسیر ہدایت۔ ترجمہ اُردو کیمیای سعادت فارسی مترجمہ مولوی فخر الدین

مذاق العارفین۔ ترجمہ اُردو احیاء العلوم عربی کامل در چار جلد مترجمہ حاجی مولوی محمد احسن۔

نجات المومنین۔ ذکر کرامات حضرت شاہ نجات اللہ مولفہ حافظ سراج الیقین۔

تہذیب النفوس۔ از سید فخر الدین حسین متخلص بہ سخن۔

تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔

مثنوی سر حق۔ رموز تصوف مین از سید شاہ عطا حسین۔

پند نامہ حبیبی۔ نصایح و اندرز۔ از محمد حبیب علیخان۔

کیمیای حکمت۔ حصہ اول شرائف حلم و آداب راست گوئی کے فوائد حکمیہ و حکایات مصنفہ مولوی اوحد الدین احمد مدرس۔

بحر الحقیقۃ۔ اندرز و نصایح واسطے اصلاح نفس کے مصنفہ حسن تخلص۔

چشمۂ فیض۔ ترجمہ پند نامہ عطار۔ مترجمہ مولوی عبد الغفور خان۔

گلدستہ اخلاق۔ معروف تالیف ہر گوبند مؤلفہ بابو ہر گوبند سہائے۔

گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب اخلاق کا بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

تہذیب احسانی در ترتیب اخلاق انسانی مؤلفہ حکیم احسان علی۔

ترجمہ اُردو عوارف المعارف۔ کامل دو جلد مین مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی۔

پیراہن یوسفی محسنی ترجمہ اُردو نظم شعر بہ شعر ہر شش دفتر مثنوی مولانا روم کامل دو جلد مین مترجمہ مولوی محمد یوسف علی شاہ معروف بہ انگریان چشتی نظامی گلشن آبادی ملک مالوہ۔

Marfat.com

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ در عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند یادگار مطلق

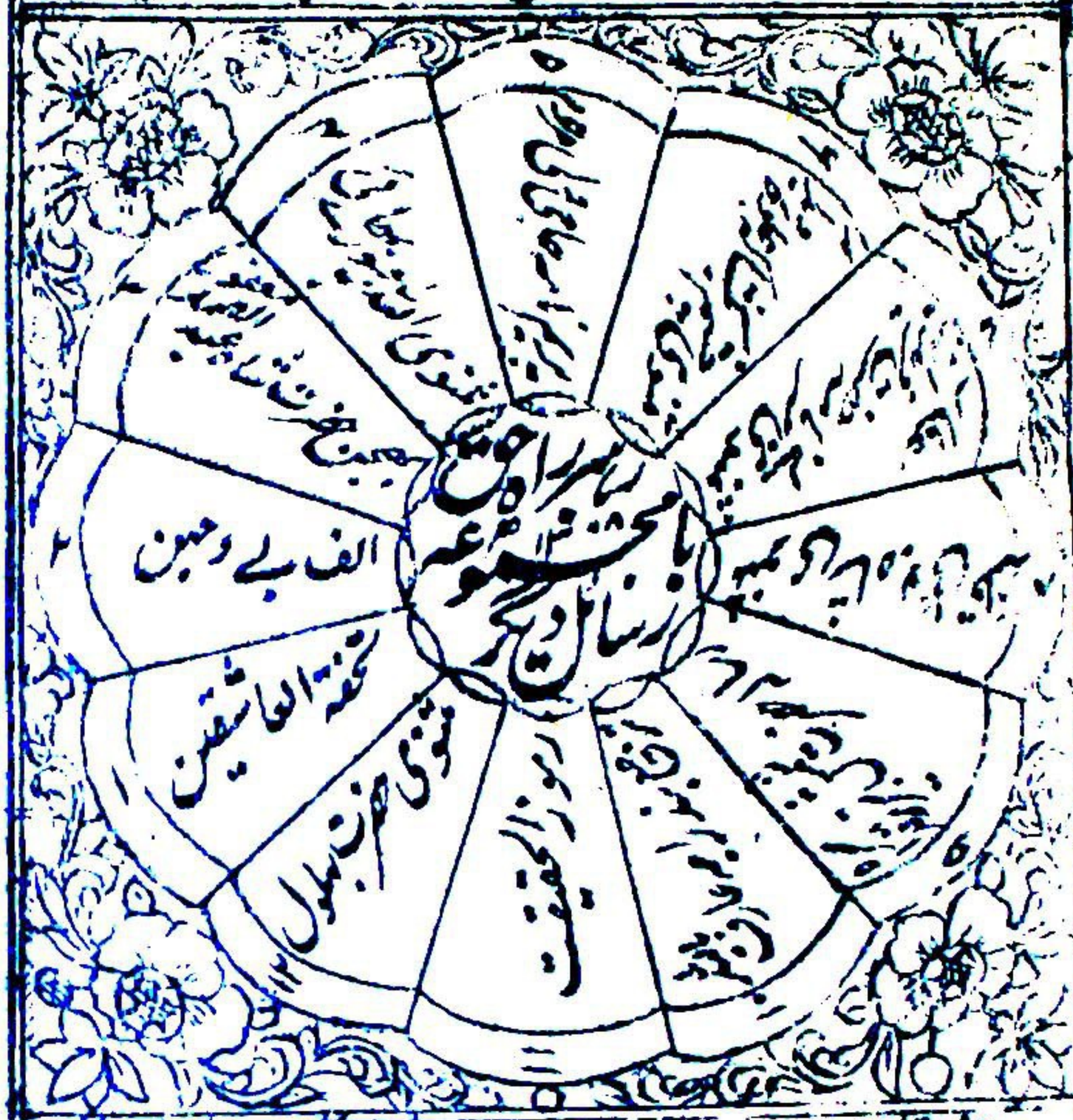

رہبر راہ حق خاص تالیف جناب حاجی محمد زردار خان صاحب مرحوم جاگیردار اجگر ولی رسائل مشمولہ دیگر

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بہ طبع مزین مطبوع ہوا

Marfat.com

131023

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر بنی آدم و فرد انسان کو چاہیے کہ اس کلمۂ واجب التعظیم و لازم التکریم کو دل کی آنکھ میں
مثل مردمک یعنے پتلی کے نگاہ رکھے اور خطرات توہمات کو دل حق منزل سے مٹا کر نظر انتباہ کی ر
تاکہ نزدیکان خدا و رسیدگان قادر بیہمتا سے ہو اور راہ حاصل ہونے اس رتبۂ عالی کی یہ ہے
مستان جام عشق کہ لاف از فنا زنند ✤ جان میدہند و خیمۂ بملک بقا زنند ✤ مردان راہ فقر ز
الست ✤ جامی چو در کشند دم از مصطفا زنند ✤ ترجمہ اصل قطعہ فارسی مندرجۂ کتاب
جو مست جام عشق کے مارین فنا سے لاف ✤ دے کر کے جان جاتے ہین ملک بقا کو صاف
دو مرد راہ عشق کی بھٹی پاک سے ✤ پی پیالہ کرتے ہین بسر مصطفےٰ طواف ✤ پس اگر ذوق
تجھے ایسے عمل مشکل سے تو کلمۂ جلیلہ کو پڑھ اور سن تہ دل سے اے بھائی زبان سے صر
کلمہ پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہے بطور عادت بلکہ اس کسب کو کوشش کر بعبادت جس سے
پاک کلمہ سے تیری چشم و دل منور ہو یہ کام عاشق صادق کا ہے نہ ہر خار و خس کا ابیات نہ
یہ کام دعوی سے ہو حاصل ✤ مگر جس دل مین ہووے عشق واصل ✤ نہین یہ کام دعوی
نکلتا ✤ ارے جا عشق کا دم دل سے بھر لا ✤ بیت اے بدعوی نمے برآید کار ✤ رو بمعنی و مے ز عشق

Marfat.com

برآر ✤ ترجمہ جسے اس رہ مین ہو شوق و محبت ✤ اُسی کا کام دل حاصل ہو جھٹ پٹ ✤ واسطے حصول مطلب طالبان صادق کے چند نکات لکھے جاتے ہین کہ چلنے والے اس راہ دشوار گزار کے ہرگز نہ بھٹکین اور پیر اک اس دریاے ناپیدا کنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ ٹپکین اللہ تعالیٰ اثر اس تحریر کا دل محبان ثابت قدم پر غالب لاوے کہ کار رفاہیت اُنکا بجاوے **بیت** رہبر راہ حق ہے نام اُسکا ✤ باب نو اسمین ہین پُر از معنی ✤ جو کوئی اُسکی رہ مین رکھے قدم ✤ شاہد عیش پاوے وہ ہمدم ✤ غوطہ خور دریا مین غوطہ مار کر موتی نکالتے ہین ناواقف دیکھنے والے حیرت سے سر مارتے ہین اسرار الٰہی سے کوئی واقف نہین ہو سکتا اگر ہوتا ہے تو اسی کہنے سننے کی برکت سے اسلیے یہ رسالہ تصنیفات امان اللہ دوئانی و نیز سید عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر کتب و غیرہ سے اور جو کچھ کہ مجھکو مرشدون سے پہونچا تھا اُسمین سے استنباط کر کے موقع بموقع ہندی زبان مین اس خاکسار فقیر حقیر ہیچمدان زردار خان عفی اللہ عنہ ولد سیف دار خان ناغر شاخ فرید خانی جاگیر دار راج کردلی سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ جمادی الاول مین تحریر کر کے اوپر نو باب کے منقسم کیا **باب اوّل** در بیان ابتداے ظہور **باب دوم** در بیان تلاوت قرآن **باب سوم** در بیان تلاوت وجود محمدی **باب چہارم** در بیان سوال طالب **باب پنجم** در بیان حل مسئلہ **باب ششم** در بیان مراقبات **باب ہفتم** در بیان مشاہدات **باب ہشتم** در بیان مقامات **باب نہم** در بیان رموزات تاکہ محب صادق اس راہ کے ہر ایک باب سے لذت جداگانہ پاوین اور شوق اس دولت غیر مترقبہ کے حاصل ہونے کا صفحہ دل مین النقش کالحجر رکھین اب گوش ہوش سے سُن اور نظر لطف و عطاے خالق خطا پوش عذر نیوش پر رکھ

باب اوّل پنج بیان ابتداء ظہور کے

ف

ای بھائی روز ازل سے ذات پاک کہ وحدہ لاشریک لہٗ اُسے کہتے ہین بآرام تمام مقام لامکان مین شراب استغنائی پی کر قیام رکھتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرۂ باران اُس ذات مستغنی الصفات پر اثر کیا کہ اُس سے جوش ہوا چاہا اُسنے کہ اپنی ذات و صفات کو ظاہر کرے تب اول اپنی ذات سے نور محمدی علیحدہ کیا اور اُسکی وجہ سے آپ عاشق اپنا ہوا کہ جس سے صفت شاہد و مشہود و محب و طالب و مطلوب ظاہر ہوئی اور اُس اپنے نور محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرح طرح کی نئی نئی مخلوقات کونین مین جن و آدمی وغیرہ پیدا کیے جیسے کہ تخم پنبہ پانی سے قطرۂ باران کے سب اجزا برگ و شاخ و گل و بار اپنے مین نشو و نما کر لاتا ہے اور اُسکے پھل سے روئی نکل کر پارچہ ہاے ہر قسم بنتے ہین لیکن اصلیت ظہور سب کا وہی تخم ہے ویسے ہی مظہر خاص اس انسان کا

Marfat.com

وہی ذات پاک ہے حدیث اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ جسطرح بیج کے پیٹ مین مغز ہے
کہ اُس مغز سے سب اشیا کا ظہور ہے اگر اُس بیج کے دو ٹکڑے کر ڈالو تو وہی مغز اصل اُسمین دیکھنے
مین آوے اُسی طرح ذات پاک انسان مین ہے اگر انسان کوشش کرے تو اپنے مین
اُس مغز اصل کو مجرد پاوے اے طالب غفلت سے ہوشیار رہو اور خواب بیخودی سے بیدار ہو
یہ مت سمجھو کہ مین بیداری مین کاروبار دنیا کرتا ہون اور جو کچھ کرتا ہون اچھا کرتا ہون کہ اسی واسطے
بزرگون نے کہا ہے بیت کار دنیا چیست بیکاری ہمہ ✤ چیست بیکاری گرفتاری ہمہ ✤
ترجمہ کار دنیا کیا ہے بیکاری تمام ✤ کیا ہے بیکاری گرفتاری تمام ✤ اے بھائی ایک خواب
وہ ہے کہ آدمی سوتے ہین رات کو اور جاگتے ہین صبح کو بزرگ لوگ اس تمام عمر کو ایک خواب شمار
کرتے ہین بلکہ خواب بیخودی اسکا نام رکھتے ہین یہ سب لوگ کہ جو دنیا مین آئے ہین کاروبار فاسدہ
ولایعنے مین مشغول ہین اور جس کام کو کرتے ہین اُسکے حاصل ہونے سے خوشوقتی و خوشی اُنھین
ملتی ہے یہ نہین سمجھتے اور اپنا بھید نہین کھولتے وہ نہین جانتے ہین کہ سوائے اس عالم کے کوئی عالم
اور بھی ہے جہان جانا ہے جسوقت کہ وہ رقیت آسمان سے نازل ہوتا ہی اور جان نکالتا ہی جاگتے ہین
اور آنکھین کھولتے ہین اور یہ جتنے کام یہان جیتے جی مین عیش و خوشی وغیرہ جو کیے ہین اُسوقت مانند خیالات
معلوم ہوتے ہین جیسے کہ رات کو آدمی سوتے ہین اور ہر طرح کے خیالات دیکھتے ہین اور اُنھی اُسوقت
معلوم ہوتا ہے کہ ایک خواب ہمنے دیکھا ہے خواب غفلت مین سوئے ہوے تھے افسوس کہ کچھ کام نہ نکلا
لیکن وہ افسوس کچھ فائدہ نہین دیتا پس فکر اُسوقت کرنا چاہیے تاکہ کچھ ہاتھ آوے اے صاحب ہمت
جو کچھ گذرا اسوقت ملال کر کہ اسقدر عمر تیری گذری جو جو کام و فعل نیک و بد اور عیش تونے کیے ہین دیکھ تو وہ
تجھے مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب بھی جاگ اور وہ کام کر تاکہ مرتے وقت تجھے حسرت
نہو اور اب اپنے اوپر ماتم کر کہ اُسوقت انگلیان حسرت کی دانتون سے نہ کاٹے کسواسطے کہ فوت
وقت سخت زیادہ ہے فوت روح سے اُسمین مفارقت خالق سے ہے اور اسمین مہاجرت خلق سے
لیکن راہ حاصل ہونے مراد کی اسطرح پر ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی ایسی نظر مین باطفار کھے
کہ جسوقت آنکھ بند کرے وہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے اور رفتہ رفتہ وہی صورت بول اُٹھے
اور جو مطلب چاہے اُس سے پوچھے جواب باصواب حاصل ہووے بعدازان ایسا ہو جاوے
کہ خود صورت مرشد بچا وے اور دوئی بیچ کی جھوٹ و بھاگ جاوے اور یکتا ہو جاوے اُسیکو فنا فی اللہ
کہتے ہین بعدازان برکت صحبت مرشد سے صورت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

خواب بیداری مین دیکھے گا اُس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین کھپ جاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کریگا لیکن اُسوقت کمال عاجزی و نامرادی ظاہر کرے کہ اسی مین رضامندی اُنکی ہے بعد ازان اُسی ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقا سمجھ کر اپنے تئین فنا کرے اُسے فنا فی الرسول کہتے ہین بعد اُسکے صورت اسم اللہ کا تصور کرکے اُسے حاصل کرے کہ اُسے فنا فی اللہ کہتے ہین بعدہ پھر مقام محمدی پر آوے طالبان حق بعضے پہلے فنا فی اللہ ہوتے ہین بعدہ فنا فی الرسول اُنکو سالک کہتے ہین اور اگر طالب خود ہی شاغل ہے تو ان تینون مرتبون سے ایک ہی حاصل کرسکتا ہی اور اُسی مقام پر رہنا ہے آگے نہین چل سکتا کیونکہ اپنے اختیار سے گذر جاتا ہے اور بے اختیاری حاصل ہوتی ہے اُس سے شکستہ پا ہوتا ہے اور اُسی مین آرام پاتا ہے لیکن تینون مراتب ایک مین اگر فنا فی الرسول ہوا تو وہی اور اگر فنا فی اللہ ہوا تو وہی اور اگر فنا فی الشیخ ہوا تو وہی مطلب اپنے مین علحدہ کرنے سے ہے لیکن اگر مرشد مرید کو فنا فی الرسول کرکے چھوڑ دے تو بہتر ہے چاہیے کہ بیچ مین ادھورا نہ چھوڑ دے دوسرا طریق یہ ہی کہ صورت اپنی اچھی طرح دیکھ کر نظر مین رکھے یہ بات آئینہ مین یا آفتاب مین دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے اور یہ کسب نقشبندیہ ہے اور بہتر ہے اسمین گانا سننے سے خلل پڑتا ہی اور یہ کسب بیرونی جبہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر کو ملا اور اُنسے سلسلہ نقشبندیہ جاری ہوا پس سب مریدون و طالبون کو اس سلسلہ کے حق حضرت صدیق کا نگاہ رکھنا چاہیے اور اسمین بہبودی اپنی سمجھین اور اور اشغال درونی و اسرار باطنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہوے ہین اور اُنسے سب بزرگان چودہ خانوادہ کو واسطہ بواسطہ پہونچتے آئے ہین پس حق اُنکا سب مریدون و طالبان چودہ خانوادہ پر ثابت ہے کیونکہ پیران پیر مین چارون یارون کو دوست و برحق جان کر اپنے پیر کی جناب مین اعتقاد باندھنا و مراد مانگنا بُرائی نہین ہے بلکہ عین بہتری ہے و باعث حصول مراد بُرائی اُسکے خلاف مین ہے کہ یہ توفیق اللہ تعالیٰ کسی ایماندار کو نہ دے اے محب اس راہ مین پڑنا بہت سعادت ہی اگر منزل پر نہ پہونچے راہ مین مرجاوے شہید اکبر ہو جاوے فقرا نہین جانتے ہین منزل پر پہونچنا لیکن جان اپنی اسی راہ مین دیتے ہین فرد کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جانے دیگر است + شعر آرزو دارم کہ خود را بر خدا قربان کنم + تا مگر روزی بپرسد آنکہ قربان شد کہ بود بیت کشتگان خنجر تسلیم کو + ہر گھڑی ہے جان تازہ غیب سے + شعر دل مین یہی خواہش ہے کہ قربان خدا ہون + شاید کہ کبھی پوچھے مجھپہ فدا کون + اس راہ مین شوق و محبت چاہے اگر راہ مین مرجاوے بخت پاوے ای عزیز آخر مرنا ہے کچھ کام نہین آئے گا الا یہی عشق و محبت الٰہی اور اس راہ مین کچھ خیر طالبون پر زیادہ

Marfat.com

فریفتہ نہین ہی سوائے اس عشق و محبت کے جو شخص کہ درد عشق مین بیمار کیا جاوے اجر جزیل اُس کا رکا مدار ہے اس درد کی جسنے لذت پائی ہے سب لذات فاسدہ کو اُسنے چھوڑا ہے اور جو چکھتا ہے وہی معلوم کرتا ہے جس طرح کسی کو جو دیوار قہقہہ پر سوار ہوتا ہے اُسے ہی اُسکا حال معلوم ہوتا ہے اور جو بے ہمت دیوار کے پاس جاکر لوٹ آتے ہین سوار نہین ہوتے اُنھین کیا معلوم صاحب دہان کا حال اہل ہمت و جوانمرد سوار ہوتے ہین اور نہایت خوشی سے عالم ناقص پر جنس کر چلے جاتے ہین اور پیالہ شرابا طہورا نوش کرتے ہین حقیقت اسکی یہی عشق ہے عاشق مثل باز بلند پرواز کے ہے دیوار عشق پر سوار ہوکر پیالہ شراب خالص نوش کرتا ہے اور بے ہمت مثل مکھی کے بے پر ہین یعنے مکھی بے پر کی طرح اُنکا جینا معلوم بلکہ معدوم مفہوم

باب دوسرا بیچ بیان تلاوت الوجود اور تلاوت القرآن کے

ای بھائی یہ وہ قرآن ہی جسکی تلاوت بادشاہ لوگ کرتے ہین اور جو کچھ قرآن مین ہے وہ بدن مین آدمی کے ہے اور جو آدمی کے بدن مین کہا جاتا ہے وہی قرآن مین ہی اول بیان وجود جان تو کہ بدن مین آدمی کے سات چیزین ہین جو بدن مین ملی ہین خاک و باد و آب و آتش و دوزخ و نور و ذات اور ہر سات سے سات جنس بدن مین ظاہر ہین اول علامت خاک مقام اسکا سیز یعنے تلی ہے اس مقام کا سردار جبرئیل ہے علامت اسکی گوشت و پوست و استخوان و عروق و بال و ناخن و جھلی ہے دوسری علامت باد مقام اسکا شش یعنے پھیپھڑا ہی سردار اسکا اسرافیل ہے ہلنا اور کانپنا اور سانس پھولنا وقت موت و گرمی کے و انگڑائی و ڈکار و ہوا سے کوز اس سے متعلق ہین تیسری علامت آتش مقام اسکا زہرہ یعنے پتا ہے اس مقام کا سردار عزرائیل ہے کھانا اور پینا و سونا اسی سے ہی و کاہلی و سستی و ملولی اور ہاتھ پیر کا کھچنا اس سے متعلق ہے چوتھی علامت آب مقام اسکا جگر و استخوان اس مقام کا سردار میکائیل ہے اس سے پیشاب اور غلا اور خون اور آب منی و آب دہن اور پانی آنکھون کا اور کانون کا پانی یعنے چرک گوش متعلق ہے پانچوین علامت روح کہ اسکو روح طبیعی نام رکھتے ہین یہ ناف سے تعلق رکھتی ہی اور غذا رگون مین پہونچاتی ہے اور کھانے سے قوت پکڑتی ہی درد بدن اُٹھانا اور لذت آرام پانا اور بیٹھنا اور اُٹھنا اور چلنا اور دیکھنا اور جستجو کرنا اسی سے ہے حاصل ہونے سے اس ارواح کے آدمی اولیا ہوتا ہے اور نزدیک خدا تعالیٰ ہی چھٹی علامت نور اسکو روح حیوانی کہتے ہین مقام اسکا دل مین ہر خواہش بڑھنے کی رکھتی ہے اور سب اعضا کو زندہ رکھتی ہی اس سے خیال و فکر و تصور و وہم و ڈرنا اور خوش ہونا اور غم پڑجانا تعلق ہی اس ارواح کے حاصل

Marfat.com

ہونے سے طالب واصل حق ہوتا ہی اور کوشش کامل کرنے سے عین حق ہو جاتا ہی جیسا کہ کہا ہی
بیت چشم دل چون باز شد معشوق را در خویش دید ✤ عین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب ✤
شعر آنکھ دل کی جب کھلی معشوق اپنے مین ملا ✤ بلبلا جب جاگ اُٹھا خود عین دریا ہو گیا ✤ ساتوین
علامت ذات کہ اُسے روح نفسانی کہتے ہین مقام اُسکا مغز سر یعنے بھیجا ہی اس سے کہنا اور سننا و
سونگھنا اور دیکھنا و عقل و تمیز و لذت زبان متعلق ہے اس روح کے حاصل ہوتے بھی لوگ واصلان حق سے
ہوتے ہین لیکن جو اسرار مغز مین ہی وہی دل مین بھی ہے جیسے کہ اللہ و محمد علیہ السلام دونون ایک ہین
ویسے مغز و دل ہے مغز مقام ذات ہی جیسا بیچ کلام مجید کے ظاہر کیا ہی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور دل مقام محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِنْ
نُوْرِیْ اور جو ارواحین طبعی کہنے مین آئین وہ بندہ خدا و امت محمدی ہی کہ اُسکے حق مین کہا ہی قُلِ
الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ سوائے انکے ایک شخص اور بدن مین ہی جسکا نام نفس امارہ ہی لیکن وہ جنسیت
نہین رکھتا ہے لوگ کہتے ہین کہ فلان فقیر نے نفس امارہ اپنے بدن سے نکال لیا مثل بچہ کنجشک خانگی
یعنے چڑیا کے بعضے کہتے ہین مثل کرفس یعنے مولی کے بیج کے تھا یہ لفظ محض خلاف ہی عوام کو چاہیے کہ
ایسا نہ سمجھین کیونکہ لوگ چورون و بدکار آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور قصاب لوگ گائے بیل وغیرہ
حلال کرتے ہین اور گوشت کو قیمت سے بیچتے ہین اگر نفس مذکور جنسیت رکھتا ہوتا البتہ نکل آتا انمین
سے اور اُسے پاتے اس سے جاننا چاہیے کہ نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہے بیان اسکا یہ ہی
کہ اس بدن مین جو آگ اربعہ عناصر سے ہے اُسی نے نفس امارہ نام پایا ہے اسکو خدا تعالی نے
اپنی قدرت کاملہ سے آدمی کے بدن مین داخل کیا ہے اگر اسے داخل نہ کرتا تو یہ خواہش کھانے و
پینے کی بھوک و پیاس نہین ہوتی تب قوت و شہوت بھی نہوتی پس یہ پیدایش دنیا اُٹھ جاتی
اسواسطے ضرور تھا کہ اسے بدن مین داخل کیا اور جس فقیر نے کہ نفس امارہ اپنے کو نکالا تھا وہ اُسنے ایک
شعلہ گرمی کا نکالا تھا جس سے بدن اُسکا ٹھنڈا پڑ گیا تھا تب اُسپر عتاب ہوا کہ اسے [illegible]
[illegible] قدرت سے داخل کیا ہے اسی بات پر کہا ہے کہ کسی مشایخ کو دفع کرنا نفس [illegible]
[illegible] پیدا کرنے مین حکمت حکیم ہے لیکن اُسکے زہر کے دفع کرنے مین کوشش [illegible]
[illegible] سے ضرر نہ پہونچے اور جنس مذکور یعنے نفس امارہ اور ارواحون پر غالب نہو [illegible] کہ یہ نفس اور
[illegible] ارواحون پر غالب ہوتا ہے ہر ایک روح سے اپنی خصلت ظاہر کرتا ہے یعنے ارواح [illegible]
[illegible] ناف سی ہے قوت اور شہوت اور ارواح حیوانی سے جو دل مین ہی گھمنڈ اور کینہ اور [illegible] بغض و غصہ [illegible]

Marfat.com

ارواح نفسانی کہ مقام اُسکا مغز مین ہے بُری باتین کرنا و سننا و بدنظر و بدزبان و خندہ و قہقہہ ظاہر ہوتا ہے اور اگر ارواح اس نفس پر غالب ہوتی ہین اور یہ مغلوب ہوتی ہے تو ہر ایک روح اپنی خصلت ظاہر کرتی ہے جیسے کہ روح طبیعی سے بندگی و غریبی و بردباری اور روح حیوانی سے عشق و محبت الٰہی اور ہر ایک پر رحم اور روح نفسانی سے خوشبوئی اور خوش مقام و خوش آواز و تماشاے خوش کی خواہش ہوتی ہے اور قوت و شہوت گرمی سے تعلق رکھتی ہے جسوقت کہ نفس امارہ عاجز و ناچیز ہوتا ہے دل پر غالب آتا ہے یہ سب چیزین گرمی دل سے کہ جوہر اصلی ہے پیدا ہوتی ہین اور بھوک پیاس و شہوت اس حالت مین بزرگون کے اختیار مین رہتی ہے اور یہ تینون روحین جو کام کرتی ہین تینون ایک ہوکر کرتی ہین اس سے عوام کو معلوم نہین ہوتا ہے کہ بدن مین تین روحین ہین اسواسطے ضرور ہوا بیان اسکا اسوجہ سے لکھا جاتا ہی تاکہ ہر ایک کو معلوم ہو جاوے ای بھائی سمجھ کہ وقت راہ چلنے کے ہر ایک کام اپنا علیحدہ کرتے ہین یعنے چلتے وقت قدم کا پہلے پڑنا کام روح طبیعی کا ہے اور روح حیوانی کہ مقام اُسکا دل ہے نگہداری و کارہاے دنیوی خواہ دینی مین رہتی ہے وہ راہ مین نہین رہتی بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو نکلجاتی ہے اور روح نفسانی کہ مقام اُسکا مغز سر ہے پیر کو کانٹے گڑھے و لکڑی و پتھر و آگ و پانی وغیرہ ہر طرح کے آسیب سے نگاہ رکھتی ہے اسی طرح جس کام مین کہ ہاتھ پیر ملتے ہین وہ کام روح طبیعی کا جان اور تجویز فکر اُس کام کی جو دل مین آتی ہے وہ کام روح حیوانی کا سمجھ اور آنکھ کے دیکھنے سے جو کام ہووے وہ فعل روح نفسانی کا ہے یہ بیان تلاوت الوجود ہے جسوقت کہ مرشد حال پر طالب کے مہربان ہوتا ہے اُسوقت ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرتا ہے اور نظر سے دل کی آنکھ کے طالب کو یہ سب دکھلا دیتا ہے بعد اُسکے طالب محو ہوا مین محو ہو جاتا ہے اور دیکھتا ہے جیسے کہ لوگ قرآن مجید کو مطالعہ کرتے ہین اور پڑھتے پڑھتے انتہا تک ختم کر لیتے ہین ویسے ہی طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو لیکن مرشد کامل چاہیے تب ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو پہونچا دے جیسے کہ لکھا ہے یہ سب باتین نظر دل و دیدہ سے دکھلائی دیتی ہین والا نہ سب مشایخ و بزرگ انمین سے صرف ایک مقام حاصل کرتے ہین کوئی روح طبیعی اور کوئی روح حیوانی اور کوئی روح نفسانی اور اگر کوئی اپنے کچھ سوال کرتا ہے موافق اپنی سمجھ و حاصل کے نشان دیتے ہین اور اگر اُنکے حاصل سے مخالف سوال ہو تب اُسکا کچھ نشان نہین دے سکتے لیکن اس راہ مین طالب کامل کو چاہیے کہ تلاش کرے البتہ مرشد کامل ملے کیونکہ کوئی ملک و شہر بدون مردان خدا نہین ہے اور نہوگا جو کوئی تلاش کریگا البتہ ملیگا کہ برکت اُنکی صحبت سے مراد اُسکی حاصل ہو جائیگی اور راہ حاصل

Marfat.com

ہونے ارواحون کی یہی ہی جو کہی گئی اور سب کردن سے ایک ذکر خفی ہے کہ مرشد کامل فرماتا ہی اور حدیث نبوی بھی اسمین ہے اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الذِّکْرُ الْخَفِیُّ اِسکی برکت سے یہ روح طبیعی کہ جگر دناف سے تعلق رکھتی ہے و بندۂ خدا و امت محمدی اس مقام سے خلاصی پاتی ہے اور جہان جاے پہونچ جائے علامت اُسکی یہ ہے کہ سب عضو عضو سے فقط اللہ سنائی دیتا ہے سر سے لے پیر کے انگوٹھے تک اور رگ رگ و رویان رویان و بال بال ذکر اللہ مین رہے ہین اسی بات پر کہا ہی رباعی

کسے گوید کہ عاشق بے نماز است ✣ وجود عاشقان کُل نماز است ✣ نماز زاہدان سجدہ سجود است ✣ نماز عاشقان ترک وجود است ✣ ابیات کسے کون ہی کہ عاشق بے نماز ہے ✣ وجود عاشقان خود سب نماز ہے ✣ نماز زاہدان سجدہ سجود ہے ✣ نماز عاشقان ترک وجود ہی ✣ ابتدا مین روح مذکور مقام ہوا مین ورزش سے آتی ہے اُسوقت بندہ اپنے کو نیند مین ایسا دیکھتا ہی کہ ہوا پر سوار ہو کر جاتا ہے اور پانوٗن زمین پر نہین گرتا ہی وہان سے روح مقام آگ مین آتی ہی وہان اندھیرا دکھلائی دیتا ہے خفا ہو کر فی الفور وہان سے روح نکلتی ہے کہ وہان ایک لمحہ رہ نہین سکتی وہان سے پان کے مقام پر آتی ہے اور وہان صورت اصلی اپنی دکھلائی دیتی ہے کہ وجود خاکی وہی ہے کہ اس مقام پر ہمیشہ رہتا ہے بعد اُسکے دل کے نزدیک پہونچتی ہے اور پھر مغز مین اُسوقت نزدیکی خدا حاصل ہوتی ہے اسی کو نزدیکی خدا کہتے ہین اور اسی جگہ پر کہا ہے فرد مردان خدا خدا نباشند ✣ لیکن ز خدا جدا نباشند ✣ شعر مردان خدا خدا نہین ہین ✣ لیکن حق سے جدا نہین ہین ✣ جو شخص اس شغل مین کامل ہوا ولی اللہ ہوا حضرت خواجۂ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس مقام پر نہ پہونچا ہو وے اُسکو مرید نہ کرنا چاہیے بیت میان عاشق و معشوق رمزیست ✣ کرام کاتبین را ہم خبر نیست ✣ شعر درمیان عاشق و معشوق جو ایک رمز ہے ✣ ہے کرام کاتبین بھی اُس سے بالکل بیخبر ✣ برکت توجہ فرمائے ہوے مرشد سے پردۂ دل کھل جاتا ہے اُسوقت اسم اللہ نظر آتا ہے اور دل روشن ہو جاتا ہے تب طالب واصل حق ہوتا ہے اور ساتون آسمان سے یہ آواز آتی ہے وصل الحبیب الی الحبیب بیت قطرہ اندر بحر گردد ناپدید ✣ کے تواں او را جدا از بحر دید ✣ شعر قطرہ کہ دریا مین ملکر کھو جاے ✣ کب اُسکو جدا دیکھ سکین دریا سے ✣ اس شغل سے آدمی جو صاحب کمال و صاحب مقام ہوتا ہے درجہ صاحب کمال کا صاحب حال سے بڑھ کر ہے سب حضرت قادری ہے اسمین گانا اگر ہو بہتر ہے تعریف و ثنا دوست کی کرنا ہے اور اگر نہو تو بھی مگر کہ دوست سے شامل و کامل ہے اور سب پر قدرت رکھتا ہے اور بحکم خدائے بے نیاز و کریم کارساز

Marfat.com

حاکم سب شغلون پر ہے علامت اُسکی یہ ہے جبکی نظر اُسپر پڑے وہ اُسکا تابعدار ہو گرمی شغل سے پردہ مغز کھل جاتا ہی بعدہٗ قطرۂ ترش مغز سے ٹپکتا ہے دل پر و بعدہ قطرۂ تلخ دل سے ٹپک کر گرتا ہی اور دل سے روشن ہو جاتا ہی اور مغز سے آواز ہو ہو کی نکلتی ہے یہی فضل ہے اسی کو حضرت حافظ دیوان مین فرمایا ہے شعر حافظ کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجاست ✤ این قدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید ✤ ترجمہ شعر کسی نے بھی نہ جانا یار کا گھر کس جگہ ہے اور کہان پر ہے ✤ بجز اسکے کہ آواز جرس آتی ہی کانون مین ✤ جسوقت کہ آدمی کمالیت کو پہونچے اُسوقت سردی و گرمی و مرنا و مارنا اور بھوک اور پیاس کچھ نہین رہتی یہ تینون روحین مغز مین داخل ہوتی ہین اس بدن کو چھوڑ دیتی ہین اس سے کچھ تعلق یہ نہین ہوتا اسکو مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا کہتے ہین اور عرش و کرسی و لوح و قلم اور جو کچھ قدرت آفریدگار مین ہے سبکو آئینے مین دیکھتا ہی اور آنکھین سُرخ رہتی ہین جو کچھ چاہتا ہے حکم خدا سے کرتا ہے جسوقت چاہے مرجائے جسوقت چاہے جی اُٹھے یہ صفتین صاحب مقام کو حاصل ہوتی ہین اور یہ عاشق آواز کا ہے اس سے گانا اُنکے لیے فرض ہے یہ کسب حضرت چشت کا ہے اسکو حبس گیر کہتے ہین اس سے آدمی صاحب حال ہوتا ہے اشارہ اسی کسب کا یہ ہے بیت چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ✤ گر نہ بینی سر حق برمن بخند ✤ شعر آنکھ بند کر کان موند اور مُنھ کو بس ✤ گر نہ دیکھے سر حق کوتب تو مجھ پہ ہنس ✤ وائے اوپر حال لوگون کے قطعہ اے دل تو دمے مطیع سبحان نشدی ✤ وز کردن کار بد پشیمان نشدی ✤ زاہد شدی و شیخ شدی و دانشمند ✤ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی ✤ شعر اے دل تو کبھی مطیع سبحان نہوا ✤ اور کر کے بُرے کام پشیمان نہوا ✤ زاہد بھی ہوا شیخ بھی اور عاقل بھی ✤ یہ سب تو ہوا ولے مسلمان نہوا ✤ اے بھائی دنیا جائے آزمایش ہے نہ کہ جائے آسایش آدمی اُسدن کو یاد نہین لاتا ہے کہ خدا سے جان بطریق قرض حسنہ مانگ کر وعدہ کیا ہے کہ اس مدت مین تیرا فرض ہم ادا کرین گے اور دنیا مین آلودہ نہونگے اب کہ یہان دنیا مین آئے اس دنیا کے کامون اور تماشون مین فریفتہ ہو کر خدا کو اور اُسکے قرض کو بھول گئے اس راہ مین کوئی قرض خدا کا فرزندان آدم پر نہین ہے بجز جان کے کہ پہلے وعدہ سے قرض کے قرضخواہ کو ادا کرنا چاہیے اگر کوتاہی کو کام کرو گے تو بزرگی نہ رہیگی اور وعدہ پر ایسا رقیب خدا بھیجیگا کہ چھاتی پر بیٹھ کر جان لیویگا ہر چند واویلا و عاجزی و زاری کروگے کچھ پیش نہ جائیگا رقیب مذکور ایک لمحہ توقف نہ کریگا اُسوقت عزت و آبرو نہ رہیگی پس چاہیے کہ آپ اطاعت اُسکے حکم کی کرو اور اسطرح سے جان دو کہ کسی کو خبر نہو فرد ✤ ہرگز نمرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✤ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ✤ شعر ہرگز نہیں مرتا ہے وہ جو زندہ ہوا

Marfat.com

عشق سے ✣ دنیا کے دفتر مین لکھی اُسکے لیے ہے دائمی ✣ اور اسی جگہ پر یہ کہا ہی بیت در کوی تو عاشقان چنان جان بدہند ✣ کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز ✣ شعر تیری گلی مین عاشق دیتے ہین جان آس وُھب ✣ خود موت کا فرشتہ پاوے وہان گذرکب ✣ اگر اس طور پر جان دیگا ہرگز نہ مریگا الا اِن اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار سمجھا ای بھائی جو چیز مین کہ بدن مین تھین ہ تفصیل کہنے مین آئین اور بیان تلاوت القرآن اگرچہ ضرور تھا لیکن واسطے عام آدمیون کے مثال دیجاتی ہی پسبب بھی قرآن مین کہا جاتا ہے علامت خاک غلاف و چمڑہ جلد و کاغذ و ابار کاغذ و رسی یعنی دھاگہ وغیرہ علامت یاد قرآن سے رولن ہوتا ہی اور زیر و زبر و پیش و مد و تشدید و جزم و نقطہ و علامت آتش مثل خواب سُستی آیہ و مطلق و رکوع و ربع و نصف و ثلث و تمامیت سیپارہ و علامت آب روشنائی و شنگرف و سپیدہ و زنگار و آب طلا و آب نقرہ اور تین چیز اور جو بدن مین ہین روح و نور و ذات آدمی بھی جان اور ہر سا تونکی سات سات علامت یہان بھی لکھی جاتی ہین سمجھ کہ روح طبیعی قرآن مین حرف ہین علامت اُسکی یہ ہے اوّل سُننا دوسرے پڑھنا تیسرے سکھلانا چوتھے دیکھنا اور ہر حرف حرف کی پانچوین اُسکا آداب بجالانا چھٹے اُسکو عزیز رکھنا ساتوین اُسکو اپنے پاس رکھنا اور مثل روح حیوانی اُسکے معنے ہین اُسکی سات علامت یہ ہین یاد رکھنا اور صحیح کرنا معنی کا اور یقین لانا اور ظاہر کرنا آدمیون سے اور وعظ کہنا اور صدق پر دل باندھنا یعنے خدا کو ایک جاننا اور محمد علیہ السلام کو برحق سمجھنا اور مثال روح نفسانی کی عمل کرنا اور شوق پیدا کرنا اور مرشد کامل کو ڈھونڈھنا اور حکم شریعت بجالانا اور پڑنا طریقت مین اور پہونچنا حقیقت پر اور حاصل کرنا معرفت کا اور ڈوب جانا وحدت مین اسطرح سے مرتبہ بمرتبہ منزل بمنزل طالب اپنی مراد کو پہونچتا ہی

باب سوم در بیان تلاوت الوجود مجمل

چاہیے کہ دل سے پڑھے تاکہ کچھ بزرگی و نفع اُسکا تو جانے یہ خاک و ہوا کہ اربعہ عناصر مین سے ہے اور روح طبیعی کہ ہوا باطنی ہے یہ سب دل سے تعلق رکھتی ہین اور آگ کا تعلق روح حیوانی سے ہے یعنے نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دل مین گرمی رکھتا ہی وابستہ یعنے ملا ہوا روح حیوانی سے ہے اور باقی روح نفسانی سے علاقہ و رشتہ رکھتا ہی کہ مقام مغز سر مین ہے اور وہ بھی سرد ہے اور مٹی یعنے خاک باطنی نہین ہی مگر ایک شکل خدا کے پہچاننے والون کے دل مین پیدا ہوتی ہے اگرچہ سب آدمیون کے دل مین مقرر ہے اور خاک ظاہری اُسی صورت کی شکل رکھتی ہے اور تینون روحین دل مین ایک ہوئی ہین معلوم چاہیے کرنا کہ ارواح بھی ساتھ تمام بدن و اعضا کے محکوم دل کی ہے دل جس جگہ چاہے لے جاوے اور جہان چاہے بٹھاوے

Marfat.com

اور جو کام ہاتھ اور پاؤن سے تعلق ہے اور اُنسے لیتا ہے اور رنج و راحت مین شریک ہی اگر رنج کوئی آن پڑے تو اُسکا علاج و دفعیہ چاہتا ہے اور ارواح ذاتی بھی اُسکے شامل ہین جیسے کہ پیشانی و آنکھ اور دل جب ایکجا ہوتے ہین سب کچھ دیکھا جاتا ہے اگر دل کہین اور ہو تو پیشانی اور آنکھ سے کچھ نہین سوجھتا ہی اسی طرح کہنے و سننے وغیرہ سب اور کامون مین سمجھنا چاہیے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم جامع جمیع مراتب اور قادر کل موجودات پر ہین ویسے ہی بدن مین یہ دل ہے کیونکہ مقام محمدی علیہ السلام ہے اور مغز دل ایکسہین بدن مین اثر رکھتے ہین جسطرح کہ اللہ و محمد کل موجودات مین ہین اور کلام مجید مین یہ آیت اس سے خبر دیتی ہی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور حدیث نبوی صلے اللہ و آلہ وسلم بھی آمین ہے اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِّنِّیْ ای سری ابیات الا یا عشق را کردی ز بہر خود ز خود پیدا ✤ بصورت دیگری کشتی و گشتی بہر او شیدا ✤ جمالت باکمالت شد ہویدا کامل و اکمل ✤ ملک عرش و فلک ارض و بحر کردی از دہ پیدا ✤ ز افلاک و قمر شمس و دران لوح و قلم ثابت ✤ ازین ورواد سے بیضا منور شد از و پیدا ✤ بعالم ظاہر و باطن چو کردی قادر مطلق ✤ زاحدیت شدہ احمد ز احمد گشتہ اش احدا ✤ صلواۃ اللہ علیہ و آلہ و اکرم سر نوشت ما است ✤ ازل گفتی ابد گوید و خواہی گفت تا ابدہ نظم خدا تو نے کیا عشق آپ سے اپنے لیے پیدا ✤ بنا کردی دوسری صورت اور اُسپر آپ ہو شیدا ✤ ترا نور جمال پاک جب کامل ہوا روشن ✤ زمین عرش دلکش نکلی اُسی سے اور دریا ہا ✤ ہوے افلاک و مہر و مہ سبع لوح و قلم ثابت ✤ اُسی مین سے ہوا اُس سے ہے روشن وادی بیضا ✤ بنایا تو نے جب عالم کو ظاہر اور باطن مین ✤ ہوا یکتائی سے احمد اور احمد سے ہوا احدا ✤ درود اللہ کا اُنپر اور آل اُنکی پر لاکھ ہی ✤ کہا تو نے ازل کہوے ابد کہتا رہے ابدا ✤ پس اس مقدمہ سے ثابت ہوا سچائی ہی سے اسمین شک نہین ہے یعنے ہمہ اوست یہ معا لکھا گیا سب لوگون پر واضح ہو گا اگرچہ بسبب اُسکا کسی نے دریافت نہین کیا ہے کہ یہی عین وصل ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ جسنے کہ پہچانا اپنے کو تحقیق پہچانا خدا کو اکثر لوگ پڑھنے سے اور سننے سے ایسی احادیث و آیات کے بدون علم اپنے کو و اصلان حق سے کہتے ہین و سمجھا ہے اور فقر سے ناقص خلق کو گمراہ کرتے ہین اور انصاف و بندگی خدا سے باز رکھتے ہین اور اپنی بزرگی و مصاحبت ظاہرا حاصل کرتے ہین اور بعضے فاضل جاہل دہر بسرت ایسا چاہتے دیکھتے ہین کہ ایسے خدا کو قبول کرنا و نہ کرنا برابر ہے اور اسی راہ سے کہتے ہین کہ کچھ نہین ہے اور کوئی اُن فقیرون اور فاضلان جاہل سے تکرار نہین کرتا ہے جیسا کہ ایک مرید نے اپنے پیر سے سوال کیا کہ اگر سب وہی ہے تو مین بھی وہی ہون وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے مین جو چاہتا ہون کیون نہین ہوتا اور جو شخص کسی قید مین پڑجاتا ہے پھر آپ کیون نہین نکلسکتا یہ کیا سبب ہے

Marfat.com

اُسکے جواب مین مرشد نے مرید کو واسطے شغل کے حکم دیا کہ اس سے معلوم ہو جائیگا اور کچھ نشان نہ بتلا سکے
اور کہا کہ یقینی برکت شغل فرمائے ہوئے مرشد سے بعد محنت بہت کے مقصد حاصل ہو جاتا ہے لیکن اگر
یہ مدعا ہے کہ اسوقت نشان مل جاوے تو سمجھ کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پس جسطرح کہ یہ آدمی تمام
اعضا اپنے پر بتدبیر محیط ہے اور مقامات بدن کے اوپر لکھ آئے کہ مغز سر و دل و ناف ہے اور تینون دل
مین ایک ہوے ہین اور جو کچھ قدرت خدائی مین ہے وہ سب انسان مین ہے وہ کل ہے اور یہ اُسکا جزو ہے
پھر جو کچھ قوت و توانائی ذات آدمی مین ہے وہ اُسکے بازو مین نہین ہے اور جسقدر بازو مین ہے موافق اُسکے
ہاتھ مین نہین ہے اور جو ہاتھ مین ہے وہ اُنگلی مین نہین ہے اگرچہ اُنگلی بھی تیری ہی ہے اگر اُنگلی پتھر کے
نیچے آجاوے آپ سے نہین نکل سکتی جب تک کہ تمام بدن کا تیرے بوجھ اُسپر نہو اور دوسرا ہاتھ
اُسکی مدد کو نہ پہونچے کہ اُس پتھر کو اُٹھا کر اُنگلی کو اُسکے نیچے سے نکالے اسی طرح جب اللہ تعالے
احوال اپنے بندہ پر توجہ کرتا ہے اور دوسرا بندہ خاص اُسکی مدد کو بھیجتا ہے تب وہ اُنسے قیود ظاہری
سے خلاص کرتا ہے اسی طرح پر مقدمہ خواہش و تمنا و آرزو ہے حکایت ایک مرشد نے اپنے مرید کو واسطے
سیر ملکون کے بھیجا تھا کہ جس جگہ تو پہونچے وہان مشایخون و فقیرون سے یہ بھی سوال کر کہ ہمہ اوست
موافق آیات و احادیث و مطابق قول بزرگون کے ثابت ہے پس بندگی کسکی کرنی چاہیے اور دوزخ
کسکے واسطے پیدا کیا ہے وہ مرید اندھا جہانتک اور جسطرف تک جا سکا پھر کر اپنے پیر کی طرف
لوٹ آیا اور کہین کسی کا کچھ نشان نہ پایا اتفاقاً حضرت سید امان اللہ دوثاقی سے ملاقی ہوا اور یہی
سوال کیا انھون نے اُسکو نشان دیا اے طالب مولی تو بھی جان جیسا کہ انسان اپنے بدن مین سوائے
اپنے نہین ہے اور سب بدن ہاتھ سر آنکھ مُنھ وغیرہ سب اُسکے حکم مین رہتے ہین اسی طرح انسان کو چاہیے
کہ حکم و بندگی اپنے خداے پاک مین رہے اور ایسا نہ کرے جیسا کہ اعضا [illegible] کے اُنکے حکم مین
نہین ہوتے ہین لڑکا کسی طرف چلتا ہے ہاتھ خواہ پانون اُسکا آگ مین گر پڑتا ہے اور آگ اُنکی آنکھ مین
اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ جل جاتے ہین اسی طرح [illegible] جو خلاف شرع [illegible] مانند آگ کے ہین
نادان و کوتہ سمجھ والون کے دیکھنے مین اچھے دکھلائی دیتے ہین لیکن جس کسی نے کہ اپنے [illegible]
ڈالا وہ جل جاویگا اور خدا کو کچھ پروا اُسکی نہوگی [illegible] کے حالات پر کہ کسقدر [illegible]
و بھٹی بناتے ہین اور [illegible] کو جلاتے ہین اور کنوئین اور حوض و تالاب [illegible] کو کھود کر [illegible] ہین
لیکن زمین کو کچھ پروا اُسکی نہین ہے جسقدر زمین مین جو [illegible] اُسی [illegible]
اُسمین ہوتا ہے اور مصیبتون مین جو گرفتار ہوتے ہین وہ شامت اُسی کی ہوتی [illegible]

Marfat.com

کہ انکی سمجھ مین نہین آتا ہی لیکن جاننے والا بوجھتا ہی اور خاص اور نزدیکان خدا کو اُسی گھڑی اور اُسی وقت
معلوم ہوتا ہی بہت لوگ ایسے ہونگے جنکی عمر نے وفا نہ کی اور تلافی گناہون کی اُنسے نہوئی اور اس جہان سے
چلے گئے اور چلے جائینگے افسوس صد ہزار یعنے لاکھ افسوس یہ لوگ دنیا کے غیر صلاحیت و پرہیزگاری
کے سب کام اور تردد واسطے زیادہ ہونے نزدیکی و عزت کے کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ جڑ عزت
کی صلاحیت و پرہیزگاری ہی دولت و قابلیت پر منحصر نہین ہی اسی سبب سے خداے تعالے اپنے بندون کو نظر
رحمت سے دیکھتا ہی اور رسول اللہ صلعم و بزرگ لوگ دوست رکھتے ہین یعنی صلاحیت واقعی سے اور اُسی برکت
سے اس دنیا مین آنکھون مین سب لوگ کی پیار اور بزرگی پانے والا اور مقرب ہوتا ہی جسوقت اس دنیا
سے جائیگا وہان سے عزت پائیگا یعنے عقبیٰ مین بھی آبرو ملیگی نہین تو جسوقت شامت گناہون کی پہونچیگی
خرابی و پشیمانی مین پڑیگا اسی حال پر بزرگون نے کہا ہی بیت جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ✤
خود تو منصف باش ایدل این نکو یا آن نکو ✤ شعر جان دی معشوق کو خود ورنہ موت آلیتی ہی ✤ خود
منصف ہو کہ وہ بہتر ہے یا اچھا یہ ہی ✤ حکایت ایک دہریہ کو مذہب والے سے اتفاق پڑا سب باتون سے
قائل ہو کر آخر کو یہ سوال کیا کہ اگر ہمہ اوست یعنے سب وہی ہے تو کیفیت ایک آدمی کی دوسرے آدمی پر
کیون چھپی رہتی ہی اُسکا جواب اسطرح دیا گیا کہ تیرے بدن مین سواے تیرے دوسرا نہین ہی بائین ہاتھ
کی ہتھیلی کی انگلی مین درد ہو جاوے اور وہ کوئی کام نہ کر سکے تجکو تو اُسکا حال معلوم ہو جاتا ہی تیرے
داہنے ہاتھ کو کیون اُسکی کیفیت نہین معلوم ہوتی اور یہ ہاتھ بھی کام کرنے سے کیون بیکار نہین ہوتا
اسی طرح احوال بندہ کا خداے پاک کو معلوم ہوتا ہے دوسرے آدمی کو نہین معلوم ہوتا تب وہ
دہریہ خدا اور رسول پر ایمان لایا بتوفیق اللہ تعالے یہ نکتے اسی واسطے داخل کیے گئے کہ بہت سے
آدمی ایسی سمجھ سے خوف دوزخ سے نڈر ہو کر کہ سواے خدا کے دوسرا نہین ہے اور مین نے بھی
یہ نکتہ جان لیا اور وصل حاصل کر لیا کہ مین بھی دوسرا نہین ہون سواے خدا کے ایسی سمجھ سے
غضب الٰہی سے نڈر ہو کر کمر گناہون پر باندھتے ہین اسواسطے فقیر بہ عاجزی و منت یہ کہتا ہی کہ جس کسیکے
ہاتھ مین رسالہ پہونچے اپنے پاس لکھ رکھے اور عجم سے عرب اور شرق سے غرب تک سب صوبجات
مین لے جاوے اور جو ہو سکے تو اورونکے پاس آپ پہونچاوے کہ اسمین بڑا اجر اُسے ملیگا اور
نہایت دینداری ہے کسواسطے کہ شاید کسی اہل دول نے حاکمون مین سے اگر ہاتھ انصاف سے
اٹھا لیا ہووے اس لکھے ہوے کو پاوے اور دیکھے اور اسکے سبب سے آرام خلق خدا کو پہونچاوے
اور حاکمون پر فرض بھی ہے کہ اپنے نائبون کے پاس پہونچا دین کیونکہ وبال آزار پہونچانے

Marfat.com

خلق کا اُسکے بھیجنے والے پر جسکی وہ نیابت کرتا ہے پہونچتا ہے پس چاہیے کہ وہ خود ہمی الذمہ ہوجاوے
اور خوشی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرے اور مقدمہ دو ایسے ہی پانچوین باب مین
لکھے گئے ہین اُنکو جاننا چاہیے اور اگر کوئی شخص غریب بیدولت کو ایسا عقدہ مشکل پیش آوے
اس سے وہ بھی نشان حاصل کرے اور اورون کی طرح بندگی وعبادت خدا سے باز رہکر اپنی
عاقبت کو خراب نہ کرے جیسا کہ ہمہ اوست دونون جہان مین ہی رنج وآرام بھی دونون جہان مین ہے
سمجھ کہ اگلے بزرگون نے ایسی محنتین کس واسطے کین اور اسقدر خون جگر کیون کھایا کہ وہ بڑے عاقل
اور جاننے والے غیب کے تھے اسی کو سمجھنا چاہیے اور کمر کار نیک پر باندھنی چاہیے اگرچہ دسیاہ
بڑا بھاری ہے اس والی کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی گردن سے طوق گناہون کا نکلیگا لیکن
ہم لوگون کو بھی چاہیے کہ جسمین رضامندی انکی ہو بتوفیق اللہ تعالیٰ کوشش کرین تاکہ روز قیامت
آنحضرت سے شرمندگی نہ کھینچنی پڑے اور راہ حاصل ہونے کی یہی توفیق اللہ رفیق ہووے اگر
کوئی چاہے اسی نکتہ سے مطلب حاصل ہوجاوے اس تلاوت وجود مفصل ومختصر کو یاد کرکے
اسی راہ سے کہ کچھ پردہ اسمین نہین رہا ہے خطرۂ غیر سے باز رہے اور رنج اور درد آدمیون کا اپنے
اوپر اُٹھاوے اور آرام وآسایش لوگون کی اپنے اوپر مقدم سمجھے اور سب کو اپنے مین دیکھے اور
سب مین اپنے کو جانے تاکہ فضل خدا سے ظاہر و باطن یکسان ہوجاوے اور بدون مرشد کے
مقام اعلیٰ حاصل ہو اور اگر بجھ سے ہوسکے دم کو قید کرکے ناف سے اللہ سمیع اور دل پر اللہ بصیر
اور مغز مین اللہ علیم کہے اور پھر سر سے سانس کو اُسی کلمہ کو کہتا ہوا ناف مین لاوے اور اسی طرح
ناف سے مغز تک سانس کو کھینچے اور اُتارے ان تینون مقامات سے بھی کشود کار ہوگا اسکو
سہ پایہ کہتے ہین لیکن اس شغل کو مرشد درکار ہے کیونکہ اس راہ مین کانٹے وگڑھے بہت وراہ
مارنے والے زبردست ہین اور کئی عمل ایسے ہین کہ لکھنے مین نہین آسکتے ہین مرشد کامل سے
حاصل ہوسکتے ہین اور سُن کہ یہ تین خدمتین خدا کی طرف سے مقرر ہین کار دنیا و کار طریقت و کار
شریعت ان مین سے جو تجھ سے ہوسکے بادیانت وامانت ادا کرنا چاہیے لیکن نتیجہ ہر ایک خدمت
کا علحدہ درجہ رکھتا ہے جو شخص کہ ان تینون سے باز رہکر اپنے نفس کے کام مین گرفتار رہے
اسپر خدا اپنا غضب نازل کرتا ہے بغض السیات الفارغ اور سب کام وعمل مین عذاب
وثواب شریک ہین اور یہ نیت سے تعلق رکھتا ہے اگر نیت جانب حق ہے تو ثواب ہے اور اگر نیت جانب
نفس ہے محض عذاب ہے الا کوئی عمل مثل بدکاری اور جوا کھیلنے وغیرہ کے کہ جنسے غفلت اور فراموشی

Marfat.com

حاصل ہوتی ہی اُن اعمالون مین کچھ راہ صواب نہین ہے اور نہ کسی بزرگ سے ایسے عمل ظاہر ہوے ہین
لیکن جو شخص کہ راہ طریقت مین پڑا ہوگا طبیعت اُسکی ہر ایک کام مین جانب حق ہوگی نہین تو یہ
کام بڑا بھاری مشکل ہے کیونکہ نفس امارہ ہر ایک آدمی پر غالب ہے اور خطرہ نفس سے تعلق رکھتا ہے
اور وہ خطرہ نفس نیت کو بھی شامل کرکے اپنی طرف کھینچتا ہی اور جسوقت انسان طریقت مین پڑجاتا ہی
اُسوقت دل نفس پر غالب آتا ہے اور ذہن بھی دل سے تعلق رکھتا ہے اور یہ ذہن خطرہ سے طالبون
کو وقت مشاہدہ عاجز کرتا ہے اور صورت کو نفس باندھنے نہین دیتا اور طالب ذہن کو نفس پر رجوع
کرتا ہے جسوقت تک کہ خطرہ غالب ہے وہ اُسے اور طرف لیجاتا ہے اور جبکہ ذہن خطرہ پر غالب ہو
اُسوقت ذہن نیت کو حق کی طرف لیجاتا ہے نماز وغیرہ سب کامون مین ایسا ہی ہوتا ہی جبکہ کثرت
شوق سے ذہن طالب خطرہ پر غالب آتا ہے اُسوقت نفس مشاہدہ بندھ جاتا ہے اور جو کام و فعل
کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہے طرف حق ہوتا ہے اس خطرہ کو بھی آدمیون نے نہین پایا ہے کسی نے چار خطرے
کہے ہین اور کسی نے دو خطرہ مگر جان تو کہ ایک ہی خطرہ ہے اور ایک ہی ذہن دونون ایک ہین
ہندو لوگ اسے سُرت و چیت نام رکھتے ہین اور وہ بھی جان نہین سکتے سُرت ذہن ہے اور چیت
خطرہ جیسے کہ نفس و دل اور کفر اور اسلام اور بُرا و بھلا اسی طرح سے یہ بھی ہین اگرچہ ہندو لوگ بھی اس
کسب سے سیر آسمان و روے زمین کی کرتے ہین اور اُسی کو غنیمت جانتے ہین لیکن جس جگہ مقصد
اصلی ہے بدون وسیلہ محمد صلعم نہین پہونچتے ہین اور ناچیز مرتے ہین پس سبکو چاہیے کہ دل کو نفس
پر غالب کرین اور ذہن کو خطرہ پر تاکہ ایمان اور حقیقی ہو جاوین اور پیارا سب کا تمام بھید اور کیفیت
بدن یعنے وجود کی کہ راز پہچاننے خدا کا ہے لکھی گئی لیکن حقیقت اس سانس کی کہ آتی ہے اور
جاتی ہے از روے ادب قلم مین نہین لاسکتے کہ لائق سُننے اور پڑھنے ہر کسیکے نہین ہے اسکو برتر
اور انسان چاہیے جسمین یہ سما سکے اور اُسکو کہا جاوے مثال اس مقدمہ کی اگلے باب مین معلوم

باب چہارم در بیان سوال طالب

ابتدا مین طالب صادق کو شوق الٰہی پیدا ہوتا ہے اور خدا کو ڈھونڈھتا ہے اور پاس مشایخون
اور بزرگون کے جاتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ خدا کہان ہے اور کیسا ہے اُسکے جواب مین ڈھونڈھنے
والے کو وہ لوگ اشغال و شغل الٰہی مین مشغول کرتے ہین اُسکی برکت سے وہ ڈھونڈھنے
حقیقت الٰہی کو اپنی نظر سے دیکھتا ہے لیکن مدعا ڈھونڈھنے والے کا یہ ہوتا ہے کہ اسوقت ان
ملے اس مدعا کو ڈھونڈھنے والے کے تئین کوئی نہین پہونچاتا ہے کیونکہ وہ بات چیت مین

Marfat.com

ادا نہین ہوسکتا اور کہنے مین نہین آسکتا اسواسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیے کچھ لکھنا جان تو اے
بھائی جیسا کہ دریا پانی کا ہے اور اُس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویسا ہی یہ دریاے وحدت ہے
اور اس دریا مین دونون جہان ہین اور اسمین تمام جنّ و آدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہے اور پانی کے
دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے اُس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہ پانی سے خالی نہین پاتی ہین اور
مچھلیون کو چلنے سے پانی مانع نہین اور پتھر و لکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھلائی نہین دیتا ہے
اور جو کچھ سوجھتا بھی ہے تو اُسکو وہ سواے پانی کے اور نہین جانتی ہین ویسے ہی اس اٹھارہ ہزار
عالم مین یہ انسان جس جگہ جاوے سب جگہ خدا کو موجود و دیکھنے والا سمجھے اور دریاے وحدت
یہ تمام دونون جہان ہین جیسا کہ کہا ہے رباعی ہرگز نہ کند آب حباب اندر یخ ✤ یا آنکہ کند نقش
حباب اندر یخ ✤ حق بحر حقیقت است و کونین در وست ✤ چون یخ بمیان آب و آب اندر یخ ✤
نظم برف مین پانی نہین بنتا ہے ہرگز بُلّا ✤ یا کہ بُلّے کا نہین جمتا ہے یخ مین نقشا ✤ خالق ہے بحر حقیقت
کا و کونین اُسمین ✤ آب مین برف ہے اور برف مین پانی جیسا ✤ قدرت خدا کی سب جگہ بھری
ہوئی ہے جیسے کہ اُس دریا مین پانی ہے اس دریا مین ذات پاک بزرگ و برتر ہے ہر ایک کو دکھائی
نہین دیتی کمال قدرت اپنی سے اُس ذات بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون نے نام پایا ہے
جسوقت تک کہ یہ پردہ مُنھ پر انسان کے ہے اُسکو حیوانات مین گنتے ہین کیا ہوا جنسیت و صورت
انسان کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کا کچھ اعتبار نہین کرتے ہین اُنکے نزدیک آدمی وہ ہے
جو خصلت نیک رکھتا ہو یعنے طالب راہ حق ہو صورت والے کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے کہ صورت
کام نہین آتی ہے جیسے کہ جو لوگ گانون مین رہتے ہین شہر والے اُنکو مثل حیوانات جانتے ہین فقیر
لوگ ویسے ہی تمام آدمیون کو گنتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ فقیرون نے وہ پردہ اُٹھا ڈالا ہے یعنے
غیریت کا اپنے کو اور خدا کو کہ دونون ایک ہین پہچانا ہے سب آدمیون کو چاہیے کہ کوشش کرین
تو فضل الٰہی سے انسان ہو جاوین جیسا کہ کہا ہے بیت ما ز دریائیم و دریا عین ماست ✤ این
سخن داند کسے کو آشناست ✤ شعر ہم ہین دریا سے و دریا عین ہم ✤ اسکو وہ جانے کہ جو ہو آشنا ✤
بیت امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر است ✤ در حیرتم کہ وعدہ فردا براے چیست ✤ بیت
دیگران را وعدہ فردا بود ✤ عاشقان را نقد ہم اینجا بود ✤ بیت بے پردہ یہ جمال ترا آج ظاہر ہے ✤
حیرت مین ہون کہ وعدہ فردا ہے کس لیے ✤ بیت وعدہ فردا ہے اورون کے لیے و عاشقونکو
نقد دل یان بھی ملے ✤ اور راہ حاصل ہونے مطلب کی یہ ہے مصرع راضی برضا باش و قانع بقضا

Marfat.com

ترجمہ راضی برضا رہے و قانع بہ قضا ۔ پردہ دوئی کا اُٹھا اندر اور باہر ایک ہو جا جو کچھ کہ ہے دونون
جہان مین اور سوائے اُسکے اور جو دکھائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ ۔ لیکن یہ کام عقل و تمیز سے نہین حاصل ہوتا ہے کیونکہ عقل علم کے پڑھنے سے زیادہ
ہوتی ہے العلم حجاب الاکہ کہا ہے اور اُسکے حاصل ہونے کی راہ دو طرح پر ہے ایک صحبت سے
مرشد کی دوسرے اگر مرشد دور ہو تو اپنے نفس سے مخالفت کرے یعنے مطابعت نفس نہ کرے
اُسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا اوپر بندہ کے مہربان ہووے اور پردہ اُسکے مُنھ سے
اُٹھالے کیواسطے کہ اپنے نفس کے سبب سے یہ بندہ خدا سے دور پڑتا ہے افسوس ہزار افسوس
تمام آدمی واسطے زیادتی عقل کے بہت روپیہ خرچ کرتے ہین اور ہزارون تصدیعات اپنی جان
پر کھینچتے ہین اور رات دن خون جگر کھاتے ہین اور علم حاصل کرتے ہین اور اُس سے اپنے کو صاحب
عقل و صاحب سمجھ اور فاضل یعنے بزرگ و عالم یعنے جاننے والا سب علم کا اور عاقل یعنے صاحب تمیز
و شعور کہلواتے ہین اور بعد اُسکے اورونکو عقل دیتے ہین اور تعلیم کرتے ہین اور آپ ایسی عقل
نہین رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانین ای بھائی کوئی تیرا دشمن نہین ہے مگر یہی نفس تیرا اور اسی کے
سبب سے تو خرابی مین پڑا ہے اور پڑتا ہے اور اسی کو تو دوست رکھتا ہے اگر ایک دن بھوکا رہتا ہے
واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتا ہے اور نفس کو خوش رکھتا ہے اور اپنے نفس سے ہرگز
بیزار نہین ہوتا ہے کہ اسمین خوشی خدا کی ہے پھر کسطور سے خدا تجھ پر مہربان ہووے اور تجھے نعمت ہمیشہ
کے لیے بخشے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک مین بادشاہی کرتا تھا ایک دن تمام عالمون اور
فاضلون اور شایخون یعنے بزرگان حال و قال کو بلوایا اور کہا کہ تم لوگ روزینے اور جاگیر اور دیہات
پاتے ہو اور کھاتے ہو مجکو بتلاؤ کہ مین بہشت مین جاؤنگا یا دوزخ مین نہین تو مین تم سب کو قتل
کراتا ہون یہ سب لوگ اس فکر مین ہوے مگر کسی کو جواب نہ آیا ناچار ہو کر وعدہ کیا کہ ایک
ہفتہ مین ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ نے قبول کیا اور سب کو رخصت کیا یہ سب لوگ بعضے اپنے
گھرون مین آکر فکر مین پڑے اور بعضے شہر بہ شہر اور گانون گانون گھومتے تھے کہ کوئی فقیر اور بزرگ
ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا دیوے ایک دن اُنمین سے ایک کو حضرت شیخ سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اُسنے اُنکی خدمت بابرکت مین اظہار اس معاملہ کا کیا وہ اُسکے ساتھ
بادشاہ کے سامنے آئے بادشاہ نے وہی سوال اُنکی خدمت مین بھی کیا شیخ صاحب نے فرمایا
تم نے کبھی اپنے نفس کے ساتھ مخالفت کی ہے بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے زانوے فکر سے سر اُٹھا

Marfat.com

کہا کہ ایک دن مین نے مخالفت نفس سے کی ہے شیخ صاحب نے فرمایا وہ کیونکر بادشاہ نے جواب دیا کہ ایک دن مین بھوکا تھا کھانا مین نے مانگا جب کھانا آیا مین نے نہ کھایا اور ایک فقیر کو بھجوا دیا تو شیخ صاحب نے کہا تو بہشت مین جاویگا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی اے بھائی فقیر لوگ تمام عمر اسی طور خون جگر کھاتے ہین اور اپنے نفس کے ساتھ لڑائی کرتے ہین قطعہ نفس گبر سرکش است وکشتن گبران رواست ✣ ناکشتہ نفس چون میرد بجز مردار نیست ✣ گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن ✣ نہ آنکہ کس ازوے قوی تر دشمن دیندار نیست ✣ ترجمہ قطعہ نفس اک کافر ہے سرکش قتل کافر ہے روا ✣ ہر سوا مردار سے بے نفس مارے جو مرا ✣ زندگی چاہے جو اچھی مار گردن نفس کی ✣ اُس سے بڑھکر کوئی دشمن ہے نہین دیندار کا ✣ اس سبب سے خدائے تعالیٰ ایسی قوت دیتا ہے کہ آدمی نفس پر غالب آتا ہے وبیزار ہوتا ہے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جسوقت کہ کمال کرم کرتا ہے اپنے مین ملا لیتا ہے اور بندہ واصل الحق انا الحق کہنے لگتا ہے اگر تو ایسا نہین کرسکتا ہے تو دو چار مرتبہ نفس کو زیر کر کہ بادشاہ ہو جاوے اور نفع اُسکا معلوم کر اگر ہمیشہ ایسا کریگا تو مرتبہ ولایت کا پاویگا اور پردہ حجاب کا اُٹھ جاویگا اور واصل حق ہوگا طریق شغل زبان ودل سے لا الٰہ کہکر بند کرے اور دل سے خطرۂ خودی اور سب کامون کے خطرات جو متعلق بہ محسوسات ہین دور کردے ایسا کہ بھول جاوے کہ کچھ نہین ہے بعد تھوڑی دیر یعنے ایک ساعت کے الا اللہ کہکر آنکھ کھولے اور سب کو موجود جانے تو یہ درجہ حاصل ہووے کہ جسوقت لا الٰہ کہے آدمیون کی نظر سے غایب ہو جاوے اور جسوقت الا اللہ کہے سبکو دکھلائی دے اور یہ عمل نفی واثبات کا ہر واسطے گناہون کے توبہ واستغفار بیچ درگاہ خدائے بخشنے والے کے خوش اور قبول ہے قولہ تعالیٰ وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ دیگر آنکہ یعنے دوسرے یہ کہ واسطے گناہون کے توبہ واستغفار بہت اچھا ہے اگر [illegible] گناہ [illegible] توبہ واستغفار کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ پہونچاوے کہ یہ نفس عاجز ہو جاوے اور غلبہ فکرے تب خدائے بزرگ وبرتر بخشتا ہے اور سوائے ان دو راہ کے پردہ دور نہین ہوتا ہے اور فضل خدا کا چاہیے اور یون تو سب آدمی کہتے ہین کہ سب وہی ہے یعنے ہمہ اوست اور ہندو لوگ بھی یہی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہے اور مرشد بھی پہلے دن فرماتا ہے جیسے کہ لڑکے کو مکتب مین الف سکھاتے ہین اگر اس سے مطلب حاصل ہو جاوے تو فقیر لوگ ایسی کد و کاوش

Marfat.com

ومحنت اپنے اوپر نہ کھینچین ای بھائی کہنے و سُننے سے مطلب نہین نکلتا ہے اس راہ مین پردے
بہت ہین مرشد کامل چاہیے کہ نشان دیوے نہین تو ہندو لوگ بھی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے
سے کیا ہوتا ہے فرد سینہ آئینہ گر کنی زطعام ✤ یابی اسرار الٰہی انعام ✤ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین شعر اندرون از طعام خالی دار ✤ تا درو نور معرفت بینی ✤ ترجمہ نظم جو تو کھانے سے
کرلے سینہ کو آئینہ مثال ✤ پاوے انعام اُسکا اسرار الٰہی کو تو حال ✤ پیٹ کے اندر کو تو کھانے سے
خالی گر رکھے ✤ تب تو دیکھے معرفت کی روشنی کو اُسکے بیچ

باب پنجم دربیان حل مسئلہ

سب لوگ کہتے ہین وجانتے ہین کہ جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ کرتا ہے لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ
اور دوسری جگہ کہا ہے وجف القلم بما ھو کائن مصرع نگردد قلم زانچہ گرداندۂ ✤ ترجمہ مصرع
قلم جو پھیر چکا ہے تو پھر نہین پھرتا ✤ اور یہ بھی کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہے یہ تینون باتین آپسمین
مخالفت رکھتی ہین اگر اسمین سے ایک کو ثابت کرے تو اور دو جھوٹھ ہوتی ہین اگر کسی کو باطل
سمجھو تو گناہ کبیرہ حاصل ہوتا ہے اور اسکو کسی نے تحقیق نہین کیا ہے افسوس کہ لوگ کہتے ہین
کہ یہ مسئلہ مشکل ہے امام اعظم اسکو حل نہ کرسکے واللہ اعلم بالصواب اور سُننے سے اس بات کے
سب لوگ معذور ہین اور کوشش نہین کرتے ہین اور اسکو حل نہین کرتے ہین یعنے اس
مسئلہ کی باریکی کو نہین کھول سکتے اور نہ اُسے پہونچتے ہین مسئلہ کے پیچھے مثل معمّا و چیستان کے
سر مارتے ہین اور اپنے کو پریشان کرتے ہین اور اسکے اصل مقصد پر سمجھ و فکر و عقل کو نہین دوڑ
اور اس گیند بیش قیمت بلکہ بے انتہا قیمت کو میدان سے نہین لیجاتے اے بھائی فضل خدا سے وا
سمجھنے اور ڈھونڈھنے والون کے لکھا جاتا ہے اگرچہ کچھ بھی عشق کا بیج تیرے دل کے کھیت مین
ہے تو یہ پانی کھینچ کر اُس بیج پر ڈال تاکہ سبز ہووے اگر کوشش کمال کریگا پھل لاوے
اور اُسکی لذت کو تو کھاوے گا اللہ تعالےٰ سب بندون اپنے کو اس سے خوشدل رکھے اے
سب آیتین قرآن مجید کی اور تمام حدیثین پیغمبر علیہ السلام کی اور کل قول بزرگون کے
آمنا وصدقنا اور اُترنا آیات کا اور فرمایا ہوا اُس مالک دوجہان کا درود اللہ کا اوپر اُسکے
سلام بغیر حکمت خالی نہین جف القلم بما ھو کائن اسواسطے فرمایا ہے کہ کام دنیا کا اوپر
کے چھوڑو اور کام آخرت کا آگے لو یعنے حتے الوسع اُسکا سرانجام ہر وقت مدنظر رکھو اور
اُسے کرتے جاؤ غافل نرہو بیوقوفون نے دنیا کے کامون کو تو آگے لیا ہے اور عاقبت

سلہ نہین حرکت کرسکتا ہے ایک ذرہ مگر ساتھ حکم داور کے ۱۲

Marfat.com

قسمت پر چھوڑ بیٹھے ہین اور بندہ کو فاعل مختار اسواسطے فرمایا ہے کہ عاجزی وغریبی کو آگے کرکے عمل نیک کرے تو خدائے تعالیٰ اچھی جگہ لے جاوے اور اچھے کام اُس سے کرادے اور لوگ کام نفع دنیا کے عمل مین لاتے ہین اور اورون کو نقصان پہونچاتے ہین اور بُرے کام کرتے ہین اُسوقت اوپر حدیث لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ۔ نظر کرتے ہین کہ مین کچھ نہین ہون جو کچھ کرتا ہے وہ کرتا ہے یہ کمال بیوقوفی ہے امام اعظم صاحب نے فرمایا ہے کہ اختیار اپنا بیچ کسی کام کے نہین دیکھتا ہون واقعی وہ مقرب آنحضرت کے تھے اور وہ بیچ اختیار مولا کے تھے اور یہ مثل دنیا مین بھی ہے جیسے کہ خدمت مین ہر ایک بزرگ کی کئی خادم ومرید ہوتے ہین جن مین جو سچے اعتقاد کے اور نزدیک ہوگئے اپنے اختیار سے گذر جاتے ہین اور موافق مرضی مرشد کے کاروبار کرتے اور حکم ہادی کو اُسی وقت بجالاکر حاضر ہوتے ہین اور باقی خادم ومُرید داخل عوام الناس ہین پس امام اعظم صاحب نے اپنے اوپر نظر کرکے فرمایا تھا عوام الناس پر نظر نہین کی تھی آپ تو سمجھ کہ اگر بندہ فاعل مختار نہوتا تو کوئی گناہ بندہ پر ثابت نہوتا اور قیامت کے روز باز پُرس نہوتی اور یہ سلطنت و بادشاہی بھی مقرر نہین ہوتی یہ بادشاہ اسواسطے مقرر ہوے ہین کہ غریبون پر کوئی زبردستی نہ کرے اور ظلم نہ پہونچاوے اور جو شرع کے خلاف ہین وہ کام نہ کرسکے کوئی شخص کیونکہ قیامت کے دن بادشاہون سے یہ باز پُرس سب سے پہلے ہوگی آپ تو جان جیسے کہ یہ چھوٹا عالم وہ بڑا عالم ہے جو کچھ قاعدہ اس جگہ ہے ویسا ہی وہان ہے چنانچہ بادشاہ حقیقی احمد بلا میم ہے اور یہ بادشاہ نائب اُسکا ہے جو کچھ روزینہ لوگون کا کرتے ہین موافق تصدیق کے پروانہ مع شرط خدمات تنخواہ کے لکھا جاتا ہے اُسی موافق چھٹی روپیہ کی پاتے ہین سوائے اسکے ایک دام ودرم نہین لیتے ہین اس جگہ پر کہا ہے مصرعہ نگردد قلم زانچہ گرداندہ * ترجمہ پھرے نہ اُس سے قلم جو پھرا چکا ہے * اور نوکر کو واسطے کام خدمت کے بھیجتے ہین وہان جو کچھ اُسکے دل مین آتا ہی وہ کرتا ہے کہ موافق منشی اور حکم آقا اپنے کے کام ومحنت وتردد ظاہر کیا اور اپنے آرام پر نظر نہ کی اور ہمیشہ آقا کو راضی رکھا البتہ ایک وقت آقا بھی اُسپر مہربان ہوگا اور عنایت کرے گا اور اضافہ دیگا اگر اپنے مالک کے کہنے کو بھول گیا اور متابعت وفرمانبرداری اپنے نفس کی کی اور کام وآرام مین پڑگیا تو اعتراض مین آکر خرابی مین پڑے گا اگر خواہش ومرضی بندہ صرف کامون نیک کے ہووے اُسکو خدائے تعالےٰ اُٹھاکر نیک جگہ لیجاتا ہے اور نیک کام ظہور مین لاتا ہے اور جو نیت وخواہش بُرے کامون کی طرف ہووے

Marfat.com

تو از روے غضب کے اُسکو بُری جگہ لیجاکر فعل بد کا مرتکب کراتا ہے یہ بادشاہ موافق کام کے نتیجہ
دیتے ہین اور خداوند بزرگ و برتر و برکت دینے والا موافق نیت و خواہش کے پھل دیتا ہے اگر بندہ فاعل
و مختار نہ ہوتا کوئی گناہ ثابت نہوتا اور یہ سلطنت بھی نہوتی بلکہ اُترنا انبیا و کتب سماوی کا بھی لازم نہوتا
موافق ۔ لا تتحرك ذرة الا باذن الله وجف القلم بما هو كائن کاروبار جاری ہوتا اور کوئی شخص
کرنے سے نعلماے خلاف شرع کے لوگون کو منع کرتا تو دعوی خدائی اُسپر ثابت ہوجاتا کہ یہ مقدمہ
عین کفر ہے و ہر پے لوگ اپنی تقریر سے شروع والے آدمیون سے مکابرہ یعنے بحث و تکرار کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ جو یہ حدیثین صحیح ہین تو ہلوگون کو اور اورون کو بُرے کام کرنے سے کیون منع کرتے ہو یہ
کہو کہ یہ حدیثین جھوٹی ہین کوئی شخص اُنکے عہدہ سے برنہین آتا ہے یعنے گنے نہین جیت سکتا ہو اور جیپ
رہجاتا ہے بلکہ ان باتون کے سُننے سے بہت سے آدمی اپنے کو گمراہ کرتے ہین اور عاقبت اپنی برباد
دیتے ہین پس مطلب یہی ہے کہ بندہ مختار غریبون پر ظلم نہ کرے اور اور کام خلاف شرع کے نہ کرسکے
حشر کے یعنے قیامت کے دن بادشاہون سے بھی پوچھا جائیگا کہ عدل اور انصاف ایک گھڑی کا اور عبادت
ستر برس کی برابر ہے یہ بزرگی تمام و بخشش سب چیز کی بادشاہان عدل کے واسطے ہے حاصل کلام یہ
ہے کہ کوشش کر اور ایسا مت کر کہ فلانے فقیر و بزرگ نے ایسی نعمت حاصل کی ہے اور مین عاجز و غریب
ہون یہ بات ناسمجھون بدعقل اور کم ہمتون کی ہے اس جگہ ہمت پر کار فرما ہو کیونکہ جو ہاتھ و پیر اور دل اور
تمام اعضا تجھکو دیے ہین ویسے ہی فقیرون و بزرگون کو دیے ہین اُنھون نے بھی کوشش و محنت کی
اگرچہ اُنکو درجہ پہلے دن پیدایش سے تھا کہ اُس سے اولیا و غوث و قطب ہوے مگر محنت سے
آدمی اُنکی خدمت کے سبب سے درجہ کمالیت کو پہونچے اور اُنھون نے اپنی مراد حاصل کی ہے اگر
تو بھی کوشش کرے البتہ ہوجاوے گا خداے تعالی نے محنت کسی کی ضایع نہین کی ہے جیسی
محنت و مزدوری کریگا ویسا ہی نتیجہ پاویگا اور قرآن مجید مین خبر دیتا ہے یمحوا الله ما یشاء و یثبت
یعنے بھول مت جاؤ خدای تعالی جس چیز کو چاہتا ہے ثابت کرتا ہے اور جس چیز کو کہ چاہتا ہے مٹاتا ہے
یعنے اگر قسمت نیک ہو اور آدمی بُرے کام کرے تو اُس قسمت کو مٹاکر اُسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرے
اور اگر قسمت بُری ہو اور آدمی نیک کام کرے تو اُسکو مٹاکر اُسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرکے دیوے
اس سے سمجھو کہ بہت سے آدمی اس دنیا سے اپنا نقصان کرکے جاتے ہین اور جاوینگے اور بہت
لوگ فائدہ و نفع حاصل کرکے گئے ہین اور جائینگے لیکن عقلمند آدمی کو چاہیے کہ تردد کمال کرے کلمہ
کلمہ شریف کو اپنی آنکھون مین مثل پتلی کے نصب کرے یعنے بٹھلاوے اور مردون مین وہی ہے جو کوئی کہ دونون جہان کے

13023 ۲۲

Marfat.com

رت سے فرد ہے یعنے تنہا ہے غرض کہ جسنے سب لذتون کو چھوڑ دیا بلکہ مٹا دیا اور آپ اکیلا رہ گیا ای دوست
نی جان کو دوست مت رکھ جب تک کہ دوست ہاتھ لگے اور راہ حاصل ہونے ملاقات معشوق
ی یہ ہی کہ جو کچھ تیری آنکھ مین اچھا معلوم ہو اُسپر عاشق مت ہو لیکن عاشق اُس جگہ کا ہو کہ وہان تو پہونچ
سکے جیسے کہ مجنون و فرہاد یہان ہوے ہین پہلے ابتدا مین عشق ظاہری اُنھون نے کیا بعد اُسکے بسبب
پہونچ سکنے کے وہان تک ہاتھ عشق ظاہری سے اُٹھا کر ساتھ عشق حقیقی کے ہاتھ پہونچایا اور
ر وحاصل ہوئی لیکن یہ راہ بہت کٹھن و کڑی ہے اسمین نفس بواقعی مرجاتا ہی شغل دوسرا وہ ذکر ہے کہ
سانس اندر جاتی ہے اس سے لا الٰہ کہے اور جو باہر آتی ہے اُس سے الا اللہ کہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایسا
رتے ہین جو دم باہر آتا ہے اُس سے اللہ کہے اور جو اندر جاتا ہے اُس سے ہو کرتے ہین یہ راہ نگاہ
ھنے سانس کی ہے اور اسکو پاس انفاس کہتے ہین دوسرا ذکر زبان بند کرکے کہ دل مین اللہ اللہ
تا رہے اور دوسرا وہ ذکر ہے کہ تلی برابر ناف کے بائین طرف ہی اس سے لا الٰہ کہے اور دل سے
اللہ اور جگر سے محمد اور ناف سے رسول اللہ کہے ان طریقون سے بھی کلمۂ بزرگ نصیب عین ہوتا
ے یعنے آنکھون مین جگہ پکڑتا ہے اور کھُب جاتا ہے اور نہایت درجہ نصیب ہوتا ہے افسوس اے
ائی عمر آدمی کی تھوڑی ساٹھ سے ستر برس تک ہوتی ہی جو بیچ عیش اور خوشی اور کامون دنیا کے گذریگی
ر جائیگی اور عشق الٰہی مین محنت و درد ہے تو بھی گذر جائیگی لیکن یہ ایک درد تحفہ ہے جس کسی نے لذت اس
د کی پائی ہے ہرگز اس درد کے گھیرے سے باہر ہونا نہین چاہتا ہی اور آرام و دلجمعی ہمیشہ کی حاصل کرتا ہی
ے بھائی حقیقت مین اسی کام کو حق الٰہی کہتے ہین اگر اس حق الٰہی کو ادا کرے گا تو اس حق مین حق
ب کا ادا ہو جائیگا نہین تو کسی کا حق تو ادا نہین کر سکتا ہے نہین سُنا ہے تو نے حکایت ایک
کا تھا نیک بخت خدمت اپنی مان کی بہت کرتا تھا ایک دن رات کے وقت اُسکی مان کو
س معلوم ہوئی لڑکے سے پانی مانگا لڑکا اپنی مان کی آواز سُنکر چارپائی سے اُسی وقت اُٹھا اور پیالہ
ی کا بھر کے ہتھیلی پر رکھ کر اپنی مان پاس پہونچا اور دیکھا کہ مان سوتی ہے جگایا نہین اُسی جگہ
ا رہا کیونکہ آزردے ادب جگا نہ سکا تمام رات گذر گئی اور صبح ہوئی مان نے اپنی آنکھ کھولی
یکھا کہ لڑکا پیالہ پانی کا بھر کے ہاتھ مین لیے کھڑا ہے کہا کہ اے فرزند تو اُسی وقت سے کہ مین نے
ی مانگا تھا کھڑا ہے لڑکے نے کہا کہ ہان اسی طرح تمام عمر اپنی مان کی خدمت اُسنے کی تو بھی حق
ری اُس جوان سے ادا نہوا اے بھائی اُس آدمی سے کہ حق مان کا ادا نہوا حق اور تمام لوگون کا
مان اور باپ اور بی بی اور لڑکا اور بھائی اور لڑکی اور حق ہمسایہ وغیرہ کسطور سے ادا ہوگا اس لڑکے مذکور نے

Marfat.com

اس عمر مین کچھ حق خدمت خدا کا بھی ادا کیا تب اُس سبب سے ماں کے حق سے ادا ہوا کسواسطے کہ یہ
سب تمام حق اوپر اُس بندہ کے خدا نے مقرر کیے ہین اور حق اپنا علحدہ مقرر کر رکھا ہی آداب حق البنی
فقیر لوگ جانتے ہین کہ اُس حق کے ادا کرنے سے حق یعنے خدائے عزوجل مہربان ہوتا ہی اور مرتبہ بہت
دیتا ہے اور حق سب کا اُس بندہ کو بخشش یعنی معاف کر دیتا ہے چاہیے کہ حق حقیقت ادا کر کے غریب و بیچارون
پر مہربانی کرے کیونکہ یہ بھی عبادت ہی اور بدلہ بڑا رکھتی ہے لیکن جسوقت کہ ان کامون سے تجھے فراغت
ہووے اور رات ہو جاوے اُسوقت مین کچھ کام دنیا کا نہین ہوتا ہی تھوڑا بہت شغل طریقت بھی تو
کرتا رہ قصہ مختصر یہ ہے کہ اگر تجھ سے ہوسکے تو کر نہین خدائے بزرگ و برتر بے پروا ہے اور اختیار ہاتھ مین
مختار کے ہے اور پہچاننا اور دریافت کرنا بھی ایسی باتون کا فضل الٰہی سے تعلق رکھتا ہی قصہ مختصر یہ ہی اور
حضرت سید مذکور نے بیچ حقیقت تمام عذاب و ثواب کے دو عمل عذاب اور دو ثواب اور دو فرض اور دو سنت
قرار دیے ہین جو کوئی دعوی انسانیت رکھتا ہو اُسپر قدم مضبوط رکھے یعنے اپنے ثابت قدم رہے اور
عمل کرے تو نتیجہ نیک پاوے **بیان دو عمل ثواب** ایک جبر کرنا اپنے نفس پر دوسرے پرورش
کرنا دوسرون کے دل کا **بیان دو عمل عذاب** ایک تابعداری اپنے نفس کی دوسرے آزردہ کرنا
یعنے دُکھانا اور رنجانا اور دونکے دل کا **دو فرض یہ ہین** ایک عشق و محبت الٰہی دوسرے فکر و تردد و رنج ذکر
الٰہی مین **دو سُنت یہ ہین** ایک چھپانا عیب کو آدمیون کے دوسرے بھول جانا اپنی سخاوت و احسان کو
جو کسی کے ساتھ کیا ہو چاہیے کہ احسان کرنا اپنے مقدور بھر کسی سے تو دریغ نہ رکھے جو کوئی ان آٹھ عمل کو
بجالاوے وہ مرد واصلان یعنی پہونچے ہوے اور ملے ہوے خدا سے ہو جاوے اور جو کوئی ان سب
آٹھ عملون سے ایک عمل اپنے اوپر ثابت کرے وہ مرد بہشت مین جاوے اور جو بہشت مین جاوے
چنگل اُسکا میرے دامن پر ہووے **بیان آٹھون خصلتون** مذکورۂ نثر کا نظم مین
دو ثواب اور دو عذاب اور فرض دو سُنت ہین دو ✣ ہوا گر عاقل تو گوش دل سے تم اسکو
سُنو ✣ دو ثواب ہین وہ کہ جنسے حق مین واصل ہووے تو ✣ گر عمل ہو تیرا اُنپر خوب جان
ای نیک خو ✣ اولاً تو نفس امارہ پہ اپنے جبر کر ✣ دوسرے اورون کے دل کے پالنے پر کس کمر ✣
دو عذاب ہین وہ کہ اُنسے ہردم اپنے کو بچا ✣ ورنہ دوزخ کی مصیبت مین تو ہوگا مبتلا ✣
ایک تابعداری اپنے نفس کی مذموم تر ✣ دوسرے اورون کے دل کو رنج دیتا ہے مضر ✣
اور دو فرضون کو بھی بتلاؤن تجکو میری جان ✣ ایک ہے عشق الٰہی دوسرا ہے ذکر آن ✣
اور دو سنت کو بھی تو کان رکھ کر مجھ سے سُن ✣ ایک تو عیبون کو لوگون کے چھپانا ہمسرتن ✣

Marfat.com

دوسرے احسان و بخشش کو تو اپنے بھول جا ✤ گر کیا تو نے کسی کا ہووے احسان سے بھلا
گر یہ آٹھون خصلتین تیرے عمل مین ہون مدام ✤ واصل حق ہووے تو حاصل ہون تیرے
سب مرام ✤ گر نہون سب ایک بھی اپنے مین جو ثابت کرے ✤ سچ سمجھنا وہ بھی ہوویگا
بہشتی جب مرے ✤ گر بہشتی وہ نہو یہ قول میرا اُس سے ہے ✤ حشر کو وہ میرا دامنگیر ہووے زیب
وروے ✤ اور اکثر آدمی دعویٰ محبت الٰہی کا کرتے ہین اور سب طرح سے نفع و نقصان
کو اپنے سمجھتے ہین اور کلمات عاشقانہ پڑھتے ہین اور جانتے ہین کہ سب سے یہ بہتر ہے
اور اُسپر عمل نہین کرتے ہین اور حیلہ و بہانہ علایق یعنے گھر والون کا بیچ مین لاتے ہین پس
حیلہ و بہانہ کرنا سبب اُنکی اپنی نفسانیت کا ہے ورنہ سب بزرگ لوگ قبائل رکھتے
تھے اور ہمت کو کام فرماتے تھے اور اس دنیا سے سرخرو گئے اے عزیز ذرہ ہمت
بڑے بڑے کام کرسکتی ہے البتہ برکت دینے والا بزرگ و برتر صدقہ مین اپنے حبیب کے
درود اللہ کا اوپر اُنکے اور سلام سب بندون کو اپنی توفیق و ہمت بخشے تو کام دنیا کا
اور دین کا دونون سہل ہوجاوین اُسکے احسان اور کمال بخشش سے جو کوئی اس راہ
مین فنا ہوتا ہو حق تعالیٰ اُسپر رحم کرتا ہو

باب ششم در بیان سیر مراقبات از رسالہ من تصنیف عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ

مراقبہ اول اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فکر وحدت اور کثرت کی بیچ تمثیل بسم اللہ کے تمام کرے جیسا
کہ مقصود بسم اللہ کا واحد ہے اسی طرح ذات باری تعالیٰ کو جانے مثال الفاظ بسم اللہ الآخر مظہرت
مخلوق کا جانے یعنے خدا ہے کہ کتنے لباس پہن کر دروازہ پر آیا جیسا کہ ایک عارف کہتا ہو بیت
آن بادشاہ اعظم در بستہ بود محکم ✤ پوشیدہ دلق خلقت ناگاہ بر در آمد ما من عبد یتوسل
بسم اللہ الرحمن الرحیم یذوب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار اس بات کا ہے
مراقبہ دوم - الٓمٓ لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ہر سہ حروف الٓمٓ سے نعمت معلوم کرے جیسا کہ میم سے
مظہر مخلوق کا خیال کرے اور لام سے رسول اللہ اور الف سے اللہ خیال کرے اور ان تینون کو
اپنے وجود مین حرکت پاوے جیسا کہ اجزاء اپنے کو بمثال مظہر کے مخلوق جانے [illegible]
اپنے کو رسول جانے اور روح اپنی کو ذات حق تعالیٰ جو ان تینون نعمت کو ایک جگہ بلا ریب
و شک صفات ساتھ ذات کے محو ہووے او جزو کل ہو بیت ذات و صفات ہر دو بہ مقصد
بود ✤ بمثال موج دریا اصلش یکی بود ✤ کو طالبش کہ بیند بوجود خویش مطلق ✤ آدم رسول مولیٰ ہر سہ یکی بود

Marfat.com

اُسوقت الٓمٓ ذٰلک الکتابُ لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب
معلوم کرے یعنے الٓمٓ۔ وہ کتاب توحید ہے کہ نہین ہے جھوٹھ اُس کتاب مین اور راہ دکھلائی گئی ہی خاص
متقیان کو وہ کہ ایمان لائے ہین خداے تعالیٰ پر ساتھ غیب کے یعنے بہ ثبوت خدا اپنے کو فنا کیا و
ہستی و نیستی دونون کو سہو کیا ہی مراقبۂ سوم۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ یعنے جس جگہ کہ جانے
اور ایک دم آوے پس اُس جگہ جاوے خداے تعالیٰ ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ بیچ شمع معنے
اس آیت کے خدا کو پروا نہ کرے اور جو پروا نہ ہو پروا نہو جیسے پروا دوئی مین ہے جبکہ دوئی
گئی لاپروا ہوا کہ۔ الفقر لا یحتاج اللہ۔ اس بات سے ہے مراقبۂ چہارم۔ ونحن اقرب الیہ
من حبل الورید۔ خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین قریب تر ہون طرف تمھارے شہرگ گردن تمھاری سے
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قوت آیۂ مذکورہ سے پیرہن بہشتی اپنے کو پھاڑے اس سے کہ سبحانہ
تعالیٰ شہرگ گردن سے نزدیک تر ہو پس طالب معلوم کرے کہ محر مطلق اُسکا ہے اور جو محر مطلق
اُسکا ہی پس یہ وجود پیرہن اُسکا ہے یعنے مغز و پوست مین تصرف اُسکا ہی بیت اوست مغز جہان
جہان ہمہ پوست ٭ خود چہ مغز و چہ پوست خود ہمہ اوست ٭ مراقبۂ پنجم وفی انفسکم افلا
تبصرون۔ خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین تمھاری ذات مین ہون لیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ
کو چاہیے کہ صلاحیت معنے اس آیت مذکورہ سے گھر ہستی اپنے کو سنوارے ایسا کہ جس جگہ بادشاہ
نزول کرے غوغا عمرو زید کا نہ رہے مشہور ہے مصرع ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام
را ٭ غوغا عمرو زید کا عالم مین ہرگز نہین ہے لیکن طالب سالک پندار ہستی اپنی سے یہ اور
وہ دیکھتا ہے۔ بی یسمع و بی ینطق و بی یبصرونی یاکل و بی یشرب۔ مراقبۂ ششم
۔ ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نزدیکتر
ہون طرف تمھارے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حرارت معنی اس آیت
مذکورہ سے آپ کو جلاوے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ جو شے[1] آگ مین داخل ہوتی ہے تو وہ بھی آگ
ہو جاتی ہے پھر جو اُس آگ کو ڈھونڈھو کسی جگہ نہ پاؤ بجز اپنے اسواسطے یہ اشارہ ہے کہ مین نزدیک
تر ہون طرف تمھارے تمسے مراقبۂ ہفتم۔ وھو معکم اینما کنتم۔ یعنے وہ خدای تعالیٰ
واحد ہر دم تمھارے پاس ہے جس جگہ پر کہ تم ہو پس اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سوزش معنی اس
آیت مذکورہ سے آپ کو گلاوے جیسے کہ ہر شے کان نمک مین پڑتی ہے اُسکا نمک ہو جاتا ہے
بعد ازان جو اُس شے کو خود تلاش کرے تو نہ پاوے بجز نمک بیت چشم بتو افتاد و جو دم حک شد ٭

[1] اس جگہ مراد عشق الٰہی سے ہے ۱۲

Marfat.com

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ٭ مراقبہ ہشتم - وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا - یعنے جو چیز کہ آسمان و زمین مین ہے خاص اُس خداے پاک و برتر کی ہے اور خداے تعالیٰ ہر ایک چیز مین گرفت کرنے والا ہے مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جوش و خروش معنی اس آیۃ مذکورہ سے آپ کو فراموش کرے جیسا کہ ذات حق تعالیٰ کو بجز اپنے کسی جگہ نہ دیکھے اور جو آپ مین پاوے تو دیکھتا ہے کہ مانند دریا کے مالا مال اندر اور باہر اور تحت و فوق مین پکڑا ہوا ہے وجود ہا بارش بمثال حباب کے ہین جو حباب پانی کو ڈھونڈھے سواے اپنے کسی جگہ نہ پاوے اور جو آپ مین پاوے تو جس طرف دیکھتا ہے پانی پانی ہی نظر آتا ہی پس اشارت وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی اس معنی سے سمجھنا چاہیے مراقبہ نہم لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ - یعنے خدا ہے موجود نہین ہی کوئی آدمی سواے اُسکے مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تصرف سے بہ فہمیدگی معنی اس آیۃ مذکورہ کے اسباب ہستی اپنی کا باندھے ایسا کہ دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین بیت در ملک وجود گویا نو باش بامن ٭ کاشفتہ بود کار ولایت بدو تن ٭ مراقبہ دہم - کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنے جو آدمی کہ اس عالم ظہور مین آیا ہی وہ فنا ہونے والا ہی ذات پروردگار باقی رہیگی مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تلوار معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو قتل کرے اور جو بدن تیغ سے قتل ہو شہید ہو اور جو شہید ہوا - مَنْ قُتِلْتُہٗ فَاَنَا وَلِیُّہٗ - کا اُسکے اوپر مکشوف ہو مراقبہ یازدہم - اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یعنے خداے تعالیٰ اوپر تمھارے نگہبان ہی پس کچھ دغدغہ نہ چاہیے جو کہ صانع اوپر صفت اپنی کے عاشق ہوا ہے پس اس صفت سے کرشمہ معشوق کا پاوے تاکہ عاشق و معشوق ایک ٹکڑا ہون اور اضافت عاشق و معشوق کے درمیان سے اُٹھے جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو حُبُّ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْاِیْمَانِ مراقبہ دوازدہم - وَاذْکُرْ رَبَّکَ - یعنے یاد کر اپنے پروردگار کو یہانتک کہ آپ کو فراموش کرے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حکومت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو فراموش کرکے دوئی درمیان سے اُٹھاوے حدیث محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم - مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کُلَّ لِسَانِہٖ حال اپنا دیکھے اور اسکے معنی اس طرح پر ہین کہ اپنے پروردگار کو یاد کرنا وقت ہو سکے اور جو آپکو فراموش کرے پس معلوم ہو کہ یاد کرنا اپنا گویا کہ یاد کرنا خدا کا ہی اور فراموش کرنا اپنا فراموش کرنا خدا کا ہے اور جو آپکو فراموش کیا گویا خدا کو فراموش کیا حدیث محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُوْلُ اللّٰہُ مراقبہ سیزدہم لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے دو خدا آسمان و زمین مین سواے ایک کے تو تحقیق فساد ہوتا لیکن اہل مراقبہ کو

Marfat.com

چاہیے کہ معنی اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھ کر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین بجانا
ڈھول خودی کا حرام ہے اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہے اسلیے کہ اہل اللہ کو بجانا قاج کا ہی جیسا
کہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفتگوے انا بحالت کشف ٭ ہر کہ گوید ازو
خطا نبود ٭ حاصل اندر زمان استغراق ٭ شاہد روح جز خدا نبود ٭ مراقبہ چہاردہم یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ
وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنے کرتا ہے خدائے تعالے جو چیز کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جس چیز کو کہ چاہتا ہے
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندھے جیسے کہ دریا غلبہ کرتا
ہے اور اپنے مین سواے خدا کے نہ پاوے مثل ہے کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہے تو دریا و نہر ایک ہو جاتا
ہے اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہے سالک کو جو دریا و نہر معلوم ہو جاوے اُسوقت
اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ کہکر اُٹھے ءالان کما کان جودہ۔ مراقبہ پانزدہم رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا۔ یعنے اللہ تعالی صاحب آسمان و زمین کا اور جو کچھ کہ
درمیان اُنکے ہے ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اُسکے بات نہین کہہ سکتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغاے
بانگ احدیت اس آیۃ مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اُسوقت مسلمان حقیقی ہو ہرگز آس پاس اضافت کے
نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی السلامۃ فی الوحدۃ والآفات
بین الاثنین۔ کے مثل احوال اُسکا ہو۔ مراقبہ شانزدہم وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
بہ فحواے معنی اس آیت مذکورہ کے کلفت دیو ہستی کی اُٹھاوے کہ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا۔
آیا ہے جو اوپر ہر کمال کے پہونچے اُسوقت بیخبری جڑ سے اُکھڑے جیسا کہ حدیث نبوی ہے۔ مُوْتُوْا
قبل ان تموتوا اور یہ حال اُسکے اوپر ظاہر ہو مراقبہ ہفتدہم وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ خدا تعالی
فرماتا ہے کہ پھونکی مین نے وجود آدم مین روح ذات اپنی سے پس اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ تصور اس
آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووے یہانتک کہ کسی جگہ آپ کو نہ دیکھے جیسا کہ باز بے مکان
بے نشان ہے کہ مکان و نشان اپنا آپ ہوتا ہے اور جبکہ بے خود ہو خدا ہو اور حدیث نبوی
انا احمد بلا میم چنانچہ بہ حسب فحواے آیت مذکور کے ہے مراقبہ ہیژدہم لَیْسَ کَمِثْلِهٖ
شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنے اُس خداے واحد کے مانند کوئی چیز نہین ہے اور وہ خدا شنوا
ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سُننے یعنے یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور
دوتائی ترک ہوئی تو تمام جگہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی نہ دیوے اس معنے
اشارت لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر کہ ثانی نرکھے اور جو رکھے تو ایسا ہے کہ مانند نہ

Marfat.com

مُراقبہ نوزدہم وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ خدائے تعالےٰ فرماتا ہی کہ پیدا نہین کیا ہمنے جن وانس کو مگر واسطے عبادت اپنی کے ای پہچاننا اپنا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ نازیانہ بمعنی اس آیت مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت مین مارے تاکہ ماندہ نہو اور جو ماندہ ہوا معلوم ہو کہ معدوم ہوتا ہے جو جانے کہ معلوم ہوا علم سے معدوم یعنے معصوم ہو حدیث نبوی سنو کہ الصوفی لا یملک ولا یملک جواب اُسکا ہو مراقبہ بست و ہشتم۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ۔ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالےٰ متوکلون کو دوست رکھتا ہے مگر صاحب مراقبہ کو لازم ہے کہ سُننے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو مفلس کرے یعنے خزانہ مرادات کا خزانہ ہستی اپنی سے اُٹھاوے کہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے حق تعالیٰ اوپر اُسکے کہے من لہ المولیٰ فلہ الکل اُسکے سپرد کرے اور باران رحمت اُسپر برساوے اُسوقت زمین خشک سبز ہی نا الحق کی نکالے اور یہ کہے بیت ہر گیاہے کہ بر زمین روید ✤ وحدہ لا شریک لہ گوید ✤ مراقبہ بست و یکم فاذکرونی اذکرکم خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ یاد کرو تم مجکو مین یاد کرون تمکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فرمان کے معنے اس آیت مذکورہ سے یاد خودی کی فراموش کرے اُسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو پس یاد کرنا بندہ کا کیا ہی کہ خود کرے جیسے کہ آگ موم کو آگ کرتی ہے اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہے کہ آپ کرے جیسا کہ موم آگ کو بیچ شمع کے شمع کرتا ہے فھم من فھم۔ مراقبہ بست و دوم فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بھاگو میری طرف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ طلب سرعت معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر دوڑے جیسے کہ قطرہ باران کا ابر سے طرف دریا کے جاتا ہی فھم من فھم۔ مراقبہ بست و سوم ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یعنے خدائے تعالیٰ اول ہی اور آخر ہی ہو ظاہر ہی اور باطن ہے اور ہر چیز کو جانتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ماموزی معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو ہستی سے بے جان کرے اور جسوقت کہ آپکو بیجان کیا جگہ اُسکی لامکان ہوئی جیسا کہ نمک پانی مین اور جبکہ وجود نمک کو پانی مین تلاش کرو کچھ نپایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ جسوقت آپکو ڈھونڈھتا ہون مین خدا کو پاتا ہون مین اور جو خدا کو ڈھونڈھتا ہون مین آپ کو پاتا ہون مین عزیز میرے سالک کو [illegible] جید سے ایک موج پہونچتی ہے کہ ہستی اپنی سے جاتا ہے اور تجلی صفات فنا و بقا کی اور [illegible] کبھی ساتھ بقا کے آتا ہے اور کبھی ساتھ فنا کے آتا ہے جو کمالیست کو پہونچتا ہے بطور معصوم کے ہوتا ہے نہ فنا رہتا ہے نہ بقا مراقبہ بست و چہارم۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے خدائے تعالےٰ جاننے والا ہے بالذات سینہ ہا کا اور بقولے جاننے والا ہے بذات خود احوال سینہ کا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سُننے کشف معنے اس آیت مذکورہ سے کثافت ماسوی کی اپنے

Marfat.com

سینہ سے حمام یکتائی مین غسل دیوے اور غسل مین تین چیز فرض ہے اول پانی مُنھ مین کرنا دوم پانی ناک مین کرنا سوم تمام بدن کو تین مرتبہ دھونا اور پانی مُنھ مین کرنا ایسا کہ دم جزوی نہ مارے اور پانی ناک مین پہونچانا اسواسطے کہ بوخودی کی نہ پکڑے اور تین مرتبہ بدن کو مالش کرنا مرتبۂ اول مین حرص وہوا کو دھونا ہے اور مرتبۂ ثانی دوئی کو دھونا اور مرتبۂ ثالث ہوائے دھونا ہے جو اسطرح غسل بجالاوے پاک ہو غسل فرض یہی ہے کہ ماومنی مین آپ سے دھووے اور جاننا چاہیے کہ دھونا ماومنی کا پاک بدن ہے اور دھونا ماومنی کا خلاصی دام سے ہے اور جو دام سے خلاص ہو ساتھ اصل اپنی کے پہونچے اور جو ساتھ اصل اپنی کے پہونچا اُسنے ان اعلم بذات الصدور کی بانگ ماری مراقبہ بست وہشتم اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالےٰ بینا ہے اوپر بندون کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلابت روزن محل سلطانی معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو باادب نگار کھے اور بجز خود راست وچپ وتحت وفوق کی طرف نہ دیکھے جیسے کہ سیاست سلطانی کی ضرب سخت ہے راست وچپ کے دیکھنے سے راضی نہین ہوتا ہے بارگاہ سلطانی مین نظر اپنی طرف چاہیے یا سلطان کی طرف تاکہ سلطان راضی ہو اور جو راضی ہوا اُسکو اپنے نزدیک بلاوے جو نزدیک جاوے تو دیکھے کہ دونون ایک ذات آدم ہین جیسے کہ آئینہ مین صورت نظر آتی ہے اور جو آئینہ مین صورت بالیقین تحقیق ہوا ایسے ہی نعرے مارے بیت خود بخود بیند وخود دے کند باخود کلام ✤ عارفان رامیست دیگر جز خدا ؤ والسّلام ✤ مراقبہ بست وششم اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالےٰ شنوا ودانا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جاسوسی سلطان معنی اس آیت مذکورہ سے اسم خودی کا زبان سے دور کرے جو اسم خود کا زبان سے دور ہو اُسوقت بادشاہ اُسکو اُٹھاوے اور ایسی جگہ پہونچاوے کہ بجائے اپنے اُسکو بٹھاوے اور جب کہ بادشاہ کی جگہ بیٹھا ملک مین حکومت اپنی دیکھی اور جو حکومت اپنی دیکھی مستی احدیت پر شب وروز گوش مارے۔ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ جو شہر احدیت مین تخت گاہ کیا تو لازم ہے کہ عدالت کرے یعنے مستحق کو ساتھ حق کے پہونچاوے حق آنکھون کا کیا ہے کہ عالم کو مثل صورت آئینہ کے جانے وحق بینی کیا ہو کہ اسم کسی غیر کا نہ کہے اور حق گوش کا کیا ہے کہ اُسکو رغبت غیر کی نہو یعنے بجز سُننے ومُنھ معشوق دیکھنے کے راضی نہو وحق ہاتھ کا کیا ہے کہ سوائے اپنے نہ پکڑے اور حق پانون کا کیا ہے کہ بیخود ہوجاوے اور حق سر کا کیا ہے کہ ذکر کرے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ شاہراس بات کا ہی

Marfat.com

مراقبہ بست وہفتم۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ کَلِیْمٌ۔ یعنے خداے تعالیٰ ساتھ ہر چیز کے کلام کرنے والا ہے لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے نغمۂ معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو بیچ رقص کے لاوے یہانتک کہ پیرہن ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے اور دستار زمین پر مارے سر ایک طرف اور پانون ایک طرف اور خود ایک طرف اور جو ہوش مین آوے وہی آواز نغمہ کی گوش و دل مین خیال رکھے خواہ عشق خواہ فسق خواہ نیک خواہ بد جو کچھ اُٹھے وہی جانے جو اوپر اس عمل کے عامل ہو عین آواز ہو جبکہ عین آواز ہو گیا دیکھے کہ جو کچھ کہے خود ہے سواے آواز خود دوسری نہین سلام احدیت سے بانگ مارے انی علے کل شی کلیم مراقبہ بست وہشتم۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ۔ یعنے جاننا چاہیے کہ خداے تعالےٰ اوپر ہر چیز کے گواہی دیتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے گواہی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو خودی سے بے دعویٰ کرے کہ قضیہ خصومت دوتائی سے پاک ہو کر یکتا ہو۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ اوپر زبان حال اپنی کے پڑھے مراقبہ بست ونہم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ جاننا چاہیے کہ خداے تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قدرت معنی اس آیت مذکورہ سے تدبیر کو دور کرے اور آپکو تقدیر شمار کرے بطور سیپ کے کہ سیپ مین موتی دریاے تقدیر سے بے تدبیر ہو اُسوقت اسرار اندر اُسکے پیدا ہو اور جو اندر اُسکے اسرار پیدا ہوا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کی ہر صدف مین تجلی ہو اور جسوقت اسرار کمالیت کو پہونچے صدف سے باہر آوے اور اُس حالت مین جگہ اُسکی مساوی ہو خواہ جنگل خواہ دریا خواہ صندوق یا گلے مین ہو اور جس جگہ پر رہے بطور خود رہے کوئی جگہ اُسپر غالب نہ آوے بلکہ وہ سب پر غالب رہے اور جو اہل مراقبہ ساتھ اس مقام کے پہونچے مستی معدومی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سے نعرہ مارے مراقبہ سی ام وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ یعنے فریب کیا ہے اُس خدا سے اور وہ خداے تعالیٰ بہترین فریب کنندگان ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کرشمہ معشوقی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو بیچ عشق خدا کے کرے یہانتک کہ نیک و بد و [illegible] دشنام و قرآن اُسپر رکھین بتفریق پس تفریق نہ کرے اُس سے کہ یہ تمام مکرہاے خدا ہی [illegible] ہے اُسوقت اگر خود انا الحق کہے وہ بھی برحق ہے اور اُسپر کوئی نقصان نہین آتا ہی جیسا کہ جوش و خروش [illegible] مین کہتا ہے قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ لا یواخذ العشاق بما یصدر [illegible] مراقبہ سی ویکم ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ۔ یعنے خداے تعالیٰ ایک اور قہار ہے مراد قہار سے [illegible] اپنے ملک مین بجز اپنے دوسرے کو نہین چھوڑتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قہر سلطانی معنی

Marfat.com

اس آیت مذکورہ سے اپنے مُلک کو ترک کرے اور ایسے مُلک مین جاوے کہ بوے مُلک خودی کی نہ آوے جو بوے ملک خودی کی نہین آئی مانند پھول کے ہوا اور جبکہ مثل گل کے ہوا باران رحمت نے اُسپر برسنا شروع کیا اُسوقت اُسمین سے شجر اسرار کا نکلا اور جب کہ درخت اسرار کا ساتھ کمال کے پہونچا جب اوپر ہر شاخ کے کہ نظر کی اُن ہر شاخ کو مانند اپنے دیکھا اور جب ہر طرف مانند اپنے دیکھا مستی احدیت سے نوبت سلطان بجائی اور معنی - اِن اللہ ھو الواحد القہار کے اُسپر ظاہر ہوئے مراقبہ سی و دوم - اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ یعنے خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ اشارت پاک اس آیت مذکورہ سے آپ کو خودی اپنی سے پاک کرے پاکی کیا نفی اثبات کو دور کرے اور مثل طالب و مطلوب کے اُٹھے اور مطلق پاک ہو اور پاکی سے نعرہ بیباکی کا مارے کہ الطالب ہری الطریق دیکھے

مراقبہ سی و سوم اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ خدائے تعالےٰ دوست رکھتا ہے صابرون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ لجام اس آیت مذکورہ سے مرکب ہارون اپنے کو قید کرے اور واسطے چرنے زراعت مرادات کے جانے ندیوے سواے راہ نیستی اور راہ نیستی کیا کہ وہنے اور باین نہ پھیرے تاکہ مرکب خودی و خودنمائی کا قید مین آوے اور غیرت قید ہارون سے بے قید ہو اور نعرہ معدومی کا مانند معصومی کے نکلے

الصوفی لا مذھب لہ مراقبہ سی و چہارم اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ جاننا چاہیے کہ خدا یتعالےٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ پرہیزگاری معنی اس آیت مذکورہ سے خودی اپنی سے پرہیز کرے کہ بوے خودی و خودنمائی کی نہ آوے اگر ایسی ہی پرہیزگاری بجالاوے جگہ اُسکی بے جگہ ہو اور جب کہ جگہ اُسکی بے جگہ ہوئی اُس حال مین نعرہ حیرانی کا مکان لامکان سے مارے ما عرفناک حق معرفتک

مراقبہ سی و پنجم وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ - خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہین لٹکاؤ دستہاے اپنے طرف ہلاکت کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ نہی معنی اس آیت مذکورہ سے ہاتھ اپنے کو دریاے ہلاکت خودی مین نہ ڈالے کسواسطے کہ دریاے خودی بدتر ساتون دوزخ سے ہے اسواسطے محقق تمام اور عارف مقام فرماتے ہین بیت گر ترا موے بماند از خودت ✤ ہفت دوزخ پُر برآید از بدت ✤ پس فرض ہے کہ امر خدائے تعالےٰ کا بجالاوے و دست و دولت خودی و خود و خودنمائی کو دور کرے اور جب کہ خودی سے بیخود ہوا اُسوقت ہلاکت دوزخ خودی سے خلاص ہوا اور رضوان بقا مین پہونچے یعنے ہمیشہ رہے اور فراغت نعرہ خوشی کا مارے - لیس فی الجنۃ حور ولا لون ولا عسل ولا زھر الا اللہ - مراقبہ سی و ششم اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ - خدائے تعالےٰ اوپر ہر چیز کے علم رکھنے والا ہے

Marfat.com

لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خزانۂ علاج معنے اس آیت مذکورہ سے دوا کھاوے کہ مرض شبریت وخودیت کا دور ہو اور اگر کھانا نہ جانے تو اس طریق سے کھاوے کہ اول ماسوی اللہ کا پرہیز کرے بعدہٗ دارو اللہ کی کھاوے کہ اثر پذیر ہو اور جب کہ دارو موثر ہوئی معذوری جاوے اور خوشی ہو اور جس حال مین کہ خوشی کُل ہوئی خزانۂ خودی اور دوتائی سے اور غلبہ فرحت کُل سے نعرہ زنان آوے واللہ ان اللہ ابآ اللہ مراقبہ سیٔ وہفتم واللہ علی کُلّ شئ وکیلٌ۔ یعنے خدا اوپر ہر چیز کے تدبیر کرنے والا ہے مگر اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ اپنی تدبیر سے باز رہے اور بفراغت تمام آپکو خدا کے سپرد کرے جو ایسا مدبر اُسکے سر پر ہو پس تدبیر خود خام ہے چاہیے کہ تدبیر اپنی اُسی کے اوپر موقوف رکھ کر بطور معصوم رہے الصلوٰۃ والسلام مراقبہ سیٔ وہشتم اللہ نور السموات والارض یعنے تجلی خدائے تعالےٰ کی آسمان و زمین مین ہے اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تجلی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو مانند موسیٰ کے پست کرے یہانتک کہ بیہوش ہو جاوے اور کوہ ہستی خودی وخود نمائی کا سوختہ ہو اُسوقت سُرمہ ہو اور جبکہ سُرمہ ہو گیا قبولیت اُسکی آنکھ اولیاء و انبیاء اور خاص و عام مین پہونچے اور جو آنکھون مین پہونچا دروازہ تجلی چشمان کا اُسپر مفتوح ہوا کہ ایسا کسی جگہ نہ پایا جاوے بدرجہ مسکینی کے پہونچے اور درجہ مسکینی ایک مقام ہے کہ اُس مقام کو سرور کائنات نے خود التجا کیا جیسا کہ کہا اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین مراقبہ سیٔ وہشتم قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ کہو اے محمد کہ روح امر پروردگار کی ہے اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ امر معنے اس آیت مذکورہ سے موت غفلت اپنی کو مانند عیسیٰ کے زندہ کرے جیسے کہ روح امر خدا ہے جو روح امر خدا ہو کیونکر امر خدا سے جدا ہو اور جبکہ امر خود جدا ہو ج و خ ہووے بعدہٗ سے ساتھ ج کے ہو جلالیت سے جاوے غربت نقطہ جیم کی سوختہ ہو وہ خدائے تعالےٰ رحمٰن و رحیم نقطہ شفقت کا اُسکے سر پر رکھی پھر خ ہو پس جوہر عقل و شعور دان ہو وہ ایسے صاحب سے کہ رحمٰن و رحیم ہے ہرگز نہ بھاگے اور اگر بھاگے تو سوائے اُسکے ملک کے اور جگہ کہان پاوے یہ خبر مندہ ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ یہ خ سے ہرگز ج کی طرف توجہ نہ کرے جو ساتھ خ نہ آوے ہ اُسکا کشادہ ہو اور آواز دریائے عرفان ہمارے سے نعرہ مارے فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ مراقبہ چہارم اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین جانتا ہون اُس چیز کو کہ شرک کرتا ہی فلانا ساتو اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سُنتے پندارِی معنی اس آیت مذکورہ سے خانمان اپنا مع خودی وخود نمائی اپنی کے مین جلاوے کہ بساط خانہ ہستی مین بال کے برابر نہ رہے اور جب کہ بال کے برابر نہ رہا

Marfat.com

مفلس ہوا اور جو مفلس ہوا اسوقت ہوا اسوقت المفلس فی امان اللہ ہو پس جو المفلس فی امان اللہ ہوا تو صحن شفقت اُس پروردگار مین بطور معصوم بازی کرنے والا ہوا اور جو معصوم صفت ہوا خدائے تعالیٰ اُسپر کرم فرزندی کا فرماوے قولہ تعالےٰ۔ المال صالی والفقر عیالے۔ مراقبہ چہل و یکم اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْجَہْرَ وَمَا یَخْفٰی۔ یعنے خدائے تعالےٰ جانتا ہے آشکارا اُس چیز کو کہ پوشیدہ ہے اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ در سلیمانی معنی اس آیت مذکورہ سے دیو ہستی و خودی و خودنمائی اپنے کو مسلمان کرے کہ ظاہر و باطن اُسکا ہو تسلیم باطن کی کیا یعنے بے یقین ہو کہ نہ غیر جانے اور عین جانے اور تسلیم ظاہر کہ کچھ مفید نہو یعنے کوئی کام و کوئی چیز سے انکار نہ کرے اسوقت تسلیم ظاہر و باطن کی ہوا ور جب کہ تسلیم اسکی حاصل کی میدان احدیت مین چوگان ارادت سے گیند سر اپنے کو آگے ڈالے کہ ساتھ حال کے پہونچا دے اور جو کوئی بحال مین پہونچے نعرہ لا الٰہ کا مارتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و دوم یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ یعنے یاد کرتی ہے خاص اُس خدائے تعالیٰ کو جو چیز کہ آسمان اور جو چیز کہ زمین مین ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغائے مسمے اس آیت مذکورہ سے آپکو فنا کے مانند فراموش کرے جو ایسی فراموشی حاصل کرے منہ اُسکا ساتھ منہ نائے کے پہونچے اسوقت کیا دیکھے کہ درونی و نائے ایک آواز ہے اگرچہ اسم نے و نائے کا ایک ایک ہے جو اس مقام کو پہونچے نعرہ الا اللہ کا کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و سوم وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ یعنے صبر کر اُسپر کہ جو نعمت خدائے تعالیٰ تجھ پر عطا کی ہے اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سخاوت معنی اس آیت مذکورہ سے بخل خودی اپنی کو ترک کرے کہ سخی ہو اور بخل کیا خزانۂ ہستی کی محافظت کرے اور سخاوت کیا ہے خزانۂ ہستی و خودی اپنے کو چھوڑے اور برباد کرے جو خزانۂ ہستی و خودی اپنی کا برباد دیا تو چورون خطرات حرص و ہوا ہوس سے فارغ بیٹھے اسوقت جان نفسانی کو کہ خودی و خودنمائی ہے اور اوپر تخت ربانی کے بیٹھے غیب سے اور مانند بادشاہ کے نعرہ انصاف کا مارے اور کہے کہ اَلْبُخْلُ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ زَاہِدًا وَالسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا۔ مراقبہ چہل و چہارم۔ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔ یعنے جو کوئی باز رکھے نفس آپ کو حرام اور گنہ اور ہوائے حرص سے پس جگہ اُسکی بہشت مین ہو لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ باز داشت اس آیت مذکورہ سے آپکو دو زر ہستی و خودی و خودنمائی سے باز رکھے کہ بہشت ہستی مین پہونچے اور جو بہشت ہستی مین پہونچا شہر عالم غیب ہوا اور لامکان مین پرواز کرے اور جبکہ لامکان مین پرواز کرنے والا ہووے وجود خود معشوق اپنا دیکھے اور آپ اُسکا عاشق ہو اور حرارت عشق سے نعرہ عاشقی کا مارے ساتھ معشوق کے

Marfat.com

کہ محمد رسول اللہ۔ مراقبہ چہل و پنجم فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنے خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے بندگان میری طرف آؤ کہ تمکو داخل کرون بہشت مین لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ محفل مین صدق کے ساتھ آوے بندہ ہو اور بندہ کیا کہ اپنا اختیار نہ رکھے اور جو کہ اپنا اختیار رکھے بندہ نہین ہے بلکہ بیع مراد کے بندہ ہوا ہے اور جسوقت کہ بندہ مراد کا کھولا اُسوقت بیع بہشت کی نامرادی آوے اور پھل درخت طوبیٰ کا کھاوے جب لایموت ہو اور دریاے معرفت مین موج مارے اور جبکہ دریاے معرفت مین موج مارے کہے لا الہ الا الحق۔ مراقبہ چہل و ششم علم الانسان مالم یعلم۔ یعنے سکھلایا خدائے تعالےٰ نے آدم کو جو کہ نہین جانتا تھا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ مدرسہ اُستاد مین یعنے اس آیت مذکور کے آوے اور کتاب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آگے رکھے اور اُستاد سبق دیوے کہ نہین ہے کوئی بجز ذات واحد کے بعدہ لازم کہ عقدہ محمد رسول اللہ کا اُستاد سے حل کرے جو استاد بکرم خویش جواب راست فرماوے خدا و محمد کو مثل برف و آب کے جانے اور وجود برف اپنے کو دریاے احدیت مین ڈالے جبکہ دریاے احدیت مین پڑا اُسوقت خدا و محمد کو مانند موج دریاے موّاج کے اپنے مطالعہ سے پاوے اور جو مطالعہ غلبہ کرے اُسوقت ذوق مستی عشق و محبت سے اوپر زبان کے ظاہر کرے بیت ہر یکے جود برف است روح است ہمچو آب ✤ اندک تفکری بکن و باز رو بجواب ✤ علم الانسان مالم یعلم۔ اس معنی سے ہے مراقبہ چہل و ہفتم۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہرگز نیک کام کو نہین پہونچوگے جب تک کہ خرچ نہ کروگے وہ چیز جسپر محبت زیادہ رکھتے ہو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خفیت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو غنی مطلق کرے غنی مطلق کیا کہ نہ آپ ہے نہ خدا جب کہ کوئی نہ رہا احتیاج اُٹھی اور بے احتیاج ہوا و احتیاج دونوں کی حالت مین ہوتی ہے جب کہ ایک ہو احتیاج کہان رہے غنی کل ہو استی غنیت کل سے چیزوا سکو اوپر کل کے پہونچاوے اُسوقت کہے۔ ھو الغنی وانتم الفقراء۔ مراقبہ چہل و ہشتم قل ھو اللہ احد اللہ الصمد۔ یعنے کہہ ای محمد کہ خدائے تعالےٰ ایک ہے اور پاک ہر لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ دریاے احدیت معنی اس آیت مذکورہ سے وجود خودی اپنے کو دیکھے یہانتک کہ غرق ہو نہ رہے نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ وحدت نہ کثرت جو خودی و خودنمائی سے کچھ نہ رہا اسی وقت مطلق ہوا اور جب کہ پاک مطلق ہوا ان اللہ الاحد الصمد کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و نہم الحمد للہ رب العالمین۔ یعنے سپاس و ستایش خاص اُس خدا کو ہے کہ وہ خدائے پروردگار کل جہانیان ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خرمن ثنا معنے اس آیت مذکورہ سے آپکو تناگوی حق تعالےٰ مین

Marfat.com

مستغرق کرے یہانتک کہ موسے بال بال ہوسے اپنے سے ثنا حق تعالیٰ کی سنے جو ایسی ثنا میسر آوے حرف علت کا درمیان سے اُٹھے اور جبکہ حرف علت کا درمیان سے اُٹھا خدائے تعالیٰ نے اپنے کرم سے علم احدیت کا کھڑا کیا اور جو علم احدیت کا کھڑا ہوا اُسوقت خودی اپنی سے گذرا اور جملہ خدا ہوا اور جو جملہ خدا ہوا اُسکی بساط اپنے مین دیکھے اور جسوقت ملک لایزالی کی اپنی بساط مین نظر آوے مستی عشق سے احدیت خود بخود پڑھنا قبول کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ تا آخر مراقبہ پہنچا ہم احد لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنے لفظ احد پر غور کرے اور معنی احد کے دو ہین کہ سب وہی ہے جو کچھ جملہ اُسکو جانا پس جب کہ کچھ نہ رہا مطلق بے یقین ہوا جو ہمیشہ بے یقین ہو ساتھ اصل کے پہونچے

ذکر ہذا باسم یاد کردن

مجکو یہ ترکیب درویش باعمل جناب عبدالوہاب خان صاحب ولد الف خان صاحب مرحوم قوم ناغر شاخ یونس خان کہ اُنسے مجکو نہایت اعتقاد ہے بلکہ انکو فقیر بجاے مرشد کے جانتا ہے آپنے فرمایا کہ تو اسطور سے ذکر خفی کیا کر چنانچہ وہ یہ ہے کہ اول داہنے نتھنے کو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے بند کرے اور بائین نتھنے سے دم اینچے اس صورت سے بروقت کشش دم اول کے اپنے کو خم کرے یعنے جھکے بعدہ ناف سے دم اینچے اور دماغ کو جانے دیوے اور بوقت کشش دم زبان کو تالو سے لگائے جب تک ذکر کرے زبان کو خم رکھے اسمین ایک بھید ہے اور بروقت کشش کرنے دم کے جیسے کہ جھکا تھا ویسا ہی اُٹھتا آئے جب جانے کہ کُل دم آلیا یعنی کل دماغ مین پہونچ گیا اُسوقت انگشت دور کرے لیکن زبان بدستور خم رہے اور ذکر اللہ کرے یعنے قلب پر زور دیکر قلب سے ذکر کرے گویا اُسوقت آپ کو گم کرے طالب کو چاہیے کہ دو دو چار چار گھنٹہ دیا کرے بیش فاصلے سے ذکر کرے جسقدر شوق رکھیگا اُسی قدر فوائد عظیم حاصل ہونگے اول سات مرتبہ ایک دم کی کشش مین قلب سے ذکر اللہ کرے اور ایسے ہی ہر روز ایک ایک ذکر بڑھاتا جائے انشاء اللہ تعالیٰ عرصہ ایک سال کامل یا کم وزیادہ ایام مین قریب چالیس پچاس ضرب بہ کشش ایکدم حاصل کرلیگا اور اس کام کے واسطے گوشۂ تنہائی چاہیے و یا منھ پر نقاب ڈال لیا کرے جہان چاہے وہان یہ ترکیب کرلیا کرے عرصہ سہ سال مین ذاکر کامل ہو جاویگا اگر ابتدا اسکی موسم گرما مین کرے تو نہایت مناسب ہے کس لیے کہ یہ گرمی لاتا ہے اور جو بوقت تہجد ذکر کیا کرے تو بہت ہی خوب ہے اور اسوقت کا ذکر تاثیر زیادہ رکھتا ہے اور یون تو خیال ذکر کا ہر ساعت و ہر لحظہ قلب سے جاری رہے

Marfat.com

اور ہر وقت قلب پر نگاہ رکھے کسی وقت تصور سے خالی نہ رہے اور قلب کو ایسا دابے جیسے مرغی انڈا اپنا دابتی ہے خدا نے چاہا تو ایام سرما مین ہی طالب کو اسکا لطف حاصل ہوگا لیکن عشق اسکا شرط ہی بدون عشق کچھ نہین ہوتا ہی چنانچہ اس بارہ مین کیا اچھا کسی اُستاد کا شعر صادق آیا ہی شعر جس دل مین کہ عشق کی بنیاد نہو ٭ گرخانۂ خدا ہو تو آباد نہو ٭ عشق کیا عمدہ شے ہے بدون اسکے کچھ حاصل نہین ہوتا ہے اگر مجازی ہو تو بھی بہتر ہے ہزار برس کی عبادت عشق کے ایک لمحہ کی تڑپ کے برابر ہے اسکا مزہ تو اُنکو خوب حاصل ہے جو عاشق صادق ہین ہم ایسے کو اسکا کیا مزہ ہے چنانچہ یہ شعر کسی اُستاد کا اپنے حسب حال ہے شعر بوالہوس سود بچھے عشق سے کیا ہوتا ہے ٭ ہذیان کھاکے کہین سگ بھی ہما ہوتا ہے ٭ اور بدون مرشد کوئی شے حاصل نہین ہوتی ہے تاہم اپنی جانب سے اسکی چھیڑ چھاڑ چلی جاوے بقول اُستاد بیت چھیڑ خوبون سے چلی جاے اسد ٭ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی ٭ بقول شخصے کہ پیسے جاوے دال نہین تو دلیا ہی سہی بہرحال مرشد کی جستجو رکھے جو بندہ یا بندہ وہ کون شئے ہے کہ جسکو بشر ڈھونڈھے اور وہ دستیاب نہو جنکی اچھی قسمت ہوتی ہے اُنکو کم محنت مین یا بدون محنت کے دستیاب ہوجاتی ہے اور بدون محنت کے بھی مل جایا کرتی ہے مگر اُسکا مرتبہ کم ہوتا ہے کیونکہ بدون مشقت کے جسکو خزانہ میسر آتا ہے وہ نہایت بیدردی سے اُسکے اصراف مین مشغول ہوتا ہے کس لیے کہ اُسکی قدر سے واقفیت نہین رکھتا ہے اور جسنے کہ محنت سے بہم پہونچاکر ذخیرہ کیا ہو اُسکو اُسکی قدر خوب معلوم ہوتی ہی اور ایسا بھی ہوتا ہے اور اکثر قسمت والون کو دیکھا اور سُنا کہ جسقدر وہ خرچ کرتے ہین اُس سے زائد اُنکو خداوند کریم پہونچاتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایسے شخص بھی پیدا کیے ہین کہ جنکی تصنیفات سے بندہ نے اس رسالہ کو تحریر کیا ہے لیکن ایسے بہت کم ہوتے ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جمع کرنے اور پوشیدہ رکھنے خزانہ کا دستور ہی کہ اُسکو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو پوشیدہ نرہے گا تو رائیگان جاوے گا جہانتک ممکن ہو پوشیدہ رکھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب تک دانہ غلہ وغیرہ زمین مین پوشیدہ نہ کیا جاوے نہ اگیگا اور جو دانہ باہر زمین کے رہ جاویگا وہ ہرگز نہ اُگیگا پس جہانتک ہوسکے اس راز کو پوشیدہ کرے اور اس کو وہ ظاہر کریگا جو کچھ سرمایہ نرکھتا ہو بلکہ اُسکو ایمان جانے کا خوف ہے ویا وہ شخص ظاہر کرے گا خزانہ بے انتہا رکھتا ہو اُسکو کچھ خوف نہین جو پوشیدہ کرے اور وہ پوشیدہ کرنا گناہ جانے جاے غور ہے کہ جسکو شارع نے پوشیدہ کیا تو پھر پوشیدہ کرنا لازم آیا اور شے درویشی کیا ہے

Marfat.com

فقط ظن کا بچنہ کرنا یعنے خیالات کا جو کہ صحیح ہین اور ظاہر اُنکا کہنا کفر عائد ہوتا ہے اُس ظن کو اپنے
خیال و ذہن مین بچنہ کرے کسی نوع دل کے اندر شک و شبہ نہ رکھے غرضکہ یہ معاملہ متعلق مقسوم
سے ہے بدون مقسوم اور مرشد کامل حاصل ہونا اُنکا دشوار ہے مگر ہان ایسی تصنیفات اور
صحبت درویشون سے شوق بڑھتا رہیگا اگر اسکا عشق رہا تو مرشد رہنما بھی مل جاوے گا کیونکہ
اللہ تعالی کسی کی محنت رائگان نہین جانے دیتا ہے طالب لوگا دل اپنے کو کافر کہلا کر مسلمان
ہوتے ہین اسکا مزہ تو وہی خوب جانتے ہین جو کہ اس راز سے واقف ہین ہم جیسے کیا جانین جو ہوا
بھی اس راہ پر قدم نہ رکھا اور جسنے اپنی عمر مین جو کھانا کہ نہ کھایا ہو اور اُسکا ذائقہ اُس سے پوچھا
جاوے پھر بھلا وہ کیا بیان کر سکتا ہے نہین ہرگز نہین کرے گا بلکہ کوئی اُسکے ذائقہ کی تعریف
کریگا تو ہنسی وہ مذاق مین اُڑاویگا بلکہ اُسکے کہنے کو لغو جانیگا بموجب شعر جسے عشق ہوتا ہے حق
کا عطا ہے اُسے لوگ کہتے یون ہین باولا ہے ذاکر کو لازم ہے کہ گوشہ تاریک مین بیٹھکر بذکر مشغول
ہو ہر وقت نماز آپ کو گم کرے اور اللہ تعالے کو قایم کرے یعنے کل شے مین اُسی کی موجودگی
جانے اور اس حدیث شریف پر نگاہ رکھے قلوب المومنین عرش اللہ تعالے جبکہ قلب
مومنین کا عرش ہے تو خیال کرے کہ اسکے اندر بلاشبہ اللہ تعالے ہے اُسوقت اُسکو
ظاہر کرکے آپ کو گم کرے یعنے ساجد و مسجود اُسی کو تصور کرے جو تجھکو خطرات آوین اُنکو مت
روک آنے دے اگر روکے گا تو تیرا نفس تجھسے ضرر کرے گا بروقت ضد کے وہ غالب آویگا کیونکہ
اگر کوئی بشر محبت کے ساتھ اسکو دباوے تو نہین دبتا ہے پس یہی مناسب ہے کہ آنے دیوے
اور اپنے مطلب سے کام رکھے کو خطرات مذکورہ خود بخود رفع ہو جاوین گے جس طرح
کہ تیرا اشتیاق بڑھتا جاویگا اُسی طرح یہ زیر ہوتا جاوے گا جانب خطرات کے دل کو مطلق رجوع
نہ کرے آنے دیوے اُنکا روکنا اچھا نہین ہے کس لیے کہ روکنے سے فتور زیادہ پیدا ہوگا اور بروقت
نماز تہجد کے سجدہ گاہ سے دو تین ہاتھ اونچے ایک مقام پر نگاہ رکھے بلکہ ہر نماز مین اسکا خیال رکھے
انشاء اللہ تعالی بعد چند روز کے انوارات سرخ و زرد و سبز یعنے عیسائی و موسائی و محمدی نظر
پڑینگے اور گاہ گریہ و گاہ خندیدگی آویگی آپ آگے اس سے مرشد سے راستہ ملیگا میرا منھ اس لایق نہین
جو لکھ اُگلے یہ تو ایسا منھ ہے کہ جس سے امور است خرافات ظہور مین آتے ہین یہ جو رقم ہوا سنا
سنایا بزرگون اور درویشون سے جو کچھ اسوقت یاد آیا اور مناسب معلوم ہوا تحریر کیا لیکن یہ سب
عشق سے تعلق رکھتا ہے عشق پیدا کرے تو سب حاصل ہو سکتا ہے اور بطفیل حضرت عشق کے

Marfat.com

مرشد بھی مل جاتا ہی اور اللہ تعالی نے اس دنیا کی بنا عشق ہی پر رکھی ہے کوئی شے عشق سے
خالی نہین ہے ہر ایک شے مین تعشق موجود ہے کسی کو کچھ عشق اور کسی کو کچھ عشق غرض کہ ماہ سے
تا بماہی عشق سے معمور ہے یعنے ایک مخلوق اُسکے فرشتے نوری ہین اُنکی بنا عبادت پر ہے بلکہ اُنکی
خوراک بھی یہی ہے اُنکو عشق عبادت کا ہے لیکن جو عشق کہ آدم کو یعنے تڑپ اور بیقراری مثل
سیماب کے عطا کی وہ فرشتون کو بھی نصیب نہین ہے اسکے ہی باعث آدمی کا رتبہ فرشتون سے
زیادہ ہوا اللہ جل شانہ نے اگرچہ محبت اور عشق اکثر مخلوق کو عطا کیا لیکن جیسا کہ سوز عشق
بشر کو عطا کیا ہے ویسا کسی کو نہین اور اسی باعث اپنا خلیفہ فرمایا یہ خلیفہ کا لفظ بہت
وسیع ہے شرح اسکی کثیر ہے اور بھید اسمین بہت ہے چنانچہ فرمایا کہ حملہا الانسان انہ کان ظلوما
جہولا بقول حافظ ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ٭ اس
جگہ ظلوما جہولا کا لفظ عجب اسرار کا ہے اور کمال پیار کا ارشاد ہوا ہے تو صاف جائے غور ہے
کہ جب وہ ایسا مالک الملک قدیم لایزال ذات منزہ بیچون وچرا وحدہ لاشریک ایسی عنایت
فرماوے تو اس بشر ضعیف البنیاد سے اُسکا کیا بدلا ادا ہو سکے مگر صوفیۂ کرام ایسا فرماتے چلے آئے ہین
کہ اسکا بدلا کچھ ہے تو قدرے قلیل جان اور روح ہے یعنے روح سے ذکر کرے اور جان کو
تصدق کرے اور اپنے کو گم کرے اور حق کو ظاہر کرے بقول مولانا روم ؎ تو مباش
اصلا کمال اینست وبس ٭ تو درو گم شو وصال این است وبس ٭ یعنے اپنے کو نفی کرے اور
اُسکا اثبات کرے اور اپنا کام اور تمنا کچھ نہ رہے بقول حافظ ع مرا کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر
اور نفی اثبات کا یہ سبق ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنے نہین کوئی معبود سواے اللہ کے تو جبکہ یہ مقصود اپنا
اللہ کو کر چکا تو پھر غیر سے مدد کیا ضرور ہے خواہ اپنے دست و بازو ہون چنانچہ قولہ تعالی ایاک نعبد
وایاک نستعین تو یہ اقرار چند بار ہر روز کرتا ہی اور توڑتا ہی تو اسلام کامل کہان درویشی تو چیز دیگر ہے
بقول شخصے شعر وصال اُسکا عوض جان کے میسر ہو غنیمت ہی ٭ متاع حسن جانان جان دینے
پر بھی سستی ہے ٭ مطابق اسکے جیسا کہ مولانا محمد رمضان صاحب فرماتے ہین ؎ روئی کا رتبہ
احمدی تیمم کو مت تیاگ ٭ سر کے سانٹے رب ملے تو بھی دھن دھن بھاگ ٭ بقول حافظ
؎ حضوری گر ہمین خواہی ازو غافل مشو حافظ ٭ متی ما تلق من تہوی دع الدنیا واہملہا ٭
بقول شاہ بو علی قلندر صاحب ؎ ہمچو پروانہ نسوزی بال و پر ٭ کی شوی ہمرنگ
آتش سر بسر ٭ اور خداے عز وجل کے مخلوقات بہت ہین ازانجملہ ایک مخلوق اس دنیا کو بھی تصور کرے

Marfat.com

مجھ سے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالےٰ کے بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کے اور اللہ تعالےٰ ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہے جسمین حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہے جن و بشر کے واسطے ایک روز قیامت کا مقرر ہے اور ہونا اُسکا ضرور ہے برحق ہے اور اسی سبب ہمارے دلون پر ہول و دہشت طاری ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اُس روز کی شرم ہے اپنا فضل و کرم صادر کریگا بیت

ہرگاہ بودم در عدم گفتم مرا پیدا مکن ✤ از خود تو پیدا کردۂ خود کردہ را داری چہ

اور ایک روز یہ بھی ہو جاوے گا اگر کوئی صاحب یہ تامل کرین کہ یہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہے کہ قیامت کے دن تو بڑے ہونگے یعنے ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثال شش ماہ اور کوئی ہفتہ کے مانند باقی برابر ہونگے بھلا اس صورت مین ہر روز ایک قیامت کے ہونے کا کب گمان ہوسکتا ہے اسکا یہ جواب ہے کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمان کے عجائب و غرائب کی سیر مین کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپ کو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی سو چوتھی اور زنجیر حجرہ بھی حرکت کر رہی تھی اسلیے یہ مقام چون و چرا کا نہین ہے بجز خاموشی و سکوت کے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک قطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے مین سے جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے آمنا و صدقنا اُسکی شان سے یہ امر کچھ بعید نہین ہے کیا تعجب ہے ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی اُسوقت آسمان پر نبی مقبول نے ایک قطار شتران کی مع بار صندوقہا جاری دیکھکے آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہے اور کہان جاتی ہے حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہے جسوقت سے حق تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہے جب سے اس قطار کو اسی طرح روان دیکھتا ہون اُسوقت حکم و ارشاد باری ہوا کہ تجکو اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخر الزمان بتقریب معراج آسمان پر تشریف لاوینگے اور کل آسمانون کے عجائب و غرائب کی سیر کرینگے ازانجملہ ایک اسکی سیر بھی ہے جب اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ ان مین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ اور اُسکو بٹھلاؤ اور جو دو صندوق گران اُسکے ہر دو جانب بار ہین اُنمین سے ایک صندوق کہ جسپر قفل ہے اور کلید اُسکی بسم اللہ ہے کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے بٹھلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کھولا تو اندر اُسکے ہزارہا بیضے مانند مرغ کے تھے اور ہر ایک بیضہ پر قفل تھا بموجب حکم کے اُن

Marfat.com

ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر اُسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک دانہ پر قفل لگا ہے
اس ایک دانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیل نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ
نظر پڑا اور اندر اُسکے ایک میدان ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دروازہ کے اندر تشریف
لے گئے تو بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپ کا گذر ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہ پر
مجمع مردمان کا نظر پڑا اُسطرف کو تشریف لے گئے وہان ایک عالم درس دے رہا تھا اُسوقت
وہ عالم یہ بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ پاوے گا اللہ تعالیٰ نے
ایک دنیا کی بنا اسطور پر رکھی ہے یعنے اول پانی ہے اور بالا اُسکے ایک کلوخ گل ہے اور اس گل پر
اپنی ایک مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے اور وہان پر نبی آخرالزمان پیدا ہوے ہین اور
اُنکی شان مین خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔ لولاک لما خلقت الافلاک غرضکہ اُنکی تعریف بیان کرتا
تھا کہ اہل مجامع نے تکرار کرنا شروع کی کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہے کہ پانی کے اوپر مٹی قائم رہے اور اُسپر
آبادی ہو اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو کہنا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت اُس مخلوق کی آبادی
کلوخ گل ہے اور اُس مخلوق کا نبی آخرالزمان مین ہون جسپر ہان کے اہل مجمع کو یقین واثق آیا اسلیے
اوپر کا قول صادق آتا ہے البتہ بھید اُنکی کسی نے نہین پایا اور نہ پاوے گا اسکی کچھ انتہا نہین ہے
جس طرف بنظر تعمق دیکھو اُسکی قدرت موج زن ہے بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب بہ سبب
فرمودہ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہے ہدایۃ النبی قادری مرحوم باشندہ گوالیار
ولد سید چراغ الدین جد بزرگوار اُنکے محمد اسمعیل خان عرف نواب دلاور خان نام عہد سلطان
بہلول لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جد امجد راقم ہذا کے ہوتے ہین
اُسوقت ہمراہ اُنکے قوم سید بھی تشریف لائی تھی اُنمین سے چند خانہ اس قوم بزرگوار کے آج تک
ہمراہ لوگون کے ہمراہ کرولی مین ہین والد اُنکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سبل گڈھ واگذاشت
ہوا یہ صاحب سبل گڈھ سے گوالیار تشریف لے گئے تھے اُس جگہ بزمرہ سواران یکہ نوکر ہو گئے اسواسطے
بود و باش اپنی گوالیار مین اختیار کی یہ صاحب یعنے حافظ ہدایۃ النبی قادری درویش باکمال
وخدا پرست گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیاری جو کہ حضرت جی سنگرامی مشہور و معروف
ہین پہونچا اور اُنسے طالب جناب عبدالوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہے یہ
تصنیف سید حافظ جی صاحب کا قول جاننا چاہیے حضرات صوفیہ نے تین مقام مقرر کیے ہین
احدیت اور وحدت ۔ اور وحدیت ۔ وہاہوت ۔ ولاہوت ۔ وجبروت ۔ وملکوت ۔ وناسوت بھی کہتے ہین

Marfat.com

اور حقیقہ الحقائق و معرفت و طریقت و شریعت بھی نام ہین اور بیچ اصطلاح ہندی کے ہوا و آب و خاک ہی جانو کہ احدیت مرتبہ ہے کہ بے علمی و بیرنگی و نیستی و غیب و سہو و غفلت خود اپنے مین ہے اور واسطے خود مراد اُس سے ہے اور وحدت مرتبہ علم کا ہے کہ پہچاننا و جاننا اور سمجھنا اپنا آپ مین ہے و واحدیت مرتبہ مراتب علم و روح و دل سے ہے اور جان کہ بے علمی تیری بیچ تیرے مرتبہ ذات کا ہے کہ اپنے مین آپ ہمیشہ محو و بیخود و غائب و فراموش و نسیان و سہو و غافل و نادان ہوتا ہے تو تجکو چاہیے کہ ہر دم اس مرتبہ سے آپ کو آگاہ رکھے اور جو اس مرتبہ کا شغل تو کرے تجکو تعلیم کرون مین کہ اول رات کو باوضو قبلہ کی طرف مُنہ کرکے دوزانو بیٹھ کہ تیرے پاس کوئی نہ آوے یعنے دروازہ حجرہ کا بند کرکے آپ کو بہمہ وجوہ خاموش مثل بُت ہو کر بموجب شعر حضرت مرشدی و مولائی جناب حضرت صاحب قدس اللہ سرہ **شعر** تو اُسکی بزم مین خاموش رہ جون تنکدہ مین بُت ✤ مقام ای یار یہ کھلتا نہین پتلا ہے حیرت کا ✤ بیٹھے تو اور آنکھ کو چندے بیچ مشاہدہ نیرنگی کے بند رکھے بشرطیکہ پلک برہم نہ مارے اس حالت مین آنکھ بند کرے جیسا کہ بیچ آنکھ کھولنے کے آنکھ بیچ مشاہدہ ذات کا رکھتا ہو اور باطن مین اُسی طریق بیچ ذات کے رکھے اور ذکر سوائے مشاہدہ تا نام اللہ زبان پر نہ لاوے صرف خاموش رہے بموجب شعر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے **شعر** یا تو غیبت ہے یا ہے بے ادبی ✤ یار و مست نام لیا کر و خدا کا ✤ بیچ اثر خاموشی کے ایسا مصروف ہو کہ سوائے خاموشی و انوار لطیف آپ مین خیال و قیاس و وہم و گمان پیدا نہ ہو تجکو چاہیے کہ ایسے انوار لطیف اپنے مین قرار دے تاکہ تو نہ رہے صرف انوار لطیف مین جسوقت کہ تو کثرت اس شغل کی کرے مقام حیرت کا بیچ حیرت کے گھلنے والا ہو اور ہمیشہ صرف متحیر آپ مین رہے اُسوقت کہ تو آپ مین نہ رہے تمام عالم نظر مین خواب و خیال کے مانند دکھلائی دے تو حق مین اور حق تجھ مین ہو بموجب شعر حضرت مولوی معنوی **شعر** تو در وگم شو وصال این ست و بس ✤ تو مباش اصلا کمال این ست و بس ✤ یہ طریق شغل یہ ہے اور صاحب اس شغل کا خوش رہتا ہی یہ شغل منتہی کا ہے نہ مبتدی کا شغل دوم مرتبہ وحدت کہ اُسکو مرتبہ علم کا کہتے ہین وہ صرف آتا ہے جو تو چاہتا ہے کہ بیچ شغل اس مرتبہ کے ہو تو چاہیے کہ رات کو یا دن کو حجرۂ تنہائی مین بروزانو رو بہ قبلہ بیٹھے حواس ظاہری و باطنی اپنے کو آپ مین جمع کرکے ہر طرف سے دروازہ بند کرے اور علم کو آپ مین رکھ کر اور آپ کو اپنے مین پہچان کر معرفت کو آپ مین دیکھے اور آپ کو حق مین جانے اور کہے اسم ذات یعنے اللہ اپنے ساتھ مخاطب کرے یعنے آپکو اللہ اللہ کہے تو اور اسم اپنے کا بھی اسم حق جانے جو آپکو حق جانے اسم اپنے کو بھی

Marfat.com

حق جان کہ کثرت اس شغل کی کرے انوار معرفت وشناسائی ولذت وحلاوت تجھ مین پیدا ہو
تجکو تمام حق بینی ودانی کا چھپا ہوا پوشیدہ لذت وسرور پیدا ہو اور تجکو محو ومستغرق کرے اور
حیرت ساتھ تیرے مُنھ دکھلاوے بموجب شعر حضرت جی کے شعر علم کو اپنی طرف علم کو
رکھ اپنے رجوع ٭ تا حقیقت مین تجھے روح کی حیرت ہوئے ٭ کیا کہون مین مذاق وحلاوت
سکی بیان نہین ہو سکتی بموجب شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ کے شعر تجھ سے ہرگز رکھون نہ پوشیدہ ٭
حال دل گریبان مین آوے ٭ شغل سوم مرتبۂ واحدیت کہ اُسکو ذکر روحی وقلبی بھی کہتے ہین
دل تجکو طریق ذکر روحی کا یاد دلاؤن بعدہٗ ذکر قلبی کا لکھونگا اگر ذکر روحی کرے تو حجرہ مین تنہا
وزانو رو بقبلہ بیٹھے اور پریشانی ہر طرف سے آپ کو اپنے مین یکسو جمع کرکے اور ساتھ اپنے مخاطب
ذکر کرے روحہ روحہ وکلامہ کلامہ علمہ علمہ ذاتہ کی مجھ مین اور تمام عالم مین ذات حق کی محیط
ہے اس خیال وتصور مین آپ مین متوجہ رکھے اور محو کرے جو اثر محویت اور انوار لطیف وشکر کے تجھ مین پیدا
ون آپکو اُسمین محو کرے اور ہمیشہ نظر جان دار پر رکھے کیا انسان سے اور کیا حیوان سے اور
رکات وسکنات ہر ایک کے پیش نظر تیرے آوے حرکات وسکنات حق دیکھنے اور جاننے کے
ند کثرت اس ذکر کی کرے حرکات وسکنات تمام عالم کے بیچ نظر تیرے حق آوے چہارم ذکر
ی اگر ذکر قلبی کرے چاہیے کہ جگہ تنہا مین دوزانو رو طرف قبلہ بیٹھ کر ہر طرف سے آپ کو یکسو کرکے
ل اپنے کو کہ مانند باد روان واسپ دوان کے ہو بیچ مقام دل کہ دو انگشت زیر پستان رکھے
صورت دل کی خیال نہ کرے صرف متوجہ رہے اور زبان دل سے ہمیشہ ساتھ اپنے گویا رہے
ب شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ کے شعر برابر سو زبان کے یہ حدیث النفس ہے گویا ٭ دلا دعوی
ی مین غلط ہے بے زبانی کا ٭ جان مین ہزار ہزار خیال وخطرات پیش آتے ہین اور وہ زبان
ہے تجکو چاہیے کہ روزن زبان ودل مین صرف اللہ اللہ کہتا رہے اور چشم وگوش کا مشاہدہ
گر آنکھ بند رکھے اور جب تک کہ حواس خمسۂ ظاہری وباطنی سے متوجہ نہو فائدہ کامل نہ پاوے
ل اندک آنکھ کھول کر یہ ذکر کرے جو اثر خاموشی وغش وسرور تجھ مین پیدا ہوا اُس وقت
کے ذاکر ہووے اور وقت آنکھ بند کرنے کے خطرات اور خیالات تیرے دل مین بہت پیدا
تجکو چاہیے کہ علم اپنا دو قسم کرے ایک کو مائل ذکر رکھے اور دوسرے کو واسطے دفع کرنے
ت کے مقرر کرے جو کثرت اس ذکر کی کرے تیرے دل مین حیرت وذوق ولذت وسرور
انوار پیدا ہون آپ کو اُسمین مستغرق کرے بعد چندے شورش وگریہ وقہقہہ دامن حال تیرے کا

Marfat.com

پکڑے اور تجکو جوش مین لاوے جسوقت کہ تیرا یہ حال ہو اُسوقت جاننا چاہیے اور یہ حال بغیر صحبت
مرشد کامل صاحب حال وقال وپشت پناہی جذبی متعدی موحد تنہائی مین ہرگز ہرگز نہ کرے
کیونکہ کچھ حاصل نہوگا تجکو چاہیے کہ اول صحبت مرشد مین ذکر کرے اور حاضر حضور اُسکے ہو تو اور حال پیدا
کرے تو بعدہ اگر تنہا کرے فائدہ پاوے جان من مشکل ہی کہ یہ حال تجکو بدون توجہ مرشد موحد کے حاصل
نہووے بموجب شعر حضرت جی صاحب شعر تلاش اُسکی نہوویگی تمسے اے یارو ٭ تلاش اُس سے کرو جسنے
کی ہو اُسکی تلاش ٭ پس جسوقت کہ لطیفۂ قلبی وروحی وسر خفی تیرے اوپر ظاہر ہون اُسوقت تیری
نظر مین انوار زرد وسرخ وسفید وسیاہ آوینگے اور خطرات ووسواس وخیالات ووہمات جاوید وناقص
وغیبت کے تجھ مین آوینگے یہ مقام نفس کا ہے اور خیالات نیک وتوفیق وطاعت وعمل خیر تجھ سے
آوین یہ جگہ تیرے قلب کی ہے وذوق ولذت وحلاوت ومعرفت خودی کی خود تجھ مین ہین اور یہ جگہ
قلب اعلیٰ تیرے کی ہے اور معرفت حق اور ایک ہونا اور رہنا تجھ مین یہ مقام تیری روح کا ہے نفس وقلب
وروح وعلم وبے علمی وخیال نیک وبد وذوق وحلاوت وحجاب وبے حجابی سب تجھ مین ہے لیکن
جبکہ تو ہی ہے تمام تجلیات ظاہری وباطنی کا حجاب تجھ مین ہے جب تک کہ تو ایمان نہ لاوے مرتبہ تیرا
ظاہر نہوگا چاہیے کہ عادت تصور کی ہمیشہ کرے کہ یار ہے اغیار نہین ہے آپکو اور سب کو یار جانے ودیکھے جو
چیز کہ آگے تیرے آوے کیا انسان اور کیا حیوان اور کیا شجر اور کیا حجر سے سب کو یار دیکھے اور جانے
بموجب شعر حضرت پیران پیر سید فتح علی قدس اللہ سرہ شعر آن حقیقت را کہ در دیر وحرم جویند خلق ٭ آشکا
در ودیوار مے بینیم ما ٭

باب ہفتم دربیان مشاہدات

دربیان مشاہدات یعنے روبرو ہونا کیا یعنے جاننا علم کو مانند صورت آئینہ کے
مشاہدہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھے تمثیل بسم اللہ کیا مقصود واحد بصورت بسم
وبصورت اللہ وبصورت رحمن وبصورت وبصورت رحیم ظاہر ہے اسی طور چار صورت عناصر
اربعہ کی ساتھ پاک واحد کے جانے اور جو عقل قرار قبول کرے غلبہ شکر سے نعرہ مارے بیت
ندیدم مطرب وساقی ہمہ اوست ٭ خیال آب وگل در رہ بہانہ است ٭ مشاہدہ دو
بعبارت دیگر ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم یعنے
کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نظر نہین کرتا ہے طرف صورت تمھاری اور نہ طرف عمل تمھارے کے ولیکن
کرتا ہی طرف دل اور نیت تمھاری کے مگر طالب مشاہد کو لازم ہے کہ اشارۂ معنی اس حدیث مذکور

Marfat.com

اعمال اور صورت اپنی کو صورتیت کا پھونکے اور جبکہ صورتیتی کا پھونکا ہستی آسمان و زمین مین
پرواز شروع کی اور جبکہ ہستی وخودی پر پرواز کیا آئینہ دل کا صاف ہو جو حق تعالی بنظر کرم آئینہ
دل اُسکا صاف کرے اُسوقت پھر اُسپر نظر کرم عنایت الٰہی فرماوے جو نظر کرم وعنایت کی صفائی
باطن سے آئینہ دل اپنے کو مانند صورت آئینہ کے دیکھے جب ذوق بینائی سے نعرہ یکتائی کا مارے
اور کہے رایت ربی بربی ومن یعرف اللہ بغیر اللہ۔ مشاہدہ سوم بعبارت دیگر کنت
کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف خدائے تعالے فرماتا ہے کہ تھا مین گنج
پنہان مین پھر چاہا کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے خلق کو تحقیق پہچانا گیا مین لیکن طالب
مشاہدہ کو چاہیے کہ انبوہی لشکر معنے اس حدیث سلطانی سے آنکھ نفسانی کو بند کرے تو غبار پریشانی
کا نہ بھرے جو غبار پریشانی کا نہ بھرا اُسوقت جمال سلطانی کا عیان ہو اور آنکھ کھول اور جب کہ آنکھ
کھلی مساوی ہو روحانی ونفسانی جو مساوی ہوئی روحانی ونفسانی پس بیٹھے اوپر تخت ربانی کے
اور جسوقت کہ تخت ربانی پر بیٹھا اُسوقت ذوق سلطانی سے کہے من رانی فقد رای الحق
مشاہدہ چہارم بعبارت دیگر ان اللہ خلق ادم علی صورتہ یعنے خدائے تعالے نے
اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اپنے جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے
اور بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیسا اسمین محقق تمام ہے اور ایک عارف مقام فرماتا
ہے بیت گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین ✤ ذات خود شد آشکارا اندران خندان ببین ✤
ہر ولی سالک طالب کو کہ ایسا مشاہدہ تحقیق ہو دریائے تحقیق سے بعالم تفریق آگاہی پیوندیاوے
التوحید اسقاط الاضافۃ وبقول ضمیر طرف آدم کے ہے یعنے پیدا کیا خدائے تعالی نے آدم
کو بصورت اُس آدم کے پس طالب مشاہد کو چاہیے کہ اس معنی سے بھی جمال اپنے کو مشاہدہ حق کا دیکھے
مانند خاتم کے اگرچہ بصورت خاتم کے ہین لیکن اُسکی اصل مین تغیر نہین ہے جیسی کہ تھی ویسی ہی
ہے بسبب صورت کے اضافت ظاہر ہوئی ولیکن اضافت بیانیہ ہو نہ کہ اضافت حقیقی انتہی
مشاہدہ پنجم بعبارت دیگر ان اللہ جمیل یحب الجمال یعنے خدائے تعالی نیک
ہے اور نیک خصلتون سے محبت رکھتا ہے نیک خصلت کیا یعنے سیرت وصورت خودی وخودنمائی اپنی
کو درمیان سے اُٹھاوے کہ آئینہ دل کا صاف ہو جبکہ آئینہ دل کا صاف ہو اس مقصد اپنے کا
جس آپ دیکھے اُسوقت دریائے مشاہدہ مین پیرے اُس حالت مین مراتب بی فی احسن کی
صورت نہ رکھے اسکے معنی مین مولانا روم فرماتے ہین بیت ای قوم بحر رفت کجائید کجائید ✤ منشوق

Marfat.com

ہمین جاست بیائید بیائید ٭ آنہا کہ طلبگار خدائید خدائید ٭ حاجت بطلب نیست شمائید شمائید ٭

مشاہدۂ ششم بعبارت دیگر یاعبدی انا اقرب الیک منک خدائے تعالیٰ فرماتا ہر کہ اے بندو میرے مین نزدیک ہون طرف تمھارے تمسے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اشارہ معنی اس حدیث سلطان سے دہم نفسان کو حک کرے کہ مشاہدۂ ربان مین کچھ نقاب نہ رہے مانند حرف سیاہی کے ہو جاوے یعنے خلقت حرف سیاہی سے ہے اگر حرف مثافر ہو تو بجز اپنے کسی کو معلوم نہووے اور جانے کہ تمام حروفہا کتاب مظہر بگذاشت سیاہی ہے اگرچہ ساتھ لکھنے نقش کے ہر ایک کا نام علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین مجاز اپنا کیا دیکھے کہ دریا ہے جبکہ جانا دریا ہے پس موجہاے مشاہدہ کی خود بخود اسمین مارے اور جو خود بخود موجہاے مشاہدہ کی مارین جواہر الانسان سمعی وانا سرہ کا خدائے تعالیٰ فرماوے کہ انسان راز میرا ہے اور مین راز انسان کا ہون مگر طالب مشاہدہ کو لازم کہ اشارت مولیٰ نفی واثبات کو تصور کرے کہ لاالٰہ ہے ولاالٰہ دونی مین ہے اور اُس جگھ دوئی نہین ہے مشاہدہ مشاہدہ نہین ہے مشاہدۂ ہفتم بعبارت دیگر لاالٰہ الا اللہ۔ یعنے نہین ہے کسی چیز الٰہی مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ معنے کلمۂ طیب سے آپ کو طیب کرے طیب کیا کہ برابر ایک بال کے عزیز ہے جو بجز ذات واحد کے رہے موحد ہو اُسوقت جسطرف کو نظر کرے اپنا مشاہدہ دیکھے بہ حسب اس بیت کے بیت

وجود محض مطلق راہمہ جا ہر زمان دیدم ٭ بہر سوئے بہر کوئے بہر مظہر عیان دیدم ٭ آے عزیز میری عبارت کی انتہا نہین ہے ہر چند کہ طویل کیا جاتا اسواسطے مختصر کیا گیا کسواسطے کہ جگھ اُس کسی کی ہے جسکو ایک حرف بس ہے پس دپیش راست وچپ تحت وفوق اور در دیوار مین مشاہدہ در مشاہدہ بہ مضمون اس بیت کے ہے بیت در و دیوار من آئینہ شد از ٭

کثرت شوق ٭ ہر کجا می نگرم روی ترا مے بینم ٭

باب ہشتم دربیان مقالات

سنو کہ ایک ایک مقام ہے بیان اُسکا کیا جاتا ہے کہ جو یہ ہمارے لایزال بمکان لامکان سر مراقبہ مین رکھتا تھا جیساکہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اُس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہے اور جو بعلم آیا کہ خود بخود اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو سر اُٹھایا اور نظر آپ مین پڑی اجزاے وجود کو بیک مشاہدہ کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھ فنا اپنی کے آیا نام اُس مقام کا ملکوت ہوا جبکہ لذت وجود کی آئی نام اُس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ کھڑا

Marfat.com

اُسی نام سے ہین اگر لذات فقط مین کھڑا ہوا اُسکا نام غفلت ہے اگر بیچ وصف کے جاوے علم الیقین کہین اور جو مشاہدہ مین جاوے عین الیقین کہین اور اگر بخود کھڑا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہو حق الحق کہین یہ چارون مقام تفرج گاہ اُسکے شاہر ہین حق الحق بالاخانہ کے مانند ہے اور حق الیقین مثل گھر کے ہے اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہے اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہی اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ وکارخانہ کے ہے فصل من فہم آپ بیان اس طرف کے مقامات کا سُنو کہ جو ارواح پاک نے دریاے احدیت سے موج ارادت مین سر اُٹھا یا ذات الف اپنی کو موج الف مین پایا ہر موج مین صورت الف الف کے مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھی اور خوبی مین لذات الف الف کی چکھی جبکہ لذات الف الف کی چکھی شہر لذات مین متمکن ہوا اور جسوقت نغمہ حب الوطن من الایمان کا اُسکے کان مین پہونچا دل مین اثر کیا مائل اصل وطن اپنے کی طرف ہوا اور کہا کہ کونسی راہ سے جاؤن مین چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت طریقت حقیقت معرفت اگر چاہے کہ براہ چارون منزل کے تفرج کنان جاوے اول برزخ مرشد کو راہبر کرے اور توشہ یقین کا اوپر کمر صبر کے باندھکر روان ہو جو منزل شریعت مین آوے چاہیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سے پاک کرے یعنے غفلت وخواب وطمع وخشم وکینہ وخیانت ونادانی وکاہلی وتکبر وبخیلی وپندار وغیبت وحسد کو دل سے ترک کرے اکل الحلال وصدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز وروزہ وحج وزکوۃ وکلمہ طیب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خمسۃ اشیاء چاہیے کہ اس منزل مین مقام نہ کرے مسافر ہووے آگے منزل طریقت کے آوے جبکہ اُس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین باختیار ہو چنانچہ اس باب مین خواجہ حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی ودانش در طریقت کافریست ۔ چاہیے کہ اُس منزل مین مقام نہ کرے روانہ ہو توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کے آوے جو اس منزل مین پہونچے تمام حق دیکھے اور شوق مستی دیکھنے حق سے نعرہ مارے وکہے ما رایت شیئا الا رایت اللہ چاہیے کہ اس منزل مین قیام نہ کرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہے السکون علی قلوب الاولیا حرام آگے منزل معرفت کے آوے جو اُس منزل مین آوے بخود دیکھے وبخود کہے وبخود سنے قال النبی علیہ الصلوۃ والسلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی ومعرفۃ موصالی درراہ دوم تقدیر ہی اُس جگہ اختیار اپنا شرک ہی جسجگہ ہو اُسی جگہ وطن اصل ہی کیونکہ کاروبار خدا کا ہی دوسرے

Marfat.com

کسی کا نہین کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام الاختیار شرم فہم من فہم

باب نہم دربیان رموزات

آغاز چہار منزل یعنے شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت جاننا چاہیے کہ شریعت بمعنے لغوی شروع کرنا یعنے حق کی طرف رجوع کرنا جیسا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ پانچ چیز ہین اول کلمہ طیب کہنا دوم پنج وقتی نماز گذارنا سوم روزہ رکھنا چہارم زکوۃ دینا پنجم حج کو جانا اور ان پانچ چیز کے سواے درد و رنج ہے خود سرور عالم نے فرمایا ہے بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء جو ان پانچ چیز کو بجالاوے وہ اوپر ماہیت و حقیقت اُسکی مقید و محرم و واقف ہو اسوقت مسلمان ہو اور ماہیت کا اُسکی بیان کیا جاتا ہے سنو رموز اول کہنا کلمہ طیب کا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو طالب صادق ہو لا الٰہ الا اللہ کے کہنے سے ماہیت اور مقصد اُسکا پاوے اور ایسا پاوے کہ بد نہ بد کی مثال ہو بیت عجب بُد بودنی ما بود نابود ٭ عجب شد مظہر ما ہست ہم نیست ٭ جیسا کہ اس باب مین کسی بزرگ نے کہا ہے بیت فنا اندر فنا بینی فنا است ٭ بقا اندر بقا بینی بقا است ٭ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی
پیدا کرتا ہے زندے کو مُردے سے اور پیدا کرتا ہے مُردے کو زندے سے ۱۲
کے اُسپر ظاہر ہون اور فنا سے مقام مین آوے رموز دوم نماز کے گذارنے مین جاننا چاہیے کہ نماز گذارنا فرض عین ہے اور گذارنا دل و جان سے فرض عین ہے اور اگر بے ریا نماز گذارے اسلام اسلام مین ہے اور گذارنا نماز بے ریا کا بھی دل و جان سے فرض عین ہے اور اگر باریا نماز گذارے کفر عین ہے اور گذارنا اُسکا فرض عین ہے چاہیے کہ نماز بے ریا گذارے اور اسطرح گذارے کہ جیسا اس جگہ کہا ہے من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم - جو کوئی ایسی
وہ شخص کہ ارادہ کرے عبادت کا پیچھے ملاپ کے پس تحقیق شرک کرے ساتھ اللہ بزرگ کے ۱۲
نماز گذارے اور ادا کرے معنے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کہ اُسکو ظاہر ہون اُسوقت مصلی
بندگی کر رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجکو یقین ۱۲
مسلم ہو اور نماز اُسکی قبول ہووے اور جو قبول ہوئی اضافت اُسکو ہوئی معیت عبد و رب کی پائی مانند برف و آب کے اُسوقت برف گیا اور آپ سالک ہوا سیراب یہان سے ہے کہ کہا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو سالک اس مقام پر پہونچے شراب لذت وحدت کی چکھے اُسوقت معنی لا الٰہ الا اللہ کے اُسپر ظاہر ہون رموز سوم روزہ رکھنا معلوم ہوا کہ روزہ بمعنی راز ہے یعنے مُنھ باندھنا راز ہے کہ کہا ہے صوبوا برؤیتہ و عین ہے وافطروا برؤیتہ جان کہ روزہ رکھنا فرض یعنی رکھنا خود عین فرض ہے تحقیق اسی طور ہے امنا و صدقنا جس کسی نے آپ عین درست پایا اُسوقت عین آپکو دیکھا کہ عین ہوا حدیث من رانی فقد رای الحق زبان سے کہی بیت چو او عین

جسنے کہ پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق کہ پہچانا اُسنے رب اپنے کو ۱۲

Marfat.com

دمن عین اویم ۔ انا الحق خویشتن را چون نگویم ۔ جیساکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رأیت ربی
سری جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے اللہ نوائے سموات والارض کے اُسپر ظاہر ہون رموز چہارم
زکوٰۃ کے دینے مین جاننا چاہیے کہ زکوٰۃ دینا فرض ہے یعنے دینا اپنا فرض ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
انّ اللہ مع المتقین تحقیق اسی طور ہے جس کسی نے آپ کو کھویا خدا کو پایا کہا ہے نپانا اپنا پانا اُسکا ہے
اور نہ دیکھنا اپنا دیکھنا اُسکا ہے یہانتک کہ سالک آپ کو خودی سے نہ اُٹھا سکے اگر زاہد ہو تو مانند ہامان
کے ہو دنیا دار قارون کے مانند ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ حبّ اللہ نیاراس کل خطیئۃ و ترک الدنیا راس کل عبادۃ جو سالک یہانتک سیر کرے
توکل تفرقہ اپنے کی سیر کرے اُسوقت معنی انّما الٰھکم اللہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم کے
اُسپر ظاہر ہون رموز پنجم حج کے جاننے مین جاننا چاہیے کہ جانا حج کا فرض ہے یعنے جانا اپنا
فرض ہے تحقیق اسی طور ہے اپنے جانے مین خدائی ہے اور اُسکے جاننے مین خود آئی ہے اور جس
جگہ کہ خود آئی ہے خود نمائی ہے اور جس جگہ کہ خود نمائی ہے جدائی ہے اور جہان کہ جدائی ہے بے نمائی ہے
اور جس جگہ بے نمائی ہے یہ آیت اُسپر نازل ہوئی ہے ۔ ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ
اعمیٰ واضل سبیلاً چاہیے کہ وہ کام کرے کہ کوئی نہ کرے اور وہ یاری کرے کہ کوئی نکرے
اُسوقت حج درست آوے اور مقصد راست دکھلائی دیوے جب کہ سالک یہانتک سیر
کرے اُسوقت معنی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ۔ کے اُسپر ظاہر ہون رموز ششم طریقت
ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طریقت کے معنے اصطلاحی مجاہدہ کرنا اپنے نفس مین
یعنے سہو کرنا نفس کو نفس مین سالک یہانتک سیر کرے کہ معنی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم
سُبلنا کے اُسپر ظاہر ہون اور طریقت بمعنے لغوی راہ چلنا یعنے آپ مین جانا ہے تحقیق اسی طور ہے
خدا کو پانا آپ مین ہے نہ آسمان اور نہ زمین مین جیساکہ حدیث مین آیا ہے کہ القلوب بیت اللہ
جسنے گھر کو پایا صاحب گھر کو پایا جسنے صاحب کو پایا آپ کو پہچانا اور جسنے آپ کو پہچانا خودی
اپنی اپنے عالم مین پائی اُسوقت معنے کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اُعرف فخلقت الخلق
کے پائے رموز ہفتم حقیقت ہونے کے بیان مین جان کہ حقیقت کے معنے لغوی
ثابت ہونا اور اضافت کیجانا اور معیت پھاڑنا اور آرزو کرنا ہے جیساکہ کہا ہے الفقر لا یحتاج سوئے
تجو جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اُسوقت معنے قل ھو اللہ احد کے آخر تک اُسکو ظاہر ہون
موز ہشتم معرفت کے ہونے مین جاننا چاہیے کہ معرفت اسم ظرف ہے معنے اسکے

Marfat.com

پہچاننا یعنے تمام جگہ پاک ذات واحد کی پانا اور اسمین ظہور کونین طرح طرح غیر مکرر یاد حق دل کی ہے اگرچہ صورتین مختلف وہشت ناک یا پاک پیش آوین خوف وذوق نہ چاہیے احدیت مین محکم اس جگہ تک ہے کہ کہا ہے الایمان بین الخوف والرجاء جو سالک اس جگہ تک پہونچے یعنے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ آخر تک اُسکو ظاہر ہون بیان چار منزل کا دوسری طرح صاف ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت رموز نہم لاہوت مین ہونے کی جان تو معنی لفظ لاہوت کے یعنے نہین ہے وہ سوائے تیرے اگر کہین کہ سیر کیونکر اُسکی ہوئی کلام کو رب العالمین کے سُنو کہ حضرت میران محی الدین سے کہا یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسہ وقلبہ وروحہ وسمعہ وبصرہ ویدہ ورجلہ وکل ذلک اظہرت لہ بنفسہ ھو لا انا ولا انا ولا انا غیرہ۔ جو سالک اس جگہ تک سیر کرے کتابت لوح محفوظ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا۔ کا اُسکے اوپر پوشیدہ نہ رہے رموز دہم جبروت مین ہونے کی یعنے مشاہدہ ہونا رب کا اس جگہ کہا ہے مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ جو سالک اس جگہ سیر کرے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ۔ کے اُسکو معلوم ہوین رموز یازدہم لاہوت مین ہونے کی یعنے پاک صاف ہونا ماسوی اللہ سے اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ ہمہ حال اللہ اللہ اللہ۔ کہنا اور ہو ہو جاننا جیسا کہ کہا ہے بیت ہر خیال غیر حق را دور خوان ✽ این ریاضت سالکان را فرض دان ✽ جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اُسکو معنے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ کے دکھائی دیوین رموز دوازدہم ناسوت مین ہونا جان کہ ناسوت کے معنے غافل ہونا اور غفلت ہے اور معنی آمد یعنے بد اگر غفلت صفت کی گئی ہو اوصاف ذمیمہ کے ساتھ وہ معنے بد ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُسکے اوپر نازل ہوئی ہے اور اگر غفلت موصوف ہو باوصاف حمیدہ وہ معنے بد ہے یعنے جیسا کہ تھا ویسا ہی ہے آیا تھا کہ خبر وحدت وکثرت کی نہین رکھتا تھا اور شرک اور اضافت نہ رکھتا تھا مطلق تھا بلکہ بے تعین جیسا کہ ماسلف نے کہا ہے اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ وہ مقام ہاہوت ہے پس ہاہوت اور ناسوت دونون ایک جگہ ہوئے جیسے کہ تھے ظاہر ہوے کہ کہا ہے مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ وَکُلَّ لِسَانٍ جو سالک اس مقام پر پہونچے وہ تیس ہزار کلام کہ عوام الناس محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ تھے علم خود سے اُسپر ظاہر ہون وجہ دوسری نہ جاننے ناسوت او جاننے ملکوت کی اور جبروت دیکھنا اور لاہوت ہونا اور ناسوت وہاہوت مین گذرنا پھر ناسوت وہاہوت ایک ہوئے وجہ دوسری ہونے ہاہوت اور لاہوت مین ہونیکی اور جبروت مین دیکھ

Marfat.com

اور ملکوت مین سُننا اور ناسوت مین نہونا پھر ناسوت و ہاہوت ایک ہوئی وجہ دوسری ناسوت
مین مانند خواب کے اور ملکوت مین بیداری کے مانند اور جبروت مین با یار اور لاہوت مین خود یار
اور ہاہوت مین بے یار پھر ناسوت و ہاہوت ایک ہوئے عارف باللہ ہر چہار منزل مین مرکب ہے
مانند جلوہ کے اور چار چیز سے اُس سے کہ ہر چہار صفت موصوف ہین صفت موصوف سے جدا
نہین ہوتی ہے رموز سیزدہم اے عزیز ہر وجود کو ایک دیکھتا ہے تو مانند لام کے ہے اور اسمین جان
الف کے مانند ہے اور میم اُسکا گفتگوے محمدی ہے اندر اُسکے حرف اشارت مقامات ہر طرف۔ فہم
من فہم۔ رموز چہاردہم جو کوئی حق تعالیٰ سے جدائی رکھے اُسکے علم سے محروم رہے اور جو کوئی جدائی
سے محروم نہین اُسکے بھید سے محروم ہے اے سالک جوان مردی چاہیے کہ نہ غیر ہو اور نہ عین کہ چلنے سے
راہ کے رہائی پاوے بیت ہجر تو مرا خوشتر از بودن وصلت ٭ عجز تو مرا بہتر از بودن قدرت ٭ جسنے کہ
قدر عاجزی کی پائی منھ قدرت سے پھیرا جوہر عاجزی ایک جوہر ہے کہ ساتھ نامرادی کے کھینچتا ہے اور صلابت
اُسکی قدرت کی مراد کو پہونچاتی ہے رموز پانزدہم خدا کو ہمسے غیریت نہین ہے اگر ایک دم
دم آشنائی کا اس سے مارین ہم شرک دور ہوتا ہے اور راضی نہوُن مین جب تک کہ یہ اور وہ وقت
اُٹھے نظم زہر جا لیکہ افلاس است جان را ٭ خوش آن وقت ست غربائے جہان را ٭ بکشتن
از خودی ہم مو بمو رو ٭ تمنا ہم بریدن عشق جان را ٭ رموز شانزدہم ہر مسافر کو کہ شیر دان تک
پہونچا اُسنے گھر کو کہ گم کیا تھا اُسی گھر مین پہونچا لیکن وہ گھر نہ چاہیے کہ مسکن اپنا کرے بلکہ منہدم
کرے رموز ہفتدہم جو کوئی کہ سر رکھے سر توحید سے محروم ہے رموز ہیژدہم
اے عزیز ہرگز بعلم اپنے ساتھ خدائی کے نہ پہونچے اور جو کہ بعلم اپنے نہ پہونچے ہرگز ساتھ نہایت کے
نہ پہونچے رموز نوزدہم جو کہ محجوب ہے خدا سے دور ہے اور جو کہ محجوب نہین ہے مغز معنے
سے دور ہے رموز بستم جو کہ بے خدا ہے غافل ہے کہ بے خدا نہو رموز بست و یکم جو کہ
قدم نیستی پر مارے مشرک ہو جب تک کہ نیست نہو عارف باللہ نہو رموز بست و دوم
جو کہ اثبات پر ثابت ہے کافر ہے جب تک اثبات نہ کرے لذت ایمان سے محروم ہے
رموز بست و سوم جو کہ آپ کو خدا جانے کافر ہے جب تک کہ آپ کو خدا نہ جانے کفر سے
باہر نہ آوے رموز بست و چہارم جو کہ راہ سے گمراہ ہے ہرگز مقام پر نہ پہونچے جب تک کہ
گمراہ نہو مقام پر نہ پہونچے رموز بست و پنجم جو کہ دم آشنائی کا مارے غیر ہے جب تک
غیر نہو یار نہو رموز بست و ششم جو کہ حضوری رکھے مطلقاً دور ہے جب تک دور

Marfat.com

نہو حضور نہ کہین رموز بست و ہفتم جو کہ خلق کو بے خالق دیکھے اُسکو محقق نہ کہین رموز بست و ہشتم جو کہ خدائے تعالیٰ کو اندر اپنے جانکے مشرک ہے اور اگر اپنے باہر جانے مردود ہے رموز بست و نہم جو کہ ساتھ خدا کے مشغول ہے نفسان رکھے جب تک کہ نفسانی نہ کرے ہرزہ کہین رموز سی ام جو کہ قدم واسطے تلاش کے رکھے واہم ہے جب تک اوپر مطلوب کے نہ پہونچے قایم نہ کہین رموز سی و یکم جو کہ مراد رکھے نامراد ہے جب تک نامراد نہو مراد کو نہ پہونچے رموز سی و دوم ایک مرد ایک مدت تک آپ کو بیخود پہچانتا تھا جو خدا کو پہچانا کچھ نہ پایا رموز سی و سوم طالب سالہا حق تعالیٰ کی طلب مین تھا جب کہ حق تعالیٰ کو شناخت کیا اُسکا نام لینا غیرت آیا رموز سی و چہارم جو آپ سے گیا مین کفر کیا مین اور جو آپ مین آیا شرک دیکھا مین نے رموز سی و پنجم جو بینا تھا مین کچھ ندیکھا مین نے اور جب کہ نابینا ہوا مین بینا ہوا مین رموز سی و ششم اے جان میری خواب سے جو کچھ کہ یقین کرتا تھا مین احوال تھا مین جو یقین سے ہوا مین اور گیا مین راست ہوا مین رموز سی و ہفتم جو کہ خدا کے ساتھ ہستی رکھے اگرچہ گم نام ہے ہستی نہ رکھے ہمارا ست نہو ہستی سے مست ہو رموز سی و ہشتم اے جان میری جو کہ خواب سے بیدار نہین ہے بے یار ہے جو کہ رکھے اغیار ہے رموز سی و نہم وہ کوئی شخص کہ خانقاہ انا الحق مین بیٹھا ہے اُسکے اوپر اعتکاف نامرادی کا سنت ہے وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی مراد پاوے رموز چہل اے عزیز سنو کہ شرک تین نوع کا ہے شرک جلی و خفی و اخفی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ شرک جلی ہی والا شرک خفی ہے واللہ شرک اخفی ہی جو کہ جلی ہے شرک ناسوتی ہے اور جو کہ خفی ہے شرک ملکوتی ہی اور جو کہ اخفی ہی شرک جبروتی ہے اور مومن حقیقی لاہوت مین ہوتا ہے رموز چہل و یکم بندگی و بندہ ہونے مین بندہ وہ ہے کہ بندے آپ توڑا دے بیت نہ او در بند کس باشد نہ کس در بندی باشد ہمیشہ فرد خود باشد اگر او مرد خود باشد ٭ شعر نخواہد از کسے چیزے بسوزاند تمنا را ٭ دران وقتی بود بندہ اگر راند تمنا را ٭ لیکن بندہ کو اپنی بندگی سے کام ہے نہ کہ چون و چرا در کار ہے جو کچھ ہوتا ہے اُسکے اوپر گزارے اور جو کچھ ہوا اُسپر راضی ہو اور جو کچھ ہو گا اُسپر نازی ہو والا تمنا آزاری ہو اور اُسمین سوزی و سازی ہو اسوقت بندگی بندہ کی درست آوے معنے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ کے اُسپر دکھلائی دین رموز چہل و دوم دربیان عشق جان کہ عشق سے وہ ہے کہ عاشق یہ معشوق اُسکا ہے وجود دربیان بہانہ کے ہے بیت عشق ہمون عاشق و معشوق او ٭ عرف ہمون عارف و معروف او ٭ جو کیا ہے مظہر واسطے دیکھنے اُسکے خود آئینہ ہو

Marfat.com

خود دیکھنے والا اُسکا جیسا کہ کہا ہے المؤمن مرات المؤمن جسنے اس مقام کو پایا وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اُسپر ظاہر ہوے رموز چہل و سوم در بیان موحد جان کہ موحد وہ ہے کہ بے نام و نشان ہے اور جو با نام ہے ہمیشہ الآن کما کان ہے اور طفولیت اُسکی برہان ہے بیت نہ بیند خودی را نہ بیند خدا ٭ نباشد وصالش نباشد جدا ٭ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُوْلُ اللّٰہُ سالک نے جو اس مذکور کو معلوم کرلیا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ اُسپر ظاہر ہووے رموز چہل و چہارم در بیان نفس جان کہ نفس کا دو وجہ پر نام رکھا ہو بوجہ نفس اور اوصاف ذمیمہ کو کہین اور وہ یہ ہے شرک و بغض و نفاق و حسرت و حسد و حرص و ہوا و پندار و جاہ و خود نمائی و ہستی اسی قیاس پر ہر صفت ہوئی ہو جیسا کہ حدیث نبوی اقتلوا انفسکم لسیوف المجاہدات والمخالفات کہ کہا ہے مَنْ قتل نفسہ عن فانا دیتہ سالک جو اس مقام کو دریافت کرلے وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی اُسکو دکھلائی دے وجہی نفسی نفس کو کہتے ہین جیسا کہ نفس بیدار نفس ہے پس جو کچھ کہ نفس سے آوے نفس ہو مثلاً جیسے کہ نیشکر سے نیشکر آتا ہے نہ کہ دوسرے سے کہ گندم گندم سے آتا ہے اور اسی طرح آدم آدم سے آتا ہے علےٰ ہذا القیاس شے شے سے آتی ہے نہ کہ دوسرے سے آتی ہے وہ کہ نفس پندار نفس ہے جو اس مذکور کو دریافت کرلیا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ رموز چہل و پنجم در بیان قلب اسوجہ سے قلب کو قلب کہتے ہین جان کہ قلب جب تک قلب مین ہے قلب ہے کبھی حاجب ہے کبھی ناظر ہے اور کبھی عاجز ہے اور کبھی شاکر ہے اور کبھی خیر ہے اور کبھی شر ہے اور کبھی جاہل اور کبھی عالم اور کبھی ہے اُسکے اور کبھی ساتھ اُسکے اور کبھی باہر دونون سے جیسا کہ کہا ہے یا لیت رکب محمد لم یخلق محمدا سالک جو اس مذکور کو دریافت کرے معنے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت کے اُسپر ظاہر ہون بوجہ قلب کو قلب کہین یعنے قلب احدیت قدم کے مانند محکم بندھا ہوا ہے کہ غیریت احدیت اپنی سے کسی کو منھ نہین دکھلاتا ہے لیکن آپ کو جیسا کہ کہا ہے لن ترانی ہیچ ہے کہان ڈھونڈھے اور کہان دیکھے چنانچہ واقع ہوا ہے کہ اَلْقُلُوْبُ ہُوَ اللّٰہُ جو سالک یہ مذکور معلوم کرے معنے لَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ کے اُسپر ظاہر ہون رموز چہل و ششم

Marfat.com

در بیان روح جان کہ روح بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون ہے بعقلی و نقلی بعقلا
جیسا کہ ہر چند فکر کرتے ہین کچھ دریافت نہین ہوتا ہے اور نقلا شریعت مین کہا ہے کہ بیچون
و بیچگون و بے شبہ و بے نمون ہے پس یہ صفات ذات ہے جس جگہ کہ صفات ذات ہو
وہ یہی ذات ہو کہ حق تعالے نے حضرت سیران محی الدین کو فرمایا جعلت الانسان بطنتی
اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے کہ اگر عوام الناس مین
کوئی نیک فہم رکھے وہ پاوے - قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ - اور اپنے اصحابون کو یہ ظاہر
کہا ہے کہ اَلرُّوحُ ھُوَ اللہ اور وجہ دوسری سنو کہ روح و قلب و نفس بیک زبان اسم ذات ہین
کہ شیخ عطار بموجب بیت کے فرماتا ہے بیت نفس و روح و عقل و دل جملہ بکست ✤ ے
ندانم تا اگر اینجا شکست ✤ اور حضرت نظامی فرماتے ہین بیت اے عالم نادانی چندین
بچہ میخوانی ✤ عالم کہ مفیدست دانم کہ نے دانی ✤ سر موے تو شد بر فے در علم نحو صرفے ✤
معلوم نہ شد حرفے دہ علم کہ ربانی ✤ العارف ھو الذی لا یعرف اللہ سواک جو سالک
اس مقام سے واقف ہو اِنَّ اللہ خَلَقَ اٰدَمَ علی صورتہ اُسپر ظاہر ہو رموز چہل و ہفتم در
بیان بہشت جان کہ بہشت بیگانگی مین ہے اُس سے کہ بیگانگی سے باہر ہے جس جگہ کہ باہر
بیگانگی سے ہے تمام حال بیگانگی ہے اور اس جگہ کام ساتھ ایک دیکھنے اور ایک جلنے
و ایک سننے اور ایک کہنا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہے حدیث لیس فی
الجنۃ رسول اللہ سالک جو اس مقام صید مصطفےٰ کو صید کرے لیس فی جنۃ حور
ولا قصور ولا لبن ولا عسل صافیا جو کہ اس مقام پر پہونچے اُسکو ابدا ابد بہشت ہے آخر
کیا ہوگا اب بہشت مین ہے جو سالک اس مقام کو اپنی جگہ کرے اُسوقت آپکو آئینہ کے
مانند دیکھے - اَللہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ جب معنے اِنَّ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ
کے اُسپر منکشف ہون رموز چہل و ہشتم در بیان دوزخ جان کہ دوزخ ہیچ بیگانگی
کے ہے اس سے یگانگی اور جس جگہ کہ بیگانگی کہے بیگانگی ہے کہ حق تعالے نے فرمایا ہے
اِنَّنِیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ جسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے - اِنَّ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ جس کسی
کہ اللہ تعالے بیزار ہو اُسکو ابدالابد دوزخ ہے آخر کیا ہوگا - نَعُوْذُ بِاللہِ مِنْھَا - اَب دوزخ
ہے اور آگ بیگانگی جلانی ہے کسواسطے کہ حدیث بیگانگی کی نہین سنی تھی اس سبب سے

Marfat.com

سیاہی آگ بیگانگی نے فراموش کیا بیگانگی آگ دوزخ کو سیاہ رکھتے ہین اور سیاہی آگ کی بیچ اُسکے بیگانگی یافتہ ہوا پس یہ حقیقت معلوم کر کہ مراد بہشت سے یگانگی ہے اور مراد دوزخ سے بیگانگی ہے قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیَآؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ **بیت** یکے را بہشت وان بیگانگی دوزخ بران ۔ چون شدی واقف زہر دو ہر دو را از خود بران ۔ اور بزرگون نے کہا ہے کہ کرنا اپنا اوپر اپنے ہے جو سالک اپنے کیے سے واقف ہوا یہ آیت معلوم ہوا قال اللہ تعالیٰ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ **رموز چہل و نہم** در **بیان قیامت** جان کہ قیامت بمعنے اصطلاحی کھڑا ہوتا ہے اور وہ کھڑا ہونا کئی وجہ ہے ایک ہر دم ہے کھڑا ہو جاتا ہے اور کھڑا ہوتا ہے دوم ہر ساعت ہے اور وہ اوپر چاہنے قلوب کے ہے کہ ہر ساعت اطراف مین قلت قلب ہی سوم ہر روز ہے اور وہ طلوع دن ہے کہ ہر روز طلوع کرتا ہے اور تمام عالم کو کار و بار مین مشغول کرتا ہے چہارم ایک دن اور وہ خواہش وجود سے ہے ان ہر چہار وجہ سے اوپر تمام عالم کے مرکب ہے وجہ پنجم ایک وقت ہے اور وہ جانا خودی کا ہے جو آپ سے گیا آپ کو خدا سے پایا اور پھر اپنی خودی کی طرف نہ دوڑا جیسا کہ سرور عالم نے فرمایا ہے من مات فقد قامت قیامتہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اُسپر کھلائی دین مقصود کلی بیچ وجہ پانچون کے ہر ماورائے اُسکے جو کچھ ہے بے مقصود ہے اور قیامت بمعنے لغوی قائم ہونا ہے تحقیق جسوقت سے کہ حق تعالیٰ ظاہر ہوا ہے اُسکی نہایت نہین ہے قیام اُسکا ابدالابد ہے جیسا کہ کہا ہے **بیت** قیامت شدہ رفت آخر نخواہد آمد ۔ باقی خیال عشق است ہر دم قیام دارد ۔ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تا آخر اُسپر ظاہر ہون **رموز پنجاہ در بیان دنیا** جان کہ دنیا بمعنے دون ہے اور جو کہ کمینہ ہو وہ نجاست ہے اور محبت اُسکی کثافت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ سالک جو اس مذکور کو معلوم کرے معنے اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ کے اُسکو معلوم ہون پس فرض ہے کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرے کہ گذر جاوے بوقت معنے اَلصُّوْفِیُّ ابْنُ وَقْتِہٖ کے اُسکو روشن ہون **رموز پنجاہ و یکم در بیان دین** جان کہ دین بمعنے دین ہے اور دین بمعنے عین ہے اور ناظر ہو لعین کے

Marfat.com

تقریبًا اپنے اوپر رکھے دین من ناظر علی اللہ فھو محجوب عن حقیقتہ کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طالب العقبیٰ مؤنث پس طالب پر فرض ہے کہ اس مقام سے گذرے کہ عین گذر جاوے جو عین ہوا اُسوقت الان کما کان۔ اُسوقت ظاہر ہو رموز پنجاہ و دوم در بیان ذکر جان کہ ذکر بمعنے یاد کرنا حق تعالیٰ کا غفلت سے ہے کہ کہا ہے فاذکرونی اذکرکم کہ اُسکا یاد کرنا دو نوع پر آیا ایک معنے دوم لفظ پس ذکر لفظی محروم سر سے ہے جیسا کہ کہا ہے من یقول اللہ الفاظ ذاکر لفظ معنے محروم اسرار سے ہے اور نامحروم سر سے ہے کہ کہا ہے۔ من یقول اللہ معنی فھو محروم عن سرہ لا ھو میسرہ۔ جیسا کہ کیا ہے کہ لو کان المذکر فھو مونث لا ھو مذکر ولو کان المذکر فھو مذکر پس معلوم ہوا کہ یاد کرنے سے یاد کرتا ہے نہ کہ دستار بیچ گردن کے بلکہ ہاتھ گردن سے تحقیق دور ہونا بیگانگی کا طالب نے جو اس مذکور کو دریافت کر لیا معنے اذکر ربک اذا نسیت کے اسپر معلوم ہون رموز پنجاہ و سوم در بیان فکر فکر بمعنے دریافت یعنے دریافت کرنا اُس دریاے وطن کا جو دریا وطن کا دریافت کر لیا موتی پایا مراد دُر سے وجود ہے اور مراد دریا سے موجود ہے طالب جسوقت دریا مین غوطہ مارے اُسوقت موتی پاوے بیت عجب دریا کہ در وے ہست دُر پنہان ٭ عجب دُرے کہ بے دریا نباشد ٭ جیسا کہ کہا ہے الانسان سری وانا سرہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے لا تتخذوا الٰھین اثنین کے اُسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ و چہارم در بیان تلاوت کلام اللہ جان کہ تلاوت کلام اللہ کی سنت ہے اور دریافت کرنا اُسکا فرض ہے اور دریافت کرنا اُسکا کیا ہے یعنے تامل اوپر ظاہر کرنے اور اُس سے واقف ہونے کا تحقیق بیچ تامل کے ظہور اشارت کا ہے اور اُسکے پڑھنے مین عبارت ہے اور جس جگہ کہ عبارت ہے حجاب اشارت سے ہے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الحافظ کالاعمی جسجگہ کہ اشارت ہے بصارت ہے اور جس جگہ کہ بصارت ہو حاضر ہے و روبرو ناظر ہے چنانچہ قاسم انوار نے فرمایا ہی بیت در ہمہ جا از ہمہ روے تو در جلوہ گریست ٭ مصحف روی تو از ہمہ روے خوانم ٭ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل السیا تلاوۃ القران طالب جو اس مذکور کو دریافت کرلے گویا خزانہ غیب کا دریافت کیا اُسوقت معنے اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم کے اُسپر ظاہر ہون رموز پنجاہ و پنجم ای عزیز بنا کلام اللہ

Marfat.com

تیس حروف ہین اور شروع اُسکا الف اور آخر اُسکا یا اور کچھ جانتا ہی تو کہ کون تھا اور کون ہے تو
اور کہان تھا اور کہان سے آیا یعنے آپکو دیکھ کر احد وعشر ہے تو بلکہ اُس سے بھی گذر کہ دوئی
نہ رہے رموز پنجاہ وششم دربیان علم یعنے جاننا مطلق جیساکہ اس باب مین ایک
بزرگ کہتا ہے بیت آن شاہدلاہوتی درکسوت انسانی است ✤ انسان ہمان شخص ز آن
شان نظرے کن ✤ اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوم العالم
افضل من عبادۃ الجاہل جو طالب اس علم کو تحصیل کرے اسکو عالم العلما کہین العلم نکتہ کہ
اُسکو ہے اور کمال اُسکا وہ ہے کہ ذات اُسکی سے اور مطلق سے بے مطلق ہو جیساکہ حضرت
میران محی الدین نے درگاہ رب العالمین مین سوال کیا کہ یارب ما علم العلم جواب
آیا کہ یاغوث الاعظم علم العلم ھُوَ الجہل عن العلم جو سالک اس مقام کو پاوے اُسوقت
معنے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عالم الغیب والشہادۃ اُسپر منکشف ہون رموز پنجاہ
وہفتم دربیان حلم جان کہ حلم یعنے سلیم ہونا ہے ایسا سلیم ہونا جیساکہ پان بیچ پان کے
ایساکہ تھوڑا اُس سے گرم کرین اور تھوڑا سرد پھر دونون کہ ایک جگہ کرین اور گرم سرد سے
بھاگتا ہے اور نہ سرد گرم سے بھاگتا ہے اور دوسرے ہزار کو چہ پاک وناپاک سے آتا ہے
اور کوچہ اسلام وکفر سے دریا مین جاتا ہے اور کچھ تمیز نہین ہو سکتا ہے کہ وہی ہے یا کہ دریا
سے ہے جو کہ ایسا ہو وہ دریا ہوا اُسوقت معنے ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ
وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ کے اُسکو معلوم ہووین رموز پنجاہ وہشتم دربیان
خلق وخالق جان کہ خلق خالق سے ہے جیسے کہ موج دریا سے طالب جبکہ ان
دونون کو تلاش کرلے پان پاوے کہ کہا ہے التعظیم لامر اللہ تعالیٰ جسوقت کہ
طالب اس مذکور کو دریافت کرلے معنے تخلقوا باخلاق اللہ کے اُسوقت معلوم کرے
رموز پنجاہ ونہم دربیان خلق یعنے علم سے خلق نہ کہ خلق سے تمام انبیا واولیا
بیچ خلق کے ہوے ہین جیساکہ کہا ہے یا احمد ادم علی ذکری یارب کیف اذکرک
ذکرک ایماک من الناس ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے اُسوقت شہد انا الموجود
فاطلبنی تجدنی سے واقف ہو رموز شصتم دربیان خاموش جان کہ خاموش
وہ ہے کہ کوئی دم بیفائدہ نہ گذارے اور آپ کو میانہ رکھے یعنے آپ سے کچھ نہ کہے
اور جو کچھ کہے اُسی سے کہے کہ کہا ہے من سکت سلم ومن سلم نجی ومن نجی فلہ الجنۃ

Marfat.com

ہر سالک کہ اس مذکور سے واقفیت حاصل کرلے خزانہ حق معلوم کرے اُسوقت معنے اِنَّ
اللہ علیٰ کُلِّ شیءٍ علیم کے اُسپر منکشف ہون رموز شصت و یکم در بیان قناعت
قناعت وہ ہے کہ بے وجود بیٹھے نہ کہ باوجود مین بیٹھے مراد بے وجود سے وہ ہے کہ آپ
درمیان بہانہ کے ہے جو کچھ کہ ہے وہ ہے کہ کہا ہے القناعۃ کنز لا یفنی ابدا جو کوئی اس
مذکور کو معلوم کرے اُسوقت معنے اِنَّ اللہ یُحِبُّ المتقین کے اُسپر ظاہر ہون رموز شصت و
دوم بیچ بیان حجرہ مین بیٹھنے کے جان کہ حجرہ مین بیٹھنا وہ ہے کہ آپ سے ہجر
کرے نہ کہ آپ کو چہار دیواری مین حبس کرے جیسا کہ کہا ہے من حبس فی اربعین معک
کالطیر فی القفص ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے معنے وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ
کے اُسپر ظاہر ہون رموز شصت و سوم در بیان تسبیح جان کہ تسبیح نہ وہ ہے
کہ دانہ ہاے چوب سے بنائی جاتی ہے باسم اللہ اللہ بلکہ تسبیح وہ ہے کہ تمام مظہر کو جانے
اللہ اللہ چنانچہ ایک چوب سے صد دانہ طالب اُسوقت ہو کہ بناوے جیسا ایک بزرگ
نے کہا ہے بیت کہ بچشمان و دل مبین جز دوست ٭ ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست ٭
مَنْ عَلَّمَ حَرْفًا فَھُوَ الْمَوْلٰی جو طالب کہ اس مذکور کو پاوے اُسوقت معنے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ
الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض
کیف سطحت فذکر انما انت مذکر کے اُسکو ظاہر ہون رموز شصت و چہارم در
بیان مراقبہ قرب ہوتا ہے کہ تمام حال مین وہی ہے نہ کہ سر مانند فکر زدون کے ڈالے
کہ کہا ہے من تقرب الیّ شبرا تقربت الیہ ذراعا جب کہ سالک اس مقام پر پہونچے
اُسوقت معنے لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل کے اُسکو
معلوم ہون رموز شصت و پنجم در بیان مجاہدہ یعنے جہد کرنا اپنے نفس کے ساتھ
جان کہ جہد وہ ہے کہ کچھ نہ کرے اور اگر کرتا ہے وہ جہد نہین ہے فریب نفس ہے جیسا
کہا ہے الاختیار شوم جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت معنے ما وقع
اللہ فھو خیر کے اُسپر منکشف ہووین رموز شصت و ششم در بیان مشاہدہ
یعنے روبرو ہونا جان کہ روبرو ہونا وہ ہے کہ آپ درمیان بہانہ کے ہے اور تمام جہان
عین العیان ہے جیسا کہ کہا ہے الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ ج ھدی للمتقین الذین
یؤمنون بالغیب کی اُسکو واقفیت ہو رموز شصت و ہفتم در بیان تقویٰ

Marfat.com

پرہیز کرنا وہ ہے کہ اپنی خودی سے پرہیز کرے نہ کہ آب و طعام سے پرہیز کرنا تحقیق جو کہ آب و طعام سے پرہیز کرے وہ پرہیز ہے جیسا کہ کہا ہے من تزھد بغیر علم فقد صار کافرا و مجنونا جو کہ آپ سے پرہیز کرنے والا ہے وہ پرہیز ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء جبکہ سالک اس مقام پر پہونچے حقیقت اللہ کی صید کرے اُسوقت معنے ان اللہ علیم بذات الصدور اُسکو معلوم ہون اللہ جانتا ہے بات دلون کی ۱۲

رموز شصت و ہشتم در بیان صلاحیت جان کہ صلاحیت وہ ہے کہ آپ سے روان ہے بے اضافت و ان ہے مانند پانی کے پان مین بیچ دریاے وحدت کے روان ہے بیت صلاح ہمان باشد کہ باحق ہر زمان باشد ٭ نباشد بے خدا ہرگز ہمیشہ باخدا باشد ٭ اور کہا ہے یقول الاضافۃ فی ذات المطلق فھو عاصی لا ھو بالجملہ جو کہ سالک اس مقام پر پہونچے ختم وحدت سے شراب طہورا پیوے جسے معنے ومن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ اُسپر ظاہر ہون رموز شصت و ہشتم در بیان ہمت جان کہ ہمت وہ ہے دونون جہان سے مستغنی ہو و تارک ایمان و بے ایمان کا ہے اور فارغ نفس شیطان سے ہے اور صابر بجان سے ہے و رحمن بیت ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد ٭ ہمچو خورشید از بلندی فرد شد ٭ اور کہا کہ صاحب الہمۃ مستغنی عن الکل سالک جو اس مقام پر پہونچے سنے۔ اذا الفقر افھو اللہ سے اُسکو معلوم ہون رموز ہفتاد و ہشتم در بیان مسکنت مسکنت وہ ہے کہ تمام مقامات و کرامات سے سکونت کرے کسی وقت او پر کسی جگہ کے رجوع نہ کرے بیت غیر صد بیچارگی گر دست آید مردرا ٭ آنزمان عشق را سوزد و نماند مردرا ٭ کہ کہا ہے اللھم احینی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین جو کہ سالک اس مقام پہ پہونچے اور ہستی اپنی سے نیستی کو مارے اُسوقت معنے موتوا قبل ان تموتوا کے اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و نہم در بیان رضا جان کہ رضا وہ ہے کہ بیچ تمام حال کے خدا سے راضی ہو یعنے ساتھ خدا کے راضی ہو اور ساتھ اپنے ناز کرے نیازی بیت ناز و نیازی با خودی کردن نماشا خوشتر است ٭ ہر کہ داند او نماشا دانما او خوشتر است ٭ اور یہ بھی کہا ہے کہ الاخلاص ھو بناء الایمان جو سالک اس مقام پہ پہونچے پھر ایمان جاوے اُسوقت معنی رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کے اُسکو معلوم ہون رموز ہفتاد و دوم در بیان ایمان جان کہ ایمان وہ ہے کہ آپ سے [illegible] بیچ تمام حال کے ناظر ساتھ سبحان کے ہے جیسا کہ کہا ہے سبحانی ما اعظم شانی جو طالب اس مقام پر پہونچے شراب طہور کی خم وحدت سے پیوے اُسوقت معنے سبحان الملک الذی لا ینام ولا یموت کے اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و سوم در بیان اخلاص جاننا چاہیے کہ اخلاص وہ ہے کہ آپ سے فنا

Marfat.com

جیساکہ برف کے بیچ پانی کے بلیت اگر مرد واقف بود بروجود ۔ نگوید خدارا نگوید وجود ۔ اور یہ بھی
کہا ہے کہ میروا تق المتفرسون جو سالک اس مقام پر پہونچے اُسوقت معنے من عرف اللہ وکل
لسانہ کے اُسپر ہویدا ہون رموز ہفتاد و چہارم در بیان استقامت یہ بمعنے
قرار کرنے کے ہے اُس باب مین کہا ہے الاستقامۃ فوق الکرامات جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے
اُسوقت مینے اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی والذی اخرج المرعی فجعلہ غثاء احوی
اُسپر ظاہر ہون ۔ رموز ہفتاد و پنجم در بیان توبہ جان کہ توبہ وہ ہے کہ اپنے اختیار سے
توبہ کرے بلکہ جو کچھ گذرا اُسکے اوپر افسوس اور جوکہ کرتا ہے اُسپر کوشش نہ کرے اندر اور باہر
حق پوشش کا کرے جیساکہ کہا ہے من ترک شیئا لہ ترکہ مما نھی اللہ تعالی خیر من عبادۃ الثقلین
جوکہ اس مقام پر پہونچے پھل درخت طوبی کا چکھے اُسوقت معنے ان المتقین منازا حدائق
واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دھاقا لا یسمعون فیھا لغوا ولا کذابا جزاء من
ربک عطاء حسابا رب السموات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا اور
اُسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و ششم در بیان شکر و شاکر ہونے کے جان کہ شکر وہ ہے کہ
کہ اُس سے شکر کرے نہ شکر تکرے یعنے دل مین ایک جانے اور زبان سے ثنا پڑھے جانان ساتھ جانان
کے جان ساتھ جسم کے جانے ایسے ہی مقصد و معنے ساتھ لفظ کے پڑھے اور جو بغور تلاش کرے بہ
ایک جانے اُسکو شاکر کہین جیساکہ کہا ہے یاعبادی انا اقرب الیک منک جو شاکر اس جگہ
شکر بجالاکر آپ کو بجالاوے اُسوقت معنے نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے اُسپر ظاہر ہون
رموز ہفتاد و ہشتم در بیان صبر و صابر ہونے کے جان کہ صبر وہ ہے کہ اُس سے
صبر کرے نہ کہ دونون کو آپ مین دیکھے اور آپ کو ایسے ہی بیچ وجود کے نزدیک جان کر روبرو
بیٹھے ایک اُسکی مرد مک مین رہتا ہے اور دوسرا بیچ مرد مالک کے والعالم مرات العارف جو
کوئی اس صبر کو بجالاوے اُسی کو صابر کہتے ہین کہ کہا ہے کل نفس واحد اُسوقت یاایتھا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے معنے اُسپر
ظاہر ہون رموز ہفتاد و ہشتم در بیان توکل و متوکل ہونے کے جان کہ توکل وہ ہے
ملک سے توکل کرے نہ کہ ملک و نصیب سے توکل کرے نہ کہ کسب سے جو کوئی کہ ملک ملک
سے توکل کرے اُسکو متوکل کہین ورنہ متاکل و متاکل رعیت نفس ہے نہ کہ صاحب نفس
ہے اور کہا ہے کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب

۶۰

نتیجہ (تو تمام پروردگار
اپنی کی بڑائی بیان کیا
لیا خلق کو پیدا برابر کیا
اور جسکے اندازہ کیا پس
ہدایت دی اور چارے نکالا
چارو کو پس کیا اسکو خشک
سیاہ ۱۲ ۵۴ جو شخص
ڈرا کرے درجہ اُسکے جو نہ
کیا اللہ تعالی نے بہشت
بندگی جن اور انسان کی
ہوگا ۱۲ ۵۵ یقین وہ ہے
یا بیقرار ہونا ہے طالب
یا اپنا ہاتھ اور اگلو اپنی
عورت گل پستان کے
ہم ہو اور پیالہ بھرنا بادہ کا
دیکھنا اُسکا بیہودگی
اور جھوٹ بولنا دیدہ جانان
طرف پروردگار کے بخشش
کا از روکے صابر سے
پروردگار آسمانون کا ہے
اور زمین کا اور جو کچھ درمیان
اُن دونون کے ہے مہربان
ہے نہ مالک ہے سکتے اُس سے
خطاب کا ۱۲

Marfat.com

جوکہ ایسا متوکل ہو وہ کلام حق تعالیٰ نے حضرات میران محی الدین سے کہا ہے اُسکو ظاہر ہو اور
وہ کلام یہ ہے قال لی عباد سوی النبیین والمرسلین لا یطلع علی ان ارجو لھم احد من
اھل الدنیا ولا احد من اھل الاخرۃ ولا احد من اھل النار ولا مالک ولا رضوان وما خلقتھم
للجنۃ وللنار ولا للثواب ولا للحور ولا للقصور ولا للغلمان فطوبی من آمن منھم انلہ یعرفھم
رموز ہفتاد و نہم در بیان تلقین یعنے ملاقی کرنا ساتھ حق تعالیٰ کے اُسکا ملاقی کرنا دو نوع پر آیا ایک
یہ کہ طالب کو مشغول کرنا ساتھ الفاظ ملحوظ بصوم وصلوٰۃ وتہجد واشراق وچاشت وفی الزوال دوگانہ اور
ہمیشہ باوضو رہنا کہ مقصد پاوے اور طرح دوسری یہ ہے کہ طالب کو مشغول کرنا بعیان ثابتہ یعنی مقصد
جیسا کہ نہین ہے کوئی آدمی سوائے مقصد کے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
من یریدان یجلس مع اللہ فلیجلس مع الفقرأ ومن یریدان یجلس مع الانبیاء فلیجلس
مع العلماء جو طالب تلقین ثانی کا فہم کرے اُسوقت معنے کان اللہ ولیکن معہ شئی کے اُسپر ظاہر ہون
رموز ہشتاد ام در بیان تصوف بمعنے صاف ہونا جان کہ صاف ہونا کیا ہے کہ نہ خود
رہے نہ خدا اور نہ وصل نہ جدائی لی مع اللہ وقت لا فیہ عبد ولا رب لی مع اللہ جیسا کہ کہا ہے
التصوف حال ولا لہ بیان رموز ہشتاد و یکم در بیان تجرید تجرید الذی ناظر علی اللہ
وحاضر من اللہ جان کہ تجرید وہ ہوتا ہے کہ ہر طرف مولیٰ کو دیکھے اور دنیا کو نہ چاہے پس ہمیشہ
مولیٰ ناظر اُسکا ہووے کہ کہا ہے ما زاغ البصر وما طغی ہر سالک کہ اسکے معنی دریافت کرے
لا الہ الا اللہ اُسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد و دوم در بیان تفرید جان کہ بے نام ونشان ہے
والان کما کان ہو بیت مگر تفرید آن باشد کہ سہو السہو خود باشد ولے چون نیک می بیند سہو السہو
خود باشد اور کہا ہے التفرید الذی لا یکون ثانی الا ھو جو سالک اسکو دریافت کرے اللہ
اُسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد و سوم جس کسی کی نظر اوپر عرفان کے ہو عارفان سے نہو رموز
ہشتاد و چہارم جسکی نظر اوپر مراد کے ہو دریاے مراد سے جرعہ نہ چکھا ہو رموز ہشتاد
و پنجم جو کہ منظور ناظر ہو حقیقت اُسکی سے اندھا ہو رموز ہشتاد و ششم
جو کہ علم سے بے بہرہ ہو وہ عالم نہین رموز ہشتاد و ہفتم ہر عاشق کی کہ نظر عشق پر ہوا بی
کمالیت عشق نہ پہونچا ہو رموز ہشتاد و ہشتم واصل کو ساتھ حقیقت کے کوئی
فرق نہین ہے رموز ہشتاد و نہم یافت اُسکی وہ ہے کہ بے یافت ہو رموز نود جس کسی
کی نظر اوپر رویت کے ہو اندھا ہے اور بینا اُسوقت ہو کہ نابینا ہو رموز نود و یکم جو کہ دیکھنے سے

Marfat.com

آنکھ بند رکھے آپ کو کلفت سے باز رکھے رموز نود و دوم نفی و اثبات وجود سے ہے جو وجود سے جاوے کچھ نہ رہے رموز نود و سوم خلق کو ساتھ خلق کے دیکھنا شرک ہے اور خالق جاننا شرک ہے اور اخلاص وہ ہے کہ بے شرک ہو تو رموز نود و چہارم جو کہ ڈھونڈھے نپاوے رموز نود و پنجم جو کہے نہ جانے رموز نود و ششم جو کوئی دوڑے نہ پہونچے رموز نود و ہفتم جو طالب مطلوب ہو مطلوب سے ہو رموز نود و ہشتم جو سالک منزل پر پہونچے منزل نہ دیکھے رموز نود و نہم جو یقین ساتھ کمال کے پہونچے بے یقین ہو رموز صدم جو ایمان مسلم ہو ایمان سے پھرے رموز صد و یکم ایک بزرگ نے ساتھ سیاہی کے ملاقات کی اور پوچھا کہ اے سیاہی کہان سے کہان تک ہوئی اور کہان تک پہونچی اسنے جواب مین کہا کہ جو ملک عدم سے باہر آئی مین بیچ ولایت لاکے پہونچی مین اور جتنی کہ پھری مین بیچ ملک لاکے آئی مین

اختتام کتاب

یا الٰہی بطفیل اپنے حبیب نبی کریم کے اس رسالہ کو مقبول فرما کر مجکو اور اسکے ناظرین کو اس سے بہرہ مند فرما یا اللہ تو غفور و رحیم ہے مین از سر تا پا گنہگار ہون مجکو اور میرے فرزندان اور خویش و اقارب کو کونین مین یا آبرو رکھیو اور بروز قیامت نامۂ اعمال دست راست مین دیجیو آمین یا رب العالمین

منقبت بجناب حضرت رسول مقبول صلعم

محمد تو نور خدائے جہان ہے
یہ سب نور سے تیری کون و مکان ہے
سراپا ہے تو نور اُس صمدیت کا
یہ ظاہر عیان ہے کہ سایہ کہان ہے

گذر کرکے یکدم مین ہفت آسمان کو
عرش پر تو پہونچا جہان لامکان ہے
فرشتون کی جس جا پہ ہو دین سوزان
بشر کی یہ امکان و طاقت کہان ہے

ولے جامہ بشری مین تقلید کی تھی
جہان تھا تو پہلے وہان کا وہان ہے
یہ اسرار مخفی اسے کون پہونچے
فنا ذات حق مین شہنشہ جہان ہے

پیمبر نبی اور مرسل بہت ہین
ولیکن یہ رتبہ کسیکو کہان ہے
سبھی منھ کو تکتے ہین تجھ ماہ رو کے
تو محبوب رب ہے شفیع بیگمان ہے

تو یٰسین و طٰہٰ حبیب اللہ
خدا کی خدائی مین یکتا نشان ہے
لکھون نعت کیا مین کہ بیحد ہے تو
زبان و قلم مین یہ طاقت کہان ہے

یہ ہے عرض میری نبی الکریم
کہو یا تو امت کا پیارا کہان ہے
میری ناؤ ٹوٹی پڑی منجدھارا
شب تیرہ ہے اور بھنور بھی وہان ہے

نہین ناخدا ہے نہ حامی کوئی ہے
مگر مچھ مچھلی کشادہ دہان ہے
مین تنہا غریب اور طوفان بہت ہین
یہ دریا عمیق اور کنارہ کہان ہے

مین امت مین تیری گنہگار ہون گا
بچا لے تو لا الٰہ تیری امان ہے
لگا پار مجکو تو محبوب رب ہے
سوا تیرے میرا ٹھکانا کہان ہے

ملا دے خدا سے بچا آفتون سے
مجھے نفس ہر دم ستاوے یہان ہے
گنہگار امت کو اسطرح لیچل
مع بچون جاوے جو شیر غران ہے

Marfat.com

پڑا اور پہ تیرے گنہگار زردار	شرم باندھ گئے کی تجھی کو تو ہان ہے	ناظرین پُر تمکین سے التجا رکھتا ہون کہ اسمین جس جگہ پر

قصور دیکھین قلم اصلاح سے زینت بخشین اور اس عاصی پر معاصی کو بدعاے خیر یاد کرین تاکہ باعث میری مغفرت کا ہووے

قطعات تاریخ مطبوعہ سابق از منشی سکھ لال صاحب متخلص بہ آہ ساکن رام پور روہیلکھنڈ

خان زردار خان چہ خوش مردیست پیر و دین و حامی حرمین	ہر کسے بہر او ثنا خوان است رہرو شاہراہ عرفان است گفت سکھ لال آہ تاریخش	خوبرو نیک خو نکو طلعت رہبر حق چہ نسخہ خوش ساخت عابدان را سبیل عرفان است ۱۲۹۳ھ	نکتہ چین نکتہ دان سخندان است بہر آن یک جہان خواہان است

ایضاً

رہبر حق چہ خوش مرتب ساخت آہ را شد خیال تاریخش	خان زردار خان امیر زمان بہر آن نسخہ پسند جہان	رمز دان طریق عرفان است ہاتفے گفت از سر الہام	پیر و دین و رہرو ایمان قبلۂ فیض و کعبۂ ایقان ۱۲۹۳

ایضاً

رہبر حق ساخت چون زردار خان	باکمال فکر از طبع رسا ہاتفی گفت از سر کاخ برین	آہ شد آن نسخہ مقبول خلق آفرین زردار خان را مرحبا ۱۲۹۳ ہجری	بہر تاریخش خیال آمد ا

Marfat.com

Marfat.com

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی نادر مضامین محتوی بر مطالب اہل تصوف ارباب اذعان و یقین مسمی بہ

مثنوی تحفۃ العاشقین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبدالصمد معروف بہ شاہ رفعت [illegible]

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بہ طبع مزین مطبوع

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد نامحدود و درود نامعدود معبودی را سزاست که جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و شجرهٔ طیبهٔ
شریعت و طریقت را بموادی اصلها فی الارض و فرعها فی السماء سر باوج کمال افراخت دردمندانش ترنم این
رباعی پرداخته رباعی عشق ست که آن مغز دل و جان من ست ✤ برگ من و عیش من و سامان من ست ✤ رمزیکه توانم
ز ثنایش گفتن ✤ اینست که درد من و درمان منست ✤ و روح عاشقانش باین ترانه در ساخته رباعی بی جاه و جلال
کبریا میخواهیم ✤ نی درد ترا هیچ دوا میخواهیم ✤ هر کس ز در تو مطلبی میخواهید ✤ ما خسته دلان ز تو ترا میخواهیم ✤ جمالش را
در هر ذره جلوهٔ دیگرست و نور ذاتش را همه اشیاء مظهر بیت ناقص و کامل مبین اندر جهان ✤ مظهرش هر جزو هر کل
میشود ✤ و تحیات وافیات و صلوٰة زاکیات محمودی را که ذات کامل الصفاتش نور الانوارست و بهترین مظاهر پروردگار
سینهٔ پاکان از تربیت هدایتش معدن نور الهی و دل سالکان بتائید ارشادش مخزن اسرار کماهی و رحمت رضوان حضرت
ایزد منان بر آل و اصحاب والاشانش که پروانهٔ جمال باکمال او ✤ و متادب بآداب خصال او اما بعد می گوید
پشت بدیوار زاویهٔ خمول ضراعت و خاکساری مجمع منقصتهای بیحد و عد محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد که من شکسته
بال سرگشته مآل مدتی مدید و زمانی بعید بمقتضای این بیت ؎ شو همدم پروانه تا سوختن آموزی ✤ با سوختگان
بنشین شاید که تو هم سوزی ✤ پروانه شمع دلان و سوختهٔ وادی طلب حاصلان بودم دمبدم سینه بریان و دیدهٔ

Marfat.com

گریان در صحرای طلب پویان و صحبت کیمیا خاصیت سیمان دلان جویان نه دل را ازین کار صبری نه از سمای فیض صاحبدلی بارش ابری تا اینکه بگوش دلم خبر رسید که مطلوب تو حاصل نتواند شد الا از افادات و افاضات رهنمای سالکین قدوة العارفین مخزن اسرار کماهی مطلع انوار الهی هادی منازل طریقت بدرقهٔ مراحل حقیقت شاهباز اوج تجرید عنقای قاف تفرید برگزیدهٔ اهل دل امام رهروان بمنزل واصل سر حلقهٔ عاشقان دل فگار حضرت شاه نامدار که اکسیر سیماب دلان همگی اضطراب اند و رونق بخش سرزمین پنجاب بمجرد شنیدن این خبر شوق اثری عالم برنگی دیگر و شوقم بیشتر از بیشتر گردید و دلم بر عزم جازم شد و در غایت شوق باین قطعه - مترنم قطعه

آتش عشق کو که از اثرش / عقل آتش بدفتر اندازد
کو عقاب جنون که از سمش / مرغ ادراک شهپر اندازد
مستی شور کو که نعرهٔ من / واعظان را ز منبر اندازد
دلم از زهد درگذشت و کنون / طرح طور قلندر اندازد
عمری کو که داد روح دهد / سر نفس ستمگر اندازد
لشکر آراست نفس کافر کیش / تا به مشکل تگاور اندازد
کو علی تا بقتل این کفار / شور الله اکبر اندازد
مستی عشق کو که از اثرش / عقل دستار از سر اندازد
یارب آن شاه نامدار کجاست / که دمش جان به پیکر اندازد
نفسی گر به جسم مرده زند / نعره اش قصر قیصر اندازد
نعرهٔ هو اگر زند در دل / گنبد چرخ اخضر اندازد
وقت آن شد که از کرم نظری / بر دل و جان مططر اندازد
وقت آن شد که بر دل مردود / نفس روح پرور اندازد
واصف این رای زد که در قدمش / تحفهٔ بس محقر اندازد
یعنی این تنگدست در پایش / از تهی بابگی سر اندازد

در راه آن مطلوب عاشقان دویدم و از حصول خدمت سعادت آئینش به مقصود دل رسیدم از آنجا که طبع من بر شیوه از خود رمیدگان مستانه و متوحش از خویش و بیگانه بود از صحبت خلق تجرد و از یارهٔ اغیار تفرد می جستم تعلیم و ارشاد را با من کاری و اندیشهٔ اخذ بیعت را در دلم باری نبود آنجناب توجهی از وجوه در دلم ریختند که به تعلیم آنچه در تست چرا نمی کوشی و از طالبان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرا می پوشی در اشاعت این امر بجد باش و بر فیض مبداء فیاض معد بمقتضای وجوب اطاعت امر خود را بکار اهل ارادت مصروف ساختم و طور قلندری و شیوهٔ آزادی بر انداختم و خواستم که برای یاران و محبان چیزی از آداب طریقت بر زبان آرم و به طرز مثنوی بیان نمایم و به تبیین آنچه ضروریات است گرایم تا دوستان را یادگار اهل شوق را معین و دستیار باشد و این مثنوی را تحفة العاشقین نام نهادم و برای قبول دست و دعا کشادم امید که صاحبدلان معنی بین و بزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ و قوافی نگشایند و بنظر عنایت مظهر معنی نمایند بالله التوفیق

+ و بیده ازمة التحقیق +

Marfat.com

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا — تا کوئی دم ہون نہ مین تجھ سی جدا
دمبدم ہو تا رہون تجھپر فدا — آرزو تجھ سی یہی ہی ای خدا
ہو زبان پر ذکر دل مین ہو حضور — ماسوای تیری یہ دل ہو سب سے دور
بی حضور دل نہ لون مین تیرا نام — جبکہ لون مین ہون حضور دل تمام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور — بے جہت بے کیف مجھکو ای غفور
التجا کس سے کرون تیری سوا — کون بر لائیگا میرا مدعا
نور وحدت کر دی مجھپہ آشکار — پس یہی ہی مدعا پروردگار
یہ دعا عاجز ہی کیجیو قبول — از برای آل و اصحاب رسول

بیان وحدت و گفتن انا در ولولہ اول سلوک

ماسوای تیرے ہون فانی سب خیال — یان تلک ہستی کا رہنا ہو محال
معرفت کا جوش ہو منصور وار — پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
چسپہ ظاہر راز لاہوی عزیز — پھر کہان اثبات کا اسکو تمیز
بیشک اظہار کی بھی ہی دوئی — مدعی یان پر نہین ہوتا کوئی
لا و الا سی بھی ہی نزدیک تر — پر نہین تجھکو خبر ای بیخبر
جسنے کی گفتار اسمین ای حبیب — وہ ہوا دونو جہان سی بی نصیب
کیونکہ ہی یہ خود پسندی ہوش کی — یہ نہین ہی بات وان کے جوش کی
گر نہین ہی وہم ہستی ای پسر — پھر انا سی کیا وہ توڑی بیخبر
جسکو ہو کچھ وہم ہستی کا گمان — وہ نہین عارف ہی ہرگز ای جوان
بلکہ اسمین وہم ہے شرک خدا — عین جانے وہم سی ہو کر جدا
وہم ہستی کا ہی بس ایسا حجاب — یہ نہ ٹوٹے وار بن عالیجناب
مولوی نے بلکہ اسمین یون لکھا — راز مخفی کل دیا سبکو بتا
وہم کی کیا بات ہی ای بیخبر — مولوی کے قول پر کر ٹک نظر
جملہ معشوقست عاشق پردہ — زندہ معشوقست عاشق مردہ
چاہئے کرنا تجھے یان پر سکوت — یہ حدیث مصطفی سے ہی ثبوت

حدیث شریف من سکت سلم و من سلم نجی

من سکت کو دل سی پڑھ لو العزیز — تجکو تا رمز خفی پر ہو تمیز
یعنی جسنے بند کی اپنی زبان — پا گیا اندہونکی ہاتھونسے امان
دیکھ کیا فرماتے ہین عالیجناب — یعنی حضرت مصطفی ای فیض یاب

حدیث شریف کلموا الناس مما یعرفون و دعوا ما ینکرون ایریدون ان یکذب اللہ و رسولہ

قول اسکی عقل پر کر ای جوان — تا نہو وہ راز حق سی بدگمان
دوسرا فرمان سن اس پاک کا — مرتبہ ہی جسکے باعث خاک کا

حدیث شریف من عرف ربہ کل لسانہ

جسپہ کھل جاتا ہی راز حق نہان — بند ہو جاتی ہی اسکی بس زبان
یعنی جسپر راز حق کا ہو ظہور — گفتگو سے وہ بشر از بس ہی دور
یاد رکھ اس بات کو ای جان من — خامشی اسجا پہ ہی گویا سخن
یون کہو ہاتھونکو اپنی تم اٹھا — ماسوای اپنی تو مولا سب مٹا

Marfat.com

سر بسر ہر شے مین دیکھون یہ انور
دیکھ اسکو سوختہ ہون مثل طور
نیست تیری روبرو ہون اسقدر
جیسی پیش شمس ہوتا ہی قمر

بس زیادہ تو نہ کیجیو کچھ کلام
نیست تو باقی خدا ہو والسلام
بھید یہ ہی فہم انسانی سی دور
چاہیی خاموش رہنا ذی شعور

دیکھ فرماتے ہین دانا ی علوم
مثنوی مین یعنی مولانا ی روم
علم حق در علم صوفی گم شود
این سخن کے باور مردم شود

راز حق کا گر ہی طالب اے پسر
نیست کر ہستی کو جب ہو باخبر

در بیان انتشار دل و وسوسہ شیطان و باز داشتن ازو

غیر کا دلمین نہ آنے دی خیال
تا کہ ہووے نفس کافر پائمال
غیریت ہی سد انوار خدا
دور کر اسکو شتاب ای باصفا

یاد رکھ اسبات کو ای ہوشیار
جب تلک ہی غیر کب ہو وصل یار
یہ ہی کافر بلکہ اکفر ذی شعور
روز و شب رکھتا ہی حق سے تجکو دور

دیکھ فرماتے ہین یون اہل عمل
نفس نے ڈالا ہی دلمین کیا خلل
کاشکے ہرگز نزادی مادرم
تا نکردی کشتہ نفس کافرم

کاشکے ہرگز نبودی نام من
تا نبودی جنبش و آرام و من
یون کرو ہر وقت حق سے تم دعا
تا کہ حاصل ہووے دلکا مدعا

نفس شیطان نے کیا ہمکو اسیر
تو چھڑا ہمکو ہمارے دستگیر
سخت تر دشمن ہی شیطان لعین
مکر سی ہم اسکے کچھ واقف نہین

جسکو ہم جانے کہ ہی بیشک بلا
اسمین کرتا ہی ہمین پھر مبتلا
یہ ہوا ہی انبیا سے دو بدو
کیا بھلا پھر ہم ہین اسکی روبرو

دام سی اسکے نہین کوئی بچا
ہووی گر وہ لاکھ دانا پر پھنسا
کیونکہ ہینگے مکر شیطان کے دقیق
کب بچین جبتک نہووی تو رفیق

کر تو آگہ اس سی ہمکو ای کریم
تا سمجھ لین مکر شیطان رجیم
گر کرین نیکی تو بد دیوی ملا
یا کرین کچھ بد تو کر دیوی بھلا

جسکا دشمن سخت ایسا ہو لعین
ماسوای تیری پناہ اسکو نہین
یا الہ العالمین بہر رسول
اس دعا کو کیجیو میری قبول

کنج وحدت کا یہ مانع ہی لعین
بند رکھتا ہی یہی چشم یقین
خود نمائی سی یہ پر ہی بدگہر
ماسوی اپنی نہین کرتا نظر

اس سبب سے نور وحدت سے چھپا
ورنہ دیکھو تو وہی ہی جابجا
کونسا دل ہی کہ جسمین وہ نہین
پر نہین ہی چشم تیری نور بین

غور سی اس قول پر کر تو نظر
مولوی فرماتی ہین کیا با اثر
آنچہ تو گم کردہ رہ کثر کردہ
ہست اندر تو تو خود را پردہ

در بیان آیت نحن اقرب

پاسبانی دل کی کر تو اسقدر
ماسوی حق کی نہ آوی کچھ نظر
غرق بحر وحدت ایسا ہو عزیز
تا نہو پھر این و آن کی کچھ تمیز

عارفان حق کی یہ ہے گفتگو
جب تلک تو ہی نہین ہی نور ہو
اسکو کہتے معرفت ہین عارفان
وہ عیان ہو تو نہان ہو ای جوان

سن یہ فرماتے ہین شاہ بوعلی
محرم راز خفی و ہم جلی
تا توئی کے یار گردد یار تو
چون نباشی یار [illegible]

جبتلک تو ہی نشان اسکا کہان
نیست کر ہستی کو تو پاوے نشان
کر تو پروانہ کی ہمت پر نظر
واصل جانا ہی جل کر سر بسر

ہی یہ پردہ تجھ سی ای محبوب من
دور کر خود کو تو دیکھی دو المین
وہ تو ہو نزدیک تو ہو اس سے دور
یہ عجب ہے حال تیرا بے شعور

کیون پڑا ہی دور ہو نزدیک تو
دلمین اسکی کر ذرا تو جست و جو
گرچہ ڈھونڈھی عرش سی لی تا زمین
راہ حق دل کے سوا پاوے نہین

کیونکہ رہ اسکی ہی دلمین آشکار
دیکھ تو دلمین ذرا تو ہوشیار
دیکھ لے کیا لکھتے ہین یہ مولوی
واقف ہر رمز و اسرار خفی

Marfat.com

ای کمان از تیرہا پر ساختہ | صید نزدیکست و دورش ساختہ

قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

نحن اقرب کو نہین سمجھا اگر | اسلئے اس بھید سے ہے بیخبر
عقل ظاہر مین گو کر تو دلسے دور | دیکھ تو پھر ہر طرف اسکا ظہور
عقل جزوی عقل ظاہر ای جوان | عقل کلی عقل باطن بیگمان
عقل کلی تھی نبی مین بس تمام | دیکھ فرماتی ہین کیا خیر الانام

در بیان حدیث قدسی میمنہ الذی یسمع بہ

بعد فرض واجب ای والا مقام | نفل پر جو لوگ کرتی ہین دوام

حدیث قدسی مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَاِنْ سَاَلَتْنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ فَتَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ رواہ البخاری

حق نے فرمایا کہ اسکے دست و پا | کان اور چشم و زبان ہون برملا
یہ مجرد معنے لفظ حدیث | کچھ نہین تاویل اسمین ای حبیب
یہ حدیث مصطفےٰ ہے تیغ لا | نیست کرتی ہے دوئی کو ای فنا
یون لکھا خاصان حق نے اسکا حال | فہم کر دلمین نہ کر کچھ قیل و قال
بحر وحدت مین ترے جو ہین جوان | یہ وہ لائی دُر وحدت بیگمان
لام مین جیسے الف ای بے خبر | اسطرح کثرت مین وحدت سربسر
یعنی کثرت نیست بی وحدت بقا | بے الف جیسے نہین ہوتا ہے لا
لام لا الا الف ہے ای جوان | لا ہے کثرت وحدت الا بیگمان
لا فنا الا اے زشت خو | ہو کے لا پھر دیکھ جانان سو بسو
پردہ الا ہے لا ای بے خبر | توڑ اسکو دیکھ الا سربسر
عین کثرت مین ہے وحدت یون نہان | جسطرح ہوتی ہے گل مین بو نہان
بس ضمیر لا ہے لا معبود غیر | ہو کے حق مین تو ذرا کر دل کی سیر
لا کے قائل مشرکین ای مردودین | ہین مقر الا کے مومن بالیقین
اسلئے واقع ہوا لا ای پسر | تا کے ہوے کفر انسے دور تر
لا کو الا جانتے وہ بے نصیب | یہ تھا باعث کفر کا انکے حبیب
یعنی الا کو کیا لا سے نہان | اسقدر تھے محو لا وہ بدگمان
جو کرے الا کو لا ای بیخبر | وہ ہے کافر دین حق مین سربسر
جو کرین الا سے لا کو بس نہان | وہ ہین ذلت حق کے عارف بیگمان
انکی ضد مین جو ہوا کافر ہو | انکی ضد مین مومن ظاہر ہوا
فرق حال کافر و مغفور کا | ہے یہی فرعون اور منصور کا
تھا انا فرعون سے لا کا بقا | تھا انا منصور سے لا کا فنا
دیکھ فرماتی ہین مولانا یہ راز | یعنے حضرت مولوی پاک باز
گفت فرعون انا الحق گشت پست | گفت منصور انا الحق او پرست
این انا را رحمت اللہ ای محب | وان انا را لعنت اللہ در عقب
زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق | آن عدو نور بود و این عشیق
این انا گفت و ز خود آزاد شد | وان انا گفت و ز خود برباد شد
جیسے پیش مشرکین الا نہان | ویسے نزد عارفان الا عیان
جیسے نزد مشرکین لا ہے عیان | ویسے نزد عارفان لا ہے نہان
لا کو لا جانین ہین مومن ای فنا | لیک الا سے ہوا لا کا فنا
یعنی الا کا ہے ابتر یہ اثر | غیر الا ہے نہین انکو خبر

Marfat.com

مولوی نے کیا آسے لکھا — سنگ گر پتھر ہوش تو ہے بجا — از چہ مجوری دوری ہی دلا — آہ از دست تو وارم صد فغان
سنگ سی بھی ہی ترا دل سخت تر — پھر پھلا ہو تجھکو کیا پتھرا شا — چشم باطن مین نہین ہی تیرے نور — پھر پھلا ہو کسطرح تجکو حضور

دربیان درست کردن دل بموجب حدیث

دل کو آراستہ اے مردِ دین — ماسوی اسکے نہین راہ متین — جو عمل ہی دل سی بس بہتر ہی وہ — گر نہین دل سی تو بس ابتر ہی وہ
اگر نہین دل پر ترے دین کا اثر — کیسے ہون اعمال ظاہر معتبر

حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

یون ہوا فرمان حق ای ہوشمند — ماسوا دل کی نہین کچھ پسند — جو عمل دل سی نہین بس تلف ہی — لکھ گئے ہین اس بنا پر سب سلف

حدیث شریف اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَہِیَ الْقَلْبُ

بلکہ فرمایا نبی ذی وعمل — جسکے دل مین ہی خلل سمجھین خلل — دیکھ فرماتے ہین مولانائے دین — ہیں تو کہو جس پر تو ہی یقین
ما بروں را ننگریم و قال را — ما درون را بنگریم و حال را — دل نہین جسکا تو اہل صفا — سب عبادت ہی تری بس ناروا
صاف دل کہتے ہین اسکو باکمال — یعنی جو کچھ ہو وہ ہو بہر خدا — غیر ہی دل مین تو چون و چرا
عشق جسسے وہ ہو ہی چالاک و چست — ہر عبادت مین ہو پھر نگ و درست — رنگ وہ عالم ہی جس سی بیخبر

دربیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر

آنکی دو رکعت ہون تیری صد نماز — بلکہ بہتر اس سی بھی ای نابکار — کیونکہ تو ہی اسم خوان ذی بصر — وہ ہین مبنائے مسلمی سر بسر
اُنسے کیا نسبت ہی تجکو اے ذلیل — تو ہی بس نفس و حق کے خلیل — تیرا ہدم نفس شیطان لعین — اُنکا ہدم نور و صدق بالیقین
آنکا سونا تیری بیداری سے بہتر — روز و شب کا فرق ہی ماہ و قمر — گر سنہ ہون وہ تو ہون جبریل وار — ہوا گر تو مثل سگ ہو بد شعار
گر ہون آسودہ تو ہون رشک ملک — ہین ترے ہمشکل لیکن وہ عزیز — بے ادب اس سے ہوا تو بے تمیز
لاکھون کافر مشیر اس سی ہوے — انبیا اور اولیا کو امتی سمجھے — کہتے تھے مجنون و ساحر یہ تہیں
دیکھ کر یہ انبیا کا معجزات — کہتے تھے یہ سحر ہے سب بر ملا — ہوکرامت تب سے اے عزیز — سحر سب جانا کہے یہ بے تمیز
عشق حق سے منتشر ہو جنکا حال — یہ ہین مجنون اُنکو بد خصال — ایسے حضرت تو لوی ہی فرمات ہین
انبیا را دیدۂ بینا بود — دیدشان در نیک و بد یکسان نبود — ہوگئے وہ گمراہ و خود بین
آب خورہ پر آنکے تھا اُنکو خیال — یا لباس ظاہری پر ذی خصال — ایسے جیسے وہ ہین ویسی ہم ہین سب
مغز باطن پر نہ کی اُنکے نظر — مثل سگ کی استخوان پر کی گذر — یہ نہ سمجھے دل مین اپنے بے ادب
کیونکہ علم غیب ہی علم خدا — غیر پر ہوتا نہین ہرگز یہ وا — علم باطن ہی نہین ہمکو خبر

قولہ تعالیٰ فَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ

Marfat.com

لفظ فضلنا سے غافل ہین ۔ ہوگئے انفصال حق سے بے یقین
باوجود اسکے شقی و مرتدین ۔ مثل انہی جو انکو جانین بالیقین
دیکھ کیا لکھتے ہین وہ نامہیمام ۔ یعنی حضرت مولوی ہی نیکنام
یعنی صورت مین ہین مثل ہمگر ۔ فرق ہی اخلاص مین لیکن بسیر
عقل کے نزدیک بھی ہی انتخیال ۔ اصل کا ہونا ایک سا بس ہی محال
مثل انہی جو انھین جانے جوان ۔ یہ شقاوت کا نشان ہی بیگمان
کار پاکان را قیاس از خود مگیر ۔ گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر
تیرہ و چرکھنات ہین اہی ذوات ۔ استیات انکے ہین مشبک سب سے

قولہ تعالیٰ مِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ

یعنی ظالم مقتصد تم اہی پسر ۔ سابق الخیرات وہ ہین سر بسر
ہی شرف انسان کو از علم و ادب ۔ بے ادب ہوتے ہین کب عالی نسب
بے ادب ہوتے ہی تبر یہ بال ۔ یعنی غالب نفس تبر با کمال

حدیث شریف طَنْبُ الْمُؤْمِنِ مِنْ طِنْبِ اللّٰهِ خَيْرًا

کیا نہین ہی یہ حدیث مصطفا ۔ طین مومن کا ہو مومن ہی کمال
دوستی ہی انکی ہی جنت کی کلید ۔ دوستی ہی انکی خبث ہو نصیب
نفس نے لیکن کیا نکو خراب ۔ حشر مین دیکھوگے تم اسکا عذاب
دشمنی ہی انکی دوزخ ہو نصیب

حدیث قدسی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ عَادَیْتُهٗ بِالْحَرْبِ ۔ یون ہوا فرمان حق اہی خوبرو ۔ جو لڑا اسنے وہ مجھہ سے رشت خو

حدیث شریف حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

دوستی انکی ہی جنت کی کلید ۔ یہ حدیث مصطفےٰ ہوا ہی سعید ۔ ہمنشین ہو ایکدم گر با ادب ۔ دیکھہ کیا ہوتا ہی تجھہ فضل رب
بے ادب پر فضل حق ہوتا نہین ۔ یاد رکھہ ابات کو اہی مہ بین ۔ بے ادب تنہا نہو وے بے ادب ۔ باز رکھو خلق کو از فضل رب
کیا لکھا ہی مولوی وعظ و پند ۔ بے ادب کے حق مین سن اہی دشمند ۔ بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
از خدا خواہیم توفیق ادب ۔ بے ادب محروم گشت از فضل رب ۔ ختم کرنا خبر ادب کی گفتگو ۔ بے ادب سننا ہی کب اسنیکو
اب بیان کر فرق ان دونون کا تو ۔ بے ادب اور با ادب کا ہو بہو ۔ فعل دونون ایک کرتی ہین ہلام ۔ فرق اسمین سے نکال اہی نیکنام
اینکہ وہ ہی بے ادب اسکے سبب ۔ جانتا ہی مین بھی یہ کرتا ہون سب ۔ یعنی یہ جو دین کا کرتے ہین کام ۔ مین بھی کرتا ہون ادا اسکو تمام
یہ نہ سمجھی بے ادب وہ بے بصر ۔ کام وہ پر ہم نہین دیتے بشر ۔ یعنی جیسے ہی مرغن یہ طعام ۔ کھانے سے جسکے ہو قوت بس تمام
لیک کھاوی تو مرض مین اسپسر ۔ ستم قاتل بنگہ ہو اے بیخبر ۔ بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا ۔ پر زمین سخت مین ہو وہ فنا
تخم ہو برباد محنت رائگان ۔ پھر شجر کا ذکر کیا اہی نیکدان ۔ بس زمین دل اہی تیری سخت تر ۔ دیکھہ فرماتا ہی حق اہی پیغمبر

قولہ تعالیٰ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ یعنے پتھر سے زیادہ سخت ہے دل جو تیرا دیکھہ یہ بدبخت

Marfat.com

یعنے بہتن نہرین ہین اس سے مدام
تو بھی ہی کچھ چشم تر ای نیکنام
شق ہو کر آب ہو انسے روان
خوف حق سی پھر گرین وہ بیگمان

سچ بتا ہوتا ہی کچھ دل پر اثر
نام حق سنتا ہی جب ای بیخبر
دیکھ تو گرتے ہین یہ کوہ عظیم
تو نہین کرتا ہی کیون مرد سلیم

کیونکہ وہ ہی خوف واحد پر اثر
پر نہین تجھ پر اثر کیون بیخبر
خوف حق مین کچھ نہین ہی گر قصور
لیکہ تیری دلمین ہی ای بی شعور

سخت دل تیرا ہی یعنے کالحجر
پھر بھلا ہو کسطرح تجھ پر اثر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت رسول
گوش دل سی سن ذرا ای بوالفضول

حدیث شریف وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیُّ

قلب مین جسکی قساوت ہو پسر
وہ خدا سی دور از بس دور تر
قلب قاسی توڑ ای مرد خدا
نور وحدت دیکھ تو پھر جا بجا

جبتلک قسوت ہی تجھ مین ای جوان
گنج وحدت کا نہو تجھ پر عیان
مولوی کی یہ ہدایت ای پسر
سنکے اوسکو کر عمل ای بیخبر

صورت سرکش گزاران کس برنج
تا بہ بینی زیر او وحدت چو گنج
فرق تجھ مین اور انمین ہی عظیم
تو ہی با قسوت وہ ہین مرد حلیم

لیک تو ہی چشم دل سی بے بصر
نور دل انکے سی تو ہی بیخبر
صاف دل روشن ہین وہ با آب و تاب
نور ایمان کی ہین گویا آفتاب

یعنے روشن دین ہی انسے ای جوان
لیکہ وہ ہین چشم شر سی نہان
ہو زمین کی جسقدر ناپاک خاک
شمس کے پرتو سی ہو جاتی ہی پاک

آفتاب آسمان سی اے پسر
آفتاب معرفت ہی تیز تر
اس سے جلتی ہی نجاست ظاہری
اس سے خبث باطنی ای متقی

وہ کری ہے نور ظلمات زمین
یہ منور دل کری ای نازنین
اسکا پرتو گر تو لے ای زشت خو
دین کا تو بھی ہو پھر اک ماہرو

لیکہ تو خفاش ہی ای بدشعار
آفتاب معرفت سی تجکو عار
یعنے باطن کی نجاست یہ تمام
اسکے پرتو سی جلے ای نیکنام

جانتا ہی کون ہی وہ آفتاب
جسکی یہ ہی گفتگو عالی جناب
دیکھ وہ ہی نور حق اور تو زمین
یعنے وہ ہی رحمۃ اللعالمین

فیض اسکا خاص ہے ایک عام ہی
فرق اسمین مثل صبح و شام ہے
عام سی حاصل نجات نار ہی
خاص سی حاصل وصال یار ہی

عام کے حامل ہین عالم ظاہری
خاک کے ارباب باطن ای زکی
جو کہ دونو وصف سے موصوف ہو
عالم راسخ وہ تب معروف ہو

عام کو چاہی تو پڑھ لے تو کتاب
خاص گر چاہی وسیلہ لے شتاب

دربیان آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ

قولہ تعالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

وابتغوا ہی حکم رب ای بیخبر
کیون ہے غافل اس سے تو عالی گہر
جسقدر گذری ہین دین مین با خدا
تجھ کو وسیلہ سے [illegible]

کیون کے بی اسکی نہین ہو دل درست
گرچہ ظاہر ہو مگر باطن مین سست

حدیث شریف اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ظاہری پر حق نہین کرتا نظر
لیکہ نیت پر کرے ای بیخبر
اسلئے ہی واسطہ تجکو ضرور
تاکہ ہووی ہر عبادت مین حضور

اب حقیقت واسطہ کی سن جوان
تاکہ اسکا بھید ہو تجھپر عیان
یعنی رکھ تو واسطہ اس سے پسر
عشق حق ہی جو جلا ہو سر بسر

Marfat.com

زاہدون کے قال پر مت کر نظر
اور ہامن کو تو حاصل کر پسر
ہو تو لائق واسطہ کر ای جوان
جلد ہووے فائدہ پھر بیگمان

گر نہین تو اسکے لائق ای پسر
واسطہ سے کچھ نہو تجھ پر اثر
پیشتر ہو صاف دل ای مرد دین
مثل پنبہ کے سبک ہو بالیقین

یعنے ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر
جب تو قابل فیض کے ہو ای فقیر
بعد اسکے پیر کی کر جست و جو
مثل شیشہ دل ہو جسکا ہو بہو

شمس وحدت سے ہو جسکو واسطہ
کر چکا حاصل ہو اس سے رابطہ
یعنے جب چاہے شعاع آفتاب
اور حرارت کرے دلمین اکتساب

منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر
شعلہ زن ہو غیر پر تا سر بسر
جب ملے ایسا تجھے کوئی بشر
پنبہ دل کو تو اسکے نذر کر

دل مین پھر کر وہ شعاع آفتاب
ڈالے تل دل پر ترے با التہاب
یعنے دل پر جب پڑے وہ تل پسر
تو چلے پھر مثل پنبہ سر بسر

پیر کی نسبت کا جب ہو یہ اثر
رابطہ رکھ پیر سے ای ذی سیر

دربیان آیت کونوا مع الصادقین

قولہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ

لفظ کونوا دیکھ لے قرآن مین
حق نے فرمایا ہے انکی شان مین
کثرت و قلت نہو لیکن ذرا
دین مین ناقص ہین دونون ای فنا

رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے پسر
نور وحدت صاف آتا ہے نظر

قولہ تعالیٰ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لفظ فی خلق السما کہتا ہے حق
عالم راسخ سے پڑھ اسکا سبق
رابطہ کیا ہے دوا ہے ای پسر
وہ شفا دل کے مرض کو پگر

مانع وسواس سے یہ رابطہ
ماسوا حق کے نہ دے یہ راستہ
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ پاکباز
یعنے حضرت مولوی اہل راز

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر
دامن آن نفس کش را سخت گیر
ہے غزا یہ باطنی کی ای امام
نفس امارہ کو کر دے یہ تمام

ہے غزا یہ جان و دل سے ای پسر
وہ غزا ہے مال و تن سے سر بسر
یہ غزا فی الوحدت ہے ای مرد دین
وہ غزا ہے اجتماع مومنین

وہ غزا ہو خنجر و تلوار سے
یہ غزا ہو دست بے ہتھیار سے
وہ غزا ہو بر زمین و بر نشان
یہ غزا ہے بر مکان لامکان

ظاہری سامان ہے ظاہر کا معین
باطنی کا باطنی ای مرد دین
علم اسکا اور ہے ای بے خبر
سن حدیث مصطفےٰ یہ معتبر

حدیث شریف عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَّهُ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْحُلْقُوْمُ یعنی مجرے الطعام رواہ البخاری

جو ہریرہ کی روایت دیکھ تو
دیکھ کر خاموش ہو ای زشت خو
پائے مین نے علم دو حضرت سے یار
ایک انمین سے کرون مین آشکار

یعنے وہ ہے علم ظاہر سر بسر
جو ہدایت تمکو کرتا ہون پسر
دوسرے کا گر کرون مین کچھ بیان
زخرا کاٹو مرا تم ای جوان

یعنے وہ ہے علم خاصان خدا
فہم مین کب غیر کے ہو ای فتا
کیا ہوا گر پڑھ لئے حرف کتاب
بے وسیلہ کے نہو توفیق باب

جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو
رہزن باطن ہے وہ ای نیکخو
یعنے فرماتے ہین مولانائے روم
مثنوی مین دیکھ لے یہ ہے عموم

علم رسمی رہزن ہر سالک است
این عقیدہ حنبل و ہم مالک است
ہر کہ او در بند قال و قیل شد
ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

Marfat.com

لوح دل از فضلۂ شیطان بشوی / ای مدرس درس عشقی ہم بگوی
چند چند از حکمت یونانیان / حکمت ایمانیان را ہم بخوان
دل منور کن بانوار جلی / چند باشی کاسہ لیس بوعلی
علم باطن خاص ہے علم خدا / غیر کی شرکت نہین اسمین ذرا
یہ ہے بس تعلیم حق ای بے خبر / مولوی کی قول پر کر تو نظر
این ہمہ علمی ز تعلیم حق ست / فی ز جد و جہد فی از بق بق است
علم حق وہ ہے کری حق پر فدا / ماسوا حق کے کرو سبکو فنا
علم جسکو یہ ہے حاصل ای جوان / یعنی معرفت خاص ہے وہ بیگمان
دیکھ فرماتی ہین کیا وہ باخدا / مولوی معنوی با صفا
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان / گر نباشد غافل از وی یکزمان

در بیان نماز کامل کہ عاشقان حق ادا می کنند

دیکھ یہ انکی نماز ای ذی سیر / حق سے واصل غیر سے ہین بیخبر
جب کرین تکبیر اولی وہ تمام / نور وحدت دیکھ لین ای نیکنام
بعد اسکے جب پڑھین ام الکتاب / جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب
دیکھ کر انوار اسکے ذی سیر / سوختہ ہوتی ہین عاشق سربسر
جب پڑھین اخلاص کو باصدق دل / نور وحدت سے وہین جاتی ہین مل
یعنی ہستی نیست کرتی ہین عزیز / ماسوا حق کے نہین رکھتے تمیز
کیا لکھا ہے دیکھ تو ای بے نصیب / مولوی جو کہ دین کا ہے طبیب
چونکہ با تکبیرہا مقرون شوند / ہمچون قربان از جہان بیرون شوند
جسکی ہستی نیست ہو پیش خدا / اسکو کہتے ہین ملا تک مرحبا
خوب پہچانا خدا کو ای بشر / ماسوا حق کے گیا سب سے گذر

حدیث شریف الصلوٰۃ معراج المؤمنین

یعنی یہ ہے وہ صلوٰۃ ای ذی سیر / جو کہ ہے معراج مومن سربسر
اسکو کہتے ہین نماز باحضور / سعی کر اسمین اگر ہے ذی شعور
سعی جو کرتا نہین اسمین بشر / وہ ہے بدتر خر سے احمق بیخبر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت علی / گوش دل سے سن ذرا تو ای اخی
بار سے اسکے زمین و آسمان / کھینچتے ہین الامان الامان
زرد ہو جاتا تھا رنگ مرتضیٰ / جبکہ فرض و نفل کرتے تھے ادا
خوف حق سے موئے تن ہوتے تھے خار / یعنی کپڑی پھاڑ کر ہوتے تھے بار
یون ادا کرتے تھے وہ شیر خدا / پنجگانہ بس صلوٰۃ ای باصفا
ایکدن کا حال سن ای بیخبر / دل پہ تیری تا ہو کچھ اس سے اثر
تیر تن مین چبھ گیا انکے جوان / جلد مین جا کر ہوا مطلق نہان
جب نکالین درد ہو انکے حبیب / دشمنونکے بھی نہو ایسا نصیب
اس سبب سے دیر تک تن مین رہا / شاہ بھی اس درد مین تھے مبتلا
درد تھا یا تھی بلائے دو جہان / رنگ حضرت کا تھا اوس سے زعفران
دیکھ کر عاشق ہوئے سب بیقرار / تیر انکے تن مین انکے دل مین خار
فکر کی سب نے نکالین جلد تر / پر نہو حضرت کو اس سے کچھ خبر
فکر مین تھے تا ہوئے وہ با نماز / اور گئے سجدہ مین یا عجز و نیاز
پیچھے سے اسکو لیا سب نے نکال / ہو گیا پھر سب مصلا خون سے لال
جب ہوئے فارغ وہ شاہ اولیا / یون کہا ہو متفق [illegible]
غرق کیون سے خون مصلا ہے یہ سب / وہ سنو اسکا بتاؤ تم سبب
پھر حقیقت سب نے کی اسکی بیان / جب ہوا اوس شاہ دین پر یہ عیان
دیکھ لے یہ ہے صلوٰۃ باحضور / ہو مقلد اسکا گر ہے ذی شعور
ایک شب حضرت کو آیا یہ خیال / جل کے دیکھون اپنی امت کا حال
کون سوتا کون اب بیدار ہے / سوز دل سے کون روتا زار ہے
جب گئے مسجد مین دیکھے تین یار / عشق حق سے ہو رہے ہین بیقرار
ہین صدیق بعد انکے عمر / تیسری حضرت علی والا گہر
یہ کھڑے تینون اکابر با نیاز / کرتے تھے اپنی ادا وانپر نماز

Marfat.com

اسقدر روئے تھے وہ صدیق پاک
زہوتی تھی اشک سے اس خاک کی خاک
شمع سان جلتے کھڑے تھے وہ خموش
دیگسان نکلے مگر سینہ سے جوش

دیکھ کر صدیق کا یہ وجد و حال
خوش ہوے اور کچھ نہ کی وان قیل و قال
یہ ندا آئی فلک سے اے رسول
درد دل انکا ہوا ہمکو قبول

کچھ طوالت پر نہین ہمکو نظر
ہے مگر اخلاص پر عالی گہر
گر پڑھے اخلاص سے کوئی صلوٰۃ
ایک بہتر لاکھ سے اے نیکذات

یہ لکھا ہے دیکھ تو اے جانمن
مولوی نے از برائے مرد و زن
پیش حق یک نعرہ از روئے نیاز
بہ کہ عمرے بے نیاز اندر نماز

یہ نہ حاصل تجکو ہوا اے بیخبر
تا قیامت ہو وسیلہ سے مگر
کیون کہ ہے راز دل اے مرد دین
علم سینہ ہے سفینہ یہ نہین

سوختہ دل سے ہو حاصل یہ ادب
یاد رکھ اس بات کو عالی نسب

در بیان صحبت اولیاء و فضیلت آنحضرت

ایک ساعت صحبت دل سوختہ
تجکو کر دے مثل گل افروختہ
دیکھ فرماتے ہین مولائے پاک
قدر جانے اسکی کب ہر مشت خاک

صحبت مردان اگر یکساعت ست
بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست
سوختہ دل کون یعنے اولیا
انکو حاصل ہے وداد انبیا

حدیث شریف تخلقوا باخلاق اللہ

ہے تخلق پر عمل انکا قوی
دین حق کے دیکھ یہ ہین متقی

حدیث شریف مثلہم کمثل الانبیاء علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

کانبیا کے لفظ سے موصوف ہین
عارف باللہ یہ معروف ہین

حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

اقتدیتم سے مشرف یہ بشر یہ مبصر اور سب ہین کور و کر
نفس ہے مغلوب شیطان اونسے دور
حق سے رکھتے دمبدم ہین یہ حضور

قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

اسلئے فرماتا ہے رب جلیل
نیک ہے انکی رفاقت اے خلیل
کیا رفاقت یعنی ہے ظل الٰہ
دور جو اس سے ہوا وہ ہے تباہ

انکی صحبت مردہ کو زندہ کرے
زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے
انکی صحبت دیو کو کر دے ملک
ہے اثر صحبت مین انکی یان تلک

انکی صحبت مین ہون عالم جاہلان
یعنے وہ بہتر ہون از صد عالمان
انکی صحبت مین نہین آتا شقی
یہ خبر دی مصطفےٰ نے اے تقی

گر تو چاہے ہمنشینی با خدا
ہمنشین انکا تو ہو اے باصفا
دیکھ یہ فرماتا ہے حق اے حبیب
جو شکستہ دل ہین انکے ہو قریب

مولوی نے مثنوی مین یہ سخن
کیا لکھا ہے دیکھ تو اے جانمن
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیا

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کامل بایزید پاسا
مانگتے حق سے بدل تھے یہ دعا
وصل اپنا دے مجھے پروردگار
ہجر سے تیرے ہون میں اتنا

یہ ہوا فرمان حق اے بایزید
گرچہ محنت تیری ہے از بس مزید
پھر نہ ہووے وصل سے بہرہ تجھے
جبتلک لاوے نہ تو تحفہ

Marfat.com

یعنے لا وہ چیز جو مجھ مین نہو — دون تجھے وہ چیز جو تجھمین نہو
تجھسے سب شی جانتا ہون ای خدا — تجھسے کوئی شی نہین پاتا جدا
علم تیری واسطے مین نے پڑھا — وعظ و پند اُس سے سدا کہتا رہا
ہر بلا پر صبر مین کرتا رہا — شکر تیری نعمتون کا بھی کیا
یہ بھی ہے توفیق تجھسے ای خدا — ورنہ شیطان کر دیتا کیدم تباہ
یعنے یہ اعمال جو تونے کئے — حور و غلمان اُسکے بدلے مین دئے
سنکے یہ الہام رو یا وہ فقیر — اور کہا وہ علم اسکا دستگیر
پھر ہوا یون حکم رب دو جہان — گوش دلسے سن ذرا اے نیکدان
دور کیا ہے وصل کا پیغام ہے — عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے
کیست فرعون آنکہ او خود را بداند — کیست موسیٰ آنکہ از خود وا رہاند
گر تو فریادی کنی یعقوب وار — تا بنو بوئی رسد از نو دیار
تو ہے غافل نور حق سے بے بصر — پھر بھلا ہو کسطرح تجھ پر اثر

در بیان نماز بہ حضور

جب کھڑا ہوتا ہے تو بہر نماز — سیج بنا ہوتا ہے کچھ دلمین نیاز
عشق حق سے دل تڑپ جیسے کباب — یا کہ جیسے برف پیش آفتاب
مولوی نے مثنوی مین یون لکھا — پڑھ اسے گر ہے تجھے فہم و ذکا
ماسوا حق کے جو ہو دلمین خیال — تجھسے وہ کچھ کم نہین صاحب کمال
بے حضور دل اگر ہو وے صلوٰۃ — وہ نہین ہرگز صلوٰۃ اے نیکذات

حدیث شریف لا صلوٰۃ الا بحضور القلب

کیونکہ یہ ہے بس حدیث مصطفیٰ — بے حضور دل نہین ہوتی ادا
فکر باطل نے کیا تجھکو تباہ — ہو گیا درگاہ حق سے رو سیاہ
ہو رہا شب کرتا ہے جسکی جستجو — تیرا تو اسمین ضرر ہے مو بمو
فخر دنیا پر کیا تو نے خیال — یہ نہ سمجھا دین مین ہے یہ زوال
علم وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو دم — اور جانے مولوی مجکو عموم
ملا ہم ہے ملا وہ بارسول — فخر کرتے تھا مرد فضول

سنکے یہ الہام رو تو زار زار — چاہیے وقت نماز ایسا نیاز
روزہ رکھنا اور پڑھنا ہون صلوٰۃ — گر نہین کچھ خوف حق دلمین ذرا
رات دن کرتا رہا مین تیرا ذکر — بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر
حال و جان تجھ کیا مین نے فدا — مبتلا اسکو نہ تو رکھیو ای خدا
کہ چکی جب راز حق وہ با صفا — ان عبادتون سے ای عالی گہر
یعنے وہ ہے درد و سوز و انکسار — مین نہین واقف ہون اس سے کچھ ذرا
وصف ان دونکا سن ای باخدا — یعنے وہ سیکھا کہ جسمین کچھ نہ نام
دیدۂ یعقوب بینا کر دی او — یوسف کنعان نہان در چاہ دل
ہر عبادت مین ہے یہ نقص عظیم — پر نہین واقف ہے تو مرد سلیم

جس سے حاصل دلکو ہو سوز و گداز — پھر کہا یون ای میرے پروردگار
پھر کہان تیری نمازین بے حیا — حج کرتا اور دیتا ہون زکوٰۃ
ایسی نمازون سے ہے تو ای کردگار — اور آتے دی نہ دلمین کچھ فکر
ہم منکر ہے جس سے ہین ای باوقار — پیروی سنت بھی کرتا رہا
مولوی روم نے بھی ہے لکھا — پھر ہوئی حق کیطرف سے یہ ندا
خویش را فربان کند بر بوی او — یان بھی لاکھون خزانے سے بسے
تو در آجوئی ہمین در آب و گل — تو ہی مجکو دے بتا اے رہنما
پر نہین واقف ہے تو مرد سلیم — ہم منکر ہے جس سے ہین ای باوقار

Marfat.com

دربیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا
تا قیامت کو نہ اعمی ہون بھلا

وہ نہ سیکھا خلق سے جو ہو نہان
قرب حق لیکن ہو اس سے بیگمان

وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو
ماسوا اپنے وہ دیوے سبکو کھو

وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو ذلیل
دین کے تا لوگ ہون تجکو خلیل

وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق الٰہ
تاکہ ہو یہ نفس امّارہ تباہ

وہ نہ سیکھا ہو ریا جس سے یہ دور
تاکہ اخلاص سے دلکو سرور

وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا
تا رہون مین دمبدم حق پر فدا

وہ نہ سیکھا عیب ہو جس سے عیان
یعنی وہ جو اپنے دل مین ہے نہان

وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور
تاکہ ہووے یہ نماز با حضور

وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز
تا تکبر دور ہو اے حیلہ ساز

وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر
تا پڑے پھر روے جانان پر نظر

جسکے دل مین ہون مرض ایسے نہان
نور وحدت وہ نہ دیکھے بیگمان

اصل وحدت کی نہ پی جسنے شراب
یا نکھائے نفس کافر کے کباب

پیر جی ہون یا کہ عالم بے بدل
قف ہے دون پر کہ یہ ہین بے عمل

علم تو بیشک پڑھا تو نے حبیب
علت غائی سے کیون ہے بے نصیب

علم ظاہر شرط باطن اے پسر
شرط بے مشروط باطل سر بسر

یعنی جیسے ہے وضو شرط صلوٰۃ
بے نمازیکا وضو کیا نیکذات

مولوی لی یہ نصیحت لے شتاب
تاکہ ہووے دین کا تو آفتاب

صد کتاب و صد ورق در نار کن
جان و دل را جانب دلدار کن

بے نشان را کس نیابد از فصوص
ہم نیابد از فتوحات و نصوص

عمر را ضائع مکن در گفتگو
گفتگو چون پردہ ہای تو بتو

پردہ ہائے تو بتو در دم بسوز
تا ببینی روے آن فیروزہ روز

جہد کن تا تو بچشم دل عیان
بے دلیل و بے بشارت بیبیان

ہر کہ روے یار در دنیا ندید
ہم نہ بیند رو بعقبیٰ اے مرید

مولوی گشتی و آگہ نیستی
خود کجا و از کجا و کیستی

از خود آگہ چون نئی اے بیشعور
پس نیاید بر چنین علمت غرور

علم سے تجھکو جہالت ہو گئی
عقل جو تھی نور بین وہ کھو گئی

دربیان حقیقت جہل

جہل کیا ہے یعنے مس ہے اے پسر
تو مہوس ہے مگر ہے بے خبر

اسکو زر خالص بنا رکھ اے جوان
یہ تو نسخہ یاد رکھ اے مہربان

جہل کو دے علم سے اپنے شکست
جب پھوٹک ہو تو دے اسکو نشست

بولہ اخلاق مین عالی گہر
کر تو گل حکمت سخاوت کی نگر

اسم اعظم کی تو دی بوٹی ملا
عشق کی آتش سے دے تو پھر جلا

جل کے جب خاک ہون سب اے پسر
تب یہ ہون اکسیر اعظم سر بسر

علم جسنے اسطرح روشن کیا
ظلمت باطن کو اوسنے کھو دیا

دین احمد کا ہے بیشک یہ طبیب
جو پھرا اس سے ہوا وہ بے نصیب

جو ملا اس سے ملا با مصطفےٰ
جو لڑا اس سے لڑا با مصطفےٰ

کیونکہ ہے نائب نبی کا مرد دین
اسکی صحبت مین ہے رحمت بالیقین

جسکو دیکھے اس سے کچھ بھی برخلاف
وہ نہ عالم پر ہے عالم کا خلاف

مولوی نے بھی لکھا ہے اے عزیز
مثنوی مین اسطرح پر کر تمیز

اینکہ می بینی خلاف آدم اند
بلستند آدم خلاف آدم اند

علم اسکا شرط دنیا ہے عزیز
اسلئے دین سے رہا یہ بے تمیز

گر نہین ہے شرط دنیا بے ادب
کیون نہین کرتا بھلا حق کی طلب

جسطرح اس شرط کو لایا بجا
اسطرح مشروط کو بھی کرا

کیونکہ اس سے ہر عبادت ہو بقا
گر نہین ہے یہ تو گویا ہے قضا

Marfat.com

دربیان نماز بے حضور

بلکہ فرمایا نبی نے اے دغل جسکے دلمین ہے خلل سبمین خلل
گر پڑھے کوئی نماز بے حضور نور وحدت سے وہ ہو جاتا ہے دور

حدیث اِنَّ العَبدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّہٗ بَینَ یَدَیِ الرَّحمٰنِ فَاِذَا اِلتَفَتَ قَالَ لَہُ الرَّبُّ اِلٰی مَن تَلتَفِتُ اِلٰی مَن ھُوَ خَیرٌ لَکَ مِنِّی ابنُ اٰدَمَ اَقبِل اِلَیَّ فَاِنِّی خَیرٌ لَکَ مِمَّن تَلتَفِتُ اِلَیہِ الحَدِیثُ

یہ ندا اُسوقت کرتا ہے خدا کیون نہین ہوتا ہے تو مجھپر فدا
کون بہتر مجھ سے ہے اے بے بصر جسکی خاطر مجھ سے ہے تو بیخبر
کر ذرا انصاف دلسے بے نصیب مجھ بہتر کون تیرا ہے حبیب
جب نہین سنتا یہ بندہ وہ ندا حکم حق ہوتا ہے پھر یہ برملا
یعنے دلمین رکھتا ہے جسکا خیال وہ ہی ہے معبود تیرا بدخصال
اسکو کر دو نور وحدت سے جدا یہ نہین قابل ابھی اسکے ہوا
یہ فرشتے کہتے ہین عالی نسب کیون رہا آداب حق سے بے ادب
یعنے ہو آداب حق ایسا پسر جز خدا دل پر نہو جس سے اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا یَقبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ اِمرَاءٍ لَا یَشھَدُ فِیھَا قَلبُہٗ کَمَا یَشھَدُ بَدَنُہٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوتِہٖ دَائِمٌ وَلَا یُکتَبُ لَہٗ غَیرُھَا اِذ کَانَ قَلبُہٗ سَاھِیًا لَاھِیًا

دیکھ فرماتے ہین یہ خیر الورا جسم و دل دونو ہون حاضر با خدا
یعنی جیسے تن کیا ہے قبلہ رو دل بھی ویسے کر خدا کی روبرو
کیونکہ وہ ہے بیحجاب و جلوہ گر اس زمان اے بے خبر اے بے بصر

حدیث شریف فِی الخَبَرِ اِنَّ العَبدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی الحِجَابَ مِنہُ وَیَلِیہِ وَجھَہٗ بِوَجھِہٖ

وہ قریب اور بیحجاب اور تو ہے دور پھر بھلا کیا ہو نماز اے بے شعور
غور کر انصاف کر دلمین ذرا کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا
جلوہ گر تو دیکھ وہ محبوب ہے تو خود ویسے اپنی پر محجوب ہے
نور افشانی کرین سارے ملک آفرین دیوین زمین و فلک
سو سو جلوے خود کرے وہ باکرم پھر بھی تو دیکھی نہ اسکو ایکدم
جب وہ فرماتا ہے تجھکو بت پرست یعنی تو ہے بت پرست و خود پرست
یہ ہوا القاب پھر بھی بیخبر نفس نے غارت کیا تجکو پسر

اَللّٰہُ اَکبَرُ

ذبح اسکو کر بہ تکبیر خدا یعنے تکبیر یہ ہین اے فتا
تن کو قربان کر تو اے مرد سبیل مثل اسمعیل کے تا ہو خلیل

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

ہو تو بسم اللہ سے بسمل شتاب تا شہادت کا ملے حق سے خطاب

سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتَبَارَکَ اسمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیرُکَ

پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا یہ دعا کر حق سے پھر با التجا

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ

میرا دشمن سخت بدکردار ہے یعنی شیطان مانع انوار ہے
کر نظر مجھپر ذرا میرے الٰہ تا نہ کر دے یہ نماز و تکو تباہ

Marfat.com

جب کرے رحمت سے وہ تجھ پر نظر | ماسوا حق کے نہو پھر کچھ اثر
حمد حامد محو یا محمود ہون | عرض و جوہر یعنی یا مقصود ہون
حمد مین حامد فنا ہو اے جوان | حمد ہو محمود مین پھر بیگمان

در بیان نماز کامل کہ حاصل نمیشود مگر بتوجہ مرشد کامل

لیکہ شرط اسمین ہے یہ ای نیکنام | چشم روشن ہو مگر کوئی امام
جب یہ تیری ہو نماز با ادب | یاد رکھ اس بات کو عالی نسب
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ مولوی | یعنے جو ہین مولوی معنوی
چون امام چشم روشن در صلوٰۃ | چشم روشن باید اندر پیش راہ
این نماز آمد سلوک معنوی | بے دلیل در نمازت چون روی
در شریعت ہست مکروہ ای کیا | در امامت پیش کردن کور را
گرچہ حافظ باشد و چست و فقیہ | چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ
کور را پرہیز نبود از قدر | چشم باشد اصل و پرہیز و حذر
او پلیدی را نہ بیند در عبور | ہیچ مومن را مبادا چشم کور
کور ظاہر در نجاست ظاہر است | کور باطن در نجاست ابتر است
کور ظاہر کا سنا تو نے بیان | کور باطن کا بھی سن لے ای جوان
وہ تو ہے معذور از طرف خدا | تو نہین معذور اس سے ای فتا
کیونکہ اسمین تو مکلف ہے عزیز | اس حدیث مصطفےٰ سے کر تمیز
جب تلک تیرا نہین اسیر عمل | کور بہتر تجھ سے ای مرد دغل
کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہے | دیدہ و دانستہ تو تو کور ہے
یہ حدیث مصطفےٰ ہے معتبر | اس سے کیون غافل ہے تو ای بیخبر

بغیر ارکان صلوٰۃ ظاہری و اخلاص دل نماز کامل نمیشود

حدیث شریف اَلْعِلْمُ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ

دو طرح کا علم ہے تجھ پر ضرور | حاصل اسکو کر اگر ہے ذی شعور
ایک تو ہے علم ارکان صلوٰۃ | دوسرا اخلاص دل ای نیکذات
ایک بھی ہو ترک انمین سے اگر | پھر کہان تیری نماز ای بیخبر
پیشتر کر تو عقائد کو درست | بعد اسکے دین مین ہو چالاک و چست
کیونکہ ہے جسکے عقائد مین قصور | دین حق سے وہ بشر از بس ہے دور
کر چکے کامل عقائد جب جوان | بعد اسکے یاد رکھ ای نیکدان
امر حق کر عشق سے ایسا ادا | جیسے ہو معشوق پر عاشق فدا
پر حذر ہو نہی سے تو اسقدر | جیسے ہوے شیر سے بکری لیس
بلکہ زائد اس سے تو ای حبیب | کیونکہ ایمان سے کرے یہ بے نصیب
دشمن جان شیر گرچہ ای جوان | دشمن ایمان نہین وہ بیگمان
سب سے بدتر نہی دشمن ہے قوی | یاد رکھ اس بات کو ای متقی

در بیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علم تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم ا

آئے ہم اسپر کرین تجھ سے بیان | یعنی جس سے راز مخفی ہو عیان
ایک تو ہے علم ظاہر مرد دین | دوسرا ہے علم باطن بالیقین
علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق | روح کا کر علم باطن کو شفیق
جب کھلے یہ سر حق تجھ پر پسر | علم باطن سے ذرا ہو با

قال مالک مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّہَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَہُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ

گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز | پر نہو وے علم باطن کچھ تمیز
یہ ہین دونون علم مثل جان و تن | ایک بن دونون ہون ناقص جان
جان بغیر از جسم کب پکڑے قرار | جسم ہو بیجان خراب ای دلفگار
جو نہ جانے اسکو حق ہے حق سے دور | یہ تمثیل شریعت ذی شعور

Marfat.com

علم ظاہر اور باطن سے پسر
شرع احمد ہی مرکب سر بسر
ایک جان ہے ایک تن ای بے نصیب
جان و تن بن انسیت کب ہو نصیب

شرع دونون سی مرکب اتقیا
ماسوا اسکے نہین مرد خدا
جو کہ منکر ایک سے بھی ہی حبیب
وہ ہوا دونون سی منکر بے نصیب

ایک بھی گر ترک ہو تجھ سی پسر
دین حق سی کچھ نہو تجھکو خبر
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو
اس نے اپنی عمر دی ناحق مین کھو

علم ظاہر ہی سبب باطن کا دوست
علم باطن مغز اسکا وہ ہی پوست
علم ظاہر سی ہو بس ظاہر درست
علم باطن سی ہو دل چالاک و چست

علم ظاہر فخر دے انسان کو
علم باطن فخر دی ایمان کو
علم ظاہر نفس کو کر دی بقا
علم باطن نفس کو کر دی فنا

علم ظاہر سے گری تو خاک پر
علم باطن سی اڑی افلاک پر
علم ظاہر سی ہو حاصل قیل و قال
علم باطن سی ہو حاصل وجد و حال

علم ظاہر مبدء کبر و حسد
علم باطن معدن نور احد
علم ظاہر علت دنیا و دین
علم باطن علت حق الیقین

علم ظاہر موجب کبر و ریا
علم باطن دافع انکا ای فتا
علم ظاہر تجھکو کر دی بس تباہ
گر نہ رکھی نور باطن سی نگاہ

دیکھ فرماتے ہین کیا اے بیخبر
یعنی حضرت مولوی والا گہر
علم گر بر تن زنی مارے بود
علم گر بر دل زنی یاری بود

علم باطن کیا ہی بس اخلاص دل
جس سی جاتا ہی خدا ہر اک سے مل
جلتا ہی اخلاص سی نفس لعین
بھاگتا شیطان ہی اس سے خریف مین

وہ ہی ہی علم خدا علم نبی
جس سے ہو مغلوب شیطان و نبی
ماسوا اسکے نہین علم و عمل
جو پڑھے اسکے سوا وہ ہی دغل

دیکھ فرماتے ہین حضرت مولوی
مثنوی مین اسطرح پر ای اخی
علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازین کرد و خبیث

ماسوا اسکے نہ پڑھ تو ای پسر
تاکہ آوی نور حق تجکو نظر
حذف ہو تفسیر کے پڑھنی سی جان
دی جلا دلکو حدیث ای نیکدان

فقہ کر دی بند تیری گفتگو
تا عیان ہو خیر و شر پھر مو بمو

در بیان اخلاص دل

لیکہ ہی اخلاص دل شرط ای پسر
کچھ نہو اخلاص بن ہرگز اثر
کیونکہ دشمن تیری اندر ہی قوی
یہ نجاوی بے خلوص ای متقی

دور کرتا ہی اسی عشق خدا
ماسوا اسکی نہین اسکی دوا
عشق افلاطون اور جالینوس ہے
یہ دوای نخوت و ناموس ہے

عشق ہی آب حیات اے بیخبر
گر نہو یہ موت ہی پھر سر بسر
جس نے اسکا ایک بھی قطرہ پیا
وہ مسیحا کی طرح جیتا رہا

عشق ڈالے ذرہ پر گر ایک تاب
دیکھ کر بیتاب ہو وی آفتاب
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر
خاک رہ اڑتی ہی پھر افلاک پر

عشق حق سی سب مرض ہوتے ہین دور
یاد رکھ اس بات کو ای ذی شعور
مولوی کی گفتگو پر کر نظر
تاکہ ہووے عشق [illegible]

ہر کرا جامہ عشقش چاک شد
او ز حرص و عیب کلی پاک شد
شاد باش ای عشق خوش سودای ما
ای طبیب جملہ علتہای ما

جسم خاک از عشق بر افلاک شد
کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا
طور مست و خر موسی صاعقا

ہر دلی کز عشق یزدان زندہ شد
از حیات معنوی پایندہ شد

در بیان سوز دل

عشق کیا ہی سوز دل ای ذی بصر
نفس کو دیوی جلا یہ سر بسر
دیکھ ابراہیم کا تو سوز دل
ربرو جسکے تھی آتش آب و گل

Marfat.com

سوز داؤد نبی کا سن پسر
جس سے آہن موم تھا ای بیخبر
سوز دل رکھتے تھے وہ خیر الانام
کفر کی ظلمت جلی جس سے تمام

ماسوا مطلوب کے ای مرد دین
سوختہ کر دے یہ سبکو بالیقین
اسکو حاصل کر ذرا مرد خدا
تا جلے یہ نفس کافر بے حیا

جبتلک یہ نفس تجھپر ہے قوی
راہ حق ہرگز نپاوے ای اخی
دمبدم رکھتا ہے وہ تجھ پر نظر
تا نہووے دین سے تو باخبر

جو پڑے انوار کی تجھپر جھلک
یہ نہ آنے دے اسے بس تجھ تلک
تو ہے غافل اسقدر اس سے عزیز
اسکی بدیون سے نہین تجکو تمیز

جانتا ہے کیون ہے غافل ای پسر
روز محشر پر نہین تجکو نظر
خوف حق سے گر ہو کچھ تجھپر اثر
نفس کیا تو خود نہووے دلپسر

گر نہین دلمین ترے خوف و رجا
نور ایمان پھر کہان ای بیحیا
حق نے دی اسکو خبر ای نابکار
باوجود اسکے نہین تو ہوشیار

قولہ تعالیٰ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

خندہ کم کر گریہ زیادہ ای پسر
تاکہ لطف حق سے ہو تجھ پر اثر
خندہ سے مردہ ہو دل ای باتمیز
یہ حدیث مصطفےٰ ہے ای عزیز

دیکھ کیا وہ مولوی عالیجناب
مثنوی مین لکھ گئے باسوز و تاب
تا نہ گرید ابر کے خندد چمن
تا نگرید طفل کے چو شد لبن

با تضرع باش تا شادان شوی
گریہ کن تا لے دہان خندان شوی
کے برابر مے نہد شاہ مجید
اشک را در وزن با خون شہید

زابر گریان باغ سبز و تر شود
زانکہ شمع از گریہ روشن تر بود
در پئے ہر گریہ آخر خندہ ایست
مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

طفل یکروزہ ہمی داند طریق
کہ بگریم تا شود دایہ شفیق
تو ہے نادان طفل سے زیادہ پسر
گریہ کی تاثیر سے ہے بے خبر

کر تو حاصل خوف حق عالیجناب
تاکہ ہووے نور حق سے فیضیاب

در بیان پنجگانہ حضور کہ مومن را میسر میشود

پنجگانہ تو جو پڑھتا ہے نماز
مومنونکا حشر یہ ای بانماز
جب ادا کرتے ہین وہ اپنی صلوٰۃ
حشر برپا اونپہ ہو ای نیکذات

یعنے وہ دربار ہے قہار کا
سامنا ہے دیکھ وان جبار کا
صبح سے لے تا عشا و تا سحر
حشر کا میدان ہے یہ ای بیخبر

ہے بجا ہے پرسش حق یہ خطاب
یعنے ہے وہ باصواب و باجواب

قولہ تعالیٰ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ

دیکھ فرماتا ہے یہ رب جہان
تیرا ہون ہر وقت محسن بیگمان
اسکے بدلے مین تو کیا لایا مجھے
مین نے مہلت دی جو دنیا مین تجھے

عمر اپنی صرف کی کس کام مین
اور رہا پابند تو کس دام مین
چشم روشن دی جو تجکو نور بین
وہ گنوائی کس جگہ ای خورفقیر

عقل جو دی تھی تجھے بہر خدا
وہ تلف کس شے پہ کی ای بیحیا
حسن دی تھین ہمنے تجکو چار پانچ
صرف کین کس کام مین ای نابکار

جسکا دل ہوتا ہے حق سے کچھ رجوع
جب وہ کرتا ہے رکوع باخشوع

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

سر کو اپنے شرم سے وان پر جھکا
یون لگا کہنے کہ تو سب سے بڑا
پھر ہوا فرمان حق ای محترم
سر اٹھا کر دیکھ تو میرا کرم

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

Marfat.com

سر اٹھاتا ہی یہ پڑھ کر وہ بشر
یعنے سنتا ہی خدا تو سر بسر
سر اٹھا کر دیکھتا کیا ہی جوان
حمد تیری دل سی کی جنسی ادا
نور وحدت جو نہان تھا ہی عیان
نفس و شیطان سے لیا اسکو بچا

اللہ اکبر

پڑھ کے پھر تکبیر بسمل ہو گیا
ہو کے بسمل جان سی اپنی کھو گیا

سبحان ربی الاعلی

پھر کہا سجدہ مین اسنی ای خلیل
تو جلیلونکا جلیل ہی ای جلیل
ہو چکا اسکا تذلل جب تمام
پھر ہوا حق کیطرف سی یہ پیام
یعنے ہو کر ہمنشین تو دید کر
غرق پھر نور مین تو سر بسر
دیکھکر انوار یہ عالی نسب
یون لگا کہنے زبان سے با ادب

التحیات للہ والصلوت والطیبت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علی عباد اللہ الصالحین

یعنے ہی سب بندگی تجکو الٰہ
مال کی ہون یا بدن کی بادشاہ
پھر کیا اسنے نبی پر یون سلام
مہربانی حق کی ہو تمپر تمام
یعنے تمپر اور امت پر سدا
رحمت حق ہو سدا تمپر فدا

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

ہو کے لا پھر لا کیا حق کے سوا
جب ہوا اثبات حق ای باخدا
یعنی روشن چشم دل اسکی ہوئی
مٹ گئی پھر مین تو کی دان دوئی

قولہ تعالی حافظوا علی الصلوت والصلوۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین

ہی یہ آداب صلوٰۃ ای بیخبر
جسکے باعث ہی مشرف یہ بشر
علم اسکا سیکھ اے عالی نسب
ہی شرف انسان کو از علم و ادب
علم یہ اور وہ ادب ای ذی سیر
فرض یہ دونون ہین تجھپر سر بسر
ایک بھی گر ترک ہو تجھسی حسب
تو اٹھی محشر مین اعمی بی نصیب
کیونکہ یہ صلوٰۃ ہی جا بے وصال
گر نہو یان پھر کہان اے بد خصال

قولہ تعالی ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا

دیکھ یہ فرمان حق ای مرد دین
یا جو اعمی وان بھی اعمی بالیقین
جانتا کیا ہی نماز ای بیخبر
یعنے ہے معراج مومن سر بسر
شرط یہ مشروط اسکا وصل حق
پڑھ کسی عاشق سی جا اسکا سبق
لفظ ہی معراج کا اسپر یہ دال
یعنے ہووے وصل حق اس سے کمال
نہین ہی وصل حق اس سے پسر
پھر کہان معراج یہ ای بیخبر
یہ تو ہی معراج پر تو بے بصر
اسلئے تجکو نہین آتا نظر
اسم خوان ہے پر مسمی سی ہی دور
پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور
یہ لکھا ہی بو علی نے ای حبیب
دیکھ کر ہو با نصیب اے بے نصیب
اسم گر خوانی مسمی را بجو
بے مسمی اسم کے باشد نکو
گر خدا خواہی خدا جوئی بکن
ور نمی جوئی مخوان اسم کہن
رو بہ قبلہ دل بدنیا ای مرید
پھر کہان تیری نماز ای ناسعید
گر نہین حق کی طلب اے بے حیا
دین مین اسکو ہی کہتی ہین ریا
ہی مضلا اگر ہی غافل از خدا
پھر یہ سجدہ کسکا ہی اب تو بتا
مشت ہی یا سنگ ہی یا خاک آب
دی جواب اسکا تجھے تو با صواب
جو پڑھے کوئی بغیر حق صلوٰۃ
وہ ہی بیشک بت پرست ای نیک ذات

Marfat.com

در بیان ریا

جو عمل ہی بے طلب معبود کے
وہ عمل ہی بار یا تو جان لی
جانتا ہی کیا ریا ہے ای جوان
یعنے یہ ہی شرک اصغر بے گمان

جسکے دلمین یہ ریا ہی ای حبیب
بت پرستونمین سی ہی وہ بے نصیب
پیر جی ہون یا کہ عالم ای پسر
خر سی بدتر ہین یہ دونو بسر

کیا ہوا گر ہو گئے لاکھو نمرید
اور کہتی ہین انھین وہ بایزید
وہ ہین شیطان یہ شیاطین لعین
خلق کو کرتے ہین حق سی بیقین

صدق کو دین کذب سے اپنے چھپا
یہ ہین دونون اسقدر کے بیحیا
اس سے شوکت دین کی ہوتی ہے کم
کذب سے گر اسمین ماری کوئی دم

در بیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہو تجکو کمال
خلق سی بیعت نہ لی ای خوشخصال
کسکو کہتے ہین کمال ای نیکنام
ماسوا حق کے محبت ہو حرام

نور وحدت کا ہو دلپر یہ اثر
ماسوا حق کے نہ آوی کچھ نظر
جسکو دیکھی چشم دل سی ای حبیب
نور وحدت سے وہین ہو بانصیب

یا کہ دیوی درد حق جسکو عزیز
ماسوا حق کے نہ ہو اسکو تمیز
جبتلک ایسا نہو تجھ مین اثر
تیری پیری مکر ہوگی سربسر

دیکھ تو اسکو ذرا مرد خدا
مولوی روم نے یہ کیا لکھا
کار مردان روشنی و گرمی ست
کار دونان حیلہ و بے شرمی ست

لیکہ اسمین شرط یہ عالی گہر
ہو شریعت کے موافق وہ بشر
جو خلاف شرع ہووی ای سعید
جانیو اسکو تو بس دیوی مرید

یا طریقت کے مخالف ہو اگر
وہ نہین ہادی ہے دین کا سربسر
پیر جی ہون یا کہ عالم بے نظیر
یہ نہین پیری کے قابل ای فقیر

گوش دل سی سن ذرا یہ گفتگو
کام آویگی خدا کے روبرو
راہ سنت ہی صراط المستقیم
راہ بدعت راہ شیطان الرجیم

دیکھ فرماتے ہین عطار ولی
گوش دل سی سن ذرا اسکو اخی
اہل بدعت شیخ سنت چون بود
رہ ندیدہ کے ترا رہبر بود

رہبر راہ طریقت او بود
کو بہ احکام شریعت میرود
دیکھ کیا لکھتے ہین شمس العارفین
یعنے مولانا کے مرشد مرد دین

باش ثابت در شریعت ای عزیز
تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

در بیان متفقہ متقشف بے درد

یا کہ چوپا بند صورت ہو بشر
وہ بتر اس سے زاہد سربسر
گر نہین باطن تو ظاہر سب خراب
دیکھ لے یہ تو حدیث باصواب

ظاہر و باطن ہو مثل و جان و تن
وہ ولی اللہ ہی بیشک جان من
ایک مین بھی ضعف گر ہو ای عزیز
وہ نہین پیری کے قابل بے تمیز

کیا لکھا عطار نے یہ ای حبیب
پڑھ ذرا دل سی کہ تا ہو بانصیب
آنکہ باشد وایما صورت پرست
دامن معنی کجا گیرد بدست

صد فسون و مکر دارد در درون
مخلص و صادق نماید از برون
مولوی نے بھی لکھا کیا دلپذیر
مثنوی مین اپنی دیکر یون نظیر

جان بے معنے درین تن بیخلاف
ہست ہمچون تیغ چوبین در غلاف
طاعتش نغز ست معنے نغز نے
جوز ہا بسیار در وی مغز نے

دانہ بیمغز کے گردد نہال
صورت بیجان نباشد جز خیال

در بیان مرید شدن باحتیاط تمام و محترز شدن از صحبت بے اہل باطن

تو نہ پھنسنا دام مین انکی پسر
جھوٹی دیتی ہین صفیر سربسر
یہ نہین ہین مرغ قدسی بیگمان
چغد ہین یا بوم یہ اندر جہان

Marfat.com

قول یہ سن عارف باللہ کا / نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا
زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر / تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر
بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش / از ہوا آید بیاید دام پیش
تو نہو انکا مقید ذی سیر / یہ ہین شیطان شکل انسان سر بسر
کیا ہوا گر ریش کی اسنے بلند / ڈالی ہے اسنے ریا کی یہ کمند
پھانس لے اس سے سلیمونکو پسر / مولوی نے اسلئے دی ہے خبر
حرف درویشان بدزد و مرد و زن / تا بخواند بر سلیمے آن فسون
ای بسا ابلیس آدم روی ہست / بس بہر دستی نباید داد دست
جو ہوا انکا مقید ای حبیب / نور وحدت سے ہوا وہ بی نصیب
یہ لکھا عطار نے اے باصفا / گوش دل سے سن ذرا یہ برملا
ہر کہ باور کرد آن مکر و دروغ / ماند از نور ولایت بیفروغ
گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد / در بیابان ہلاکت راز مرد
اشقیا از اولیا نشناختے / دین و دنیا را ازان درباختے
رہزنان چون رہنما پنداشتے / احمد و بوجہل چون ہم داشتے
ساختی دجال را مہدی و پیر / حرز عیسی چون ندانی ای فقیر
خود نہ پیرست او کہ شیطان رہ است / از طریق رہروان کی آگہ است
غول را کردی تصور رہنما / تا کہ گشتی منکر اہل خدا
تو نہ جا نزدیک انکے ای عزیز / تا کہ پاوی نور ایمانسے تمیز
انکی صحبت مار سے بھی ہے بتر / یون لکھا ہے مولوی نے ای پسر
حق ذات پاک اللہ الصمد / کہ بود از مار بد از یار بد
مار بد جانت سنانت ای سلیم / یار بد آرد سوی نار جحیم
زہر قاتل می شمر صحبت بعام / ہست صحبت را اثرہائی تمام
جیسے قرب اولیا سے ہو اثر / ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا / یعنے حضرت مولوی باصفا
صحبت صالح ترا صالح کند / صحبت طالح ترا طالح کند

حدیث شریف للصحبۃ تاثر

اس حدیث پاک پر کر تو نظر / تا کہ بد صحبت ہو تجکو حذر
انکی صحبت سے ہو حق سے بے نصیب / انکی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

دربیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی ای پسر / تا کہ ہووے دین حق سے باخبر
چار ہین اقسام سالک ای جوان / یاد رکھ اس بات ای نیکدان
پیشتر مجذوب سالک ای حبیب / سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب
حق نے بھیجا ہے اسے بس زود تر / تا کرے مخلوق کو یہ باخبر
لیک مشکل سے میسر ہو یہ پیر / یہ لکھا عطار نے سن ای فقیر
اولین مجذوب سالک آمدست / کو ز اول با خدا واصل شدست
حق فرستادش بسوی خلق زود / تا کہ خلقان جہان را رہ نمود
سالہا باید فلک بر سر رود / تا کہ پیری این چنین پیدا شود
اسکو حاصل گر اگر ہے باخبر / دیکھ دم مین کیا ہو پھر پھر اثر
سالک مجذوب ثانی ای حبیب / مختونسے جذب اسکو ہو نصیب
سالہا محنت کرے جب وہ جوان / تب ہو قابل جذب کے ای نیکدان
یہ لکھا عطار نے ای ذی سیر / چشم دل سے کر ذرا اسپر نظر
وان دوم را سالک مجذوب دان / کو سلوکے کردہ باشد رہروان
در ریاضت در عبادت سالہا / کرد سعی و گشتہ قابل جذب و
چون دل او قابل انوار شد / جان پاکش قابل اسرار شد
شاہباز جذبہ او را در ربود / جان او شد محرم بزم شہود
تیسرا مجذوب مطلق اے پسر / نور حق کے ماسوا وہ بیخبر
دائما حیران از عشق خدا / عقل و دانش [illegible]

Marfat.com

وہ ہوا ہی عشق حق سی بیخبر — غیر کا پھر کیا بھلا ہو راہبر
پس سوم مجذوب مطلق ہیشمر — کو ز تاب نور حق شد بیخبر
اوچہ مست بیخود و لایعقل ست — گر دلش تکلیف باوی باطل ست
رہ ز مجذوبان مجو اے پرہنر — اندرین رہ ہیچ بود جز خطر
چار مین مجذوب سالک ای حبیب — عشق حق سی وہ ہوا ہی بے نصیب
جو کہ تابع اسکا ہی اے مرد دین — وہ ہی منکر عشق حق سی یقین
عام انسی بلکہ بہتر اوی جہان — یہ ہی بدتر عام سی بھی بیگمان
چار مین سالک کہ اوپے جذبہ است — اوسکو کی کر واز ہستی پرست
سالک بیجذب خود آگاہ نیست — واقف این منزل و این راہ نیست
چون نشد واصل نباشد رہنما — زو مجو چیزی چو ہست او مبتلا
اسی سبب فرض ہی تجکو جوان — تا نہو تو عشق حق سی بدگمان

در بیان اطاعت پیر کامل گوید

گر تو چاہے وصل حق اے بیخبر — کاملون کا خاک پا ہو بسر
سب سے ہو آزاد انکا ہو غلام — جب ملے دین کا مزا تجکو تمام
یہ لکھا عطار نے اے بے شعور — پڑھکے کر دل سی تکبر اینرود
منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ — مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ
منکہ بر فرق سلاطین افسرم — پیش ایشان از گدایان کمترم
منکہ آزادم ز قید ہر چہ ہست — پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست
روی می مالم ز عجز و افتقار — دائما بر آستان این کبار
انکے ظاہر پہ نکر ہرگز نظر — نور باطن اسنے حاصل کر بسر
انکے ظاہر مین اگر ہو کچھ خلل — تو نکرنا اسپہ کچھ ہرگز عمل
ملت عشق از ہمہ دینہا جدا ست — عاشقان را ملت و مذہب خدا ست
خضر و موسی کا تو قصہ پڑھ مگر — تاکہ ہو اس راز سے تجکو خبر

قولہ تعالی قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا

نیز ہی نیکی ہو بدی انکی صبیح — فرق یہ ہی یاد رکھ اے بے نصیب
پڑھ ذرا اسکو تو اے مرد — دیکھ تو یہ مولوی کیا لکھا

یہ لکھا عطار نے اے ہوشمند — ہوشمندون نے کیا اسکو پسند
او ز مستی گشت از خود بیخبر — دیگر آنرا چون بود او راہبر
رہبری ناید ز مجذوبان بچیز — اتفاق کاملان اینست این
گرچہ آن مجذوب از حق آگہ است — تابع مجذوب بیشک گمرہ است
عقل مطلق سی وہ کرتا ہی طلب — اسلئے واصل نہین وہ بے ادب
در وحق سی کچھ نہو اسکو خبر — بلکہ ہو اس راہ حق سی دور تر
یہ لکھا عطار نے اے متقی — جو کہ پیرو اسکا ہی وہ ہی غوی
سالک بے جذب چون واصل نشد — در طریقت لاجرم کامل نشد
از رہ و منزل چو وقف نیست او — پس نمائی چون کند آخر بگو
این چنین گستاخ گر تابع شوی — رہ نیابی عاقبت گردی غوی
چونکہ یہ ہین در وحق سی بے نصیب — بے نصیبونکو ہین دانا حبیب

Marfat.com

طاعت عامہ گناہ خاصگان — وصلتِ علمہ حجابِ خاصہ دان — عام را باشد نظر بر فعل و اسم — پیشِ خاصہ محو گردد وصف اسم

عام را باشیشہ و نقش و نگار — خاص را بارو شنی گردد قرار — گر تو در شیشہ داری گم شوی — زانکہ در شیشہ ست آعداد و منے

مولوی کی سُن نصیحت اے پسر — اولیا کا جب ہو منظور نظر — خاک شو در پیشِ شیخ با صفا — تا ز خاک تو بروید کیمیا

ہیچ نکشد نفس را جز ظلِ پیر — دامنِ آن نفس کش را سخت گیر — چون بگیری سخت آن توفیق ہوست — در تو ہر قوت کہ آید جذبِ اوست

در بیانِ صفتِ مجذوب سالک

اب سُن مجذوب سالک کا بیان — تا کہ تجھ پر نیک و بد سب ہو عیان

بعد اسکے ہو سلوک ایسا جوان — تا سلوحق کے ہو وہ سب پر نہان — یعنی وہ مجذوب سالک ذی سیر — جسکی صحبت سے ہو جذبِ اول پیر

منتہی کا یہ ہی جذبِ نیک بخت — یہ طریقہ سب طریقوں سے ہی سخت — یان تلک پوشیدہ ہووے ذی سیر — قدسیوں کو بھی نہو اصلا خبر

یعنے ہو مخلوق مین حق جان دین — جان ہو حق کیطرف پر جائز — حکم اسکو ہی کہ رہ سب سے بہم — پر نہو وے عشق سے باہر قدم

حق نے بھیجا اسلیے اُسکو ثبات — تا کہ ہو وے خلق اس سے فیضیاب — جسکا یہ ہی حال اے عالی گہر — صحبتِ بد سے نہین اسکو خبر

اُسکی صحبت سے ہو جذبِ ہایِ خدا — جسکو ایسا ہو سلوک اے مرد حق — وہ گدا ہی عشق کا شہ بایقین

قولہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

بے ارادت کے نہین ہوتا اثر — انبیا کی کر ہدایت پر نظر — یعنے ہو اخلاص مرشد سے تمام — جب تجھے ہو جذبِ آنیکا نام

در بیانِ اقسامِ جذب

دو طرح کا جذب ہے اے نیکمرد — جسکو یہ حاصل ہو وہ عالم مین فرد — ایک تو ہی خاص دیگر عام ہی — خاص یہ بس عام کا انجام ہے

عام کہتے ہین اسے عالی گہر — جسکو نسبت پیر کی ہو سر بسر — خاص یہ ہی یاد رکھہ عالیجناب — نسبتِ احمد سے جو ہو فیضیاب

نسبتِ پیر اسکی ہی لیکن خلاف — یعنے نسبت احمدی کے بے خلاف — جسکو نسبت پیر کی ہو بالاصول — ہی وہ عین نسبت ذاتِ رسول

نسبتِ احمد احد کی ہی پسر — عرض یہ جوہر وہ ہے انی یخبر — مخزنِ نسبت ہی مرشد اسی سبب — اسکو حاصل کر اگر ہی بانصیب

جس سے نسبت نجکو ہووے نیکبخت — یاد رکھہ وہ ہی ہی نسبت بیگمان — اس مثل کو سُن ذرا اے خوشخصال — اسمین لکھتا ہون مین اک حال

در بیانِ زاہد خشک و زن فاسقہ کہ آخر کار ہر دو کامل شدند

اک گدا پڑھتا تھا صحرا مین جا — وقت مغرب کے سنو اے نیکذات — زن وہان آئی چلی اک اے سعید — یار کیا اُسنے سنا

دیکھ یہ زاہد ہوا زن سے خفا — اور کہا زن سے کہ سُن اے بیحیا — مین ادا کرتا تھا یان فرضِ رب — تو نے یاں کیون آن کر دی ہے تعب

مُنکے یہ زاہد ہی زن نے کھینچی آہ — یہ کہا کہتے ہو کیا ہادیِ راہ — فسق کی نیت سے جاتی تھی مگر — تجکو دیکھا نہ مسلے اے تقی

زن کے دل پر کیا تھا یہ اثر — تن بدن کی کچھ نہ تھی مجکو خبر — حیف صد حیف تجھ پر اے گدا — تو نماز حق مین دیکھی جز خدا

مُنکے زن یہ نصیحت پُر اثر — گر پڑا زاہد زمین پر بے خبر — یہ خبر تھا پر یہ کہتا کر دگار — نور و صحبت زن پہ کر دی آشکار

Marfat.com

یہ ہی مرشد مین بس اسکا مرید
تو دکھا اسکو خدا راہ سعید
یعنے اپنا عشق دے اسکو خدا
دمبدم جس سے ہو تجھ پر یہ فدا

التجا زاہد کی حق نے کی قبول
زن گئی افعال بد اپنے بھول
عارف حق وہ ہوتی ایسی عزیز
ماسوا حق کے نہ تھا اسکو تمیز

جب ہوا زن کا یہ رتبہ ای پسر
دیکھ کر زاہد کو زن نے آہ بھر
یون کہا ای خالق کون و مکان
ظاہر و باطن ہے سب تجھ پر عیان

اسکے باعث سے کیا مجکو قبول
کر قبول اسکو خدا بہر رسول
یہ ہوا زن کی دعا کا پھر اثر
ہو گیا زاہد بھی عارف باخبر

خود پسندی حق کو ہے از بس پسند
یاد رکھ اس بات کو ای ہوشمند
راست گوئی سے یہ رتبہ ای سلیم
زن کو حاصل ہو گیا از بس عظیم

حق پسند ایسے نہ ہو غافل عزیز
مثل زاہد تا کہ ہو تو باتمیز
یہ پسندی حق ہین دونون ای حبیب
جو کہ خالی انسے ہے وہ بے نصیب

خود پسندی شیوہ شیطان ہے
کذب گوئی غارت ایمان ہے
یہ ہین دونون فعل بد ایسی پلید
کر دیا لاکھونکو غارت ای سعید

تو نگہبان اسکا رہ ہر روز و شب
مثل شیطان تا نہو تو بے ادب
زن نمط بیخود ہو نسبت مین فنا
جب یہ تیری ہو نماز ای باخدا

در بیان صلوٰۃ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

دیکھ سفیان کو کہ پڑھتے تھے صلوٰۃ
شام کی مسجد مین سن ای نیکذات
جبکہ پہونچے نسقین پر ای پسر
گر پڑے بیتاب ہو کر بے خبر

جبکہ فارغ وہ ہوے عالی گہر
انسے پوچھا ایک نے ای فیضیاب
کیون گرے بیتاب تم ای باصفا
بھید اسکا دو ذرا مجکو بتا

پھر سفیان نے کہا اے بیخبر
روبرو حق کے نہ ٹوٹے کیونکر
وان کھڑا کہتا ہون حق سے باادب
بس مدد مانگون ہون تجھسے روز و شب

گر یہ فرماوے خدا ای کذب گو
پھر امیرون سے کرے کیون جستجو
کیونکہ تو پابند ہے تدبیر کا
کیون نہ تو شاکر رہا تقدیر کا

یہ تصور دل مین جب آیا پسر
شرم سے اسکے گرا مین خاک پر
سن چکا غافل یہ اب تو گفتگو
ترک کر حق کے سوا سب شے کو تو

جب حضور دل ہو حاصل ای پسر
ورنہ کیا ہے نان و حلوا بے خبر
دیکھ تو یہ کیا لکھا ہے آشکار
مولوی روم نے ای نابکار

تا نمی سازی ز خون دل وضو
کے نماز عاشقان آید ز تو
ایکہ ترک تن بود اصل نماز
ترک خویش و ترک فرزندان و آ

می نیرزد آن نماز او دو جو
آنکہ با اغیار دارد دل گرو

قولہ تعالیٰ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

ہر گھڑی ہر لحظہ رکھ حق سے نماز
جب ادا ہو پنجگانہ یہ نماز
دمبدم جسکو نہو حق کا حضور
پھر کہان اسکی نماز ای ذی شعور

کیونکہ غفلت مین کھو یا روز و شب
پھر خیال رب بھلا آتا ہے کب
اسلئے لازم ہے تجکو ای پسر
حق سے کوئی دم نہو تو بے خبر

دیکھ فرماتے یہ حضرت نبی
گوش دل سے سن ذرا تو ای اخی
چشم میرے بند دل بیدار ہے
یعنے یہ دل خواب مین ہے

تیری بیداری ہے سونے سے بتر
خواب کا کیا ذکر ہے ای بیخبر
اس حدیث مصطفیٰ سے ای زبون
صاف ثابت ہے صلوٰۃ

جب نماز پنجگانہ ہو ادا
پیشتر اسکو ادا کر با خدا
مولوی روم نے اے بیخبر
کیا لکھا ہے دیکھ تو یہ

صاحب ایمان ہمان باشد ہمان
کو نباشد غافل از وی یکزمان
پس ترا باید کنے ہر دم سجود
عارف از وی یکزمان غافل

ہر سرے کو سجدہ سبحان نکرد
حق مر او را صاحب ایمان نکرد
جب تلک ایسی نہین پڑھتا نماز
پھر کہان تیری نماز ای

ف۔ مین تو وہ خدا ہون کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین تو میری عبادت کر اور میری نماز پر پا رکھ ۱۲

Marfat.com

در بیان مذمت خیال الفت ماسوای حق

دلمین تیری یہ مرض ایسا پلید
حشر تک چھوڑی نہ تجکو ای سعید
دل مین تیرے جسکے نسبت جو کمال
حشر اسکے ساتھ ہو ای ذی خصال

حدیث شریف یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ

یہ حدیث مصطفےٰ ہے ای جوان
حشر ہو نیت پہ تیری بیگمان
مولوی روم نے بھی ای پسر
کیا لکھا ہی دیکھ کر ہو باخبر
ہرچہ در دنیا خیالت آن بود
تا ابد راہ وصالت آن بود
جز خدا کچھ فکر مت کر ای پسر
یہ کریگی خوار تجکو سر بسر

در بیان کشت آخرت

دل ترا ہی کشت مرشد کا شکار
جو وہ بوے وہ ہی نکلے ہوشدار
عشق ہی اس کشت کا جو تا پسر
بل ہی اسکا فکر حق ای ذی سیر
بیل مین اس کشت کی ای نیکدان
یعنے تنہائی و بیداری جوان
ہی بجائے چاہ چشم اشک ریز
ہی بجائے شاہ شاہ رستخیز
ہی بجائے تخم نام ذوالجلال
کشت دلمین اسکو بو ای باکمال
ہین بجائے پاسبان ظاہر عمل
گر نہون یہ کشت مین آوے خلل
جب یہ کامل تیری ہووے کشت زار
عجز کے آلہ سی کاٹ ای ذی شعار
لاکے میدان مین تو رکھ خرمن پسر
دی ہوا اثبات کی پھر سر بسر
برق سی خرمن کو رکھنا تو بچا
برق یعنی شرک ہی ای باخدا
جب نکالے خوشہ سے دانہ عزیز
پھر نگہبان اسکا رہ ای باتمیز
کیون کہ دشمن اسکے ہین لاکھون بخوان
بے نگہبانی نہ چھوڑین بیگمان
بند کر غلہ کو اس جا ہوشمند
جسجگہ پہونچی نہ موشونکا گزند
جبتلک انکی نہین کرتا دوا
کشت تیرا سب خراب ای باخدا
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باصواب
یعنے حضرت مولوی عالیجناب
اول ای جان دفع شر موش کن
بعد ازان در جمع گندم خوش کن
جانتا ہی وہ مکان ای بے خبر
جس جگہ پہونچی نہ موشون سے ضرر
یعنے وہ دل جو ہر جان ای جوان
وان نہین موشونکا ہرگز کچھ نشان
موش کیا ہی جانتا ہی ای حبیب
یعنی شیطان لعین بے نصیب
یہ پھرے ہر رگ مین تیری مثل خون
پر نہین دلمین گذر ای ذوفنون
کیونکہ اسمین نور حق ہی آشکار
ہو گریزان دیکھ شیطان نابکار
دیکھ فرماتے ہین عطار ولی
گوش دل سی سن ذرا اسکو اخی

در بیان اوصاف دل

دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ
آنکہ از حق تافت بر وی بارقہ
دل بمعنی جوہر روحانی است
دل نہ از جسم است و نہ جسمانی است
کس نداند قدر دل جز اہل دل
نیست دل را نسبتے با آب و گل
اہل دل شو اہل دل شو اہل دل
ورنہ ہمچون خر فرو مانی بگل
مقصد مقصود خلوت این دلست
ہرچہ میخواہی ازین دل حاصلست
ہرچہ عارف داند از دل خوندہ است
از کتاب و درس دست افشاندہ است
این چنین دل را تو از عارف طلب
دل مجوزین مست جام بے ادب
بے تعلم حق دہد او را علوم
علمہائی برتر از درک و فہوم
دل یہ کیا ہی شاہد مقصود ہی
دل یہ کیا ہی ساجد مسجود ہی
دل یہ کیا ہی مخزن اسرار ہی
دل یہ کیا ہی مطلع انوار ہی
دل یہ کیا ہی مرآت اہل دلان
دیکھتے ہین نور حق اسمین عیان
دل یہ کیا ہی جام جم ای بے بصر
نیک و بد آتا ہی سب اسمین نظر

حدیث شریف قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالٰی

Marfat.com

دلکو فرمایا کہ ہی عرش خدا
صاحب لولاک بے ای باصفا
دل ہوا ہی خاک از عشق خدا
آئینہ رو لیتے ہین اس سے جلا

دل نہین ہی ہی یہ بحر بے کنار
در وحدت اسمین رخشان بیشمار
عرش و کرسی ہفت اقلیم دگر
اسکے اندر دیکھ لے ای بے خبر

دل نہین ہی لحم و شحم و گوشت و پوست
دل ہی وہ حاصل ہو جس سے بوی دوست
دو صفت سے خاص ہی موصوف دل
کیجیو اسجا تمیز ای اہل دل

یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہے
وہ نہین دل جو کہ اس سے دور ہے
کیا لکھون اوصاف دل ای مشت خاک
گوش دل سی گر سنی ہو سینہ چاک

یعنے فرماتے ہین کیا وہ باخدا
مثنوی مین مولوی باصفا
دل گذرگاہی جلیل اکبر است
کعبہ بنگاہ خلیل آزر است

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
سن ذرا عطار کی یہ گفتگو
تا کہ واقف اس سے ہو ای زشت خو

دل چو شد برباد غیر او حرام
گر بدانی او بود بیت الحرام
درد حق ہی جان دل ای اہل دل
پر نہین واقف جو خود ہی آب و گل

در بیان درد حق کہ از قرآن ثابت است

یون کہو ہاتھونکو تم کرکے دراز
از طفیل مصطفے ای کارساز
ایسی آتش کر مری دلمین نہان
ہو اگر ظاہر جلی کون و مکان

آہ جب نکلی تو ہو سب پر نظر
کوہ تڑپے گر پڑے میری نظر
بیقراری سے مجھے ہو بس قرار
فضل سی ہو وصل ای پروردگار

سوز و درد خاص ہو افسردگی
زندگی عاشق کی ہو پژمردگی
اسقدر دے سوز دل پروردگار
چشم دل سی خون بہے لیل و نہار

کیونکہ حاصل جسکو تیرا در رہے
دو جہان مین وہ بلاشک فرد ہے
باعث ایجاد عالم ہی یہ درد
سرفرازی بخش آدم ہی یہ درد

جسکا دل با درد ہو عالی نسب
اس سی ملتے ہین فرشتے با ادب
جو کہ دل وابستہ ہی اسکی کلید
درد ہی یہ درد ای مرد سفید

جسکو درد حق نہو عالی گہر
وہ نہین ہرگز بشر ای باخبر
جو کہ ہی بیدرد وہ حیوان ہی
گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہے

درد ہی اخلاص ہی از بس لطیف
تو نہین واقف ہی اس سے ای کثیف
یہ سخن با درد سن عطار کے
عاشق صادق تھی وی ستار کے

ذرۂ درد خدا حاصل ترا
بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
ذرۂ عشق از ہمہ آفاق بہ
ذرۂ درد از ہمہ عشاق بہ

درد حاصل کن کہ درمان درد تست
درد و عالم داروی جان درد تست
درگذر از زاہدی سادگی
درد باید درد کار افتادگی

ہر کرا دردیست درمانش مباد
وانکہ درمان خواہد و جانش مباد
مولوی فرماتی ہین ای بیخبر
اس کلام آتشین پر کر نظر

آتش است این بانگ نای و نیست باد
ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
درد سے انکار جسکو ہے وہ خر
بلکہ بدتر اس سی ہی وہ بدگہر

یہ لکھا عطار نے کیا ہی عجب
دیکھکر انسان کو گر ہو تاب و تب
حق ہمین گوید کہ انسان فی المثل
ہمچو گاو است و چو خر بل ہم اصل

رو باسفل دارد چون گاو و خر
نیستش کاری بغیر از خواب خور
بینصیب از ہر کمالست آن گروہ
غافل از ارباب جانست آن گروہ

مولوی کے سن تو یہ طرز کلام
دیکھ کیا ہوتا ہی ثابت نیکنام
بر محمد چون ابو بکر نکو
دید صدقش گفت ہذا صادق

چون نبود وہ بوجہل ز اصحاب درد
دید صد شق القمر باور نکرد
نقص یہ تھا بوجہل مین ای پسر
اسلئے دین سے رہا وہ بے خبر

یعنے تھا بیدرد وہ زشت و پلید
کسطرح ہوتا بھلا پاک و سعید
سن حقیقت درد کی ایجا بمن
تا نہو با درد تو پر طعنہ زن

یہ کلام پاک رب دو جہان
گوش دل سے تم سنو ای مومنان

Marfat.com

قولہ تعالیٰ - اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

جبکہ سنتے ذکر حق مین مومنین | خوف حق ہوتا ہی دلپر جانشین

قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

یاکہ کرتے ذکر حق مین حضور | دلکو اُس سے ہوتا ہی از بس سرور | یعنے ہستی منیست ہوتی ہی غیر | ماسوا حق کے نہین کچھ بھی خیر
جانتا ہی نیستی کیا ہے پسر | غیر حق یعنے ہو دل پر اثر

دربیان سبب جذب اہل حق

جسکگھڑی ہو اِس اثر کا کچھ ظہور | نفس عاجز روح ہوے دلشعور | لیکہ تنسے جان کو نسبت ہی کم | اِس سبب سے وہ ہی عاجز سخت تر
یعنے جان ہی پاک چاہی پاک کو | تن نجس ہی خاک چاہی خاک کو | تن کی خواہش ہی کہ چھوڑون خاک | جانکی خواہش ہی ماروں اہل پاک
تن یہ کہتا ہی نہ جاؤن عرش پر | جان یہ کہتی ہی رہون لیون فرش پر | جان و تنمین یہ نزاع شور ہی | مقتضا ہر اک کا دائم اور ہی

قولہ تعالیٰ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ

جان یہ کہتی ہی کہ مین ہون آسمان | ہین مقید آب و گل کی ہونگی کب | تن یہ کہتا ہی کہ مین ہون آب و خاک | تو کہان اور مین کہان نہ اہل پاک
پھر چھوڑونگا تجھے اے نیکنام | تجھ سے روشن ہی میرا غم تمام | قید تنسے جان نہین ہوتی رہا | تاکہ حاصل ہووے اسکو مدعا
کھینچتا ہو اُوسکا تن اپنی طرف | اِس نکالنے کے سبب سے ماتمین | دست و پا کو مارتے ہین بیخبر
مولوی کا یہ کلام اہل دل | روح می بروت سوے چرخ برین | سوی آب و گل شدنی اسفلین
اِسقدر ہین دست و پا زن خاکیم | مولوی فرماتے ہین اے کور نگر | مثنوی مین اسطرح پر کر نظر
جسم پر خاکست و جان بر لامکان | لامکانے نہ کہ وہم آید درت | ہر دمے در دے دیگر آید درت
از نمیدانم تا مرا بریدہ اند | در دمے ترپیدن افشان خاکیم | رشک سے رو وین ماکی افلاکیم
لکھا عطار نے سن اے حبیب | قدر سیمرغا عشق مست و درد مست | درد اخیر آدمی
اسکو کہتے ہین اہل قبول | جاہلون کے قول پر مت کر نظر | حاصل
من امام اولیا عطار ہی | کفر کافر را و دین دیندار را | ذرہ در دل صفا پیدا
کہ فرماتے ہین مولانا روم | ای خنک جانیکہ آن قربان دوست | وی ہمایون دل کہ آن جا جان
قدر کب جانے ہو اسکی چند یوم | ماسوا اسکے نہین سن اے جہول | دست و پا کو مارتے ہین بیہدہ

دربیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

اگرچہ شرع اقدس کا تتبع | وزد اسکا راست ہے اے باوفا | جو خلاف آنجناب پاک ہی | وہ اسکا سر سبب ناپاک ہی

Marfat.com

قولہ تعالیٰ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

جو فدا انکا وہ مولا کا فدا — پڑھ اطاع اللہ فرمان خدا
جسنے کی اُنسے محبت ای حبیب — نور وحدت ہو گیا اسکو نصیب
جس زمین پر نقش ہوں انکی قدم — اسکو چومین سب ملائک دمبدم
ہووے جسجا پر لکھا حضرت کا نام — اولیا آنکھین ملین ہر صبح و شام
حب احمد سے ہے بس وصل خدا — کیون نہین ہوتا دلا اُنپر فدا
مصقلہ ہے دل کا حب مصطفیٰ — بے محبت کے نہو دل پر جلا
جسکو حب مصطفیٰ حاصل نہین — بالیقین وہ ہے لعین وہ ہے لعین
گرچہ وحدت کا کرے سو سو قرار — بے محبت کے نہین ہوتا شمار

حدیث شریف لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

حب انکی شرط ایمان ای پسر — ہے یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ

من رانی کو تو پڑھ دل سے عزیز — جب تجھے ہو شان احمد سے تمیز
ورنہ بے نسبت نہو اس سے شعور — کیونکہ حائل ہین ترے دل کے خطور
یہ خطور دل نجاتین ای حبیب — جبتلک کامل نہو نسبت نصیب
لیکہ نسبت تین ہین ای نازنین — جسکو حاصل ہین وہ ہے مرد دین
ایک بھی گر ترک ہو تجھسے حبیب — نور وحدت سے رہے تو بے نصیب
انکو لاوے جب بجا جی جان سے — پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے
ماسوا اسکے نہین ہوتا حصول — جو کرے اسکے سوا وہ ہے فضول
چوب کو تھی دیکھ نسبت با رسول — ہجر سے روئے وہ مثل ذی عقول

دربیان ستون چوب حنانہ

تھا ستون چوب حنانہ بنام — اس سے لگ کے بیٹھتے تھے خیر الانام
ہجر سے حضرت کے رویا اسقدر — جیسے روئے طفل بے مادر پدر
سسکیان بھر بھر کے کہتا مین فدا — یا نبی اللہ نہو مجھ سے جدا
جب ستون چوب کو یہ درد ہو — حیف ہے انسان گر تو سرد ہو
چوب مین تاثیر ہے اتبک پسر — مولوی کے قول پر کر تو نظر
بشنو از نے چون حکایت میکند — وز جدائیہا شکایت می کند
وائے بد تر چوب سے ہم ہین پسر — جنس سے اپنی نہین ہمکو خبر
خاص نسبت ہے ہمین اُونسے سلیم — بحر وحدت کے جو ہین در یتیم
باوجود اسکے نہین ہم مین اثر — جیسے رکھتی چوب ہے عالی گہر
کیونکہ جب پونچھا نبی نے ای ستون — چاہتا کیا ہے بتا ای ذو فنون
تب کہا اُسنے کہ ہون سب سے جدا — اور بقا ہون با بقا ای مصطفیٰ
دیکھ ہمت چوب کی ای بے بصر — ہو گئی طالب بقا کی سر بسر
گر نہین نسبت تجھے با مصطفیٰ — تو ہے بد تر چوب سے ای بے حیا
لیک اسمین نکتہ ہے باریک تر — یاد رکھ اس بات کو عالی گہر
یعنے طاعت اور محبت اور ہے — گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہے
یا کہ قولی یا کہ فعلی ای پسر — بے محبت ذات کے سب بے اثر
یہ محبت کی ہے صورت ای حبیب — جانسے لیکن یہ صورت بے نصیب
یہ ہین دونون پوست بے مغز ای فتا — گر نہین نسبت تجھے با مصطفیٰ
اسکو پیدا کر اگر ہے ذی شعور — جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور
دیکھ حنانہ کو تھا عشق رسول — ہجر سے رویا وہ مثل ذی عقول
دیکھ تھا یعقوب کو یوسف کے ساتھ — روتے روتے دھوئے بینائی سے ہاتھ
دیکھ تھا صدیق کو با مصطفیٰ — جان و مال اپنا کیا اُنپر فدا
دیکھ تھے عاشق عمر عالی وقار — کر دیا بیٹے کو سنت پر نثار
دیکھ تھا عثمان با حلم و حیا — قتل تک وہ عاشق احمد

Marfat.com

دیکھ تجھے حضرت عمرؓ ولاگہ | جان جاتے پڑی کچھ بھی نظر | دیکھ تجھے حضرت بلالؓ فی شعور | جان دیکر کی قدمبوسی حصول

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

گوش دلسے یہ حکایت سن غریب | ایک صحابی نبی والاتبار | نام تھا اُنکا بلالِ باوقار
عاشق احمد وہ والاشان تھے | اک دمی حضرت سے ہوتے گر جدا | سر زمین پر مارتے وہ جابجا
اسقدر نسبت تھی انکو یارسول | بعد وصل رحمۃ اللعالمین | آتے زیارت کے لئے وہ مرد دین
جب پڑی انکی مدینہ پر نظر | خاک مین غلطان مگر با درد و غم | یہ ندا کرتے تھے اے شاہِ اُمم
ہین تری نعلین میری نور عین | دے دکھا مجکو ذرا میرے حبیب | آنکھ کو اُس سے منور مین بنے نصیب
یعنے وہ اپنے کف پا تم رکھا | کہکے یہ پھر رو اُٹھا وہ بیکرار آہ | کسطرح حاصل ہو ای اُمت پناہ
میری قسمت ہی کہان ایسی بھلا | گفتگو یہ کرکے با سمت مزار | بس وہان والے سے ہوا با چشم زار
جبکہ پہونچا وہ مزار پاک پر | آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار | اسطرح پر وہ تڑپتا دلفگار
دیکھکر یہ حال اصحابی تمام | کوئی کہتا ای بلالِ دردمند | صبر کر اس جا پہ تو ای خوشنصیب
کوئی کہتا ای بلال فی شعور | کوئی کہتا ای بلال پر اثر | حال ہی اپنے ذرا دی تو خبر
تب لگا کہنے یہ وہ اندوہگین | کیونکہ جل جا ہی زمین و آسمان | کر کرون مین سوز دل کا کچھ بیان
تین دن تک وہ رہا با وجد و حال | پیشتر تھا وہ مؤذن نامدار | بانگ پر جسکے ملک تھے جان نثار
جب گئے مسجد مین یارون نے کہا | وہ زمانہ پاک حسمین تھے رسول | آج پھر ہمکو سر نو ہو حصول
کہکے یہ سب رو اُٹھے ای مصطفا | زندگی ایسی ہو اب تم بن خراب | ہمارے یون کو بھی ہو گا یہ عذاب
جب سے تم پوشیدہ ہو شمس جمال | کوئی پرسان ہی نہین اس دردکا | کوئی پرسان ہو نہین اس دم ہمارا
گفتگو کرتے تھے جب یہ ہمدگر | یہ شکایت جانسوز کرتے تھے بلال | دوست بن آتی ہو کب خویش قبیل وال
جانسے کہتے کیون ہی تو بیخبر | یہ کیا تونے غضب ای بے نصیب | سطح یان پر رہی تو نہ صیب
کیا کرون حکم حضرت کا نہین | تونے کی مجھ سے وفا کیا ہو وفا | حشر مین پاوینگی تو اسکا جزا
نور احمد پر فنا ہوتی اگر | سخت حیران ہو کہا پھر ای اگر | تو ولی اسکا ہو ست پناہ
کیجیو تو عفو کی مجھ پر نظر | یا الہ العالمین مین ہون غلام | جان لے میرے یا خیر الانام
جب کہا یہ عاشق معبود نے | غیب سے آئی ندا اس دم بلال | یہ مقام قرب ہے ہست کربلا
کوئی دم باقی ہو تیری فصل کا | آخرش دی بانگ با درد و حزن | رو پڑے سارے وہان کے مرد و زن
دیکھکے لاکو یہ کہا پروردگار | پھر کیا اذان کا ظاہر جب یان | نور و وحدت ہو گیا سب دیا ن

Marfat.com

جبکہ پہونچے نام احمد پاکپر
شمع سان جلکر گری پھر خاکپر
دیکھکر تھرا گیا عرش برین
عاشق صادق گرا جب زمین

عرش کے ساکن یہ دیتے تھے ندا
قالوا اما تم پڑھو سب برملا
دیکھکر یہ حال اصحاب کبار
گر پڑی فرش زمین پر بیقرار

یون لگی کرنے دعا ای ذوالجلال
درد ہمکو کر عطا مثل بلال
اب لکھ عاجز وہانکا سوز و درد
رقص مین آجا کہین زاہد نہ سرد

درد سے انکار جسکو آئے کیا
وہ ہی شیطان شکل انسان بیحیا

دربیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت ابوبکر صدیق

سوز دل صدیق کا سن ای پسر
تاکہ ہووے درد دل سے باخبر
اسقدر تھا درد سوز و اضطراب
دل سے آتی ہے صدا بوئے کباب

زاہدان خشک پر مت کر خیال
درد دل حاصل تو کر ای ذی خصال

دربیان سوز و درد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

دیکھ کیا با درد تھے حضرت علی
یہ لکھا عطار نے سن ای اخی
مصطفی جائے فرود آمد براہ
گفت آب آرید لشکر را ز چاہ

رفت مردی باز آمد ماشتاب
گفت پر خون ست چاہ و نیست آب
مصطفی چون این سخن از وی شنید
آن زمان انگشت با دندان گزید

گفت پندارم ز درد کار خویش
مرتضی با چاہ گفت اسرار خویش
چاہ چون بشنود زان تابش نبود
لاجرم پر خون شدہ آبش نبود

دربیان سوز و درد خلیفہ برحق حضرت عمر رض

درد سے موصوف تھے ایسے عمر رض
سن لو واقع گر پڑی وہ آہ بھر
خشیت حق کا ہوا ایسا اثر
ایک مہینے تک رہی وہ بے خبر

تھا یہی ابن عمر کا حال زار
پڑھ کے یوم گر پڑی وہ آہ مار
اک صحابی تھے زرارہ باوقار
پڑھ کے قرآن ہو گئے حقیر نثار

ہے یہ نخعی کی روایت جانمن
قریہ کوفہ مین تھی اک پیرزن
وہ کھڑی پڑھتی تھی وان حق کی صلوٰۃ
عشق حق سے وہ ستودہ نیکذات

پڑھ چکی جب وہ نماز کبریا
عجز سے مین نے سلام اسکو کیا
مجھ سے پوچھا تجکو قرآن یاد ہے
پڑھ ذرا اس سے مرا دل شاد ہے

جب سنایا مین نے قرآن مجید
آہ بھر کر گر پڑی ہو کر شہید
اس نمط سے دیکھ اصحاب رسول
جا کے احیا مین تو ای مرد فضول

اسمین ہے تفصیل سے سب انکا حال
دیکھ کر اسمین نہ کر کچھ قیل و قال
تو نہین قائل ہے اسکا نابکار
ربرو حق کے تو ہوگا شرمسار

کیونکہ یہ ہے معجزہ قرآن کا
ہو شکستہ سنکے دل انسان کا
بلکہ تاثیرات قرآن بالیقین
سنکے بیخود ہوتے کفار لعین

منحرف اسکا جو ہے شیطان ہے
کیونکہ منکر عظمت رحمن ہے
بلکہ بدتر کافرون سے وہ لعین
سخت دل انسے زیادہ بالیقین

وہ نہین مومن حقیقت مین پسر
عظمت حق سے جو خالی ہو پسر

قولہ تعالی انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایتہ زادتہم ایمانا

انما ہے مومنو کی شان مین
آیا بہر حصر ہے قرآن مین
عاجز اگر تو دعا بہر خدا
تاکہ حاصل درد ہو تجکو

جستجو کر دیکھ کیا ہے سوز و ساز
یہ کھلے ہے راز کب بے اہل راز

حکایت حضرت موسی و درویش عاشق

Marfat.com

ایکدن موسیٰ نے کی حق سے دعا
خاص بندی اپنے دی مجکو دکھا

تب ندا آئی کہ موسیٰ کر سفر
جا فلانے کوہ پر کر تو نظر

جب گئے موسیٰ تو دیکھا ایک مرد
تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد

تھا زبان دل پہ اسکے ذکر ہو
شور تھا ہو کا وہان ہر سو بسو

جبکہ موسیٰ نے کیا اسکو سلام
کچھ نہ پایا ہو سوا اس سے کلام

پھر کہا موسیٰ نے ای مست خدا
ہو سی ہی دیدار تیرا مدعا

یا کہ آمین راز ہی کچھ ای جوان
راستی سی کر ذرا ہمپر عیان

ہم کرین تیری لئے حق سی دعا
تا کہ حاصل ہووے تیرا مدعا

نام حق سن عاشق حیران نی
جانسی دہوئے ہاتھ اس بیجان نے

آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر
روح نے پرواز کی افلاک پر

دیکھکر یہ عاشق صادق کا حال
پھر کیا موسیٰ نے حق سے یہ سوال

ایسا عاشق اور بھی ہی ای خدا
نام سن تجھ پر کری جانکو فدا

حکم آیا ہین بہت ای باوقار
نام پر کردین مرے وہ جان نثار

جو کہ ہین دیدار کے مشتاق تر
درد ہی انکی غذا ای باخبر

درد کیا ہی وصل کا پیغام ہی
درد کیا ہی وصل کا انجام ہی

یا الٰہی درد کر مجکو عطا
جیسے رکھتا درد یہ تیرا گدا

کیونکہ جسکے دلمین ہو اسکا اثر
اس سے بھاگین سب جہنم پر شرر

حکایت حضرت خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ حکایت گوش دل سی سن پسر
جب تجھی ہو درد حق سی کچھ خبر

جب خلیل اللہ کے عاشق ہوے
عشق بازی مین بڑی صادق ہوے

آگ مین نمرود نے پھینکا انھین
آتش سوزان مین پھر رکھا انھین

آگ پر جسدم معلق تھے خلیل
آئے انکے پاس اسدم جبرئیل

یون کہا انسی کہ کچھ فرمائی
آپکو حاجت ہو جو بتلائی

ہم کرین رب سے تمھاری پھر دعا
تا کے تمکو نار سی لے وہ بچا

یون دیا پھر عاشق حق نے جواب
حضرت جبرئیل سی کرکے خطاب

میرے دلمین شعلہ زن وہ نار ہے
آتش نمرود کیا مردار ہی

ایکدم اسکا اگر پھونکون کبھی
عرش سے تا فرش جلجاوے سبھی

ماسوا حق کے نہین رکھتا امید
رب مرا سب جانتا ہی دلکا بھید

قولہ تعالیٰ قُلْنَا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ

آخرش کو جب وہ پہونچی نار پر
جا کے بیٹھے تختۂ گلزار پر

در صفت درد

درد کیا ہی مایۂ پیغمبران
درد کیا ہی ہادی صاحبدلان

درد کیا ہی رہبر ایمان ہی
درد کیا ہی قاتل شیطان ہی

درد کیا ہی ہی سلیمان جہان
سب پریرویونکا شہ بیگمان

درد کیا ہی قاصد دلدار ہی
درد کیا ہی رازدار [illegible]

درد کیا ہی مہ رخونکی شان ہے
درد کیا ہی عاشقونکی جان ہے

درد کیا ہی بحر وحدت کا ہی در
آسمان معرفت کا ہی یہ خور

درد کیا ہی نور ایمان ای عزیز
اسکو حاصل کر اگر ہی باتمیز

درد کا کیا وصف مجھ سی ہو بیان
ہی کہان ایسی بھلا اپنی زبان

یہ لکھا عطار نے عالی سخن
گوش دل سی سن ذرا ای جان من

ہر کجا این آتش آید کارگر
ز آتش دوزخ کجا ماند اثر

درد حاصل اگر ہی ہوشمند
معرفت کے بام کا یہ ہی کمند

زاہدونکے قال پر مت کر خیال
انکو پکڑا نفس نے با صد ضلال

انکے دل پر رنگ ہی ایسا عزیز
حق و باطل کا نہین انکو تمیز

Marfat.com

قولہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون

دیکھ تو بل ران کو قرآن مین | حق نے فرمایا ہی انکی شان مین

در بیان مذمت زاہد خشک

دیکھ زاہد یہ حدیث مصطفیٰ | سخت دل ہین دور از قرب خدا
زاہد و انصاف سے دیکھو اگر | مگر ہین دعوی تمہارے سر بسر
کیونکہ تم اخلاص سے از بس دور | جان و دل سے بلکہ ہو اس سے نفور
تم فقط اک نقشہ تصویر ہو | سادہ دل ہو اور بڑے بے پیر ہو
درد کی لذت نہ ہونا آشنا | سچ ہی خر کو زعفران کی قدر کیا
کیا کیا گر ریش کی تو نے دراز | خود پسندی سے نہین آتا ہے باز
کیا ہو اگر عابد و زاہد ہی تو | پر نہین اخلاص دل اے زشت خو
کیا ہو اگر حافظ قرآن ہی | خلق مین بڑی بڑی کچھ شان ہی
کیا ہو اگر حج کر حاجی ہوا | شہر کا یا مفتی و قاضی ہوا
کیا ہو اگر تو ہوا پیر و مرید | اور کہتے ہین تجھے سب بایزید
کیا ہو اگر تو ہی عالی خاندان | مثل شیطان فخر کیا اے بدگمان
گر مطیع نفس ہے اے بے خبر | سب یہ حاصل تیرا غارت سر بسر
نفس نے اعمی کیا تجھکو نہان | صد حق تجھ پر کیا اس نے عیان
جو شکستہ دل ہین یان بہر رسول | اپنے خندہ زن ہے کیون اے بو الفضول
یہ مستعجبا دلین تو اے بے بصر | درد سے خالی نہین کوئی بشر
سنکے سعدی کا کلام پر اثر | ہووے قدر درد سے تجھکو خبر
ہی یہ عالم سر بسر مستی و شور | لیک کب دیکھین جو ہووین چشم کور
درد سے خالی نہین کوئی یہان | لیک نسبت مین تفاوت بیگمان
اپنے نسبت جسکی ہو جس کے پسر | درد اسکو اس سے ہی اے بیخبر
یہ حکایت گوش دل سے سن حبیب | فہم حق سے تا کہ ہو تو بالنصیب

حکایت پدر مجنون و پدر لیلی

ایکدن الفت سے مجنون کا پدر | لیکے مجنون کو گیا لیلی کے گھر
والد لیلی سے اسنے یون کہا | قیس کو زندان غم سے کر رہا
یعنے اپنا قیس کو داماد کر | اسکے دل کو رنج سے آزاد کر
ماسوا اسکے نہین کچھ تجکو کام | رحم کر اس طفل پر اے نیکنام
تب دیا اسکے پدر نے یہ جواب | یہ نہین ہی رائے تیری باصواب
رحم کا باعث ہی جو کرتا نہین | ورنہ مین مجنون سے کچھ ڈرتا نہین
جو لکھا تقدیر مین اسکی ضرور | ہوتا ہی مجنون ہو یا ذی شعور
گر نہین تمکو یقین اے اہل دین | دیکھ تو تم آپ از عین الیقین
باپ نے پھر دی ندا ہو کر اداس | آؤ نور العین اکدم میرے پاس
جب اٹھی لیلی تو دامن پر نظر | جا پڑی مجنون کی اسدم بیخبر
گر پڑا بیتاب ہو کر دل حزین | مارتا تھا وہ پڑا سر پر زمین
پھر کیا لیلی کے والد نے کلام | دیکھ لے مجنون کو تو اے نیکنام
دیکھکر دامان لیلے ہی یہ حال | اسکو گر دیکھی تو جینا ہی محال
اسلئے رکھا ہی اسکو اس سے دور | تا نہ جاوے جان سے یہ بے شعور
ہو یہ پر تاثیر جب دامان زن | نام احمد سے تو کیون ہے خندہ زن
ایسی نسبت کر تو پیدا اے اخی | جیسے مجنون کو تھی لیلی سے دلی
یا کہ ہووے جیسے نسبت با پسر | یا کہ نسبت جیسے ہو با سیم و زر
یا کہ نسبت ہی تجھے جیسے بزن | ہی نبی سے سچ بتا اے سگ دہن
نسبت احمد سے خالی تو دنی | اسلئے کرتا ہی تو خندہ زنی
آپ اپنے عیب پر کرتا ہی ناز | اسقدر اندھا ہی تو اے حیلہ ساز
آپ نسبت سے ہی خالی اے دنی | صاحب نسبت پہ کیون خندہ زنی
زنگ دل کا یہ سبب ہے اے خرون | عقل تیری ہو گئی ایسی

Marfat.com

جسکے دلمین یہ مرض ہو ای عزیز | حق و باطل کا نہین اسکو تمیز
کر دوا اسکی شتاب ای باشعور | جب تجھی ہو نام احمد سی سرور

در بیان طالب کاذب

یعنی نسبت کر تو حاصل خوشخصال | تا نہو شرمندہ پیش ذوالجلال
کیونکہ یہ محشر مین پوچھیگا خدا | مجھ سی نسبت تجکو یا با مصطفا
یا کہ تھی میری دلی سی ای حبیب | یا کہ اون تینون سی تھی تم بی نصیب
سنکی پھر بولین کہ ای پروردگار | عشق سی تیری تھی ہم سب دلفگار
کوئی بولی ای الہ العالمین | نسبت احمد تھی مجکو بالیقین
کوئی بولی ای خدا تو دادگر | ڈھونڈتا پھرتا تھا مرشد دربدر
کر چکین جب سب کے سب یہ گفتگو | حکم ہو مجنون کو لاؤ روبرو
جبکہ ہو وان عاشق لیلی کھڑا | حق کہی انکو کہ دیکھو تو بھلا
کون ہے کسکا ہی عاشق یہ جوان | جانتے ہو اسکو تم ای عاشقان
سب کہین مجنون ہے ای حق الیقین | عاشق لیلی ہی یہ مرد حزین
عشق لیلی کا ہی اسپر یہ اثر | جان و تن سی کچھ نہین اسکو خبر
صورت لیلی کا از بس ہی عشیق | بحر غم مین اب تلک ہی یہ شفیق
گریہ و زاری و آہ دلفگار | یہ غذا ہی اسکی ای پروردگار
سنکے فرماوی خدائے ذوالجلال | عاشق لیلی کا دیکھا تمنے حال
کوئی تم مین سی بھی ایسا ہی بھلا | غور کر دیکھو تو تم ای بے حیا
خشک تم سب کا ہی کب ایسا بدن | جیسے مجنون کا ہی دیکھو بہر زن
کھینچتا لاکھون بلائین یہ غریب | واسطے لیلی کے دیکھو یہ عجیب
کب تمھارا دل تھا ایسا بیقرار | جیسے مجنون عشق سی تھا اشکبار
کب کیا میرے لئے کپڑونکو چاک | کب ہوئی میری لئے تم دردناک
کب ہوئی میری لئے بے خواب و خور | کب پھرے تم خوار و خستہ دربدر
کب ہوئی میری لئے تم چشم تر | کب پھرے روتے ہوئے با درد و غم
کب ہوئی میری لئے اندوہگین | جیسے فرقت سی پسر کی بالیقین
میری خاطر کب کیا ہستی کو خوار | مفت مین عاشق بنی تم نابکار
ترک تمنی کب کیا مال و منال | کب ملایا خاک مین جاہ و جلال
واسطی روٹی کے تم در در پھرے | سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے
مثل روٹی کے نہ تھا میرا خیال | نسبت حق کا بھی ہوتا ہی حال
تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو | یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو
گر پڑھا تمنے تو علم بے عمل | بیشک و لاریب تم تھی سب دغل
کیونکہ نیت مین خلل جب ہو پدید | پھر عمل ہو کسطرح تمسے سعید
اس خلل کی کچھ نہ کی تمنے دلی | وقت ضائع مفت مین تمنی دیا

کیا نہ بھیجے ہمنے دانا تھے لبیب | نبض باطن دیکھنے والے طبیب

قولہ تعالی وحسن اولئک رفیقا

دیکھ لو لفظ حسن قرآن مین | ہمنے بھیجا ہے انھین کی شان مین
بنگئے ظاہر مین تم از بس سعید | پر نہ دیکھا دل کو کیون رہے یہ
عیب پوشیدہ کیا تاویل سی | یا کہ پوشیدہ کیا تعلیل سے
نیک سمجھے ساری اپنی حالکو | چلنا سیدھا [illegible]
اسلئے سیکھا تھا تمنے قیل و قال | نقص ہون پوشیدہ ظاہر ہو کمال
یہ نہ سمجھے دل مین تم ای نابکار | ظاہر و باطن سی واقف کردگار
کیا نہ پہونچی تھی نبی کی یہ حدیث | اس سے ظاہر ہی کہ تم ہو سب حبیب
یعنی جسکے دل مین کچھ ہووی خلل | ظاہر اسکا سب ہے ناقص ای دغل

قولہ تعالی لا ینتفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم

کیا نہ دی تھی ہمنی قرآن سی خبر | ہی سلیم القلب پر میری نظر
کیا نہ کی یہ اولیا نے گفتگو | دل مصفا تم کرو ای زشت خو

Marfat.com

بلکہ دشمن جانتے اُنکو تمام — اور غیبت اُنکی تم کرتے مدام — کوئی کہتا یہ ہین سحر بالضرور — کوئی کہتا یہ ہین مجنون ضرور — چاہئے رہنا اُنھون سے سبکو دور

کوئی کہتا حال اُنکا بار یا — یہ نہین واقف ہی از راہِ خدا — کوئی کہتا کچھ نہین مجنون ہی — کیا ہوا گر تابع مسنون ہی

کوئی کہتا یہ خلاف و ثین سب — کیا ہوا گر کچھ ہین بے ادب — اسطرح کی تم خرافاتین تمام — اُنسے نسبت کرتے تھے اے بدلجام

سنکے یہ ارشاد حق اے جانمن — اگر یہ بیتاب ہان سب مبتلا ہین — اسلئے لازم ہی تجکو اے گدا — مثل مجنون ہو خدا پر تو فدا

در بیان محترز شدن طالب حق از صحبت بیدردان

بے محبت کے نہ جا نزدیک تو — یہ محبت کے ہین دشمن زشت خو — یہ نہین تاثیر الفت کے مقام — بلکہ جانین عین الفت کو ضرر

اُس سے واقف واصل محبوب ہے — یعنے الفت سے نہ جو محجوب ہے — کیا محبت یعنے ہے کان نمک — جو گرا اسمین ہوا جان نمک

ہوا گر تو خار الفت سے ہو گل — ہوا گر سرکہ تو اُلفت سے تو مل — مولوی لکھتے ہین کیا شیرین سخن — درد سنے سے ہو تلخی از دہن

از محبت نار نوری می شود — از محبت دیو حوری می شود — اسکو حاصل کرکے چل تو چار یوم — جب تو ہووے بحر الفت غریق

یعنے پڑھ تو یہ حدیث مصطفا — وصل حق تجکو ہو جب ای باخدا

حدیث شریف من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

یعنے ولے من عرف پر کر عمل — جب جاوین تیرے یہ خلل

در بیان امراض باطن کہ چہار اند و مہلک طالب حق اند

چار ہین امراض باطن پس عظیم — پیشتر اُنکی ذرا کراب سلیم

حدیث شریف لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر

اندکے کبر و دگر ہے ریا — مختصر یہ چار ون ہین ای ذکی — اسنے پیدا اور ہوون امر باطنی

یہ تصور بعضہ ہا بعضہ چار ون ہین ای ذکی — ز و حق یہ مثل خدا جو نیکنام — وہ نہین ہی پارسا از و خدا

کبر کو لازم ہی کبر اہی شخصا — غیر کو لازم ہی کبر اہی شخصا — لیک ظاہر مین نہین اس کی خبر

واقف ہر رمز و امانت علوم — کمتر از کم شو اگر داری خبر — این طریق کاملانست ای پسر

در بیان دوا ے امراض مذکورہ یعنی تکبر وغیرہ

کو سان قدا ہ نفسانی خونکی فوز — یعنے کر تو اصل پر اپنی خیال — تاکہ ہووے ورد کبر اہی خوشخصا

کیا ہوا تو نے پیدا اور ہوون امر باطنی — صلب و الدسے رحم مین گیا نور گیا — مضغۂ خون و ان بنا تو بے حیا

اصل تیری دیکھ یہ ہی اے دخل — بول کے مخرج سے پھر آیا بنگل — اصل تیری دیکھ یہ ہی اے دخل

انتہا سن لے ذرا او بدگمان — یہ تو تیری ابتدا کا تھا بیان — انتہا سن لے ذرا او بدگمان

قبر مین تنہا چلا اے نابکار — یہ ندا ہووے آسمان سے آشکار — قبر مین تنہا چلا اے نابکار

Marfat.com

وہ کہان ہے سیم و زر اے بے شعور — جس سے دنیا مین تو کرتا تھا غرور
تجھکو چھوڑا سب نے تو بھی سبکو چھوڑ — کیون چلا تنہا سبھونسے دلکو توڑ
کیا تو لایا ورثنی میرے لئے — کیا بچھاؤن فرش مین تیرے لئے
کیونکہ یہ تاریک ترہی تیرا گھر — سانپ بچھو کا یہان ازبس خطر
کہیگے یہ پھر قبر خود کھائیگی جوش — تو تو کیا اور جائین گر دو بھی ہوش
یعنے آوی قبر کو جس بو سے عار — اصل تیری دیکھ یہ ہی نابکار
حکم دیگا وہ رب العالمین — وی حرارت سی جلا اسکو زمین
کیونکہ وہ کہتے تجھے ہمسے روز شب — اسکو کرنے آج ہوتا فضل رب
رحم کر مجھ پر ذرا بہر خدا — گو کے مدت سے ہو نمین تجھ سے جدا
کیا ہی نسبت مجھ سی تجکو جو تر — مین منفا تجھ مین بو ہی بسر بسر
ہی تنفر سب کو تجھ سی اس گھڑی — ایسی نکلی تن سی تیری بو سڑی
یعنے کرتا مین عرف پر گر عمل — اصل مین تیری نہوتا کچھ خلل
دوستی گر خاک سی کرتا پسر — آج ہوتا یان پہ تو شمس و قمر
یہ دعا کرتے تھے دیکھو مصطفا — یعنے مسکینو نمین رکھ مجکو خدا
یعنے مسکینو نسے ہوتا ہمنشین — تا نہ بھوے اصل کو اے نابنین

حدیث شریف مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

خاک ہو تو خاک ہونے سے عزیز — جب سمجھے ہو اصل اپنی ہو تمیز
جو نہین ہی خاکسار اے خوبرو — دیو ہی انسان نہین جسمین ہو
خاکساری مخزن الاسرار ہی — خاکساری مطلع الانوار ہی
خاکساری سے ہوا وہ کامگار — جس نے دیکھے تو جمال ذوالجلال
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ بے ادب — یعنے حضرت مو وی عالی نسب
خاکساری سی ہو مقبول خدا — ہو تکبر سے تو مغضوب و فنا
گشت آدم مقبل از مستغفری — دیوی ملعون گشت از مستکبری

درمیان سبب کہ کشتن اندرو معالجہ ان

ہر سبب مین کبر کے اے بافطن — شیخ اسعدی گوشوا سے سن ذرا
خوف ہو شیطان سے جسکا دل مین — مال علم و زہد و تقوی ہو سبب
ایسے پنجے مین ظلمت شیطانی کے — جس نے لقمہ ہو دنیا کا
پنجۂ دل و محبت سے [illegible]
خاک شو تا [illegible]
دیکھ فرماتے ہین کیا شیخ نکو شما
عاجزا کر تم اب اپنے [illegible]

Marfat.com

یہ تو سب گل لیک اسمین کیر خار — خار کو کر دور گل سے ذی شعار
یہ ہی دنیا جنت اور زشت پلید — یعنے ہے یہ فضلہ خوان یزید
بلکہ بدتر مار سے بھی ہی سعید — جان ایمان کو ڈسے ہی پلید
ورنہ اسنے کر دئے لاکھون تباہ — یعنے غارت مثل فرعون ہی پلید

حدیث شریف اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰهِ

اسلئے حضرت نے دی سب کو خبر — یعنے یہ دنیا ہی ملعون سر بسر — جو کہ اسکے بیچ مین ہے ہی فنا — وہ بھی ہی ملعون دین مین ہر ملا
دیکھ تو یہ مولوی نے ہی لیا — کیا لکھا ہی دین سے ہو کر خبر — اہل دنیا کافران مطلق اند — روز و شب حق حق و در حق بتان
اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین — لعنت اللہ علیہم اجمعین — سر خطاؤن کی یہ سزا ہی جوان — یہ حدیث مصطفے ہے بیگمان
گر گیا کچھ فخر اسپر ا ہی پلید — تو ہی بدتر خر سے احمق سر بسر — کیونکہ ملعون جسکو فرماوین ہے — فخر اسپر تو کری دیوونی

حدیث شریف اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ

اسکا طالب سگ بفرمان رسول — میر کہنا کب تجھے ہوگا قبول — عبر کر جتنا کہ تجھ سے ہو سکے — ابر کھو جتنا کہ اسکو کھو سکے
دیکھ تو یہ مولوی شیرین سخن — جا بجا لکھتے ہین کیا ہی سگ ہنر — کمتر از کم شو اگر داری خبر — این طریق کاملانست ای پسر

در بیان حقیقت دنیا و بے ثباتی آن

کیا ہی دنیا یعنے ہی باغ خزان — تو ہی بلبل کی نمط ای بدگمان — خندۂ گل کی طرح اسکو ثبات — بلکہ کمتر اس سے بھی ای نیکذات
اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن — قصہ کتنے اٹھینگے یہ سخن — گر دولت آگہ ز معنی آمدہ است — کار و نیت ترک دنیا آمدہ است
ترک دنیا گیر ای فخر جہان — تاکہ پاوی فخر سے اپنے نشان — جب تملک ہی نہین دل کا اثر — مولوی کی قول پر کر تو نظر
ترک دنیا کن کہ تا دنیت دہد — آن بدہ از دست تا اینت دہد — اسکی عزت عین ذلت ای جوان — اسکی ذلت عین عزت بیگمان
دوست اسکا دشمن اپنی جانکا — بلکہ دشمن جان اور ایمان کا — ترک مین راحت ہی اصلی ای پسر — اسکی الفت مین بلا ہی سر بسر
مولوی نے کیا لکھا ہی یہ سخن — دیکھ تو بہتر ہے از دُر عدن — حاصل دنیا ہمین در دسر ست — ہر کہ غافل شد ازین گاہ دوست
ہیچ کنجے بے درد بے دام نیست — جز بخلوت گاہ حق آرام نیست — ترک دنیا کن کہ تا سلطان شوی — ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی
ترک دنیا ہی طریق مصطفا — اس سے غافل کیون ہی تو ای بجا — جس سے رغبت نفس کو ای بدگمان — وہ ادا کی جان ہے تو نے نہ جان
ہوے وہ جس سنت سے دنیا مین خلل — باشقت ہو کچھ اسمین ای دغل — یا کہ جانے اس سے تجکو سب حقیر — یا کہ جانین اس سے تجکو سب فقیر
گر کہی تجھ سے کوئی کریہ سخن — دشمن جان اسکا ہوی سگ من

حدیث شریف مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

جسنے جانا دل ہی سنت کو برا — وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا — ترک کر دنیا کو تا ہوون یاد — مولوی نے دیکھ تو یہ کیا کہا

Marfat.com

ہم خدا خواہی و ہم دنیا دون — این خیالست و محالست و جنون
باوجود اسکے تو اے زشت و پلید — جانتا ہی دل سی دنیا کو سعید
قبر عاشق سی اسکھینگی یہ ندا — مولوی نے مثنوی مین یون لکھا
اے برادر ترک دنیا پیشہ کن — روز و شب فکر خدا اندیشہ کن
اندھی کو دیکھ سے قبر آئین — اہل دنیا کی لکھا یہ شان ہین
نقش دل کر مولوی کا یہ سخن — جب تو ہو دنیا سی واقف جانکن

در بیان فضیلت ذکر و ذکر کنندہ و مذمت اہل غفلت

علم پڑھ کر حق سے غافل جو رہی — وہ سگ دنیا کی روٹی کے پیچھے
دیکھ لے مجرے کو تو اے بیخبر — یہ حدیث مصطفےٰ ہے معتبر
علم سے ہے غرض ای بے بصر — شر سے اسکی ہوا انسان باخبر

قولہ تعالیٰ من شر الوسواس الخناس

پڑھ تو سن شر کو ذرا مرد سلیم — دیکھ فرماتا ہی یہ رب عظیم
وہی خیال ہی یہ دلمین بیشمار — یہ کہان ہون وسوسے جس سے ذی شعار
پڑھکر ہون غافل ای پسر — دشمن ذاکر ہین یہ سب سر بسر
جو ہی غافل وہ ہی مردہ ایجوان — جو ہی شامل وہ ہی زندہ بیگمان
یاد حق ہی گر ہی غافل ایجوان — زندگی ہی موت تیری بیگمان
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر — غفلت اپنی یاد سے آزاد کر
دیکھ فرماتے ہین ذاکر ہوی — مثنوی مین اسطرح سے ای فتی
لیک جو ہین کور دل کر اور خود بین — وہ ہین غافل ذکر سے ہو شمند
لیک سنتے ہین اسکھے اہل دل — وہ نہین سنتے جو خود ہین آب و گل
حق چہ باشد یا آن یزدان پاک — کے بداند قدر او ہر مشت خاک
مصطفےٰ دا تو منے بہتر ذکر حق — یہ حدیث مصطفےٰ سی پوچھ سچ
او او سرمایہ ایمان بود — ہر کہ از یاد او سلطان نبود
یاد او گر نوش جانت بود — یاد او گر نوش جانت بود

در بیان مذمت کسانیکہ اہل ذکر را بحقارت بینند

جسقدر بھیجے ہین حق نے انبیا — سب نے فرمایا ہی دنیا کو برا
مار اسپر عاشقانہ پشت پا — گر تجھے ہی دل سی حب مصطفےٰ
ترک دنیا ہست سنت مصطفےٰ — عاشقان کردند سنت این ادا
جانتا ہی کیا ہی دنیا ای پسر — جو کہ تجکو کر دی حق سی دور تر
سو ہنر گر دل مین رکھتا ہو غریز — سب ہے دنیا تجکو کر دی بے تمیز
چیست دنیا از خدا غافل شدن — از خدا غافل شدن ای مولوی

وہ سگ دنیا کی روٹی کے پیچھے — کیونکہ شیطان ساتھ اسکے باتمیز
یہ حدیث مصطفےٰ ہے معتبر — جبتلک اسکی نہین کرتی دوا
شر سے اسکی ہوا انسان باخبر — جو کہ اسکے شر سی غافل ایجوان
جو کہ غافل حق سی ہوی مردود ہین — سب ہین ناقص علم تیری اے فتا
گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگمان — اور چہ بسیار ہنا ہو تیرے ہاتھ مین
خانہ شیطان ہو وہ دل بیگمان — صحبت شامل تجھے شاغل کری
صحبت غافل تجھے غافل کری — یہ ہی زندہ نام حق سی ای گرام
وہ مرا ہی دست شیطانی حرام — کیونکہ حاصل اس سی ہی شر و گزند
بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی — ہی تبر سو موت سی وہ بیگمان
اک نفس بے یاد گر جاوی جوان — زندگی بازست تر و عارفان
غفلت ازوی یکزمان صد مرگ دان — دمبدم ہین ذکر سے یہ ترجمان
ورنہ ذاکر ہین زمین و آسمان — ذکر سے حاصل ہی شوق
دیکھ فرماتے ہین کیا اہل شوق — این جہان آن جہان فانی بود
دیکھ کیا لکھتے ہین وہ ای بیگمان — خیر یا
چیست سلطانی و ابلیسی بدان — جو کہ گذرا دین مین
ہر دو عالم زیر فرمانش بود — یاد آن جان زینت جانش بود

Marfat.com

دی فضیلت حق نے ذاکر کو تمام | یہ حدیث مصطفےٰ ہے نیکنام | جو حقارت سے کرے انپر نظر | وہ ہی شیطان شکل انسان بہ

قولہ تعالیٰ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ

کیونکہ دشمن ذاکرونکا وہ لعین | یہ بھی ہی اسکا برادر بالیقین | گر نہین اسکا برادر یہ بشر | دشمن ذاکر ہے کیون پھر یہ تیر
طالبا ہرگز نہ کر انپر نظر | مدح و ذم انکے ہین دونو پر ضرر | مدح تیری خود کری وہ ذوالجلال | انبیا بھی سب کرین ای خوشخصال
اولیا سب کرتے ہین یہ التجا | مولوی یہ دلسے دیتے ہین ندا | ہر کسے کو مائل یاد خداست | خاک راہش توتیائے چشم ماست
انبیا کرتے ہین غبطہ ای پسر | رتبۂ ذاکر سے سن تو یہ خبر | جستجو کرتے ہین انکی سب ملک | ذاکرونکی بر زمین و بر فلک
ہمنشین انکا نہین ہوتا شقی | پر شقی ہی انکا منکر ای تقی | مولوی فرماتے ہین دونو حال | گوش دلسے سن ذرا ای خوش خصال
ہان و ہان ترک حسد کن با شہان | ورنہ ابلیسے شہی اندر جہان | ہر کہ با ایشان نشیند یکدمی | روز فردا او کجا دارد غمی
عمرہا خواہان این دولت شدند | سالہا مشتاق این صحبت شدند | صحبت نیکان اگر باشد نصیب | دولت جاوید یابد ای حبیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد | لطف شان در ہر دلی تاثیر کرد | سبز میسازند چوب خشک را | بوی می بخشند رنگ مشک را
جملہ اشراف اند در ذات و صفات | طالب ذات اند باہم عین ذات | ذاکران حق کا یہ ہے مرتبہ | معصیت نیکی سے بدلے ہی خ

قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

خود خدا کرتا ہی ذکر ذاکران | جسطرح کرتے ہین ذاکر ایجوان | ذاکرونکے ساتھ رب ذوالجلال | یہ ہی رتبہ دیکھ تو ای با
شمس کی ہی روشنی اس خاک پر | ذاکرونکی روشنی افلاک پر | ذکر حق سے یہ فضیلت ای پسر | مولوی کے قول پر کر تو نظ
بس بزرگی ہاست اندر یاد او | یاد او کن یاد او کن یاد او

قولہ تعالیٰ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

لطمئن کو پڑھ ذرا دلسے جوان | یہ حقیقت ذاکرونکی بیگمان | رنج راحت ذکر سے ہو ای پسر | ماسوا اسکے ہے دنیا سر

قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا

لفظ کرمنا کو پڑھ ای خوبرو | کیون بنا جاتا ہی خود تو زشت خو | تو تو وہ شہباز ہے سدرہ نشین | آشیانہ ہی ترا عرش بر
دیتے ہین تجکو صفیرین بر فلک | ڈہونڈھتے پھرتے ہین تجکو سب ملک | خاک کے تو دام مین ایسا پھنسا | دیکھکر شیطان بہت تجھ
کیا ہوا وہ رتبہ ای ابن بشر | جس سے تھی مخلوق سب زیر و زبر | تیری تھے فرمان مین سب خاص و عام | کیون بنا آکر کے تو انکا غ
غیرت انسان نہین تجھ مین ذرا | دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا | اسپ ہمت سوی آخر تاختی | آدم مسجود را نشنا
باپ سے تیری فرشتے سرنگون | تا خلف ہوتا ہی تو کیون ای خزون | تو نہین ہی آب و آتش ای جوان | تو نہین ہی باد و خاک ای
تو ہی بس اک امر حق ای ذی سیر | لیک عنصر کے ہی باعث بیخبر | خود کو بھولا خاک جانا ذات کو | کر دیا دن سے مبدل
دیکھ تو ہی ہی گدا تو ہی ہے شاہ | دیکھ تو ہی سرخ اور تو ہی سیاہ | دیکھ تو فرعون تو ہی منصور ہی | تو ہی مغضوب اور تو ہی

Marfat.com

تو ہی دشمن تو ہی اپنا دوست ہے — تو ہی اپنا مغتر تو ہی پوست ہے — خود تو عاشق خود تو ہی محبوب ہے — خود ہی ظاہر خود تو ہی محجوب ہے

تو کبیر تو صغیر و تو امیر — تو ہی دانا تو ہی نادان تو فقیر — ایک ہی تو ایک ہی تو ایک ہی — پرتو لاتیرا ہر جا بھیک ہی

بھیک کے باعث ہی خود تو عزیز — اصل سے اپنی ہوا تو بے تمیز — خود سے غافل غیر سے مسرور ہے — لاکھوں فرسنگ آپ سے تو دور ہے

جسکو جانے ہی وہ ہی خاک پلید — اس سے نسبت کچھ نہیں تجکو سعید — وہ سراسر خاک ہی خاک کثیف — تو سراسر نور ہی نور لطیف

مولوی نے یہ لکھا باز ور و شور — سنکے دام خاک کو تو دلسی تو ر — قطرہ نوری سراپا نور باش — بگذر از غم وایما مستور باش

اصل تیری بھی یہ عالی تزاد — ہوں ملائک جسکے ساجد ہی فتاد — اسکے ساجد ہیں ملک سب مرسلاں — جا بجا فرماتا ہے رب العباد

قولہ تعالیٰ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اِسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

مین نے انسان بنایا ہاتھ سے — روح پھونکی اپنی ذات سے — فخر کسکو ایسا ہوا ہی نیکنام — خاک کا ایسا کہان رتبہ بھلا — اسکے ساجد ہین ملک سب مرسلاں — منکر اسکا پھر ہی کیون رو سیاہ — بھید اسکا جس نے پایا اے عجب — کر نہین یہ نور حق نور الٰہ — از زبان مصطفےٰ سن اے سلیم — نور و صدت سے ہوا وہ با نصیب — دیکھ فرماتا ہی وہ رب عظیم

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ

بھید اسکا حق ہی یہ ہی بھید حق — پڑھ کسی عارف سے جاکر یہ سبق — جو نظر آتا ہی تجکو اے پسر — تو ہی ہی لیکن ہی اعمی سے بصر

خود سے جب تو بیخبر ہی اے سعید — حق کا کیا جانے تو پھر قرب و بعید — حق کا کیا جانے تو پھر قرب و بعید — تو ہی ہی لیکن ہی اعمی سے بصر

در بیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسا کا سن سخن — جب تو واقف حق سے ہوا ہی جانکن — تو ہی معنے جان جملہ عالمی — ہر دو عالم خود تو ہی بنگر دمی

تو ہی معنی برتری از انس جان — ہر چہ بینی خود تو ہی بنگر بدان — در حقیقت خود تو ہی ام الکتاب — خود ز خود آیات حق را باز یاب

صورت نقش الٰہی خود تو ہی — عارف مرشد کجا ہی خود تو ہی — از کمال قدرتش بین مشکلے — کو دو عالم را

نقش آدم را رقم نوعے زند — کو دو عالم را ز و پنہان کنند — لیک اتنا یاد رکھ عالی گہر — فہم

روح کو کرتن سے اپنے تو جدا — جب تجھے ہو فہم اسکا اے فتا — گر کوئی دیدہ کرے اسکا بیان — است ہی اسکا بیان ہی نیکدان

ہو سے تقلیدی بیان جسکا پسر — وہ ہی رہزن راہ حق کا سر بسر — کیونکہ پان سے دیدنی ناگفتنی — گفتنی نہ گفتنی نہ دیدنی

دیدنی سے جو ہو منکر مرد دین — وہ طریقت سے ہوا اعمی الیقین — جو کہ بے دیکھے کرے اسکا بیان — وہ شریعت سے ہی نادان ہیکمان

جب شریعت ہاتھ سے جاوے نکل — پھر کہان حاصل طریقت اے خجل — پوچھ اسکو جا کسی مینا سے پس — گر ہو لبیب و چشم کی کیفیت ہر

Marfat.com

دیکھ فرماتے ہین یہ شیخ جہان
یعنے قطبون کے جو مرشد بیگمان
گر ہمی خواہی کہ یابی این نشان
سر بنہ بر خاک پائے کاملان

یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان
لیک حق اس سے منزہ بیگمان
کیونکہ اسکی ذات ہے از بس لطیف
وہ ہے خالق یہ ہے مخلوق کثیف

لیک اسکو جسنے بوجھا ای پسر
وہ ہوا عارف خدا کا سر بسر
کیونکہ اسکو حق سے ہے اک واسطہ
پر نہ حاصل ہو تجھے بے رابطہ

قرب حق جسکو ملا اس سے ملا
جو جدا اس سے وہ حق سے جدا
اس حدیث مصطفی پر کر نظر
بھید اسکا جب کھلے ای بیخبر

جسنے بوجھا آپکو ای نیکدان
اسنے پوجھا حق کو بیشک بیگمان
جب تلک خود کو نہ بوجھے ای فتا
لاکھون بت دلمین ہون تیرے برملا

یہ تو کر تب گر کرے ای ذی شعور
خود سے خالی ہو کے خود ہو خود دور
جب ہوا تو دور کیا باقی رہا
کر نظر اس قول پر ای با خدا

تیغ لا در قتل غیر حق براند
ورنگر کہ بعد لا آخر چہ ماند
عشق و عاشق را قلم درکش تمام
تا ہمہ معشوق ماند والسلام

خاتمہ مثنوی بدعاء مقبول

ای خدائے دو جہان رسول
مومنون کو مثنوی یہ ہو قبول
گر چکا اب مثنوی عاجز تمام
طالبو دل سے پڑھو اسکو مدام

یہ دعا عاجز کی حق نے کی قبول
از طفیل آل و اصحاب رسول
یعنے اسکو جو پڑھے بہر خدا
درد دل حاصل ہو اسکو مطلقا

تمام شد

فائدہ۔ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھ بیان کر تاکہ طالبون کو اس راہ کے اس سے فائدہ حاصل ہون پس بموجب حکم کے مصنف نے یہ مثنوی کی اور اس کے قبولیت کا یقین ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت و قبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزل

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمد ہین
وہ بہتر ہین شہیدون سے جو قربان محمد ہین

انھون سے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہے
جو تھامین صرف ہاتھون وہ دامان محمد ہین

اتر کر عرش سے آئین فرشتے جو مقرب ہین
برائے پابوس آنکے جو دربان محمد ہین

خدا کے ماسوا جو ہے صفت اوصاف احمد ہین
یہی کلمے گہو دل سے کہ شایان محمد ہین

نہ بھائین پھول جنت کے جو بہتر ہین انھین عاجز
جو دیکھین آنکھ سے خار گلستان محمد ہین

غزل

دیکھو تو ذرا رتبہ والائے محمد
سرتاج ہے ہر دین کی کف پائے محمد

Marfat.com

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو
لوٹین ہین سدا خاک مین شیدائے محمدؐ

تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب
جس دل کو میسر ہو تولائے محمدؐ

صد کوہکن و قیس ہوئے رشک سے انکے
رکھتے ہین ذرا دل مین جو سودائے محمدؐ

عاجزؔ ہہ خورشید ہون محجوب فلک پر
نعلین کف پائے جو دکھلائے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہے
وہی فرمان روائے عرش برین ہے

زبان جزو و کل پر یہ صدا ہے
کہ احمد رحمۃ للعالمین ہے

یہان جو عاشق احمدؐ ہے بیشک
وہی معشوق رب العالمین ہے

ملائک سر کے بل آتے ہین اُس جا
جہان پر ذکر ختم المرسلین ہے

جو مومن ہے اُسے ہے اُنسے الفت
نہین اُسکو جو مردود و لعین ہے

ہوا جو خاک پائے آل و اصحابؓ
وہ بیشک ہمسر روح الامین ہے

درِ احمد کا عاجزؔ جو گدا ہے
شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہے

غزل

ہمین یارسے وصل کی آرزو ہے
شب و روز دل کو یہی جستجو ہے

ہر اک گل مین اُسکا نشان پایا ہمنے
اُسی کی یہ رنگت اُسی کی یہ بو ہے

نہین بھاتین ہین مجکو باتین کسی کی
سُنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہے

ہماری یہ ہستی ہے تیرا ہے پردہ
اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہے

یہ ہے راز مخفی نہ کہنا تو عاجزؔ
نہ یہ ہے نہ وہ ہے نہ مین ہون نہ تو ہے

غزل

یارکی سفان پر فدا ہین ہم
آل احمدؐ کے خاک پا ہین ہم

ہمسے اکسیر کو ہے نسبت کیا
اُسی بے خود کے آشنا ہین ہم

عشق مین یار کے جو ہو بے خود
کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم

Marfat.com

اپنی ہستی فنا جو اُسمین ہو — حق کی سوگند پھر بقا ہین ہم
زاہد ہمسے دیکھیو بچنا — کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم
چشم دل کھول کر ہمین دیکھو — کہین شاہین کہین گدا ہین ہم

اسقدر محو ہو گئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے — کرے ہر سپر نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے
کرے ہے میکشون سے سرکشی کسواسطے زاہد — توجہ گر کرین تجھ پر ابھی میخوار ہو جاوے
وہ بلبل ہین نہین ہمکو تمنا گل سے ملنے کی — نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے
مہوس آنکھ مین مل خاک پا اُس شاہ خوبان کی — جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے
اگر پا دین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکر ہو — ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے

عبث مفلس ہے عاجز دیکھ جا دامان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکھیو گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہین کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار — خُم کے خُم پی جاتے ہین رہتے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آتی تھی فلک سے یہ ندا — دیکھو آتا ہے زمین سے عجب اک نور خدا
شعلۂ نور ہے ایسا کہ نہ دیکھا نہ سنا — جسنے دیکھا وہین وہ طور مظہ ہو کے جلا
حُسن معنی مین وہ ایسا ہے کہ حاشا کلا — حُسن یوسفؑ بھی حیا سے نہین دیکھے ہے ذرا
در و دیوار سے پڑھتے ہین وہ ہو ہو کے فدا — جس طرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہے صدا

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہے وہ شاہنشاہ — جسکے خدام ملائک ہین زہے شوکت و جاہ
دیکھیو حُسن خداداد پہ کرنا نہ نگاہ — ورنہ جل جاؤگے جسطرح سے جلتی ہے گیا
کیونکہ یہ نور ہے وہ جسکو کہین نور الٰہ — مقتبس جسکا ہے ہر ایک نبی سفام و

Marfat.com

لب جان بخش پہ پڑتے ہی نگہ کے ناگاہ
ہو کے بیتاب یہ عیسیٰ نے کہا کھینچ کے آہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین بھی رقص کناں کہتی تھین اے شاہ امم
دید تیری نہین ہے دید خدا سے کچھ کم
وہی جلوہ ہے وہی نور وہی فیض اتم
ہے منور یہ ترے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کرین یان پر پیہم
فرش آنکھون کا بچھایا کرین ہم سب باہم
اُسپہ بٹھلایا کرین آپ کو اور چومین قدم
روبرو آپ کے اسکو پڑھین باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہین آدمؑ کہین حوا کہین تھے اسرائیلؑ
مئے وحدت کی لگاتے تھے کہین خضر سبیلؑ
کہین کرتی تھین قدمبوسی کو حورین تعجیل
کہین پڑھتے تھے کھڑے صل علی اسمٰعیلؑ
کہین یوسفؑ کہین ادریسؑ کہین عزرائیلؑ
کہین مشتاق کھڑے دید کے روتے تھے خلیلؑ
وجد مین آکے لگے کہنے وہان پر جبریلؑ
صور مین پھونک دو اس بیت کو اے اسرافیلؑ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بہر وصال
نور وحدت سے صدا آئی کہ آ میرے جمال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے اے ظل جلال
عقدہ یہ ہمپہ کھلا جز ترے سب وہم و خیال
فخر سری دانا سے تو مشرف بہ کمال
غور کر دیکھا نہین کوئی ترا مثل و مثال
عاجزا غیر سے کر اسمین یہ تو بحث و جدال
روز و شب دل سے پڑھا کر اسے بے قیل و قال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قطعہ تاریخ طبعزاد سید فضل حق صاحب ساکن اُترونی سنہ ۱۳۸۰ھ خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ اینہم بر مزار شریف کندہ است

آشنائے بحر عرفان مخزن فضل و کرم
حضرت عبدالصمد کشاف اسرار قدم
ہادی راہ طریقت آفتاب معرفت
مظہر نور حقیقت مصدر فیض اتم

Marfat.com

جوہر تیغ شجاعت مجمع علم و حیا
معدن جود و سخاوت صاحب سیف و قلم

نقشبند و صاحب ارشاد در ہر سلسلہ
داشت نسبت باجناب نامدار محترم

روز یک شنبہ بتاریخ سوم وقت زوال
در محرم شد ازین دار فنا سوے ارم

در فراق صورتی آن قدوۂ اہل وفا
بود طالب ہر یکے در رنج و اندوہ و الم

بہر تاریخش سر ہاتف فرو گردید و گفت
کعبۂ اہل طریقت قبلۂ اہل کرم

۱۲۸۰ ہجری

Marfat.com

الف باسے وہین

الف ایک بورنگی ساہین — ہرگت ہین دا کی پرچھاہین — جہان دیکھو تہان روپ ہی نیارا — ایسا ہے بورنگی پیارا

وہین کہے تو کیا کہے کچھ کہنے کی نہین بات — سمندر سہایا بوند مین اچرج بڑو دیکھات

ب بن گرو کھون بھید نپاوا — دھرتی سے اکاس لو دھاوا — پہلے پریت گرو سے کریے — پریم ڈگر مین پگ تب دھریے

بن گرو وہین لیت ہی جوکو ڈلسن رنگا — یہ بچ کے تم جانیو دونو اور سے جاسے

ت تب جوگ ترا بن آوی — جب بیرن یہ دُبدھا جاوی — وہی ہے من مین پکٹ گیان — جن سب لہین کیا ہے مان

جو منکی مین مین چھپے اور تین تین کا بندھا — وہین صاحب لہین ملین تنکت لاگی ڈور

ث ثابت ہوی دھیان جو لاگی — آپوی آپ بھرم سب بھاگی — اجیا جاپ نو جپے رہ بھائی — چھوٹ جاوے درین کی کائی

وہین کہت ہو جاپ بیٹھو رہو دھیان لگاے — سرت پھرت دوراہے برتھا سانس نہ جاے

ج جگت مین اور بیٹھون — جب تو مین اکلا کریہون — اپہن تو دوجے سنگی نہین کوی — دن دو پھر تن بیڑ نہ ہوی

کہنے کو تو پانچ ہین اور ہین وہ پورے تیس — اٹھین کے کارن ناٹ اپہن تو جگ بیس

ح حد بھرے یہ بھول ہے تیری — ایکو بات نہ مان میری — تب لگ تن نامین بیرت اور من نامین مرجاد — جیتے کو وہ بلا مدھ ماتا

کمان گیانی بدھ تیری اور کمان گیا چیت — ایسی مایا پاسیکے جو ہرے کی نہ ہیت

خ خاوند کیا کہین ہے نیارا — مونہ دیکھ تو دسون دوارا — سبھی سانج ہمین بچین اور ایسے ملے ہین راگ — پرجا ستہ ہوسے بیٹھے راجا

دال دیا من مین جو راکھے — پریم کا رس کیسے ناچاکھے — وہین جگت مین آکے کر یو ناتو ہان — جن دوکھ جانے نہ پرم کی گانس

دال دوکھ جب لگ نہین جاوے — کتنون چہے کوئی من بہکاوے — جب لگ تن نامین بیرت اور من نامین مرجاد — ایسے منیہ جنم کہو اجہ ناسی

ر راز مین تجھ پر ایسا کھولا — جیسا کچھ منصور تھا بولا — سو سب رہا تو مین کورا — جان پڑی تب گیت لے گئے چورا

لالچ کا کا جر نین دیے سو نہین کو اسے دیکھو — وہین گت کیسے بھلا دے جن پیا کا ہووے

ڑے زرد دیکھ تو بھولا راہی — سلوی نیس کا رتنا جاہی — یہ تن کا مرتہ ہو جو کھا — مست ہے سب سنکا دل دیکھا

ہوان سے کا کہہ آوا گا اور یہان کیا کا آوا — من مایا دیوے کیسا رہا بھلاوے

ن سبچ کا سیکھ لے لنکا — کاہے پھرت ہرا ہرا بیکا — سوچ فکر انہین ہے سبیرا — تن کو ستا مین کردے ڈیرا

Marfat.com

لاکھ جتن کا جتن ہے سو وہمن دیا بتاے | جو سائین کرپا کرین تو سبھی بات بن جاے

تھین تھورتن مین ہے جیکا | ابھی لو نہین پہچنے وہیکا (شناختی ۱۲)

شاد سے کچھ نہیں نہین اور چورون سے بہوار

ساد دھیرج ساد دھ کو چاہی | کٹھن پڑے ناکھوسے کاہی (مصیبت ۱۲)

آسن مار کے بیٹھ رہو را کھو من مین دھیر (فقیر ۱۲)

ضا دضرورت اتنا سیجیے | نس دن نادن بنی کا لیجیے

وہمن جگت مین آئیکے جامین کچھ ہو گیان

ظالب تو کہان ہے پورا | پریم نگر کا لانکھا نہین دھورا (عقل ۱۲ پہنچے ہوئے ۱۲)

پیر نگر کو پہونچ کے بنی نگر کو جاے

ظاہر باطن ہے وہی | وہی وہی سب وہی وہی (پیر مرشد ۱۲)

پریم کی ندی گہری جو کو ڈوبے پار

مین عشق کا بیڑا ہے سنیارا | وہان دوجی کا نہین گذارا

گل سانکری بہت ہے اور بیری ہر سنگانون (دشمن ۱۲ تنگ ۱۲)

تین غرور نے کھیل بگاڑا | دیکھ پڑا نا پیستم پیارا

بادی مین کہ کیا رہا گلے رکھا ہے دانون

ف فرمان طلب کا ایسے | کاگھو لیکر پی کے جیسے

آگے تو کہو نائتی اور ابہون کہت ہون چیت

ق قول تیرا ہے جھوٹا | اور ڈھنگ جو ہی سو انوٹھا (قول قرار ۱۲ نرالا ۱۲ بہت گندا ۱۲)

جو مست کا تھا بھوا دا کی کون ہے بات

کاف کرم اُن بڑا ہے کینا | بانکھ جنم ایسا ہے دینا (بخشش ۱۲ آدمی ۱۲)

وا کا بدلا ایک ہے سو مین دیون بتاے

ل لوبھ کی چھوڑدے باتین | مین جو کہی ہین سکھ کی گھاتین

جو تو پریم کے رنگ مین تن من لے رنگاے

میم محبت جیسے من مین | گھر مین رہے رہے جیسے بن مین

جا کے ہر دے لگت ہی وہمن پریم کا بان (گھاؤ ۱۲)

۱۱۰

Marfat.com

نون نہین دوجا کوؤ جگ مین | آپوی آپے مائی سب مین
ہیت چیت سے سن لے یہ بینا | کھل جئین توری دھیان کے نینا
دل — دھیان ۱۲ یعنے این بیان ۱۲ — آنکھین ۱۲
وجہن کہین سو بوجھ لے ابہین ہے یہ بوجھ | اکدن یا ہی بوجھ تین ہوئی پر سوجھ

واو وہی اک یار ہے تیرا | تہکی گلی کیے نہین پھیرا
دُرجن تھے سو میت بنائے | سمجھانا مورے سمجھائے
دشمن ۱۲ — دوست ۱۲
مین جانا تھا چتر ہے تو ہے بڑا نادان | کتنون مین سمجھاوت رہون ایکو کی نہ کان
عقلمند ۱۲

ہادی ایسا تون پائے | انہون سے اپنی چیت نہ لگائے
یہی سوچ مو نہین ادھکاری | دیکھی کا گت ہوے تہاری
بسیار
دھیان ۱۲
یہین کی ہاری ہار ہے یہین کا جیت اجیت | وجہن کہین سو مان لے صاحب کے کریت

ی یاری ہر سے جو کرنا | یہی انچھر ہردے بیچ دھرنا
بنت بنت بن جی ایسا | کوئی دنن منصور تھا جیسا
نام درویش کامل ۱۲
وجہن انچھر ایسے کہے ہین سادھن کے ہتھیار | برہا کے میدان مین پت کے راکھن ہار
عشق — آبرو ۱۲

تمام شد الف ہاے وجہن

بھجن ہاے من تصنیف جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ محمد عبدالصمد صاحب قدس سرہ عرف رنمست خان صاحب

بھجن

جاگ رے مورکھ سووت کا ہے | دیکھ تو جگ مین ہووت کا ہے
لاکھ بار کہو سمجھایو دھیان مین تورے ایک نہ آیو | منھ پھاڑے دھرتی تو ہے بیٹھی اورونکو تو روت کا ہے
تین تلوک اور صاحب تو مین تو ڈھونڈھے ہے مو مین تو مین | اندھرا مورکھ دیکھت ناہین دیکھ تو مین بولت کا ہے
نحن واقرب مالک بولا من عرف نے یا کو کھولا | بیگ سے یا کو بوجھ رے مستا ناحق جنم کو کھووت کا ہے

دیگر ۲

اجپا جاپ جپے جو بھائی | ہر کا درشن بیگ وہ پائی
پہلے دھیان ترکٹی باندھے اونگ کنول مین چت سے سادھے | جیسے تکت بلائی موسی ایسے ناک لگائے
اونکینی کی چندا اوبین چاند سورج یہ دو ڈوبین | سندر مورت سید گیان کی انہد ساتھ سنائی
انہد مٹے گیان مٹ جاوے سوہنگ پورن جب پھر جاوے | پاسی آگے کہا کئی مستا ایک ہے ایک لکھائے

دیگر ۳

یہ دنیا ہے رنگ برنگی یا سے بچکر چلنا سے

جو تو عاشق صادق مستا سب پر لعنت کرنا رے | لاکھ طرح سے تیرے ہووین تو مت انکا ہونا رے

Marfat.com

دیگر ۴

گھٹ ہی مین پایا ٹھاکر دوارا پاتھر پوجت کارے گوارا

کاشی ڈھونڈھ بندرابن ڈھونڈھے ڈھونڈھے ملک پسارا
جب لگ کرے نہ بھانتی گھٹ کی کبھو ملے نہ کرشن پیارا

کنول مندر کا نیوک بنکے پانچون پنڈن سے جامل تو
مار کے کنس کو جب بس کرے تبھی ملیگو کرشن ہمارا

لاکھ بارہ سو پنچا جانچا گرہ پران مین بھی پانچا
مان کے سب سیوک منتا جب ہو پوج پہ مورکھ ہارا

دیگر ۵

کاہے کو سادھو کا ہو سے لڑیے
من کے بیری سے کیون نا بھڑیے

یہ بیسمی تیرو جنم سے پہلے
نیک چوک مین تو کو گھریے

پل چھین کو یہ تیرو دل یو
پاچھے سے یاکی مان مین مریے

ہجرا منتر کو مارے منتا
سور بیر کو یا کو مریے

دیگر ۶

کاہے کا بامھن برہم سنچینا سادھ سنت کا ساتھ نہ کینا

بامھن وہ جو برہم گاوے برہما مین کھوج لگاوے
آپ مٹے اور جگ کو میٹے وہ بامھن نت جینا

سوت دوار بامھن بن بیٹھا دیکھ سوت پھر منہن اینٹھا
مال منا اورن کا چھینا اپنو کبھو نہ دینا

ماس کھائے سو بامھن ہوئی مدھو اپنے ہر پائی
یاکو سانچ جو جانے نہ منا بامھن نامین جان کینا

دیگر ۷

ہمکو ملت نہین موہن نگری

کیسی کروں اب کہو موری سجنی بیتی جات موری ہیل لگری
پیا ملن کے ہوت شگن ہین کاگا بولی لندن نگری

مست سکھی جیون چل بن مجھری
بیگ خبر لو پیتم ہمری

دیگر ۸

گرسے ملکر آپ سے چھوٹے ہر سے ملکر گرسے
لاکھ اپاد سے یہانتک پہونچی جب ہو پریت مین چھوٹے

برہا جت دیس کا راجا راج دوی مین آن براجا
گیان کی فوج توپ دھیانے مین تین دو ماری لوٹے

پریم کی بازی جب ہم جیتی نام نرنجن کی پولائے
چرن گورو سے جاجگ دیکھا پھر ناجگ سے ہوٹے

دیگر ۹

ناہم ہندو ناہم ترکا ناہم بالک ناہم بڑھا
سب مین ہم ہین سب ہین ہم مین جو جانے سو بڑے گرکا

Marfat.com

پریم کا باج تو پریم کا تا نا جات بنا کیون اُلو برہ کا
پاپ دھرم سے مستا جھوٹا دیکھت ہے یہ ہر مین ہر کا

دیگر ۱۰

ابھو چیتو سادھو بھائی کال ہونڈ پہ دیکھ پھر آئی
پیٹ کے پاپی نکھ کے بھگتا لعنت یہ تیری بھگتائی
جگ سے روٹھے پیت ہوت ہی ایسے روٹھے ہوت رہائی
مستا کور بھئی اب سادھو ساچ کہو تو ہوت لڑائی

دیگر ۱۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہر ہر کرے اور گرو کو دیکھے اسکو ملتا پیارا ہے

نام نرنجن کا مدھ پیوے دھیان کرو مدھ دارا ہے
پاک رسول کا عاشق ہووے وہ ہے سکھ متوارا ہے
الکھ لکھے اور سب کو بیٹے اُسنے گیان سنوارا ہے
پٹ بھیدن کے چت سے کھولے پھر کیا صاحب نیارا ہے
کیا ہے اچرج دیکھو سادھو بوند مین سمندر سمایا ہے
جو کوئی اسکو پہچانے مستا وہی گرو ہمارا ہے

دیگر ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہے دیکھو سادھو اناہد باجا بجتا ہے

اس انہد مین لاکھون باجے اسکو کوئی نہ سُنتا ہے
اس انہد کو جو کوئی سُن لے رعیت سے شاہ بنتا ہے
پہلے دل مین چندا دیپ جگمگ جگمگ کرتا ہے
اسکے اندر ہے ایک مورت برلا کوئی لکھتا ہے
سب مستا دل کے اندر گرو سے سیکھو اسکا منتر
بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگر اسر کو ڈھنڈتا ہے

دیگر ۱۳

موہن میرا ہے نرنجن پردیکھن مین نہین آوے رے

ہر آوے ہم جاوین سادھو ہم آوین ہر جاوی رے
مستا ایسے آون گون مین دیکھن کہان سے پاوے رے

دیگر ۱۴

سوچ سمجھ یک دھرنا یہ کیل کٹھن ہے چلنا

ایان بھگت ماریت ہین نوٹت ہین پل چمن مان
ہووے یا دوان سے لایا واہی کو رکھ لینا
مستا پریم کا پنتھ نیارا راہا پہ جا جا جا

۱۱۴

Marfat.com

دیگر ۱۵

کاہیکو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج لگے

گھومت پھرے ہرتا پھرے ناحق جنم گنوائے
من مین توری بات لگی ہے اب ہاتن تب جیہے
من مین اپنے سوچ سمجھ لے جوت مین جوت ملیے

اپنو درپن مانجے نہ مورکھ ہرکو درس کب پیئے
جوہاٹ صاحب من بھاوے وہی بات لگیے
جو میٹے آپ کو مستاوہی وہ رہ چلیے

دیگر ۱۶

ہورے فقیرا پہلے ماٹی جب تو پاوے پریم کی باٹی
جیون گرو کے رچکر کاجی دیکھ پڑھی پھر گیان کی پاٹی

جب لگ ماٹی ہو ناسادھو کبھو اُٹھی نادوی کی ٹاٹی
اگر بھ دکھاوے سے بچ مستا بیری وٹی یہ ہے گھاٹی

دیگر ۱۷

جو رام رٹ جانے نہین بھجن ہُوا تو کیا ہوا

پوتھی بغل مین داب کر کہتا پھرے ہے گا گیتا
ہوگی گیا مین سیوے کپڑے رنگے ہین گیروے
سیلی والفی ڈال کے بن بیٹھے ہین گے شاہ جی
ٹھاکر دوارے جائیکے پوجین سبھی ہین مورتین
جو باٹ پوجا کرتے ہین اور نام پایا گرو کا
چیلے مین بیٹھے جائیکے اور من پھرے ہے سب کہین
بھنگین شرابین پیوتے چلمین اڑاوین چرس کی
ٹیڑھی بانکی ہے سپاہ لڑتے ہین سب جائیکے
پڑھ کر کتابین بہت سی کتا پھرا ہے اور کو
مسجد مین جاکر زاہدان سجدہ کرین ہین دمبدم
قاضی عدالت بیٹھ کر تا عدل ہے اور کا
بندہ ہے کرتو بندگی جب تک تری ہے زندگی
یہ مست بورا ہے بڑا کتا یہی ہے ہر گھڑی

اپنی کہا جانے نہین پنڈت ہوا تو کیا ہوا
من کو رنگتے ہین نہین کپڑے رنگے تو کیا ہوا
دل کا کفر توڑا نہین جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا
برہمن تو ہر جانا نہین پوجا کیا تو کیا ہوا
اُس گرُ سے تو محرم نہین جو گرُ ہوئے تو کیا ہوا
پر دل تو چلے مین نہین جوتن ہوا تو کیا ہوا
پر وہ نشہ پیا نہین بھنگر ہوا تو کیا ہوا
گھٹ کا ٹھگ مارا نہین باہم ہوا تو کیا ہوا
حق الیقین جانا نہین عالم ہوا تو کیا ہوا
اور دل تو جھکتا ہے نہین جو سر جھکا تو کیا ہوا
اپنا عدل کرتا نہین عادل ہوا تو کیا ہوا
گر بندگی کرتا نہین بندہ ہوا تو کیا ہوا
اور آپ اندھا ہو رہا جو کہہ گیا تو کیا ہوا

دیگر ۱۸

سب کے رنگ ہیں ایک جیسے

Marfat.com

کنج محل مین بیٹھو سانورا سب سکھین کو ٹیرے — جو سکھیان وا کے دُھنگ پہونچین اپنر رنگ کو ہیلے
کنج مین لکو آپ سانورا پیری کیور کھوارا — جون جون پگ مین دھرون سجنی مار کھوہ پاچھے ڈولے
چیت سرت کی گھڑی بنائی مایا دھری وا مین بھاری — دھیان جتن کو جندرا دیو برلی سکھی وا کو کھولے

دیگر ۱۹

کاہیکو ہر کو بھولیے — ہر کے بھلائے دُکھ پیئے
جو منوا ہر گُن گاوے جسنم جنم سکھ پیئے — آپ کو میٹ جگت کو میٹے جب ہی ہر بھیئے
مورا کہا جو مانے ناستا — پھر پاچھے پچھتیئے

دیگر ۲۰

ابھو سوچ کہان سے آوے یا سے پاچھے پھر کہان جاوے — آو جنم سے پہلے سدھ کرمدھ انت دو دھر جاوے
اپنی گت جب پوچھی سادھو یہ جاسے راجا بنجاوے — کرم لکھا نہین میٹے رے مستا مانس کا پاتھر ملجاوے

دیگر ۲۱

سادھو دیکھو اپنے ماہین — گھٹ مین ٹری کلا کی پرچھائین
گرچھیا سے دھیان یہ آیا ایک ہے ایک بہت ہم گایا — آنکھ کھلی جب دیکھا مستا وہ ہی وہ ہی سائین

دیگر ۲۲

سوچ تو مورکھ اپنی من مین — تاک لگی کال کی تن مین
کرن ہے سو بیگ سے کرلے پھر نہ بنیگی کچھ داون مین — مات پتا اور کٹم سنگاتی پھینک دین سب کونے مین
مرتو مستا مرن سے پہلے — ماتھہ پیری ماری چھین مین

دیگر ۲۳

سادھو کیون تو رچے مایا مین — رچے بسا رہے رہین باجی ہاری
جاپ کے گدھ پر توپ دھیا دھرن گیان کا گولا ڈارے — پریت کی رجمک دیکر سادھو تاک تاک ہی کو مارے
لوبھ پاپ اور توپ بھول کی گربھ کا گولا بھر کے — مایا اگن سے دیپک فلیتہ بیری گدھ
دونو دل مین جدھ پڑا ہے برہا سور لڑا ہے — ایسے سور کے بل جا مستا دل بیری کو مارے
نام کرودھ اُٹھا کر بیر اگیان کو مارن آسے — بان برہ کا لے کر مستا ان دونن کو مارے

دیگر ۲۴

پیم گنوا پرودھ کی مایا — پرودھ کا ساتھ جو میلی ساتھے

Marfat.com

کنول کنوا اور راجیت پہاری پریم کا جل واہن ہے بھاری
گیان گگر یا بیگ سے بھرلے پھر پاچھے پچھتا وے
لیج سانس کی بھٹی پرانی من کھنڈا تن اترا پھوٹا
دوجی درمن گھاٹ کو روکے جل کیسے بھرے پھر نارے
شبد گرو کی انڈوی بنا وے رب نام کا کرپا
لیج شریعت سے جل سیکھو ست سکھی بھرلاوے

دیگر ۲۵

سنگھ صاحب دیکھ ہمارا
بھٹک بھٹک تین جنم کو ہارا

کام کرودھ لوبھ کی ناٹ کھیل کئی دیدا سب ماٹ
جب لگ نہین اُنکے سادھو کیسے دیکھے پالن ہارا
تن ہو جرجرہ من ہو بھگنا دھیان گرو رکھوارا ہو رے
جگ مین بیٹھے ہر کو دیکھے جب ہو سادھ پیارا
اگر لچھیا بن کچھ ناہو وے ناحق مورکھ جنم یون کھووے
جو منرا آگی گرو کے ستاوہ ہے رام تمہارا
مُنہ کے کہے دھرتی گرے جیا کی جڑ ہے اکاس
بھیتر بھیتر جر مرے سو ہے پکا داس
تن سوکھ پنجرہ بھیو من بھیو سودا سار
بلی بیٹھی ٹاک مین گرو بچاون ہار
گیان بکے پنکھ دھیان کے بازو ست گرو دیے لگائے
سوا چڑھو اکاس پہ بلی رہی لجائے
گرو گیان سوا بھیو گر کی لچھیا پائے
ایسے گرو کے چرن سے مستا دھیان لگائے
ہر ہر کرے اور سب کو نیا گے
بیری واکو دیکھ کے بھاگے

پدر اگنی سشیام کلیان

ایک جوا ہم کھیل چلے تن من دھن سب ہار چکے جی
تن وا دیا پریم دی باٹ گیان کو تیر نکال چکے جی
کہت ہین مستا یا تن بھیتر جیت سُرت سو بار چکے جی
لاکھ کتاب اور پوتھی پانچ دوہرہ کہنی جھوٹی کرن سانچ
دھیان گیان سے کچھ نا ہو وے
جب لگ آپ کو تو نا کھو وے
تن سوکھ تو نبا بھیو رگین بھئین سب تار
روم روم سردیت ہے سو لیلے نام تہار
کہے رب رب من تیرا سوے دیا سے مکت نہو وے

پہلے پریت سے من کو جگا وے ہر سانسا پھر ہر گن گا وے
آپ مٹے اور جگ کو مٹے ہر درشن تب ہو وے
من میلا تن تیرا اجلا پاپی مورکھ گیا تو بھولا
بیگ سے منکو بانچھ رے مورکھ ناہین پاچھے دیکھ تو رو وے
ہر دے مین جو تیرے بستا مالک پل چھین واکو لکھتا
پاکو دھیان جو راکھے نہ مستا پاپ کیا وہ دھرم کو کھوے

تمام شد بھجن ہائے حضرت شاہ محمد عبدالصمد قدس سرہ عرف رمنت خان صاحب

Marfat.com

مثنوی اللہ نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نام جپو رے بھائی
جو تم مین سے کچھ چترائی
اللہ نام جپو دن راتا
غیر کا دل سے چھوڑو ناتا

اللہ نام جپو ہر سانسا
جو چاہو بیکنٹھ کا باسا
اللہ نام سون ہے نستارا
اللہ نام ہے سب سے پیارا

اللہ سا دوجا نہین کوئی
جو کچھ اللہ کرے سو ہوئی
جو کوئی اللہ نام جپے گا
بیڈر دو جگ بیچ رہیگا

جو چت اللہ ساتھ لگاوی
ساری دنیا واکو دھاوی
جو دھن اللہ ساتھ لگاوے
ترت مزدوری اپنی پاوے

جسنے اللہ نام نہ لینا
پھٹ پھٹ یارو واکا جینا
جو اللہ سون نیہ نہ لایا
جنم اکارت آپ گنوایا

اللہ نام کو جپنا کرو
دو جگ کو تم اپنا کرو
اللہ نام کو ہر دم لے جو
جب لگے بسے بھلائی کیجو

ہر دم اللہ نام بچارو
تن من دھن اپنا سب وارو
اللہ اللہ ہر دم بھجیو
اللہ خاطر سب کچھ کریو

ذات پنت پوچھے نہین کوئی
ہر کو بھجی سو ہر کا ہوئی
کنت کنزا جب اسنے کہا
مت سی مدت مخفی رہا

جب کچھ اسکے من مین آئی
انی جاعل کہہ بات سنائی
سنکے فرشتے لاگے کہنے
قالوا اتجعل لاگے پڑھنے

من بھیدی کا بھید نہ جانا
کہا خدا کا ہان سے مانا
انت علیم حکیم کہایا
وہی کیا جو واکو بھایا

اپنے بول کو پھر پھر تولا
حق انی اعلم کہہ بولا
ماٹی کا ایک پتلا کینا
دم نفخت وا مین دینا

جب جی پتلے اندر آیا
شکر خدا کا کوک سنایا
چھینک جو آدم کے تئین آئی
آدم نے الحمد سنائی

یہ سن سب ہی اچنبے گئے
شرمندہ ہو من مین رہے
دن چالیس مین آدم بنا
حیرت مین جنکا جنا

سبھہ گھڑی مین آدم کینا
تاج خلافت واکو دینا
حکم فرشتونکو جب آیا
سن شیطان بہت پچھتایا

کہا فرشتو ادہر آؤ
آدم آگے سیس نواؤ
یہ سن سب نے سیس نوایا
سر رحمت کا چتر دھرایا

شیطان کبر و منی سے بولا
کہہ خلقتنی منہ کو کھولا
کہا اسے سجدہ نہین بھلا
کد کی تیلن کد کا پلا

سجدہ کرونمین ہے یہ کون
بیل نہ کودا کودے گون
اسکی قدر مین بہتر جانی
کس نے پرتشا پانے

ماٹی کہی موتی سیس نواؤ
چونی کہی موی گہی سے کہاؤ
جب وہ بولا خیر انا
لعنت کا طوق اسکو بنا

انت نہ اسنے سیس نوایا
آگ کا پتلا آگ کو دھایا
اللہ نبی کا کہا بجا ہے
ہر ایک اپنی اصل پہ جا ہے

بس سن رے تو بیرا مورے
گھول گھماؤن داری تیرے
کبر غروری بھول نہ کریو
جب لگ بسے خدا اسے ڈریو

کبر و منی جو بہتر ہوتی
لعنت کیون شیطان کو ہوتی
دنیا ہے دھوکے کی ٹاٹی
خاک دھول اینٹ اور ماٹی

Marfat.com

دنیا ہے ساعت کا باسا
نبی خدا جو راضی رہتے
دنیا کا ہے عجب پسارا
ایکن کے سر کٹ براجے
ایک تو کھاوے زرد اسفیدا
کوئی روی کوئی گاوی گیت
جب جم تو کو آن ستاوے
دھی اور پوت نہین کوئی ساتھی
منکر اور نکیر جب آوین
دین ایمان کی پوچھین باتین

اس جینے کا چھوڑو آسا
دنیا کو ملعون نہ کہتے
کہین روویں کہین بجے نقارا
ایکن پاچھے مرگھٹ باجے
ایکن کو نہین بھوسی پیدا
اندھا ملا پھوٹی میت
کوئی تیرے کام نہ آوے
روتے رہینگے سنگ سنگاتی
سن ریک بھید سناوین
تکتک رہوین اپنی گھاتین
سن بری بات نہ پیچھا چھاڑین

دنیا ہے مردار اے یارو
دین کے خاطر دنیا چھوڑو
کوئی ہنسے اور کوئی روی
ایک تو تازی ترنگ کو داوی
ایک تو پہنے ململ خاسا
اس جینے کا کیا بہروسا
ماتا پتا ہوئینگے روتے
بھائی بھتیجے چاچا تاؤ
بھونڈا منھ بنامی ڈراوین
بھلا جواب جو تو سون پاوین
مار گرز تیرا بھوسا کاڑین

دل سے یا کو دور بسارو
اس مردار سے مکھڑا موڑو
کوئی جاگے کوئی سکھ سے سوی
ایک چرھن کو گدھا نپاوے
ایک کو نہین لنگوٹ کی آسا
سن رے میرے پکر پڑوسا
آنسو سے سب مکھڑا دھوتے
کوئی تیرے کام نہ آؤ
دیکھ اکیلا تو ہے ستاوین
سو سو رحمت تو ہے سناوین

کہاوت

اسپر مثل تو سن لے بھائی
ایک پتریا جگ مین مری
یہ میرے کوئی بشنی ہونگے
سن ریک وہ کہہ جو پکارے
کود اچھل تن انکی لاگی
پکڑ کے اسکے کلے چیرے
جیتے سب نے مال لٹایا

خلقت لے لے گور دھری
جو مانگون سو خرچی دینگے
سنے دونون ہاتھ پسارے
دیپک اگنی گاون لاگی
کام نہ آئے تال مجیرے
اب کوئی واکے کام نہ آیا
ایسی کمائی نہ کریو کوئی

منکر اور نکیر جب آئے
جب وہ پتریا نیند سی جاگی
بولی کیا تم خرچی لائے
وہ تو نتھے کچھ راگ کی بھونکے
موت دیا جب انکے گھورا
آنی نصیحت ہردی دہرنے
پھر پاچھے پچھتاوا ہوئی

بات اچنبے کی یاد آئی
پاتریا نے عقل سون پائے
تن تن ناری کرنے لاگی
جو تم مجکو لے نے آئے
مارن لاگے لات دھموکے
بھول گئے مردنگ تنبورا
اپنی کرنے اپنی بھرنے

دوہہ

کر گناہ لاحول کا پاچھے کرے خیال
جو چاہو رب درشن پاؤ
نیکی کرو بدی سب چھاڑو
آپ سے بہتر سب کو جانو
حسد بخل کا ہوس نہ کیجو
اسکا اجر ملے گا آخر

فلیعمل کو عمل مین لاؤ
خودی کو دل سے باہر کاڑھو
پیرو پیمبر سب کو مانو
بھوکون کے تئین بھوجن دیجو
وہ در دنیا صدور آخر

نبی کا کہنا برحق جانو
مثل اللہ کے بتون کو توڑو
ماتا پتا کی خدمت کریو
بڑون کا کہنا ہیگا بجاے
دینے کو تم بہتر جانو

دوسری چوکی ڈومنی گاوے دال بتا
کما تستغیثون پسے تم مانو
مال کی دیکھو الفت چھوڑو
چرن مین اونکے ہر وقت پڑو
باسی رہے نہ کتا کھاے
مثل الذین کو دل سے

Marfat.com

غصہ اور شہوت مارو — حرص کو دیسے باہر کاڑو — اتنی بیچے پہ مان نہ کیجے — مرو تو اچھل گود دیکھ تب کیجے
جو مرنے سے پہلے مرا — دین دنیا کا خاوند ہوا — جیتے جی جب آپا مٹائے — ماریت رب دا کا پکارے
ان بجھل جو عمل مین لاوے — دونو جگ حکم چلاوے — کہے فقیر اسنو رے یارو — اعدا عدو کو مار بچھاڑو
براہے بیری نفس تمہارا — وہ جیتا جن وا کو مارا — جو بیری کو پیار کرے گا — اتم کو بیڑا پار کرے گا
چوکس ہو کے تم جنت جاگو — اس بیری سے کوسون بھاگو — تھوڑا ہنسو بہت سارو — غافل ہو کر تم مت سوؤ
جو بیری سے غافل سووے — لگری پوجی اپنی کھووے — غافل ہو کے فقیر اسویا — اس بیری نے گھر وا کھویا
بیری نفس فقیر کا کھایا — کوکر کی سی پوچھ نہ آئی — ایک راجا کے چار پتر تھے — بہت دنا فہرست مین رہے
کچھ راجا کے جو من مین آئی — سرجودھی پاک بنسی سے — اور گانو کا جوتا کھینا — چرس بیت بل موکو دینا
جب ہم دھرتی جونین لاگے — پاپ دکھ دلدر بھرے بھاگے — بیچ جدے جدے لاگے بونے — لغو جنمین لاگی ہونے
کھیت مین گیہون جاو بوئے — کھیت مین پیڑ ببول لگائے — ناحق باتون لوگ ہنسائے
جیسے بیج لگایا — متصدی راجا کے آئے — گن کرنے کو مود پڑھائے
بھلے برے سب کہنے لاگی — میرے کہیت کی سنو کہانی — وقت جوال کے دیا نہ پانی
پانی دیے کھیت برجھایا — جب کھیتو کو گیون پاکی — جو بے ناگر کاٹن لاگے
جھون ریس سے چور ادھای — رات دنا جو جاگت رہی — وا کا کھیت سلامت ہی
جو کوئی کھیت ہی غافل بھیا — ویکھ کام جو آپنا کرے — جاگت دیر نہ پڑے
مین ہون فاقل کھیت سی سویا — کھیت کٹن کے جب دن آئے — پیادے راجہ جی کے دکھائے
دھول سنگ جب تک آیا — جو پیرے دوسو مین آیا — فوطہ کا پیغام سنایا
کہنے رکاسن رہے جو نا — نیک نگ فوطہ کا کرو — راجہ جی کے غصہ دردو
چار پانچ مین کرنے لاگا — اسنے ایسی دوم مچائی — اگر نہ مجھے سکے بچاؤ
روک روپیہ طلب مین لینا — سبھی کمیرا میرا کرو — گھر باہر سب میرا لوٹا
جب کچھ اکھول لگا مین کرنے — ایسا ایک بستکلی مین دینا — دانت تور منہ چینی کینا
پھر چاہا کچھ حیلا لاؤن — ایک اوتما ایسا بیٹھ دینا — کمر توڑ موری تکوا لینا
انت مین وا کا کہا نہ مانا — ہنسی خوشی مین عمر گنوائی — کرتار ہا جو من مین آئی
وصول سنگ کو راضی رکھا — وا کو بہت ست بھلایا — وہی دیا جو اسنے چاہا
بہت دنا جب لو مین بیتے — ایک سزا اول ایسا بھیجا — جن میرے سر کا کھایا بھیجا

Marfat.com

اکا پیادہ ہے سر نام
رستم سے جن کتنے مارے
جو کوئی جیو رکھے ہی بھائی
کہا اُٹھو کچھ دیر نہ کرو
جب وہ غصہ لاگا کرنے
رو رو دا کے چرن مین گہے
انت اُن مو کو آن پچھاڑا
پکڑ حضور مین مو کو لایا
اونچی پونجی لایا فقیرا
اُن فوطہ مرے منھ پر مارا
تو صاحب ہے سانچا میرا
گھر آئے کی کیجو لاجا
نبی صاحب کو دون ہون بڑائی
جب میرا بول دیوان نے سنا
اللہ کو تو راجہ جان
دوجے عمر فاروق کو جانو
جو کوئی صدق نبی پر لاوے
نبی حبیب خدا کا کہیے

جم کہتے ہین دا کا نام
ارجن بھیم سے بہت پچھارے
کرے ہی وہ سب ٹھکرائی
راجہ کے غصے سے ڈرو
مین پاؤن پر لاگا کرنے
لات دھمو کی بہت سے سہے
بستا میرا نگر اوجاڑا
وہی کیا جو راجا بھایا
جیسے اونٹ کے منھ مین زیرا
مین رو رو سر آگے ڈارا
مین بندہ ہون عاجز تیرا
ای تم ہو سب جگ کے راجا
جن میری پنا پار لگائی
پچھتایا اور سر کو دہنا
جا کا محمد ہے دیوان
افضل اُنکو برحق مانو
دو جگ بیچ بھلائی پاوے
واکی نت بنتی مین رہیے
اللہ نبی کو دو مت جانو

کتنا من مین کیا مین لیکھا
راجہ کہے سوی وہ کرے
دور سے غصہ کرتا آیا
لے فوطہ میرے سنگی ہو
جب اُن میرا گھیرا آگا
انت اُن میرا کہا نہ مانا
کچھ اُن مو پر مہر نہ کینی
راجہ کا جب مجرا کینا
راجا کے دربار جب آئے
اور نہ کچھ موسے بن آئی
جو تو چاہے سو کر مو کو
مین ہون تمھارا چٹ کمینا
جب مین رویا ڈاڑھین مار
انت مجھے اُن آن چھڑایا
محمد کے ہین چار اور یار
عثمان رضی کو دون ہون بڑائی
جسنے نبی کی سیوا کری
جسکے حق مین لولاک آئی
ایک بوجھ کر دا کو مانو

ویسا سخت کوئی نا دیکھا
جیو لیے بن نا وہ ملے
دا سا مو کو ناچ نچایا
راجہ جی کو چل کر دو
دا کو دیکھ مین سکچن لاگا
فاذا جاء کا بھید نہ جانا
رہی سہی سب پونجی لینی
کھوئے دام کا فوطہ دینا
خالصہ پانچون بیل لگاتے
اتنی عرض مین کوک سنانی
پیدا کیے کی لاج ہے تو کو
پھٹ پھٹ میرا تم بن جینا
میرا تھا دیوان سے پیار
اور میرے کوئی کام نہ آیا
فضل اُنسے صاحب نمار
میری نور یا پار لگائی
واکی محنت پوری پڑی
صلی اللہ کہو رے بھائی

احد احمد ایک ہین جان خدا کی نیک
جسنے نبی کا کلمہ کہا
بہت کتابین پڑھ مت اکڑو
ملا بہت کتابین بانچین
ڈاڑھی بڑی سی منھ پر راکھین
مال پرایا ٹھگ ٹھگ کھاوین

دوہرہ

دونو جگ مین وہ نیڈر رہا
چھوڑو کبر غریبی پکڑو
لالچ دیکھ جو بندر ناچین
لقمہ سدا حرام کا چاکھین
فاتحہ دیے کو سون جاوین

لم تقولو آیت آئی
اس پڑھنے مین عمر نہ کھوؤ
بیٹھے بیٹھے بات بناوین
کمر کے تئین پٹکے سے کسین
صرف نحو مین عمر گذاری

میم احمد کا دور کر ہی ایک کا ایک
رسمی علم کو چھوڑو بھائی
تحمل اسفارا تم مت ہوؤ
تب مسئلہ لوگون کو سناوین
کبر سے لوگون پر وہ ہنسین
قل پڑھنے کو گوین تاڑی

Marfat.com

کرکے وضو مسجد مین آوین — مرغی کی سی بانگ نہ لگاوین — لاصلوۃ پر سورہ نہ کرین — آکرین مارین باہر پڑین
ثابت ہوا فقیر اتجھ پر — ہے یہ علم حجاب الاکبر — علم پڑھا اور عمل نہ کینا — پیٹ پیٹ یار وہ کاکا جینا
اور بہت ہین پنڈت دیکھے — ہین پانی سب میری لیکے — گنگا جاکر آپ دھوین — جی کی باتین کہین نہ کہوین
پوتھی پڑھ پڑھ صدف کھاوین — کہہ وہ نرک مین کیون نہ جاوین — پوتھی پڑھ پڑھ کوک سناوین — آپ کرین لوگون کو بتاوین
نرک مین جلین اور پچھتاوین — اپنے کیے کا بدلا پاوین — اتنا پڑھوکے ہے فقیرا — جا پر عمل کر رے بیرا
کعبہ اور رگنگا مت جاؤ — کاہو کے دکھ ماتھ مین لاؤ — آنی من مین سچ بچار و — دل ہے عرش خدا کا یارو
فی انفسکم اسکو جانو — من عرفہ کے رمز کو مانو — اللہ ڈھونڈھو کہین مت جا — اپنے آپ مین اس کو پاؤ
کعبہ مین جو اللہ رہتا — تن اقرب وہ کیون کہتا — وہو معکم جسنے کہا — وہ سب کچھ مین اور مین رہا
جس جس طرف فقیر اوٹھایا — اللہ بن کوئی اور نہ پایا — سن ری فقیر انی والی اللہ ہے پہچانی — انی جانی جب آدم تو ہے جھکے واکو پاؤ

کہاوت دوسری

ایک ٹھاکر نے کوا پالا — واکا مکھ کالینا کالا — کلوا واکا نام دھرایا — پوچی کو دوارے بٹھلایا
وا مین دو مانس جو گئے — کوا دیکھ کھڑے ہو ہے — دور سے ٹھاکر جی نے جانا — ایک ہے یار اور ایک بگانا
ایک کو اپنے پاس بلایا — اپنے کو کر کو سمجھایا — سن کلوا یہ یار ہے میرا — ترین دنا انت کرے ہے پھیرا
تو اس مت کو مت کاٹے — ٹوک دون جو تو وا کو چاٹے — دوجے اوپر غصہ بھیا — وہ لہ کلوا سے کہیا
کلوا نے وا کا پک پکڑا — دانتون بھیتر محکم جکڑا — یہ لگا کہنے چھاڑ دی مو کو — بہت سے ٹوک مین دونگا تو کو
کلوا بولا سن رے بورا — ٹھاکر ہے مجھ پہ تھوڑا — مجھ نہین تیری ہے پروا مو کو — جو بس ہے چھوڑ دن تو کو
ٹھاکر کرنے مد ہے ایسا کینا — جا کو ٹھاکر جی کم چاہین — سیری سو ہین سے بلاوین
ڈور کے والے پنگ کو کاٹون — جو ٹھاکر جی کو کم چاہے — کیون نہ اپنی نانگ کٹائے
یہ کہہ پھر کلوا نے کاٹا — ٹھاکر سون ہن ہنسا رہا — کچھ اپنے کلوا سے نہ کہا
جب وہ بٹو ہو عاجز بھیا — ٹھاکر جی تک یہ مرا آد — کٹون سے مو ہے مت کلوا
ٹھاکر جی تم تر چھا کبو — مین تہارا ہون پیٹ کینو — پھٹ پھٹ [illegible]
شفقت رحمت تین فرمایا — تری فضل کی ہے سو ہے آیا — [illegible]
جب اُن رو رو غدر مچایا — کر کے سفارس داہ بھرایا — پیار کیا اور پاس بلایا
کہا ٹھاکر نے ملتا رہیو — جو بھولے گا پھر تو سو کو — کاٹے گا میرا کلوا تو کو
پہلے ساہتی کو پیدا کیے — پھر ساہتی جب ہوے سیانا — لا یعقل اور پیٹ ایانا

Marfat.com

اندھا حافظ باٹ (راہ ۱۲) مین ڈولے
جو کوئی موکو راہ بتاوے
کہا تو موکو راہ بتاوے
انت اندھے کو راضی کینا
آگے چلے جب ندی آئی
گٹھری وا کی لیکر بھاگا

لاٹھی سیتی راہ ٹٹولے
بیشک وہ جنت مین جاوے
اللہ پاس تو موی پہونچاوے
جوڑا جا نٹھا وا کا لینا
ڈھیڑانے کی وہان چھڑائی
اندھا غوطے کھانے لاگا

رو رو پکارا کہ کوئی آؤ
آخر ان ایک ڈھیڑا پایا
ڈھیڑا بولا تو مت ڈرے
بہت دیا اندھے پر کینی
جب ندی کے بھیتر پہونچا
پانی بھیتر اندھا ڈولے

مجھ اندھے کو راہ بتاؤ
اپنا دکھ سب واہ سنایا
مت رو رو میرے پانون پڑے
لاٹھی پکڑ گٹھری لینی
اندھے کا وہ چھوڑ کے پہونچا
یہ کہے کوئی موکو نکالے

دوہرہ

اوچھے پیر جو ہلے سدا رہے وہ خوار
پونچھ جو پکڑے بھیڑ کی کبھی نہ ہووے پار

کہاوت تیسری

ایک شخص نے طوطا پالا
محنت کر کر واہ پڑھایا
حق کا اسکو نام سکھایا
جو وہ بدمیان ندان کہایا
طوطا مٹھائی کھا کھا پھولا
ہندو ترکا دھاون لاگے
کاہو کے من مین اثر نہ آیا
باتین کر کر لوگ رجھائی
طوطے کو پنجرے بیچ دیو چا
تڑپ تڑپ کر لاگا مرنے

بہت عقاید یاد کرایا
انتر چاتر بہت کہایا
باتین کر سب جگت رجھایا
من سے اللہ نام کو بھولا
پان مٹھائی لاون لاگے
یوہین ناحق مغز جھکایا
ٹکڑے کھائے دن بہلائی
پنجون سے سارا تن پھر نوچا
ٹین ٹین ٹین ٹین لاگا کرنے
آخر کو کچھ کام نہ آوے

دین ایمان کی راہ سکھائی
اوڑ نکر انکو راہ بتائی
ملان پنڈت بہت بلائے
مجلس بھیتر آون لاگا
باتین کہہ سب جگ ٹھگ کھایا
آخر دم کا سوچ نہ کینا
آخر کو ایک بلی آئی
جتنے بید پڑھا تھا بھولا
ایسے بید نہ پڑھیو کوئی
ترت پھرت یوہین مر جاوے

پنجر کے پنجری مین ڈالا
گیان عقاید یاد کرائی
اپنے من سے راہ گنوائی
اپنے طوطے پاس بٹھائے
میٹھے بول سناون لاگا
شیخ مشایخ سب کو لبھایا
دل سے اللہ نام نہ لینا
دوڑ کے پنجرے اوپر دھائی
جب بلی نے توڑا کولا
جاسے دنیا حاصل ہوئی

کہاوت چوتھی

بہت دنا مین نکھٹو آئے
گھر کا گھوڑا بیچ کے کھایا
ایسی کمائی کوئی نہ کریو
بارہ مہینے جو باہر رہے
کہاری جورو مین کیا کرون
ایسے نواب کی نوکری کینی

خالی ہاتھون گھر کو آیا
ایسے نکھٹو جگ سے مریو
کیون نہ جورو کے طعنہ سہے
کب لگ مین تقدیر سے لڑون
جن مجھکو ایک کوڑی نہ دینی

پنجے ٹیک اور ڈال کٹاری
انکی گھر کی پوچھی خیر
جب جورو کے سو ہین آیا
کئی جگہ مین چاکری کی
تین برس مین ساتھی رہا

پیسا ٹکا نہ پونجی لائے
مین کیا کہون اللہ کی ماری
کالا منھ اور نیلے پیر
اپنا بیتا حال سنایا
پر الٹی میری قسمت پڑی
جو دکھ پڑا سو مین نے سہا

Marfat.com

آخر اُن کچھ سوہ نہ دینا
جب جورو نے یہ قصہ سُنا
دھول چہکر جب لاگی پڑنے
لات دہمو کے لاگی جڑنے
ہاتھ پکڑ گل اُسکا گھونٹا
خصم نکھٹو پھوہڑ جو ہووے
کہے فقیر اسیانہ والا
واہ سے خالی رنگ نہ کوئی
کہین زرد کہین نیلا پیلا

شمسی قمری کتا مہینا
اُٹھ کر اُسکو خوب دُھنا
توبہ توبہ لاگا کرنے
چاول سے وہ لاگی چھڑنے
جس کل پڑا اُسی کل کوٹا
کہو تو یہ گھر کیونکر ہووے
تو مکھ ہو تیرا اُجیالا
پانی بن کوئی رنگ نہوئی
کہین لال ہی کہین چٹکیلا
آنکھین کھولکے دلسے بھائی

کچھ دن غیر حضوری مین گئے
جوتی کاڑھ کے سر پر ماری
داڑھی پکڑ گھسیٹن لاگی
کل کل توڑی اور سر پھوڑا
وہ دھما دھم ایدھر اودھر
گو رہے بھائی جورو تیری
بہو رنگی کے روپ مین آیا
دنیا ہے رنگریز کا مندر
پانی ہے سب رنگون اندر
دیکھ جو تجھ مین ہے چترائی

پیسے سبھی ٹھکانے رہے
اور سر پر سے پاگ اُتاری
پیرون سے وہ کوٹن لاگی
مارا بہت گھسیٹا تھوڑا
ای میری میّا جاؤن کیدھر
نوکر واکا فکر سویری
آپکو رنگون بیچ چھپایا
کتنے رنگ ہین واکے اندر
جتنے رنگ ہین یاکے مندر

کہاوت پانچوین

جگ فانوس کی شکل بنایا
ہاتھی گھوڑے وامین بنائی
دیپک ہو جب آیا اندر
جب دیپک فانوس سے جاوے
کہین لیلی کہین مجنون ہوا
کہین اللہ کہین رام کہایا
آپہی گنگ مین نیر بہایا
پھر قاضی ہو قائل کینا
غور کرو اور آنکھ پسارو
یہ باتین مین کیونکر بچارون
مستانہ ہو منھ کو کھولون
یا کہون مین ہنس ہنس کر آہ
بھلا ہے موکو آپ چپ رہنا
سنگار کیے نہین ہوئی
طاعت مین نہ کینی

دیپک بل سب سیر دکھائی
سوجھے تارے سورج اندر
کاہو کو فانوس نہ بھاوے
کہین کلی کہین مدہن سوا
کہین بندہ ہو پوجن آیا
پھر سیوک ہو پوجن آیا
اور واکو سولی پر دینا
ہے وہ محیط ہر رنگ مین یارو
سر پھوڑون یا کپڑے پھاڑون
ہو حضور انا الحق بولون
لیس فی جبتی غیر اللہ
بھید خدا کا کفر ہے کہنا
جاپی چاہے سُہاگن ہوئی
آپ کرپا اُن موپر کینی

جب دیپک ہو وامین آیا
جب لگ دیپک وامین رہے
کہین بلبل کہین پھول ہو آیا
کہین رووے کہین کھلکھلا ہنسے
ماٹی سے کعبہ بنوایا
آپ انا الحق آن پکارا
کون چڑھا اور کون چڑھایا
اسکا بچار کرون کیا بھائی
ہنسون بہت یا آہین مارون
یا با زندہ بولون جانے
ما بندا کو موہے مانو
آپ کرم اُن موپر کینا
کن پایا اور کون کہے ہے
جا پر اُسکی کرپا ہوئی

آپکو چاتر ہوے جتایا
وہ مندر سب جگ کو بھایا
ہنسی خوشی جگ واکو کہے
کئی بھانت اپنا روپ دکھایا
وہ پیارا کئی رنگ مین بسے
آپ ہی آپ ان سین نوایا
کیا بدنام منصور بچارا
آپ ہی وہ کئی روپ مین آیا
آپ کو اپنی چھب دکھائی
کاہے سناؤن کسے پکارون
سبحانی ما اعظم شانے
لا تعرفہم غیر ہے جانو
تب مین نے واہ کو لینا
ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہی
طاعت مونڈ پکڑ کر روئی

Marfat.com

سکھ سنگار کیے نہین ہوئی
جاپی چاہے سہاگن ہوئی
واکی بات ہے اپرم پارا
کیا لکھون مین بارم بارا

زہرہ گنڈیکو پاس بلایا
کنونون مین خاصونکو لٹکایا
یہ کہنت جسنے کہی ہے یہ فقیر الجائے
جاپی چاہے آپسے سونے لیوی جگائے

دیگر

نقل ہے کہ ایکروز خواجہ جنید
کہ جس سے کرم کی ہی سبکو امید
بدل سیر کی شہر بغداد مین
وہ نکلے تھے بازار آباد مین

کہین چوک مین آکے دیکھین تو کیا
حکیم ایک بیٹھا ہے لیکر دوا
بڑی شان کی ایک بچھائی اوپر
دوا یونکا صندوق وہ کھولکر

دوا دردمندونکو دیتا تھا وہ
کچھ اُسکی قیمت کا لیتا تھا وہ
دوا کے لیے خلق اُس آس پاس
جمع کھڑے تھے بہت بیقیاس

جو دیکھ اس تماشے کو خواجہ جنید
پوچھا اُس حکیم سے ای آگاہ بھید
یہ کیا چیز تو بیچتا ہے مگر
کہ جس شے کے بدلے مین لیتا ہے زر

طبیب ہنرمند نے یون کہا
مجھے حق یہ بخشا ہے رب العلا
پیمبر کا بھی قول ہیگا بجا
ہر ایک مرض کو ہے دوا و شفا

دوا ہر مرض کی میرے پاس ہے
کہ جس سے غرضمند کو آس ہے
خواجہ جنید نے اُسے یون کہا
مجھے ایک خواہش ہے گر ہے دوا

جو اُسکی قیمت کہو سو مین دون
مگر اُس دوا کو بہر طرح لون
کہا وہ دوا کونسی ہے کہو
کہ تمسے ولیکو ہوئی جستجو

کہا اُسکو اُسوقت خواجہ جنید
گنہ کے عمل نامہ ہووین سفید
کہا ہان مین رکھتا ہون وہ بھی دوا
مرض معصیت کا شتاب ہو شفا

حکیم اپنے دل بیچ کہنے لگا
کہ ہے مصلحت اُنسے کہنا دوا
کہ ایسی دوا کے خریدار گان
ہین ایسے ولی صاحب اسرار گان

اُنھون سے چھپانا دوا کفر ہے
بتانا اُنھون کو دوا شکر ہے
تب وہ یون ادب سات کہنے لگا
جو تھی اُسکی اشیای نادر دوا

در بیان اشیاے گوید

توکل کی جڑ اور صبر کے پات
یہی اُسمین ملا دیجے باونبات
ہلیلہ حلیمی کا اُسمین ملاؤ
بلیلہ بھی دلجوئی کا اُسمین بھاؤ

کھرل معرفت مین یہ سب ڈالکر
بھی دستہ سے توفیق کے پیسکر
جب یہ پانچون چیزان ہو جائین ایک
جہی بعد ازلو مرشد کی خدمت کی دیگ

اور اُس دیگ مین سب چیزیان بہا
کوشش کے چولہ اوپر دیجے چڑھا
نیچے اُسکے پر شوق کی آنچ کو لاؤ
ریاضت کا خوب اُسمین آنی دوتاؤ

بعد از صفا دلکے صحنک مین لا
محبت کے چمچہ سے دیجے ملا
ٹھنڈا ہوئی پر اس دوا کو تمام
رکھے ربط مین جو کوئی صبح و شام

مرض معصیت سے شفا پائیگا
شفا پاویگا وہ بہ فضل خدا
مگر اس دوا پر بھی پرہیز ہے
کئی شے جو بادی سے آمیز ہے

در بیان اشیاے پرہیز گوید

ہوا حرص کی دھنیے سے دور ہو
غروری کی بیگن سے معذور ہو
غصہ کی بھی ترشی کو نا چاکھنا
حسد بغض کی مرچ سی بھاگنا

غذا اسپر کھانا اکل حلال
زبان صاف رکھنا بصدق مقال
جو اس پرہیز سے دوا نہ کھائیگا
کہ وہ عاقبت بیچ پچھتائیگا

لے نسخہ دوا کا کہے آفرین
کہ صد آفرین مرحبا آفرین
حکیمونمین دانا تو تحقیق ہے
حقیقت مین بلکہ محقق تو ہے

عزیزو اس نسخہ کو دل پر لکھو
اجازت لے مرشد سے کہانی سکھو
گنہ کا مرض بہت دشوار ہے
حکیمونکی یہان عقل لاچار ہے

بحق محمد ترے ہو نصیب
رہے رابطہ مین دوا یہ عجیب
ہزارون درودان کروران سلام
بروح محمد علیہ السلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پریم نامہ حاجی ولی صاحب متوطن قصبۂ رنود علاقۂ گوالیار

ادا لکھ لکھ ناسکوں وہ ہی دھون کیا — روپ ریکھ نہ سر سبھ بن یہ بھیا — کایا مایا لوبھ دھن وہی کچھ نہ لاگے — ہنسے نہ روئے نا مرے نا سوئے نہ جاگے
بھانت بھانت پرگھٹ بھیا پی کیلا کبھو ن — سدا سر بہ نت اپنا وہ جو نکا تہو ن — سوچا بوجھا دیکھا وہ سرپ بیانی — روم روم تن رم رہا دری اور مائی
پرگھٹ کپٹ نہ دوسرا ایکی کوئی — دو مین ایکا اٹھائی تو ایکی ہوئی — حاجی خوبی حسن کی کر روادو جا — ایک بھولی بھٹک پھرے ایک در ہو بنا
آپ کہے آپی سنے جو کرے سو چاہے — آپی دیکھا آپ مین تب آپی ہو جائے — بھلا برا آپی کرے کیا کہے اُن سون — ہمین کہی تم یون کہو جو برا سو ہم سون
پرو مین پرگھٹ رہے پی لکھا نجائے — بولے چالے سنگ پھرے رہا رد کھائے

احد ہی نہین احمد بھیا اور کینے بیکھ نہ بیکھ — حاجی نقطہ دور کر سو عین غین دوئی ایک

ست نام اپچل کلا و نیرا اُجیارا — پیو نوکا سا چندرمان چھایا جگ سارا — نام محمد میٹھ رس جن پیا سو جائے — ابو جہل سا بیخبر کچھو کہا مانے
احد ہنا تب کچھ نہ تھا سب سن ستا — دھرتی سرگ نرین دن نہ پات نہ پتا — چادر اوڑھی میم کی دور کھو گھنگھٹ لایا — اپنا نام چھپائکے احمد ہو آیا
جو اس اگو اکر چلا نس دوکھ نہ لاگا — جوت بنا جگدیس کہین سے تا گا — آدم ابرہیم سب موسیٰ اور عیسیٰ — پہلین رچنا پچھین ہر یکو یو کر ری لیا
محمد مال ہو یکے جگ باغ لگایا — پہلین باغ لگا یکے آپن دیکھن آیا — کہہ کھ کردن سراہنا کیا رسنا میرا — بید پران کتاب سب اسلت ہی تیری
جیسا نو کون کہہ سکے جن کہا سماوا — سادھو اندھی کھوپری بھول سنسار

سانچ کہنتے ماسین ماری اور جوٹھ کہن سین ہان — حاجی احمد میم بن سو من ہین من پہچان

چلو یار جوڑ کر دھوم مجلس کریا — چھ چراغ ۱۲ پکھ دیا بنا یکے بیچ مانگ بھریا — جگمگ جوت جہانین سب جگ اجیارا — اُونچی مندر دی بنا دین رین اندھیارا
مانگ موتی جگ بھر اگھر اوانگنا ئی — سادھوا من جگدی بنا کچھو لیا یہ جائی — ۱۲ چراغ مکان — تن من جوبن جیو دھن نچھاور کیجے
عادل عمر خطاب سا کوئی بر لا ہوئی — باتی دودھ برابر ای نر واری دوئی — ۱۲ مرشد — ۱۲ کتاب — ۱۲ امام — ۱۲ کلمہ — ۱۲ یوسف — ۱۲ یعقوب — ۱۲ حواری — ۱۲ نقیب — ۱۲ نجیب — ۱۲ ابدال — ۱۲ قطب — ۱۲ غوث — ۱۲ ولی — ۱۲ نبی — ۱۲ رسول — ۱۲ اولوالعزم — ۱۲ ابراہیم — ۱۲ موسیٰ — ۱۲ عیسیٰ — ۱۲ محمد — ۱۲ علی — ۱۲ حسن — ۱۲ حسین — ۱۲ زین العابدین — ۱۲ محمد باقر — ۱۲ جعفر صادق — ۱۲ موسیٰ کاظم — ۱۲ علی رضا — ۱۲ محمد تقی — ۱۲ علی نقی — ۱۲ حسن عسکری — ۱۲ محمد مہدی — ۱۲ صدیق اکبر — ۱۲ فاروق اعظم — ۱۲ ذوالنورین عثمان غنی — ۱۲ اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ — ۱۲ حاجی احمد میم بن سو من ہین من پہچان
اسد اللہ علی کا مجھ بہت بھروسا — حاجی بھو کا جانکی اسرار پروسا — علی دل جگت کر اور سب مین نیارے — حاجی پاجی پاپڑا دیکھین تمہارا
تیری دھاک مہابلی سن خیبر سہمی — کہی کون بہا جہی کہی بی لچھمی — من چنچل سمجھا نہین جیسے کا تیسا — اپنا کر لیتا رہے بانہ گہے کی لاج
گھڑی بیر اور رین دن مجھی اندیسا — من متوارا ناڑی کرے اکاجے کاج

دھن مہورت من گھڑی دھن بھاگ ہمارے — دھن گرو دا لدر ہر نکھ یو رن ہارے — رنگ ہی مین را جا یو مور کو سون گیانی — اتم پنتھ برابری جہان گرکی بانی
بات جمات بنا ئیکی سمجھا ئی دوئے — آپ بنا دا آپ ساگر ایسا ہوئے — چیلا پر ان پہارے نیرا ہی کیا دورے — جو تن دور ہو کیا بیسا من ہو ئے حضورے

Marfat.com

سید محمدؐ ابو سعید سو پیر ہمارا
دھن پت گن پت پیم پت دیو جگت اجیارا
اُن سون عہد الست کے مین بیعت کینی

بھیج درود صلوٰۃ نت سیدات یاسین
نانا بابا ایک سیا دہیر لوون نامین ہمیشہ ۱۲
شیخ احمد بن قطب الدین سو مرشد میرا

نفی اور اثبات کا مجھ جاپ بتایا
دھن سلطان التارکین ایسا جایا شاباش ۱۲
ردہ اور دہ سمجھی دوا دیو ست یوگانی

ہادی مُرشد رہنما سکھ دایک میرا وظیفہ ۱۲
حاجی بندہ بیزبان گن گاوے تیرا
بھول چُک سب جگ بھرا بوجھا اور دوجھا

ایک دیکھا ایکہی سُنا ایکہی پہچانا
جاسون جود جلکے سوئی یگانا
یاہی کون ایکہی کہین یاہی سون دوجا

جو کچھ رمز اُن کہی سنی دیکھی چینی
دل آخر دواو جگ مجھ دوست بہیرا
یاسین یہی بچار کے حاجی بہیے حضور

یہ کہنتین نیرین وہ کہنتین ہین دور نزدیک ۱۲ خبر ۱۲

جو کچھ بیتا ہو تن سو کہت بجاون
تنک تنک تھوڑا بہت دیکھے روسناون
جب دیکھون دُکھ بھرا سُکھ پنے ناہین

سر چیڈھ دسا بہو کا جو تن لہرن لیئے ای گذر ۱۲
سُدھ بُدھ گیان سبھی ہرے نیک چاہن نہیے قدرے قدرے ۱۲
حاجی بھنور ادر سیا پگ ہاتھ لگائے

پیم جرے سو نامرے جیت ہوئے نہ بہیکا
کنچن جیون ناہی تیون تیون رنگ ہوئے
بین بین کرتا مر گیا مین بات نہ کہنا

حاجی صوبہ مالوا سرکار چندیری
دن دو چار نو مین بہتی بیٹھ کہیری
جم گھسٹ کاہی جب بہری ہاجی جوگیرا

بیت بیت نہ دوسرا کوئی ہوئے سہائے
حُسن شیخ فیروز کون کوئی کہیو جائے
کر جوڑین بنتی کرین بیتا جم دارا

دو نامردا کیوڑا سیوک بہا کر کھیت
حسن شیخ فیروز کے گانو بسے کا ہیت

تن دُکھ من دُکھ پران دُکھ دُکھ ہگری ماہین
جب دیکھون دُکھ بھرا سُکھ پنے ناہین
راجا پرجا سکل جگ جہان لگ کوئی

ناکچھ کیا نہ کر سکا کچھو کیا نہ جائے
حاجی بھنور ادر سیا پگ ہاتھ لگائے
لاگی ہاتھ سوہانی کچھ گانٹھ نہ میرے

تن ہین جیو ناہین جیو ہین ہین کرتا
بین بین کرتا مر گیا مین بات نہ کہنا
مین عین کون سمجھا نہین بین بین کر بہیا

تن ہین ماترا کچھ بچ نہ لیتا
جم گھسٹ کاہی جب بہری ہاجی جوگیرا
دیہی کا سابو کرا اُسدن کو دن میرا

جرت جرت جیو جر گیا تب مین کری پُکار عزرائیل ۱۲
اُجھا جھاڑ پریم کا حاجی بیگ نوار

جو کچھ کہا سو مین کہا یہ مطلب میرا
یہی بلتے بھاگ کا نیک کرو نویرا
جوگ جگت جوہر کری کھیلا جو سارا

نون مصالحہ مِل کی مین مجلس ٹھانی
سکھیان سبھی بُلا یکے کیین مہانی
سنت کرا آدھین ہو اُن آگین دھرا

سن بانی تو کھائی نہین اُٹھ گھر جائیے
جگناتھ کرتا بھات کون کچھو چھوت نہ لائے
اپنی اپنی بات پر سبھی پردھان رکھا

چلتے چلتے چل پڑے ایکبات سوہائے
جن سنیا سو رہ گیا گونگا کر کھایے
ایک صورت ایکہی سب ایکہی دیہے

مل کل سکھی سہیلڑی سب سا بہتر سوا
بھرا اگن تن لاگی مین بھسم چڑھائی
در در بہچال بیری جگ کو رکھائی

سوال جوگن

پہل بول جوگنی جن جوگ کمایا
جل جل مر مر جو گیا جن آپ ہی پایا

۱۲۶

Marfat.com

تن کنتھا من سکھیلا جھولے جیو کیا | سینکی پوری پریم کی کال دور دیا | سرون مندر اسر جٹا پن جھلڑ چڑھایا | کنکری کہی گیان کی گورکھ گن گایا
کرسی مگر گٹ سبت کے مین دھونی لائی | رکے سبد جبتک سون مین جھونک جلائی | سکت گرو کی روم روم مین جوت سمایا | اردہ کنول جب اردہ بہیا اناہد جھنکارا
بھلا برا دونو سب ملگیا مین ایکسا ہی جانا | اس پریو بہی پیوسو میرا من مانا | دیکھت ہی پہچانی جی راتین جاگی | دیکھت ہی پہچانی جی راتین جاگی
ماتا پتا کرم سب تجے ہم سون رہسے | سا جن سون درشن بھیے اور کو کرہو سے | سادھستی اور سیو ڑا دیکھی مین جوئی | والد والدیہ ملے ایسر ملا نہ کوئی

جواب جوگن

جوگن جوگ نہ پایئے جو جیو نہ دیجے | آپا اسکون سونپیے وہ اپنا کیجے | من گنگا تن سرستی جیو پوجا دھارے | جاکون جوبت جگ پھیرے سو مندھ ہمارے
جوگ جگت جیو لایکی تن تاجی لائی | ہیرت ہیرت ہر ملے آپ ہرائی | برہ اگن تن لایکی مین کام جلایا | جرتین جر تین جو بجا سو سدھ کہایا
جیلا سکت نکر سکے جو گرکی بان | گورکھ دھندہ جانکے سب دیئے بھلائی | تیرتھ تیرتھ کیا پھیر کیا جنم گنوا دے | ہر دوا مرت کونڈ جل نہاوے سکھ پاوے
ٹھار ہی میٹھی ہنڈتی جب جان پرجے | لوکا چار بچار کے سن سمرن کیجے | پنڈت پڑھ پڑھ بچہ موے جیو پاوہ گنوایا | حاجی جیو کا بھاونا کہو جاین پایا

ہنستین گورکھ ناملا جن پایا تن روئی | جو ہنستین پیو پائی کون دوہاگن ہوئی

سوال جنگم

جنگم چننک اینکے تن جنلی روئی | گونگے کیسی سین ری کیا بوجھی کوئی | جو جو رہا دکھ دیا سو گن گایا | حاجی دکھیا دیکھکر دکھ روے سنایا
رین دیوان سرستی مین برہ گیانی | ناتک چیتک جوگنی سب دیو منائی | ناڑی بیدا دیکھکر مین درد بتایا | واہنان باہنان چیرکی بھیر نہ لیا
گورکھ گورکھ نت جپا وین رین سوائی | سگرا پنتھ پریم کا پگ دھر انجائی | رہون تو رہنا نا بنی چلنی جیو کا جانے | سُرتا تُرتا دیکھکی باتون بھسلایا
 | تن من جوبن وار دے جو میرے بھاگ | گورکھ گنگا ہری مل ہی کہنہ بہاگ | برہا باسک بہن کیموہ دھر دھر جائے

گنگا جمنا مین دو ہیا سمندہ اتھاہ | پھیرت پتلی مارکر حاجی مثل ملاح

جواب جنگم

جنگم مارگ جوگ کا چلتین جیو جانی | یہ تو سمندا تھاہ جل جہان دار نہ پارا | جا جر نا دملاح بن لیج دہی منجھ دھارا
اٹھا پنتھ سو جھین جہان سکھ جھنکاری | منکا پھیرت جگ گیے من نیک نہ پھیرا | من تین تنک نہ میرا یہ میرا یہ تیرا
کپر پھوڑ تیاگدی اور ہاتھ سنکوئی | بسیج آسا نشا کر منا یہ جان ہماری | پرتھم جین یہ بس گیے سو جان ہمارے
جیلا کرد برابری ایک سنگ پھرین | نین مین جون پوتری وہ رہا سمائے | ہون ہون بیچ سے دور کر تو ہو جائے
 | اٹھون گانٹھ غیر کا مین غیر بنائی | سنتا گنتا دیکھنا رکہا مین جائی

پوسپتے بنا پائی چیلا ڈھونڈ سوار | گرسون ملا سو گرو ہو اکرکٹ مانٹی کہار

سوال سینا سن

Marfat.com

سنیاسن سُن آسنی سیتاست ہوئی
پوری کری اور بہار تھی یہ یا دھاری
اگیا کھڈیا جی جمی رہتی بن باسی
کہون جاتی گرست سون مین جھگڑا کیا
کہو مونی ہوکر مین جیہہ چھپائی

برہا بارالا دی مین چھاڑ بلوئی
رنجک ایک پریم کی سب سین بنا ری
کہون تو ستدہ ہوے کہون جنک اُداسی
من انچھا بھوجن چھاسو لڑ لڑ لیا
سوا ق فرمنی ۱۲ اونا ماسی پڑھ کر گایا تیری گائی

پر تھم ناد بجا یکے مین مد بجلا
پوری کری ہین سب تجی ری ہی ہاتھ اُنچائی
کہون پایا لوبھ سون لین سو دسوائی
گیا گشت دعوا تھ کر مین سو نتھی باندھی
پوچھت پوچھت پچ موئی ہا دی

لیکھن سو پیوکن لکھا ہر دیت سارا
کاشی بدری ہینگلاج ہون پھر پھر آئی
کری سو کھائی نا بنی کوئی اور کھائی
مین مین کہتے جو رکون مگھ بدھی سادھی
ہنستین ہنستین موگئی پانسی کی پھانسی

لاج بجی نر تھو بھی سیس جٹا بھیے کیس
نینن ۱۲ پھلکا پڑ گئے چوت پیو کا دیس

جواب سنیاسن

سنیاس جو تو جری یو بہت جرائین
گرو بن منجھ نپائی ری پوری جیہلا
مونتھی مونڈی کیا بھیا کیا بیتا وا جایا
سُن نی ال ستھول مو کر آپ لکھایا

جرتے جرتے جر بھی گیہون نکرائین
سو لی کا سا بیٹھنا نہین ہانسی کیلا
مایا موہ نہ بس کیا وہ اوھک سے ایا
ہون ہون کر تین ڈاین جن سب جگ کھایا

جاتن جنکی پریم کی جاتی تن سوئی
تن من بار سان کر اور کہنبہ اوڑانی
آپ ہی پوچھت پھری کسکو بتاوے
اپنا آپ بہائی دی جیون گرو ہوئی

دن دن بیر بچاس ت ایک لہ ہوئی
ست بناوت نا بلی مو ہی گرگی بان
بالک کا ندہی پوستی کا یون بھراوے
کاسی کروٹ جو سہی سنیاسن ہوئی

جیو مر تک ہو رہی چرن چرن پر چاؤ
حاجی پہلین پہونچ رہ جہان موئین چلو جاؤ

سوال سیوان

ہر دے بھاؤ مکھ کہا سب کتھا سنائی
کڑوا کھاٹا کھایکے مین کام سکھایا
بینا بانو جو ملا تن بھگت جو آئی
تا نا گندھک اوپر سن بہت کمایا
جہا بچی سوا دسون دو الکل بانچے
حروف ۱۲

سنیاس دکھ دیکھ کر سیوان سدائی
سب تین نا یی مو ہی دجا نہین بھایا
بھلا بُرا کچھ نا سنا جگ کنتھ بجائی
پارا ماری کلنک ہوی کوئی برلایا
جو جو بچھن مین کری کر بھیتا ئی

سیوان ہو میلو اکر نیمین بنیے چوکی
ہاتھ کمنڈل ہیت کا مین جادر دھوتی
کھاتین پیوتین جو بچا سو نیگ لگایا
بیر بیتال جو ال ست بھی مین کیا
کرن ہتی سونا کری مین کھڑی بجانی

حاجی جنکی پریم کی نت لاوے لو
بہو تا لوبھ نہ من دھرا ہوتی جو ہوتی
ہاتھ سرہانے دی پڑی ناسن اوندھایا
خلق ستاوت جو بچے پھر کٹ تن کا ہیا

جیٹھ کنکن چڑھ گو بنتا دولہن پون ادھ

جواب سیوان

سیوان سیوا ہیت سون کرتین سکھ نائی
گھاٹا کھایا کیا بھیا کیا کام سکھایا
نہائی دھوئی کیا بھیا جو جیو نہ چنگا
جہا بچی سوا دسون دو الکل بانچے

پانچ تت جیہ بس کیے تب جیسی کہائی
کام بھونا آدمی کچھو کام نہ آیا
مایا ممتا دور کر تو من ہی گنگا
جتی ستی کی پنتھ مین سیوان سو سانچے

سیوان سیوا ہیت سون کرتین سکھ نائی
گھاٹا کھایا کیا بھیا کیا کام سکھایا
نہائی دھوئی کیا بھیا جو جیو نہ چنگا
جہا بچی سوا دسون دو الکل بانچے

چادر دھوتی کیا بھئی کیا پاٹ پٹمبر
بھلا بُرا سب آپکون جو جیسا ہوتی
آون گون بچار کے مکھ درپن دیکھا
من بو جا من جا تر امن دیو دیوانے

جھول باکھل کیا بھئی کیا میکہ انتر
کرن اپنی آپنی اور تری سب کوئی
آوا گمن نرنکار تب آنکھون دیکھا
ہونکا اپنجر دور کر تو ہی سکھا

۱۲۸

Marfat.com

اوندھے سین سیدھا کیا اور باجی منگل چار | مرتین مرتین مرجیا سو پنڈت لیو بچار

سوال برہمنی

پانچوں دن سن برہمنی پانچوں مل ہمانے | جوگی جنگم بیوڑا سب گرو جانے
سپرت گھوڑت ہی نکھ براہم بولا | پوجا پاتی لوگ چار مجھ بھی ہوا لا
دوئے تیواری دیکھر پوچھ چت لایا | چار دن بید بچار کے ایک اچرجا پایا
مالا دھوتی پروتی اور گرو تواچاری | منگنا جنا جگ تھپی ہر دوار کھوجاری
رہتوں بوجھن ناتی اور جاتا جاون | ہوئی گرنتھ بوجھنا پوچھ کیو کر دون

تن لنکا من راونا سیتا دھری چھپائے | حاجی ہنومنت بیر بل سو دیت لوکا لگائے

جواب برہمنی

سن برہمنی جیو دیا دھرا ایک ہمارا | بید پران نہیں پڑھا جگ نہ بچارا
بید برہمی بوجھن کرو اور بیٹھا | ہرے پڑھا سو سچ پڑھا تن پڑھا جو جھوٹا
جو کچھ تو کچھ نہیں بچن جگ ناما | تن پڑھ بیٹھ بچال کون نے نرک دیکھانا
گھنٹی مورت منت کے سب دھی نمونا | جیو جا جگت کا تن بستر لیکھا

حاجی دفتر دھوی دھرا اپنا آپ بچارا | یہ تو مارگ پیم کا تنکے اوٹ پہاڑ

سوال صوفی

پانچوں جیا پانچ بھئی تب چیتا بچارا | صوفی درس اپنا دیو جگ جیارا
پانچ پچا پین مل چل سب مجا بر جوری | بن پانچوں ہوا تمادہ جیو ن موری
احد احمد ایک ہو یکے دوئی بازی لائے | غیر سخن منصور کا مین کہا کھچائے
ست موحد ہر دش جو موہد جلائے | صوفی عدل محمدی جنتی ہو نمک حلائے
وضو ساز نماز کر بھون سیس لگایا | دائیں بائیں دیکھیا کچھ نظر نہ آیا

آسا کا لنا پارسا صوم صلوۃ انیک | پیو پرسن سکے بنا تن یہ سب جان اودیک

جواب صوفی

صوفی صافی ظاہری کچھ کام نہ آوے | اوپر سونا بھر لیکے بیچ ابکھ بھرا وے
اگر تلاوت سب خطے شیطان | لکھنے پڑھنے کیا بھیا دکھ کہان

Marfat.com

علم پڑھ عالم بھیا سمجھ نہ اندھا
جیسین لال کمھار کی کاڑھی گل ماہیں
مسجد کعبہ سیدھا کیا دل چلا چل
ظاہر مین سب لوگ کہین ہیں مرد مصلی
بق بق کرنا چھوڑ دو سوئن کیا کیجے
مکہ مدینہ نین دو اور ترکٹی جبل عرفات
من مینا تن مزدلفا حاجی حج کماسٹ

سوال بیراگن

کھسٹ درس کیسٹ پراکرم سب کہی سنائی
پیر پھیل پہچانکے تب ڈال ہلائی
پاکھنڈ جانا کرون ناکنٹھا بجاؤن
گل کنٹھا من نہی گیتا گن گاؤن
سنگھ آسن پدمنی بیٹھ کھا امرت کھولا
جگ پھرائی ہو ہی تیسا صاحب بولا
پڑھیا ساکھی بیشن پڑھ کھا امرت کھولا
جیسی لیلا کیشن کی تیسی انگرائی
آتمان پرا تمان مین ایکہی جانے
نین جھروکے بیٹھ کی پیو کھیل نسبارا
سندر روپ سروپ گن آسن سدھ کیتنت
حاجی لوبھی لالچی کچھ لیتے لپیٹت

جواب بیراگن

بیراگن من آکری رس امرت پاکے
تیری چال سہاری مجھ نیکی لاگے
سرگ نرک ایک ٹھور کر دود دیو بہائے
مایا ممتا مار کے ہر پہونچا جائے
تن سل بٹا سرت کا من مہندی پیسا
دلہن ہو جلوہ دیا جگ راتا دیسا
کایا کر جان تون جون جان بیٹھائی
پہونچت بوند سمند کی شرپت ہو جائی
الکھ ارد پی نرکار تسر کو ان بتاوے
حاجی دو جا دور کر رہے اکیلا ہوے

سوال بنیاین

بنیائی دہن پن سرس جن آپ سنوارا
چوا چندن لیپیٹ کر تن بات پسارا
کھانڈ چرد پنچی گیہو گرچھ پوچی بھاری
گری چھوہارے جایفل اور لونگ سپاری
بھوتن ترا زد پلک سن مکھ جھوٹ نہ بولا
پانچون تت بچار کے مین بسری ساجی
جوگی جتی اور سیورا سب دے پونائی
دسین ہسین بلنے مین ہوت جنوائی
کہا کون کچھ نا بنی کہتین جیو جائے
سیاہ بیج مرتا پھرا نا کہا سندیسا
سرت نرت کر باہر و نیم دھرم دے ساکھ
حاجی پوچی ساہ کی راکھی جاے تو راکھ

Marfat.com

جواب بنیاین

دوکھیا جرمائی بھیائی درد نہ جینا
جینا دُکھ سنسار مین دارو بن دینا

پیم بنج سورا کٹھن جو کرے سو جانے
گونگی آگی کیا کہے کیا رتھ بلھانے

ہاٹ ہاٹ بھٹکت پھیرے تب سو دایا پایا
آیا چاول نمک تیل اور گھیو تپایا

کھوٹے بات اُٹھائی دھر کر سہو اسایا
سخت قہر کو تول کا جو چاہے بانچا

کرنا ہو سو آج کر اور بار نہ دیجے
جانن پیر پریم کی جانی تن سوئی

سوال کرسان

گیہون چنے جوار جو اپنا اپنا مول
تکھری پکڑ برابری سو حاجی جھکنا لول

کیہین کا نسی کا کی کسان چھیدا
حاجی ہمیا موم کر گت جیو جانے

ایتی برتا تین کری دُکھ ہوئن سہاوے
سو ہمرے مت مت کی سائیں ہر کا دے

ارد اور دہ دو دُبیل کر بنسا تن جوا
اگر اچھر پیم کا دُکھ دانا بووا

کھُری کھیت بچائیکین مین غیر ندایا
جو کچھ بھاگ کسان کا بن مانگے پایا

پایا تن بنا گاڈھ کر تن مڑوا کیا
بھوان تان کمان کر جو برمے سہر لیا

برہا کام اساڈھ جیون نرات جرا دے
دُکھ بویا دُکھ اُپجا دُکھ پار نپائی

ہون دُکھیا دیکھت رہی گھر سونجا گی
اوپجے بیٹھ بکارتے یو مرما ہر یا

نین سین بتا یکے تن ٹکڑے کیا
سائین سا دن ہون پھری تن نیت چھادے

بُہ دُکھ دی سُکھ تین مرا کردہ لگائی
اپنی اپنی میڈ مین جھروا ڑی لاگی

جواب کرسان

حاجی فوطہ چاہیے شخنہ سوتی سوانت
دُکھ سُکھ کاٹ ایک ٹھور کر آدھا آدھا بانٹ

کنبی آتم آد کا کھیتی کت جانی
آدم ہو کھیتی کری ہوا سکھانی

ہر دا کھیت کمایکے گرا دُکھ جمائی
پوری پوری پیم رس ہو جا سنتھائی

منزل منزل دیکھتے جو گی آ ہوتی
مصری ہوئین نرملا اولالا ہوتی

گرو سون شکر اوپجی دُکھ دیکھ بنائی
پھونچا دیا دودھ کا تب کھانڈ کہائی

گرو منزل سو تکی شکر لا ملکوتی
کھانڈ ملی چیرو سون مصری لا ہوتی

کھانڈ حقیقت معرفت مصری سون بیٹھی
سو کیا جان پارا جن جا کے ہردے نہ بیٹھی

شخنہ کے بنا کے ایک ڈانکا کھا یا
کایا گرکی جان تم جیو جان مٹھائی

تن کو لھو کلھوا جیو مین لاٹھ چڑھائے
تن کو لھو کلھوا جیو مین لاٹھ چڑھائے

کھانڈ ہوتین مصری بہی مصری سون اولا
مانتر یونکر جانیے گرو راہ شریعت

گٹھری کمری چھین کے دھر کھینچ منگایا
پھونچت بوند سمند کی شربت سر جائی

پاتی ساتی سیت کی تب پھونلسوائے
حلوائی کے ہاٹ مین اولا ہو مولا

گرو سون شکر بیٹھ رس سو جان ملاوت
ناحی سخا یا گرکا جا

جو بویا سوئی لونا کاٹ کیا کھایان
شخنہ چھاپا دیگیا حاجی آپ کسان

سوال مالنی

اور جو بولی مالنی جس مالت رانی
ہمال بدھ نا بھیا مین یاد سمائی

داکھ چرونجی ناریل اور پنڈ کھجوری
کیلا نیمو نارنگی اور نرنج ہمیری

اور جو بولی مالنی جس مالت رانی
لسیدن رو رو سینچا یہو بھانت جگایا

داکھ چرونجی ناریل اور پنڈ کھجوری
جا ہی جو ہی کیتکی ہون سینچن ہاری

Marfat.com

کلی کلی ڈلیا بھری مین ہار گوندھائی
سیتل سرگ نستار کے تن سوا چوکا

پھولن کے گجرا گہے پیو کنٹھ نہ لائی
ایسا بھاگ ابھاگ کا برست ہین سوکا
آلا پالا کہا یکے مین وقت گذارا

نین رہت پھر ایکے نت سینچی کیاری
پوست جان جرا یکے مین آپہو کیا
ساہ مہاجن بانیان کوئی دے نہ ادھارا

پیو پالک اور لونیا ہون بنین ہاری
املی کیفی جو ملا تس ٹک ٹک دیا

سُرتا نرنا روتا مورکھ مرت اچیت
حاجی پل پل گھو دتی مولی کا ساکھیت

جواب مالنی

مالن دور نجائی مالی ڈھنگ تیرا
اور وہ کنول سیتل نکہت جل سیچن ہارا
بھنور گوپھا مین اگن کندھ جہان کیون کر نہ ہاری
تن تپتین ہی سکھ ہوا جو جیتا روئی

پاین پڑا دھین ہو کر بہت نہورا
بروالا گا پیم کا جس پات نہ ڈارا
بھنورا چاہی کیتکی پی کنتک بہاری
مالی گلے لگا یکے مالن سکھ سوئی

پیم باغچہ حسن کا منن مین مالی
پھول پھل دونا کری تس باس بسایا
مالی بن مالن نہین مالن بن مالی
اچھے دن پاچھے گئے آج یہ دن آیا

کاچی پاکی جو چہی چن باندھی ڈالی
رائی سون پربت بھیا جا سرگ سمایا
من مہندی سا پیسے تب نکسی لالی
مالن مالی مل بسی یہی انند ڈہایا

حاجی پاجی پیم کی نالس آدھ نہ انت
دونا مروا کیوڑا نسدن سدا بسنت

سوال بڑین

بڑین پیم ہولاس سون مین جرتی دیتہی
پنجر کی کر بانسری مین ٹاٹی چھائی
پات پات پھیرت رہی جن لاگا ٹاکا
مکھی بنگلا چوپڑا پانن سون پتری

پانن جیسی پاتری امرت سون میٹھی
برہا ناگر بیل جون نکھ سکھ لپٹائی
بانکا مارگ پیم کا سوئی کا ناکا
جوگ جگت کر کترنی سکونی کری
پانچ پچونی مین کیے اور سات ستونی

آنکھن دیکھن من ہنسی اور دہکی ہیا
نین رکت چوا یکے تنبول بنایا
حاجی ہاڈ جرا یکے تن چونا کیا
بھانت بھانت بنا یکے مین چونی باندھی
دونا بھرا گین دھری کر تیس دسونی

بڑی باری بیس مین مجھ ایسا کیا
سو کیا جانی پاپڑا جن جنم نہ کھایا
کتھ سپاری میل کی مکھ رانا کیا
گیان مصالحہ میل کے نین بیڑی ساندھی

مکھ منجن اور پیم رس ناسک باس بسین
حاجی تن من بیچکے جو پان بساہن کین

جواب بڑین

باری میس بروگ رس جو چاکھے کوئی
پان سپاری کتھ رس اور چوتھا چونا
برئی سگر گیان سون سب ساج من میٹا
ہردا گیان بچار کے مکھ پوتھی کھولی

دن دن بیڑا پان جون پژمردہ نہوئی
جو چارون مین ایک نہین تو رنگ نہونا
تن بیرا ایک ٹھور کر تس پات لپیٹا
بنگالی کیا جانی بنگش کی بولی
برئی چھیل چکنیان نت پان سنوارے

تن چونی اور پان جیو من میل مصالا
کایا پان بچار کے اور بیڑی ہیا
پان پدھارت سگر ترجی چتر سجانا
سندر برنی نایکا اندھا کیا سوجھے
برین برمن موہنی مکھ بیڑی سارے

پیم گلوری چاب دیکھ مکھ لال گلالا
چاکھی نین رنگ اوپجی سرتا مین دیا
تی نیکین پہچانی ہی پانن کا کھانا
گونگی کیسی سینری برلا کوئی بوجھے

روم روم مین رم رہا برہن برئی سنگ
پرکھٹ ہوئی تین جاتی پانون کا سارنگ

سوال کلالی

Marfat.com

اور جو بولی کلالنی جوبن مد ماتی
پیچھن بابن کلال کا بھلا گا چھاتی

ہیا صراحی پیم کا اور نین پیالا
لگاٹ کلیجا بیچ پر من بس سالا

اندر مرد جما رسون بھج پیو بچن ادھی
مہوہ بند گئے پیو بات نہ پوچھی

پیو پیکا بیٹھا رکے مین بھر بھر دیتی
جوبن تھال بھرا یکے نیتن س لیتی

لوگ ہنسائی نت ہی کہو کیا کیجے
جوبن کا لالچ ہے ہی کیا کیجے

دُکھ داھین دُکھ بائین دُکھ دھرتی آکاس
حاجی کہاں کلال کی دونوں ایکسی آس

جواب کلالنی

پیم شتاب کلالنی ایسا نہین کرتی
اپنی جانگھ اگھاڑتی تو لاجن مرتی

ہیا بانٹ شراب کا اور نین کٹورا
جامین ادھک سواد تا سرخی کا ڈورا

ترکٹی بھنور کلالنی نت شراب چکاوے
زہر پیالا جو پیوے نس داس کہاوے

حاجی یہ جگ آ یکے رس پیم نہ پیا
جوان آیا یون ہی گیا دھرکت تن کا جیا

بندھا بندھایا کھولدھو جو پیو چاہے
نا تر بات کلالکی آئین کیا لاہے

پیم پیالہ پیو کے پلکون پیل بہار

حاجی بوند کلال کی سو نرک جرت جہہ جہار

سوال کلالنی

سُدھ بُدھ سمت کلالنی باتون سمجھائی
سُرت گینجن ناریکا کلا دنتی آئی

کام پنیٹ جرتی رہون برہا تن جھورا
ہیا ہوک الاپتی مکھ سستم تنبورا

بھانتی بھانت پکارتی مین دیلی کھوری
جوتا رین ڈھیلی بھئی تب کامن ڈوری

کٹھن ہیا یہ جانئین ہون جو جوبن بھیچے
پیم ایکہٹی بار کے ہون لگن سمیچے

سِک سِنگ سانسین بھرے اور اداسی باڑی
جن دیکھا سوئی رہسنا ایسی گت میری

کاین سون ریجھی نہین اور پوچھے اوترندیہ
ٹینن سین بتا یکے حاجی مہر سون نہ

جواب کلالنی

سُن گونتی نرگنی ایسا کیا بولے
پیو بچھ سنگ کا دوت پچھ لو بھولی دولے

ہیا تنبورا ہیت کا گن کندرپ سنا دے
انگلا پنگلا سکھنالی تارین باجے

رومہ رومہ مین رم رہا کہہ کون بجیوا
گاوی بجاوے یہ جیا یکے جن جگ موہا

پیو گنونتا سرس گنی جن گاوی بھاوے
بھاری بھار میں سلونی دھون بجاوے

سوال کلالنی

سُدھ بُدھ سمت کلالنی باتون سمجھائی
سُرت گینجن ناریکا کلا دنتی آئی

کام پنیٹ جرتی رہون برہا تن جھورا
ہیا ہوک الاپتی مکھ سستم تنبورا

بھانتی بھانت پکارتی مین دیلی کھوری
جوتا رین ڈھیلی بھئی تب کامن ڈوری

کٹھن ہیا یہ جانئین ہون جو جوبن بھیچے
پیم ایکہٹی بار کے ہون لگن سمیچے

سِک سِنگ سانسین بھرے اور اداسی باڑی
جن دیکھا سوئی رہسنا ایسی گت میری

کاین سون ریجھی نہین اور پوچھے اوترندیہ
ٹینن سین بتا یکے حاجی مہر سون نہ

جواب کلالنی

سُن گونتی نرگنی ایسا کیا بولے
پیو بچھ سنگ کا دوت پچھ لو بھولی دولے

ہیا تنبورا ہیت کا گن کندرپ سنا دے
انگلا پنگلا سکھنالی تارین باجے

رومہ رومہ مین رم رہا کہہ کون بجیوا
گاوی بجاوے یہ جیا یکے جن جگ موہا

پیو گنونتا سرس گنی جن گاوی بھاوے
بھاری بھار میں سلونی دھون بجاوے

محمد جگت کی چھتر پتی جاجی ملہاری
تن جس کا ٹھگر ڈھایکی تس تا سنائی

گن کون گاہک ہین جو گرکون سکھے
ڈھولک تال اٹھا سر مردنگ بجایا

بروبوگ آسادرنی مجھ سارنگ بھاوے
پیم پیالہ جن پیا جو موا نہ کہون

ہاتھ اٹھائے سیس دے دُکھ درد پکاری
بندبندا ندہ جگت کی مین کہی سنائی

یہ بھیر رجھا بجایکے گاین گیت سکھے
انکھ با جانا سُتا ارہ بنایا

جوبن دھرا دو بھر جیو تب گوری گاوے
جوبن دھرا دو بھر جیو تب ہون

Marfat.com

سجن اپنا اے سکھی جن ایسا پایا
وہ گونتی کنجی جن گلے رکھایا
ساجن اپنا اے سکھی جن آپ بنایا
حاجی ایسا گاوی جس کوئی نجانے
بانکا دھرپت پیم کا موکہ نہیں بانے
جیوڑا بلبل کیجے جن یہ بدھ پایا

حاجی بانیان واہنان دونو نیک بجوی
نانک سدھ دل ہوی جیل ہوئی سو ہوئی

سوال نٹ بیڑن

او سکھی نٹ بیڑن بدیا پت بھاری
پیم اگن گا یا جری ہون جوبن واری
ڈھول دمکا جب بھانت بھانت بجایا
جو جو تال بجایا ہون سو سو ناچی
گیان اکھاڑہ جوڑکے مین بانس گڑھایا
ستر نرت کی برت پرنب بھاد بتایا
بانس چڑھی سانسین بھری کچھو کہا نجائے
برہا شور نچایکے ہون چاک پھرائے
موہن جوہن ڈشٹ بند جگ کیا اندھا
بھانتی کے سو انگ جون مجھ بند بندھایا
نٹ نت بدیا سر سی گنجی جی روی
لوگ جگت دیکھت رہان ہو جھروین بھوی
تل سر اوپر پائے کر مین اٹھا کو دی
پوچھن ہارا بوجھیا اور گجا نہ بوری
رتنی کو مین کئی اور انت لگائی
آنکھون دیکھی جاتی پی چاکھ نکھائی
جو کچھ تھا سو سب کیا دیکھ بہتی پائے
سنت ناگر کی بنتی مین سب دیا جرائے

حاجی باجی پیم کی نانس رنگ نہ بھاؤ
گھونگھٹ کھول بنا سیکے اپنا آپ دیکھاؤ

جواب نٹ بیڑن

گھونگھٹ پٹ بیڑن رسنا ل بجائی
ناچی کو دی بھانت بھانت بھاؤ بتائی
ترج جن بانس بنا یکے دم برت لگائی
ڈھول بجایا گگن چڑھنا جگ گت پائی
بھانتی جو بند کی من میل پٹارا
چھرون بھونکا نا مری جس ملی پیارا
ڈھند ھایا جگت کا تو مجھ کیا لاگا
بینی آنکھین موند رکھ جو دیکھا چاہا
آنب لگائی کیا بھیا جو کہان ندینی
چاکھے سو نہیں بھیا نتی کڑوی میٹھی
ایسی بلی جی نا بدون جیسی تی جانے
سب اتار بھون پر دھر تب سبکوئی مانے
جگت اکھاڑا جگت کا جانے سب کوئی
ڈھند کر دھند اسکے نی ناچی سوئی
سیدھا چلا سو موسیا الٹی تاک لاوے
جو گڑ کھایا چاہے تو کان چھدا وے
بھائی بند کٹب سب اوپرا دکھی کہیرے
جن عمبھی بکھیر ابھیا اٹھ جاگ سویرے
پھرنا دو جی جاد یکھی راد کے پھیرے

حاجی دولہن سا سری سو ساس نہ مانی لاؤ
کرنا ہوئی سو آج کر کا لھ پرون دے جھاڑ

سوال لوہاری

دکھیارے دو سکھیا ہنسے جگ یہی سیکھیا
ان دونو نسے باہر اکوئی برلا بوجھا
سدا نہ بنتی اے سکھی دو ہنسی نہ رونی
اول برا ہوتی رہی نسدن جوون کھونی
کام کرو دھ چھڑیان گڑھی اور نہیں کٹاری
نشدن چرمی انگار جون سمنیت لوہاری
کہو جاجی کیا کیجے ہون بر بالوٹی
کانس کانس کہی سنتی سوپن سن سن کوٹی
پیم اگن سہنا سکون جیو جا نہ دیا
تن مین جار بجھا یکے من کو یہ کیا
کارگری لوہار کی کچھ کہی نجائے
پیو دکھ سیل بنا یکے دھر ہی بجھاوے
چھاتی ہران مین کری اور ساتھ ہتھوڑا
تن لہساری تا یکے مین کیا انگارا
کہہ کیا کچھ کنجی جینا ملی پیارا
کٹھن ہیا پولا دکا یون دھر انجارا
آدھا جیو باہر پھیری اور بھیتر آدھا
ٹھاڑن بیٹھین نت کری ہر ہاراں

جو چاہی سو ئی گڑھے حاجی پیم لوہار
کام پڑین پہچانیے کو لوہا کو سار

جواب لوہاری

Marfat.com

برہ اگن بو ہار نے جس سا دہا ہیا | ملا جلا نر بھا کہن بس کا ہیا | سُرت سندیسے سمجھ کیا اہر سر راکھا | جیو بچیون گھس سوں کو لے وہ تیون پاکا
سورموں کے میدا نمیں مرد و نکا ساکا | سینہ سوئی سہی سی سا دہا کا | چھری کٹاری کیا گرھی کیا برچھی بھالا | نکھ درپن کیجے تب ہوے اوجالا
وہ مارگ سنسار کا یہ راہ نیارا | لوہا سار برابری کہون ہوئے نیارا | کایا کوٹ لوہار کا اور برہم گواری | نیا نچھر نکلی گڑھی ہر دار لہاری
جو جو گڑ بد یا دئی سو سوگن سا جی | اگڑ ہی سنوا ری جو چھی تو ہر ہر بھا جی | چیلا درش کہہ سکی گرو بھید نہ دیا | جو بھاوے سوئی کرے چاہا سو کیا

جو کچھ گڑھے سو آج گڈھ حاجی لاگا داؤ | جنم سرانا جات ہے لوہے کا سا تاؤ

سوال برہمن

برہمن سو کی کاٹھ جیون جس آپ نیا کا | برہا بیری روم روم مجھ گہن سا لاگا | کاندھے کوہاڑا دیکھ کر چھپے نہ ہیرا | برہمن پیم بسو لیون مجھ نت کاٹھ جیرا
چندن روکھ کٹا یکے مین پلنگ بنا یا | تا پر لال بچھا دنا پیو کا ج بچھا یا | چھتیان سنگ اسن کری انکھیان نیند سمانی | مخمل لیسی گینڈوا پیو دھری سرہان
سندر سیج نہ پہونچے جو برہن دیا | کروٹ کھینچ برابری دوا دھا گیا | کھاٹ کھٹولی مین گڑھی اور رچھا دونی | حاجی یہ جگ بھگت بنا کچھ مکت نہوئی
ہیا لٹو مین گڑھا دکھ چوپ لگائی | اکس کرن باندھی دور سون دھر کھینچ بہرائی | آپ سوہاگا مین کیا جو مجھ سون بوچھی | کہون بھولت کی بھرد کی مارگ دوجی

گڈھ گڈھ سو کی کاٹھ جون مرم پران پرات | جر جر کو یلہ ہو گئی پیا نہ پوچھی بات

جواب برہمن

برہن برہے کھجور جیون اونچا پھل لاگا | ہاتھ اونچا دن تس ملے جو راتون جاگا | بوند سوانی پیم رس پیا کیجے | مانو چندر چکور جیون تاکت ہی لیجے
سُرت بسو لاگیان سون تن ڈھول بنا یا | دم آرا پہچا نکے سب ساج چھپا یا | تن من چیر کھا ریون گڈھ یا تی پائی | بندیندسال بنا یگر ایک متا بنائی
کایا کوٹھی سمجھ کر صندوق بنا یا | دیا رتن جڑاؤ کا تن تا ہ چھپا یا | ہیا چو کی انبو تن جیوت اُجیارا | تا ہ پر بڑھئی بیٹھ کر سب گڈھا سنوارا
چاند چھپا یا ناچھیے امی بوری لوئی | جیون جیون کو ٹا کیجے یو پر گھٹ ہوئی | پڑھئی سندر بیس برس دیا اُجیارا | اوندھے سر جیگا ڈری ون ریں اندھیرا
ہون تو کچھ سمجھی نہین جو ہی سکوئی | لام الف دو دور کر تو ہو تا | |

بھولا بھولا کیا پھرے حاجی اُٹھ نیتہ لاگ | بھنور بہا سنگ چل بسا سوئی بہی سنسار ہی بھاگ

سوال نائین

نین نکھ سکھ روپ برس نکھ دیندر اجا | گھونگھٹ پٹ باتین کر جگ مین لاجا | کہن دیے کہن ہیں اٹھے کہن دیکھا نا | ڈکھیا ریکا دو کڑا ڈکھیا رہی جا
نین من کاج بنا یکے مین درپن کینی | راج دوا رے ادھین ہو تب بنی کینی | ٹھور کو ٹھوران ناگئی نا چلی کو پائی | بھلا بُرا بھجا نکے مین گ
بھلا جیزدی باندھ کے گرگھی کترن | خدمت مین جتو کی نہین جو نلو کرتی | اوبین ہر دوت کرون تاں چیل بنا | کنگ
نیہ نہرن سُرت گن جلی ندکوری | جگت جماست ہون کر یم نہوری | دا دہم نت کرون جو مرم جیا | نا
| باندھ کھینچ دیوالیون کر تا دیا | برہا نسرنت ہون مجھ لو ہو لیا | لا گا گھاؤ پیم کا مجھ جاسے نہ سیا

بھی پی اور بولی نہین ہنس ہنس سا دھی مون | پیم دیکھائی دیگیا سو کائی اوبہ نون

Marfat.com

جواب نائین

نائین بہیا آرتی پیم دیپ کپور کی
جوگ کرن سرسبد ہو ہاتھ چلایا دل کی آنکھین
جیسر جیتر موچن کرے نہرن سر کو نیچا
دُکھیا سکھیا جو ملی نس دار دیجی

نائین سیتل کمل جیسل سوی بچوری
کنگھی گیان بچار کے اُلجھا سلجھایا
دھولا کالا سمجھ کر سب ایک نو نیچا
گھاؤ سیا ملہم دیا اوپٹی کیجی
جگ کتھورا ناؤ گنی اوگن بات نمان

پیم چھُرا بنایکے پتھری پر پھیرا
گرستھیا نشچر سبد سر پھرم کھولائی
تیل ملا مردن کیا تن میل چھڑائی
اچھا کھیل حجام کا تن من اچھپائی
مونڈت مونڈت جگ پھرے بے مونڈ نجانے

لاجی کورا مونڈ کے کر رہا نیڑا
روگ کٹا نرمل بھیا تب ملہم لائی
نے بن بھائی کیون جے چترگیانی
پاپ صاپ نت کرے گنو نتا نائی

گرو جنھون کے اندھرے چیلا لگے نہ گھاٹ
آگین پاچھلین ہو چلے سو دُوبارہ باٹ

سوال کمھاری

گیان کتھا پڑھتی رہین گن بید بچاری
مانٹی کھود بنایکے مین کیا گلاوہ
کوندے بھرو بے بھر تھری اور مٹکا نول
بھسم لیپے نت رہون سر نیل نہ پاوہ ن

سانسیر بھر باس گڑھی رس بیل کماری
کوڑا کرکٹ میٹکے نت چھونکا آوہ
کوجی حقی جہنجہر اور چلم امولی
کنگھی چوٹی ناکرون مکھ پان نہ کھاون
جرت جرت مر جیون ہالیا ہالیا ہے

نت اُٹھ لاتون کو مٹی جب لگ نار گنوار
بیاہ بہئی دریت رہون سو مست گھر ہوئی اُجا

جواب کمھاری

چھیل کمھار مہا گنی پرجاپت سانچا
پھر پھر دیکھا جگت سب کو دُنہو رنمانی
ہانڈی کونڈی دردہنی اور تو آنگاری
کروا بولی ہون بڑا گا گر پڑا ہنیڈا
سوئی ماٹی پانی سوی کہو کون بکانا

ساجی بھاجی جو چہی پاکا اور کاچا
ماٹی ماٹی روم کے تہان لری کہہ ای
باسن سبھی کمھار کے پی بھانت نیاری
گا گر بولی ہون بڑی یہ موہ تر ہنڈا
جو جیسا باسن بہیا تس تیر سمانا

ماٹی پانی سانکے تن کیا گلایا
تل ماٹی اوپر پھری آسمان چاکا
بڑا بڑا سبھی کہی کوئی گھاٹ نہ ہوئے
مٹکا بولی مین بڑا کوئی سکھی نہ اونچا
گا گر بھوٹی جل گیا جب یہی سکھا

دھر دھر دھوپ سکا یکے تن اگن سمائی
دُکھ ادا دھندا گن تن باسن
اپنے اپنے رنگ مین رہتا سب کوئی
رنجن بولی ہون ہنڈی مور سیاہ
اپنی اپنی اصل کو سب جانا آئی

مانٹی کہی کمھار سون تین کیا کیا پروان
واہونکا سا پھوندنا سو مجھ سر دیا آن

سوال دھوبن

دُکھ بائین دُکھ داہنی دُکھ اور نیا ہو
ساجی رسی میل کی جن سوندھن بھانی
پتھر ادھرا بنایکے ادر گادھا کھونٹا

تھوڑا تھوڑا دُکھ چاکھا سب کا ہو
میل کو جیلی نار ہی رائی روتا نی
جو جیسا میلا بہیا سو تیسا کو مٹا

جات برہ تن دینات نین مٹکا وی
پیم پیاسی نت رہون ہون ندی کنارے
لاکا داگ پریم کا تس اُٹھ دھوو ے

پاکی جوری پھر کرت کری
پان سون باتین کری اور سیٹی
پیو سکھ سمجھ بسو رکے گن کہی

Marfat.com

باٹ بٹوہی پنتھ سر جہ رہے نکوی | ٹھاڑی گھاٹین جھاڑ کے کنٹک کنکر بوی | دوت دھوت ہوت ہون ہار دہن بھرا بھیا | دھوبی درد فراق سو جانے کندی کیا

پھاٹن سون ڈوری نہین کوئی باٹ چٹاک | دھوبی بیٹا چاند سا بیٹھی اور ٹپاک

جواب دھوبن

دھوبی دھوت جگت بھرکیا گر کیا میلا | ٹوٹی پھاٹی گودڑی رہی پانی پیلا | ہلکین ہلکین دھوبری سب صابن لائی | اونچا کھینچ پچھاڑ تین سب ٹوٹ بجائی

جو بچھائین رکھی کوئی گری ٹھان | منتھا ہلک نہ پھاڑے جگ تپا رہان | سمجھ سمجھ من دھوئی جوری اور یا کے | جب سر لاگی ہوگری تب ٹوٹی تا گے

کہا دی ملل بافتہ تیری کہان | زرتار یکا دھوتا کوئی برلا جان | رنگ بچایا چاہیے کیجے سگھرائی | نیبو دیے دھوئی چھوٹی چکنائی

جاڑا دھوپ نما نے نت دھویا کیجے | دھو دھو لا بنا کے اگا ہک دیجے | بھر بدل مین رہ گیا سو دل کھویا | میلا رہے تو بھیجی کیون ایسا دھویا

صابن ساجی سان کی دھر دھر پریم ڈبوئی | حاجی ایسا دھوئی جنم نہ میلا ہوئی

سوال چماری

پنچی جات چارون سب جیتا چلا | جن جیتا پھر کیا وہ سو ڈبچارا | برچھ ایک ڈال گئی پنچی اور بطہ دیکھی | پیڑ جہان پہچانی جہان ڈال پہونچی

ڈال ڈالی جو پھری تن بھید نہ پایا | حاجی ست گر جب ملا تب پیڑ بتایا | ڈر تین بات نہ کہ سکون ہو دیکھن | مین تو بیٹھ پکار رہون بھیس دھرنی

شبد سانٹ دیکھ کے مجھ نت ڈر پاوے | کیا کہون کہ نا سکون دیکھین بن آوے | برہا بیری نت پھری لین لین ستاری | ایک دمن لاج گنٹھ کی اور پیڑ کھاری

تن من کا مارا پیون اور سلو کیا | راتا سا وہ تلی مین جوتا سیا | پی دار سہاونا اور صفدر خانی | جھوٹی بڑی بنا کے مین سین بکھانی

وہ طلعۃ ۱۲

پد چھا پاتی رہ گئی رسنا رہت مدام | برہا بیری ہو رہا نت اٹھ چیری چام

جواب چماری

سائین سمرتھ سکل جگ جن ایسا کیا | ہون تو پیچ ناہی کہین مین پرو دیا | جو پیو درشن کیجے تو ایسا کیجے | کچھ نہ تھا جب آپ تھا جانے سبکوئی

بھگت برہمن مشینو سب لوگ کہایا | ایکہی سین نہ دیکھیا بہیا پن کھوئی | تیر تھ تیر تھ ہو پھرن جاری سو من لیے | جنم پوترنا جنیا مردار نہ کہایا

سادھو رہی جاتی گنتے کچھ ناہین | اندھی بدھی نا یکا کل دیکھی ناہین | کیا کہون کہ نا سکون دیکھن بن آوے | سادھو رہی جاتی گنتے کچھ ناہین

لکھ درپن ہیا سرت حاجی درس ایکھ | جو تو چاہے آپکون آپ آپ مین دیکھ

جیسا جیسا من بسا ئیسا سن بولا | گیان ارتھ بہیا نکے گھ امرت کھولا | جو جان سوئی کوئی دین لیجے | پہلے راجا شکر سن بنا راجا آوے

دوجو بول نہ گنی مجھ پیوار کا نا | باری بلیس یوگ دیکر کیا بیانا | کاگ اڑاوت نت رہون ست بلا بھوجن کی | سید حج ہاوے تیہا سن ہوئی

۱۳۷

Marfat.com

پریم سندیسا ناہ کہانا سرت بتائی
دین رکت پیتان کو لوٹا ایسی کیت میری

دھن دھن دونی ہی سو پریت بھائی
چوک پڑی مجھ بنشی ہون چیری تیری
کون گھڑی یکو بیچھڑ دگھر آہی بنجھا نکا

رین اندھیری ہیو دکھ کو کل کرت کلول

برہ پون اندہی تن کیہ اودای
جائن برہی بچائے تن دگ ہدیا پائے
کہن روی کہن ہنسی اٹھی کہن راتا ماتا
دھیرا دھیرا گیو دھیرج سنتا بھی دیکھی

مورکھ سو پنڈت کریں اود اڈ دولائے
کایا مایا مال سب پھونک جلاوے
الیما کھیل پریم کا کہن سیر آتا
ہر دن ہر دن گھر آوے پیو پریم ہماری
آپ سیا دین پیو ملی جو جاوی سہارا

ڈھیلی کڑی لگام کی اور ترکش کہو کمان

ترکی سودا گر کہیں ہندی بنجارا
ہنس ہنس رو دا دیں ہنسی کچھ کہا نجائے
ست گرو دیا دین کیا سیدھن گن لایا
پچھم سو پورب گیا اور ترسون دکھن

ادھر ہون سودا گری ہو جیہ ہمارا
حاجی مونی ہو رہا گو رنگا گوڑ کہائے
ہاٹ جگت خلق ہے دیں ملک بسایا
کی پیو بیٹھا کسی کی نار کو بھین
بنتی کون بنا جس پوچھون ہیلی

سو دو سودا سب کرین اور سب ہٹھین ہاٹ

سو دو سودا سب کرین اور چاہین دونا
لیوا دین نت کریں حاجی بنجارا
لادہ چلا نا سو کون ملکوت بکاوے
گاہک مول نہ کر سکی نا نرخ بتاوے

جن دیکھے چاہین اونی کا پونا
دھنیت گنیت پریم پیت سو بیر ہمارا
اونی سو دونا کری تب آگین دھاوے
پنچھی تن نت بیچیا سر دھن بچھتاوے
کوئی کرے بساہنا کوئی آپ بکانا

ہر ہان ہین پنچھی ادھر گیا آپا آپ بکاے

تو سکھی بیٹھ بولنی اور سادہ مزاری
تار تار نر دار کین مین کام چکایا
تا نا من نی رنگ پیچھی تب پان مین پائی

ملیچ کہین سدہی چلی تجر اہ کو بارا
جوگ جگت دو ہاتھ کر تب کو پنچھ پھیلایا
ممتا من ہار کین مین ماند لگائی

Marfat.com

قول عہد ہم سون کیا جو اور نہ دیجے
مومن ہو ایسی کری تو کہو کیا کیجے
حسن شیخ فیروز کون مین روز مناؤن
پریم ورد کا روز اٹھ مجھ جھگڑا ٹھانی
حاجی مومن تب ملے جب ڈھول بجاؤن
سکھ دینا سمجھی نہین اور مانی طعنی

خاصا ململ بافتا محمودی چوتار
حاجی تو نیا نیا یکین تار نار نروار

کایا کر کہ بیٹھ کین مومن گنونتا
دم دھوتا پہچانکے جن تار چلائے
کبر منی جانے نہین مسکین بچارا
حاجی لالچ جانکی جن نلی چورائی

حکمت سون نلیان بھری کہ ٹھوک لونتا
سودت جاگت نت بنی دنرین سوائے
مومن سوے جانیے جن پتا مارا
اوجل سون میلا بھیا کہو کیا سدھ پائی
تانے بن بانا نہین بانے بن تانا

کہن بائین کہن داہنی دو دبانہ اچائی
پچری پھیرت پچ موئی پی پھیر نپایا
آگا دیکھ کے پگ دھری ناچلی کو بائی
مومن سون مومن بھیا تل تار چورانا
چونسی پیسی سمجھ کے مومن من مانا

جتن کھونٹی ہلین جب تہا پالا دی
جب پھیر دیکھا آپ مین اولجھا اسلجھایا
جھانکر سون اولجھی نہین کیون کپڑا چائی
تانا مانا ایک سا کہو کون بے گانا

دائین ہاتھ قرآن دھر بائین ہاتھ پران
بیچون بیچ بنا بکے حاجی بنا نادان

تمت

Marfat.com

Marfat.com

مثنوی عطار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چشم بگشا کہ جلوۂ دلدار — متجلی است از در و دیوار
نحن اقرب الیہ آمدہ است — دور افتادۂ تو از پندار

کل شئ محیط مے بینم — انچہ مے بینمش بہ نقش و نگار
رو بہ پیش تو ایستادہ چو سرو — سر فرو بردۂ تو نرگس وار

سرمۂ گر ز نور بے بصری — بکشی در دو چشم بر سبکار
اندرون و برون نشیب و فراز — از پس و پیش و از یمین و یسار

شاہد لا الہ الا ہو — پیش تو پردہ گیر و از رخسار
کاروان نفخت من روحی — بسرائے تو بر کشاید آر

ثم وجہ اللہ آیدت بنظر — وہو معکم نمایدت دیدار
این تماشا چو بنگری گوئی — لیس فی الدار غیرہ دیار

احدیت را اگر تو بشماری — واحدیت رساندت بہزار
ہمہ یک قطرہ ایست از دریا — ہمہ یک دانہ ایست خردل وار

اسپ پیل و پیادۂ فرزین — بہ تن واحد آن سپہ سالار
مے نماید بچشم احول تو — اشتر و پیل و اسپ و گاو و حمار

گر تو علم الیقین بدست آری — سو عین الیقین پیاپے آر
روے عین الیقین چنان بینی — شوی از کائنات برخوردار

پس بخود گوئی و خود شنوی — لمن الملک واحد القہار
عشق او در دلت کند منزل — روز روشن نمایدت شب تار

محو گردی چنانکہ از مستی — نہ شناسی ایمن سر و دستار
بہمین دیدہ بنگری ظاہر — صورت خویش را بصورت یار

گر باین بال و پر کنی پرواز — شاہبازی تو در جزیل شکار
روئے بیگانہ کہ مے نگری — آشنائی بر آیدت ہر بار

بعد ازین ما و ساقیا لب حوض — بعد ازین ما و یار و بوس و کنار
ہر کہ اینجا ندید محروم است — در قیامت ز لذت دیدار

من عرف ربہ نبے فرمود — گر نمیدید حیدر کرار
من رانی فقد راء الحق — از چہ او گفت احمد مختار

رمز من کان ہذہ الاعلے — بشنوید ای گران کودن کار
این سخن در تو کے کند تاثیر — دارد آئینۂ دلت زنگار

من طلبنی وجدنی آمدہ است — عاشقان را بدست دست اقرار
کار کن کار پیش از انکہ اجل — بدر آرد ز ہستی تو دمار

چند خواہی نشست صم بکم — یا بدامن چو صورت دیوار
منزل تو نہ دور نزدیک است — پا بمردی بکن قدم بردار

نم آبیم ما و او آب است — بہم آمیختہ شکر کردار
فتمنو والموت ان کنتم — صادقین آمدہ است [illegible]

اگر بمیری تو بیشتر ز اجل — نکند بر تو تیر و خنجر کار
جملہ ملکوت را شود بیقین — ہمچو سیماب گشتنت دشوار

صید عنقا کجا تواند کرد — بوالفضولی کرد و دد بہ شکار
در شریعت بود ہر انچہ حلال — در طریقت بود ہمہ مردار

چون حقیقت نقاب برگیرد — ہر دو یک گردد ای نکو کردار
دع نفسک نعال را بشنو — ای برادر ز گوش پنبہ برآر

دین احمد کزین مسلمان شو — بگذر از خویش بگسل این زنار
خویشتن را تو در میان مگیر — سد اسکندر از میان بردار

صفت سر زند ازین مستی — بطرازم بصفحۂ اظہار
بامل اللسان شود خاموش — یا بطل اللسان کند اقرار

Marfat.com

او خروشان چو بلبلان بهار / او خمش همچو طبلهٔ عطار
گاه کل اللسان شود با خویش / گاه طال اللسان زهی عیار
خود انا الحق زد از لب منصور / خود برآمد ز فوق بر سر دار
گفت انا احمد بلا میم / از زبان پاک احمد مختار
رب ارنی بگوش خود خود گفت / خود بخود کرد حسرت دیدار
باز خود رفت لن ترانی گفت / بهر یک کوچه و بهر بازار
ناظر خود خودست و خود منظور / خود تماشا و خود تماشاکار
تاب در زلف و وسمهٔ ابرو / سرمه در چشم و غازه بر رخسار
خود گنه ساز هر گناه که هست / خود زند باز توبه استغفار
عاشق خود خود است خود معشوق / خود طبیب خود است و خود بیمار
من نیم او خودست قافیه سنج / من نیم او خودست در گفتار
حمد خویش از زبان خود گوید / تا که بر من شوند بر افتار
قم باذنی و قم باذن الله / هر دو یک نغمه ایست از لب یار
قل هو الله وقف احمد دان / وز میانش ولیک میم برآر
بچه معنی عبارت کفر است / هیچ فهمیدهٔ نکو کردار
خویشتن را مگوی من یعنی / من رانی بگو پیمبر وار
روز از روزها کلیم الله / خواست مرشد ز ایزد داوار
حکم آمد برای دین بردی / پیش ابلیس مفسد سالار
راه سر کرد رو بحکم نهاد / رفت در پیش آن لعین ناچار
گفت ایزد برای ارشادم / بر سر تو نهاد تاج مدار
گفت من از دم ازل دادم / طوق لعنت بگردن ادبار
تو ندیم اله نداری ننگ / من کجا و طریق این اطوار
پرنیان نیاز بازش گفت / کای تو در راه عقل پاک عیار
در تکلم درآمد و بگشود / لب شکرفشان و گوهربار
من نکو گفت تا چو من نشوی / این سخن راز من بخاطر دار
شو بباطن ربوبیت بردار / کن بظاهر عبودیت بردار
خاطر خویش پاک کن بوضو / باطن خویش را نماز گزار
پس وضو چیست فکر کردن دل / صافی دل جدا شدن ز اغیار
لیک غیری تو چیست هستی تو / خویشتن را کناره گیری کنار
نور چشم من از خودی بگذر / خویشتن را جدا جدا انگار
در تو با خود ز خود خدا گوئی / مشرکی باشی و خدا آزار
سالک مر جنید را پرسید / کای ز سر تا قدم همه اسرار
متکلم درآ که مشرک کیست / گفت ای هرزه گوی کودن کار
هر که نادید نام او گوید / مشرک است و فضول ناهموار
هر که از وی نزد انا الحق نیز / بود او از جماعت کفار
هر که منکر شود بود مشرک / من از و چون خدای او بیزار
چون دوئی از میان برخیزد / تو نمائی و او کند اقرار
روز آدینه بر سر منبر / گشت شبلی برای خطبه سوار
کرد توحید ایزدی آغاز / که یک است او چه در چه صد چه هزار
مگر آنجا جنید حاضر بود / گفت ای پاک بازیان در کار
آنچه من با تو گفته ام بنهفت / تو عیانش همین کنی اظهار
گفت هیهات ای یگانه عصر / سخن مشرکانه را بگذار
من همین گویم و همین شنوم / نیست کس غیر من بهر دو دیار
تا نگاری یگانگی را تخم / کی دهد شاخ آشنائی بار
ای پسر لا اله الا الله / خود ز شرکت خفی ست آئینه دار
چیست شرک جلی رسول الله / خویشتن را ازین دو شرک بردار
آن یکی وقت نزع شبلی را / گفت ای قدوهٔ صغار و کبار
که بگو لا اله الا الله / مغفرت را ز ایزد غفار
در تبسم درآمد و بشگفت / همچو روی بهار چهرهٔ یار
گفت معشوق من باستغنا / بگشاید ز روی رشوت

Marfat.com

روزنی خود دل است از خطرات / پس بود با مشاهداة قطار
مسجد تو مقام تسلیم است / قبله گاه تو طاق ابرو بار
دل تو لقمه خوار پنج و چهار / بر باید که ننگرد زینهار
گر بود خاطر تو مائل علم / آن خطرها ز آسمان پندار
در بسوی عبادتت بکشند / خطرات ملایکش بشمار
جان من این چه کار شیطانی است / بخطر اژدر است مردم خوار
در بود خاطر تو مائل حق / مستی تو بدل بود بخمار
این کشاکش ز نفس شیطان است / شرری آید است دست بهار
که نباشد دل فرشته سرشت / مائل هیچ کس ازین هر چار
ماه منزل تو او ادنی است / نیست جای شکیب جای فرار
لیک اینجا ستادنت مشکل / بلکه زینجا گذشتنت دشوار
حج چه باشد ز خود سفر کردن / یکجا جانب هدایت کار
ای پسر در ره شریعت فرض / عشبه ده یک بود بدین دیندار
در شریعت گذشتن آزاد است / در حقیقت گذشتن از انکار
تو اگر مرد این خجسته رهی / دامن از کائنات خود بفشار
هستی خویش را زکوة بده / بر سر دوستی بکن آثار
فیض یزدان گران چو از کوه است / کوه بر گردن فرشته مدار
چیست غسل تو ورطهٔ توحید / غوطه خوردن نیامدن یکبار
چیست تجرید کشتنت آزاد / از هزاران هزار دنیادار
پس ازان از برادر و خواهر / پس ازان از تمام خویش و تبار
غم اینها بهیچ نوع مخور / بگذر از جمله و بحق بسپار
زانکه داریم ما همه خوردن / زانکه داریم ما همه غم خوار
ماه و خورشید زهره و مریخ / ابر باران ز ما همه آزار
بسکه تجرید بایدت تفرید / یعنی از آخرت شدن بیزار
همه بهر تو در مشقت و رنج / تو برای همین کشی آزار
فارغ از دین و تارک از دنیا / نکشد فرق و افسر افشار
دین و دنیا و دوزخ و فردوس / تو رها کن باین جز آن بگذار
خورده بودم مگر شبی سیری / شکمم را گرفته بود آزار
گفتم امشب خلاف عادت خویش / سیر خوردم ازان شدم بیمار
اذکر الله اولین فرمود / وقنا ربنا عذاب النار
چند خواهی چو شاخ گل بالید / کین بر دل برود این دلدار
زود باشد که فی فنا فی الشیخ / بینی از خویشتن شدی بیزار
روز تو گنده خوار و همچو خدنگ / تو و من باز ماند چون سوفار
هر چه بی یاد او تو پنداری / زهر تست از خود هست مهره مار
چشم من وقف راه قسمت دان / تا والوقت خواندنت اقرار
ای برادر عطای تو وهم است / که همین اوفتی از سر دیوار
دید کس بایزید را در خواب / بود شخصی که بود از اسرار
گفت ای شاهباز عالم قدس / گفت ای قدوهٔ اولوا الابصار
بگو از سرگذشت اول شب / چه شنیدی تو از یمین و یسار
گفت آمدند از عالم قدس / که چه آوردهٔ بیا [illegible]
گفت آورده ام گناه که هست / نام تو هم غفور و هم غفار
لیک از من نرفت شرک توحید / [illegible]
ورنه هنگام رفتن تو امین / زیر پا آمدت همین مقدار
نام خود بر صحیفهٔ لاریب / خود رقم کردی و انا الغفار
کیسهٔ من پر از گناهان است / من خریدار واپسین بازار
این قصیده است می هاتف غیب / تیغ والا پسند آئینه دار
این ز شعر است چیست معجزه / گرچه ماند بصورت اشعار
قلم راستی بدست آور / بر ورقهای جان دل بنگار
لیک باید که کار فرمائی / ورنه خون خوردهٔ دل عطار
همه شوق است اندر این صفحه / همه عشق است اندرین طومار

تمت

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

من بغیر تو نه بینم در جهان
چون بجز تو نیست در هر دو جهان
این جهان و آن جهان در نهان
از ازل بودی و باشی همچنان
ای ز تو عالم پر از غوغا شده
ای ز وصلت عاشقان دل سوخته
ای ز وصلت جانها بریان شده
ای ز وصلت زاهدان در تهنیت
ای ز وصلت عاشقان آشفته کار
ای ز وصلت آسمان گردان شده
از وصلت آفتاب اندر سما
ای ز وصلت آب در کار آمده
ای ز وصلت آتش از غم سوخته
ای ز وصلت غرق توحید آمدم
خود یکی بود و نبود او را دوئی
سر بی سر نامه را پیدا کنم

قادرا پروردگارا جاودان
لاجرم غیری نباشد در میان
آشکارا و نهان و در عیان
تا ابد هستی و باشی جاودان
جان پاکان در رهت یغما شده
جامهٔ وصل تو هر دم دوخته
همچو اسماعیل صد قربان شده
همچو داود نبی در تعزیت
همچو عیسی آمده در پای دار
اندرین ره پای بی پایان شده
غلغلا غلغلان میرود بی سر و پا
هر زمان هر سو پدیدار آمده
اندران دم سنگ سر او کوفته
یعنی هر گاه سنگ بر چشمان بر زد
لاجرم در عین تجرید آمدم
از منی برخیز هم اینجا توئی
من خدایم من خدایم من خدا
عاشقان را در جهان شیدا کنم

من ترا دانم ترا دانم ترا
اولینی آخرینی ای خدا
هم نهان و هم عیان پیدا توئی
ای ز تو پیدا شده کون و مکان
ای ز تو چرخ فلک گردان شده
ای ز وصلت کار ما زار آمده
ای ز وصلت جانها اندر فغان
ای ز وصلت عالمان در گیر و دار
ای ز وصلت جان ما تاراج یافت
ای ز وصلت کوکبان اندر طلب
ای ز وصلت خاک را خون در جگر
ای ز وصلت شد فرید غرق خون
ای فریادرس عطا ۱۲
ای ز وصلت هر زمان حیران شدم
من توام تو من نه من جمله توئی
من ز وصلت عارف مطلق شدم
فارغم از کبر و کینه و ز هوا
صد هزاران خلق حیران آمدند

خود ترا کی غیر باشد ای خدا
ظاهرین و باطنی و بی حدود
هم درون گنبد خضرا توئی
ای ز تو پیدا شده جان و جهان
صد هزاران دل ز تو حیران شده
همچو ابراهیم در غار آمده
همچو موسی در جواب لن ترانی
همچون سلیمان پادشاه ملک دار
چون محمد یک شبی معراج یافت
می نیاسایند هرگز از تعب
هر زمان سر دگر کرده بدر
هر زمان در خاک افتد سرنگون
در تحیر سر بسر گردان شدم
محو گردم در تو مانی و توئی
نیست ۱۲
عارفی رفتم تمامی حق شدم
ای عارفیت از غلبه عشق من رفت ۱۲
اندرین ره از گریبان آمدند

Marfat.com

صد هزاران عارفان در گفتگو
اندرین ره لوح دل در شست و شو
عاشقان آتش بزن هر دو کون
تا رهی زین نقشهای لون لون

نقشها را جمله در آتش بسوز
بعد ازان شمع وصالش بر فروز
چون نماند نقشها اندر میان
آن زمان نقاش را بینی عیان

با تو گویم سر اسرار نهان
ای برادر نقش را نقاش دان
چون ترا باشد کمال دین حق
خویش را هرگز نه بینی جز بحق

جملگی اعضای تو ای بیخبر
ذات کلی این جهان سر بسر
عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم
از تو شان شد اسم در عالم علم

جوهر جان در هوس تو کرده
با سگی و جاهلی خود کرده
داده بر باد عمر جاودان
یکزمان آگه نه از سر جان

چون شوی آگه بجان خویشتن
ترک گیری زین حدیث ما و من
جمله را یک بینی ای مرد خدا
تا نه بینی ای پسر رشته دوتا

گر تو راه عشق را مائل شوی
یک سر و یک کیسه و یکدل شوی
ننگری در هیچ سوای مرد کار
دایما در عشق باشی بیقرار

عشق جانان جوهر جان آمدست
لاجرم از خلق پنهان آمدست
هست پیدا لیک پنهان از شما
کی بود خفاش را تاب ضیا
شب تیره ۱۲ روشنی ۱۲

این جهان و آنجهان را هم ببین
بگذر از راه گمان و وز یقین
عشق با عشاق دان آمیخته
روح اندر خاک دان آویخته

گفتم ای آرام جان عاشقان
هم توئی درمان درد مفلسان
ای وصالت عارفان نشناخته
مرکب معنی درین ره تاخته

ای وصالت سالکان رهروان
جمله در ره اند از ره بی نشان
ای وصالت صادقان صادق شده
در طریق عشق خود لائق شده

ای وصالت عالمان در ها و هوی
در ره تقلید بشکافند موی
ای وصالت اولیا را داده حال
ذات ایشان ماورای قیل و قال

ای وصالت آسمان و هم زمین
هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت شمس را در بافته
ذره او بر جمله عالم تافته

ای وصالت ماه را هاله زده
گاه بدر و گه هلالی آمده
ای وصالت باد و آتش را بهم
داد وصلت از ره لطف و کرم

ای وصالت کرد آب و خاک را
دام اقدس روح و قدس پاک را
ای وصالت بحر را بگداخته
هر زمان دُرِّ دگر پرداخته

ای وصالت کوه را در گل زده
صد هزاران سوز شش بر دل زده
ای وصالت سیر دریای قدم
صد هزاران دُرّ آرم از عدم

ای وصالت آشکارا و نهان
ای وصالت بی نهان و بی عیان
ای وصالت انبیا و اولیا
ای وصالت صوفیان اصفیا

ای وصالت عاشقان و عارفان
ای وصالت زاهدان و مخلصان
ای وصالت نیستی نیستان
ای وصالت هست گشته در جهان

ای وصالت از جهان بیرون شده
ای وصالت عالم بیچون شده
ای وصالت هر دو عالم سوخته
ای وصالت خان و مانم سوخته

ای وصالت روشنائی جهان
ای وصالت هم عیان و هم نهان
ای وصالت غمگسار مفلسان
ای وصالت شمع جان بیکسان

ای وصالت رهنمای سالکان
ای وصالت در کشای طالبان
ای وصالت شور مشتاقان شده
ای وصالت وصل عشاقان شده

ای وصالت صدق صدیق آمده
ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت ترک تجرید آمده
ای وصالت گنج توحید آمده

ای وصالت اولین و آخرین
ای وصالت ظاهرین و باطنین
ای وصالت وصل من دریافته
لاجرم در عشق جان درباخته

ای وصالت گشت هر من آشکار
سالکی گشتم ز وصلت نامدار
بار دیگر سالکی حق حق شدم
سالکی رفته تمامی حق شدم

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه و ز هوا

Marfat.com

بند دوم

سر بیسر نامه را پیدا کنم / عاشقان را در جهان شیدا کنم
گفت احمد خواند ما را آن امام / انبیا و اولیا او را غلام
آن نموده سر اسرار قدم / آوریده دُر معنی از عدم
راه را بنمود آن بحر صفا / خواجهٔ دنیا و دین خیر الورا
سر حق را او نمود از لطف حق / در ره حق داد مردان را سبق
طالبان در جست و جوی او بدند / عالمان در گفت و گوی او شدند
عارفان این معرفت دریافتند / سالکان مرکب درین ره تاختند
زاهدان یک شمه از وی یافتند / سالها با سوختن در ساختند
عاشقان دیدند روی او عیان / دستها شستند هر ساعت ز جان
رهبر عالم محمد آمده / اسم او محمود و احمد آمده
ره از و جو گر تو مرد ره روی / تا نمانی در بلای کثر روی
راه راه کامل دنیا و دین / سر حق و رحمة للعالمین
هر که در راه محمد راه یافت / سر حق را از دل آگاه یافت
احمد ست اینجا احد ای مرد کار / سر حق را با تو گفتم آشکار
میم را بردار احمد شد احد / فهم کن معنی الله الصمد
هست این اسرار از جای دگر / سر این را کی شناسد کور و کر
کور را از حور رخ زیبا چه سود / گرچه داند تا چه بانگ آمد ز عود
خود پرستی راه شیطان آمده / بت شکستن راه یزدان آمده
راه مردان راه توحید آمده است / کار ما تجرید و تفرید آمده است
من طریق عشق احمد داشتم / تخم این در راه احمد کاشتم
اسپ را در راه احمد تاختم / جان خود در راه احمد باختم
من شراب از جام احمد خورده ام / گوی را از خلق عالم برده ام
عقل شیطان گفت من زادم بهم / کوست ظلمانی و من نورانیم
حق تعالی گفت او ملعون شده / از طریق راه حق بیرون شده
معنی آدم ندیدی بالیقین / روح پاکش رحمة للعالمین
او منست و من ویم تو بیخبر / لاجرم در راه مائی کور کر
گر ترا دیده بدی در راه ما / آدم ما را بدیدی همچو ما
ای برادر در کمال خویش باش / در ره توحید حق بی کیش باش
بگذر از کبر و نفاق و کیش دین / تا رسی در قرب رب العالمین
حق پرستان اندرین ره گمرهند / از طریق عشق حق آگه نیند
نفس انسان سد راه عشق شد / عاشقان را راه بیش از عشق شد
عشق را بگزین و نفست را بسوز / تا شب تاریک گردد همچو روز
نفس را بینی حجاب راه دین / این سخن را از دل آگاه بین
مصطفی شیخ من اندر راه دین / او مرا بنموده این راه یقین
من نه عطارم نه عطارم ببین / در ره حق را ز اسرارم ببین
من خدایم من خدایم من خدا / فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند سوم

سر بیسر نامه را پیدا کنم / عاشقان را در جهان شیدا کنم
بعد از خون سر ندیدم از صفا / من نوشتم سر بیسر نامه را
سر بیسر نامه را کردم عیان / این زمان خونم نخواهد شد روان
گر سرت باید بترک سر مکن / در سرت باید بترک در مکن
محو شد اجزای من کلی بهم / فارغم از خوف در شادی و غم
گنج پنهانم درین جسم آمده / سر اعیانم درین اسم آمده
من وجود خویش را فانی کنم / در بقای حق بحق باقی کنم
من باسرار آورم این جسم را / پس بگفتار آورم این اسم را

Marfat.com

تا بداند عاشق دل سوختہ
من برائے راہ عشاق آمدم

اسم اعظم گشت بر تن دیدہ
لاجرم در عشق مشتاق آمدم
اولین و آخرین من بودہ ام

من برائے جملہ عالم آمدم
جسم خود در راہ حق درباختم
ظاہر بین و باطنین من بودہ ام

لاجرم در راہ آدم آمدم
سر معنی را بجان بشناختم

من خدایم من خدایم من خدا فارغم از کبر و کینہ و زہ ہوا

بند چہارم

سر بسیر نامہ را پیدا کنم
حال او حال عجب بود ای پسر
او یقین خویش حاصل کردہ بود
عالمان از علم او درماندہ اند
زاہدان از زہد او رسوا شدند

عاشقان را در جہان شیدا کنم
نی چو حال این خسیسان بیخبر
در یقین خویش واصل گشتہ بود
عارفان از عرفت او ماندہ اند
در خیال زہد او شیدا شدند

بود عطاری عجب شوریدہ حال
در رموز سر حق رہ بردہ بود
در علوی خود وثوقی داشت او
عاشقان از عشق او حیران شدند
بعد پنجہ سال او اسرار یافت

در رہ تحقیق او را صد کمال
نی کہ ہمچو ما و تو در پردہ بود
ہیچ علمے را فرو نگذاشت او
ہر دم از نوعے دگر بیجان شدند
از فریدین لقب عطار یافت

من خدایم من خدایم من خدا فارغم از کبر و کینہ و زہ ہوا

بند پنجم

سر بسیر نامہ را پیدا کنم
جملہ مردان در فنا زورہ شدند
زہد را و علم را و قال و قیل
ای برادر غیر حق خود نیست کس
چونکہ اندر راہ حق بینی شوی

عاشقان را در جہان شیدا کنم
در بقائے حق بحق آگہ شدند
جملہ را انداختہ در آب نیل
اہل معنی را ہمین ہیچ است بس
از وجود خویشتن فانی شوی

در نگر ای عارف صاحب نظر
جسم و جان و دین و دنیا بافتند
دیدہ ہا از غیر او بر دوختند
گر تو غیر حق نہ بینی در جہان
گر ز جسم و جان شوی کلی بری

تا کہ مردان را چہا آید بسر
تا کمال راہ او را یافتند
غیر حق را اندرین رہ سوختند
بر تو روشن گردد اسرار نہان
آن زمان از سر حق یابی خبر

ہر کہ اندر بند نفس خویش ماند
در جلال حق جمال حق ببین

از رہ حق ہیچ کافر کیش ماند
با صفات ذات رب العالمین

دیدہ را در بار او دربار کن
وا نمایم سر حق را آن زمان

من خدایم من خدایم من خدا فارغم از کبر و کینہ و زہ ہوا

بند ششم

سر بسیر نامہ را پیدا کنم
پیشوائے ما و تو چون مصطفیٰ است
تو بہ بند صورتے درماندہ
راز من گفت است احمد از صفا

عاشقان را در جہان شیدا کنم
لاجرم تو آنچہ گوئی کی رواست
کی تو حرف حق احمد خواندہ
تو کجا دانی کہ ہستی بیوفا

بود شخصے گفت مارا این چنین
بعد ازان عطار گفت ای کور کر
لی مع اللہ گفت احمد زین بیان
تو بصورت ہیچ کافر ماندہ

نی تو کافر نی تو دارای کیش و دین
از رموز سر عشق بیخبر
تو کجا دانی کہ ہستی بی نشان
واصل حق را تو کافر خواندہ

Marfat.com

خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ
آن گهی سالوس را کوشیده
بت پرستی می کنی در زیر دلق
می نمائی خویش را عوفی بخلق

تو سلوک راه از خود کردهٔ
لاجرم در صد هزاران پردهٔ
دام گاهی کردهٔ این خرقه را (خرقه ۱۲)
می فریبی هر زمان این خرقه را

در خودی خود گرفتار آمدی
لاجرم در عین بند آمدی
راه تجرید و فنا راه تو نیست
تو سخن کم گوی گو راهی تو نیست

رو که در تقلید ماندی مبتلا
بر توحید از کجا و تو کجا
رو که راه بی نشان راه تو نیست
این سلوک عشق آگاهی تو نیست

تو نمیدانی که من هستم چنین
بی سر و پائیم بر روی زمین

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند هفتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
عاشقان را در جهان شیدا کنم
این سخن را از سر مردی شنو
تا نمانی در قیامت در گرو

جوهر عشق از تو چون پیدا شود
هر دو عالم در دلت یکتا شود
پیش تو نی شک بماند نی یقین
بگذری از کفر و ز اسلام و دین

آن زمان تو عشق را لائق شوی
عشق حق را عاشق صادق شوی
گر ترا از عشق خود باشد خبر
مرتدی باشی براه پر خطر

آنچنان خواهم که کلی گم شوی
عشق حق را عاشق پر غم شوی
ورنه همچون زاهدانی کور و کر
چون ز هستی خودت باشد خبر

کی توانم کرد پنهان بحر را
من بزیر کاسه ای مرد خدا
بحر معنی بی نهایت آمده است
لاشکی بیحد و غایت آمده است

یافتم یک قطره زان بحر صفا
زان برآرم هر زمان این موجها
راه توحید عیانی داشتم
گنج اسرار نهانی داشتم

در ره حق عشق صادق آمدم
حق حق است و حق مطلق آمدم

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند هشتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
عاشقان را در جهان شیدا کنم
گفتم ای دارندهٔ لوح و قلم
این جهان و آن جهان از تو علم

گفتم ای دانای پنهان آمده
خلق عالم از تو حیران آمده
میکنم من ختم بی سر نامه را
میکنم آلوده در خون خامه را

لیک در دریای خون غوطه زدم
بعد از آن کردم وضو و ز خود شدم
مردمان گفتند این چه دیدهٔ
روی خود در خون چرا آلودهٔ

گفت ایندم می گذارم من نماز
پس وضو سازم بخون ای پاکباز
این نماز عشق را اینجا وضو
راست نامد جز بخون پاک رو

بعد از آن گفتند مردان مرد کار
از تصوف این زمان رمزی بیار
گفت کمتر زینکه می بینی ببین
تا ترا در راه حق باشد یقین

بار دیگر گفت کای صاحب نظر
از طریق عشق ده ما را خبر
گفت بس اینجا بود گردن زدن
بعد از آن پر سوخته آتش زدن

این بگفتم این چنین شد حال من
منتشر شد از جهان احوال من
ای دریغا ختم بیسر نامه شد
لیک در سیلاب خون تر خامه شد

ای دریغا در خودی وا مانده ام
لاجرم در صد بلا درمانده ام
ای دریغا پیشوایان یقین
راه رفتند و بماندم این چنین

ای دریغا عارفان باوفا
شان برفتند و بماندم در قفا
ای دریغا سالکان راه دین
با خوشی رفتند و من ماندم حزین

Marfat.com

ای دریغا صوفیان با صفا
ای دریغا عاشقان با ادب

شان برفتند و بماندم مبتلا
جمله در بحر اند و ماندم خشک لب

ای دریغا نفس ما در معصیت
هر که او خود را فنا کلی شتافت

خود خودی کرده بری از معرفت
ندران جا جان او کلی بیافت

تمت

Marfat.com

بعونِ صنّاعِ مکین و مکان و فضلِ خلّاقِ زمین و آسمان

مثنوی بوعلی شاه قلندر

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بطبع مزین مطبوع شد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرحبا ای بلبل باغ کہن
از گل رعنا بکن با ما سخن

مرحبا ای ہدہد فرخندہ فال
مرحبا ای طوطی شکر مقال

مرحبا ای قاصد طرّار ما
می دہی ہر دم خبر از یار ما

در زمان ہفت آسمان را طی کنی
مرکب حرص و ہوا را پے کنی

دمبدم رو شن کنی در دل چراغ
ہر نفس از عشق سازی سینہ داغ

از تو رو شن گشت فانوس تنم
از تو حاصل شد مراد حاجتم

مرحبا ای رہنمائے راہ دین
از تو رو شن شد مرا چشم یقین

یافت قالب طینت پاکے ز تو
شد پریشان آدم خاکے ز تو

غرق بودی در محیط ذات پاک
از تو رو شن شد چراغ تیرہ خاک

ای کہ بودی در ہوائے لامکان
چون جدا گشتی بگو از نہ ان

پاک بودی در حریم کبریا
از چہ پیدا شد ترا حرص و ہوا

خوش خرامیدی تو از کتم عدم
خوش نہادی بر سر ہستی قدم

جان من با ما بگو اسرار خویش
چشم دل رو شن کن و دیدار خویش

Marfat.com

بهر آب و نان نگردی در بدر
آبروی خود نریزی بهر زر

ترک سازی صحبت اهل دول
گوشه گیری تا نیفتی در خلل

بر در سلطان مرو زینهار زینهار
گنج قارون گر دهد کوتاه بین مبین

گر به فاقه جان برآید در قفس
چون مگس پنجه مزن بر خوان کس

تلخ به جلاب شیرین را مچش
پیش دونان بهر نان خوار مگیر

بر سر خوان قناعت دست زن
گر نباشد دست در فرمان شکن

باش در کنج قناعت با سکون
پا منه از گوشه عزلت برون

پشت پا زن تخت کیکاوس را
سر بده از کف مده ناموس را

گر بدست آید ترا گنج و نقود
در نداری همت عالی چه سود

الحذر از حب دنیا الحذر
بهر نان زر مخور خون جگر

آب دریزند بهر سیم و زر
این سگان را مثل گاو و خر شمر

مرد کم همت حقیر است در نظر
خوار باشد گر بود با صد هنر

هر که عالی همت است و باسخا
عفو گرداند گناهانش خدا

خلق گردد رام او بادیری
سرفراز و بر سپهر چنبری

زهد و تقوی نیست آن هرگز بجلو
صوفی گوتی و پوسی کهنه دلق

شانه و مسواک و تسبیح و عصا
جبه و دستار و قلب بی صفا

پیش و پس کردی مریدی خلف
چون خرا بله پی آب علف

چون نه بینی چند کس بیهوده گرد
خویش را گوئی منم مردانه مرد

دام اندازی برای مردزن
خویش را گوئی منم شیخ زمن

وعظ گوئی خود نیاری در عمل
چشم پوشی همچو شیطان در دغل

مکر و تلبیس و ریا کاری بود
هر نفس شیطان ترا یاری بود

۱۵۳

Marfat.com

می کشائی دست از بهر غنا
مزد خواهی از عبادات خدا

مے کنے با مکر عالم را مطیع
می دہے تسکین منم فرد شفیع

شیخ میگوئے و تسبیحت بدست
صد بتی داری نہان ای بت پرست

یکدلی داری درو صد آرزوست
چاک دل از دست او صد جا رفوست

ای ز بغض و مکر عجب آراستہ
از نفاق و زور خود پیراستہ

ای بہ بخل آراستہ زشت و پلید
خویش را گوئی منم چون بایزید

از تکبر مے کنے ہر سو نظر
خویش را گوئی کہ ہستم باخبر

بت پرستی می کنی ہم بت گری
شد دلت رشک بتان آذری

چند مغروری تو بر اصل و نسب
از تکبر دور باش از بی ادب

بت شکن برہم زن این بتخانہ را
چون خلیل اللہ بنا کن خانہ را

پیر گشتی صد ہوس داری بدل
جاہلی چون خر فرو ماندہ بگل

آرزوہائے تو ہرگز کم نشد
قامت حرص و ہوایت خم نشد

دل چو آلودہ است از حرص و ہوا
کے شود مکشوف اسرار خدا

صد تمنا در دلست ای بوالفضول
کے کند نور خدا در وی نزول

بر تو قسمت میرسد ای بے خبر
پس چرا قانع نئی بر خشک و تر

دین و دنیا ہر دو کے آید بدست
این فضولیہا مکن ای خود پرست

ہست دنیا پیر زال پر فریب
می کند پیر و جوان را ناشکیب

عارفان دانند او را صد طلاق
ہر کہ عاشق شد بر او او کرد عاق

این سخن در گوش داری ای جوان
مولوی گفتہ زوری امتحان

ہم خدا خواہی و ہم دنیای دون
این محال ست و خیال ست و جنون

بہر دین دل کند از دنیا علے
آن علے والے ملک نبے

Marfat.com

کور گردد روشن چشمِ یقین
بسته گردد بعد ازان دریائی دین

مهر طاعت لقمهٔ خور از حلال
تا نیفتد ترا رنج و ملال

لقمهٔ شبهه چو افتد در شکم
قوّتِ او می کند از رشته کم

بر تو یابد دست گر این حیله ساز
دست بهر ظلم گرداند دراز

چشمِ شهوت چون کشاید آن لعین
کور گردد دیدهٔ اهل یقین

از تکبّر مر ترا رسوا کند
شهوت حرص و هوا پیدا کند

بس نیاید کار تو علم و عمل
از دغل افتد در ایمانت خلل

نفس کافر تا بود همراهِ تو
آتشِ دوزخ بود جانکاهِ تو

گر تو مردی نفسِ کافر را بکش
گر نداری دست پس بنشین خمش

گر نداری همّت مردانِ دین
چون زنان اندر پس پرده نشین

گر ز دستِ تو نیاید کار مرد
همچو حیوان در پسِ مردان مگرد

ای مخنّث نه تو مردی نه زنی
مثلِ شیطان راهِ مردان رامزن

مرد باید تا نهد بر نفس پا
بگذرد از شهوت و حرص و هوا

دست همّت را برافراز د بلند
نفس آرد صید را چون در کمند

دست را کوتاه ساز د از هوس
بشکند با چنگ همت آن قفس

گر خوری یک لقمهٔ وجه حلال
نور تابد بر دلت مهر کمال

گر کنی از لقمهٔ شبهه نفیر
نفس را سازی بفضل حق اسیر

دل شود روشن ز نور آئینه وار
پر تو اندازد در آئینه نگار

چون کشائی چشم را اهل یقین
هر طرف تابان جمال یار بین

یار را می بین تو در هر آئینه
سوز و سازی اوست در هر لطفته

جمله ذرّاتِ حق اند ای بیخبر
هر چه آید در نظر از خیر و شر

Marfat.com

هر که پند این از من عاشق شنید
مشک اندر مجلس جانان رسید

هر که او از خویشتن بیزار گشت
مشک آن کس محرم اسرار گشت

هر که او سر باخت اندر کوی او
بنگر در صد بار جانان سوی او

یک نگاهے گر کند سوئے نگار
جان چه باشد گر بود صد جان نثار

عاشق دیوانه و سرگشته ایم
یار جویان گرد هر در گشته ایم

هر که بوئے بشنوم از بوئے او
مست افتم بے خبر در کوئے او

سنبل از بوئے او شد تابدار
لاله از رخسارهٔ او شد داغدار

صد زبان در وصف آن سرو سهی
غنچه با صد شوق پیراهن درید

نرگس بیمار چشم از سر کشاد
جام زرین در کف سیمین نهاد

نخل سرو از قامت زیبائی او
سبز و خرم گشت سرتا پائی او

بلبل و قمری به بستان نوحه کرد
هر یکے در صحن دارد کرب و درد

هر طرف برخواست از وی های و هوی
هر زمان نے دارد از وی گفتگوی

اے شنیدی نغمهٔ خنیاگ و رباب
سینه بریان شد ز سوز دل کباب

مطرب از شوق و طرب چون بیقرار
این ترانه را به سوز آغاز کرد

یار را می بین تو در هر آئینه
سوز و ساز اوست در هر طینته

هر چه بینی در حقیقت جلوهٔ اوست
شمع و گل پروانه و بلبل ازوست

هر چه آید در نظر از خار و گل
یوم صحرا بلبل و بستان گل

عارفان را نقش زیبا چه بهشت
صورت هر نیک و بد را خود نوشت

مرغ ماهی مار و مور و شیر و گور
چشمهٔ حیوان و باران و ق و

سنگ خارا لعل و کان یاقوت و در
ظلمت ست و نیز و نور و ماه و خ

هر چه باشد آب و آتش باد و خاک
جمله را مخلوق کرد از صنع پاک

Marfat.com

عمر با خامی و طبع سرسری / بلکه از ملعون شیطان برتری
شهوت و خواب و خورش داری مقام / در عبادت کاهلی و ناتمام
جهل خر داری تو ای بیهوده گر / آنچه تو کردی گنه شیطان نکرد
نفس بدکردار تو چون ای پلید / دست ایمانت بدندانش گزید
یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو / از تو آموزند بازی طفل دیو
مکر و تلبیسش از تو شیطان می خورد / هر زمان صد شبهه شبهه می برد
حیلهٔ پژمرده آری سرنوشت / سگ صفت تو داری ای آدم سرشت
بهر لقمه ای سگ مردار جو / می دوی صحرا به صحرا کر به کو
خوار می گردی ز بهر آب و نان / در پی سگ تا بکی باشی دوان
همرهان رفتند بیکس مانده / همچو لنگا لنگ در پس مانده
نکن رفتن کن که می آید پلنگ / تا بکی بنشینی ای معیوب لنگ
خواب چون آید ترا ای بی حیا / چون پلنگ موش داری در قضا
باش کز عدم خیزد پلنگ / تا قیامت چسپی اندر گور تنگ
تا ترا فرصت شود کاری بساز / اسپ تازی زین کن تازی بتاز
رو که در ملک بقا سلطان شوی / تا نظر منظور آن سلطان شوی
عاشقان را تاج شاهی بر سر است / ساقی همدم لبالب ساغر است
ای شرف نشنیده سالک چه سفت / گریه کرد این بیت را با سوز گفت
چشم بند و لب به بند و گوش بند / گر نه بینی سر حق بر ما بخند
زهد و تقوی نیست ای اهل جنون / بهر شهرت می کنی خود را نگون
سرکشی پائین و پا بالا کنی / در ریاضت خلق را شیدا کنی
همچو مجنون عشق ورزی در مجاز / همچو لیلی ار رخ نمانی گه نیاز

زنده کن با عشق جانان مرده را
هر دلی کز عشق خالی یافت
تا بدوزخ روی آنی یافت
ای خوشا دل عشق بر وی نقش بست
خاتم دل کند در وی نقش بست
دل ز ساز عشق با دل برسد
عشق کو تا جامهٔ هستی درد
عشق کو بی بال و پر طیران کند
عشق کو تا ماج سلطانی دهد
عشق کو تا چشم دل بینا کند
عشق کو تا سینه پر سودا کند
عشق کو تا عقل را زائل کند
عشق کو تا عقل را جاهل کند
عشق کو تا جام مدهوشی دهد
عشق باید تا فراموشی دهد
عشق ده تا بی خبر سازد مرا
عشق کو بی پا و سر سازد مرا
عشق باید تا دهد جام شراب
عشق سازد ساغر آفتاب

Marfat.com

عشق باده از غم جانانه است
ای خوشا می کو رهاننده از خودی
هیچ میدانی که اصل عشق چیست
حسن جانان چون نظر در خویش کرد
عشق چون جبریل در معراج حسن
عاشق و معشوق گردند هر دو یک
ای گشته واقف اسرار عشق
سر برآور زیر پای عشق نه
عشق بازی منیت کاری بوالهوس
گر کنی جان را تو بر جانان نثار
کشتگان عشق را جان دگر
ناتوانی ای دلا در عشق کوش
ای خنک جانی که خود را باخته
خرم آنکس کو فنای عشق ساخت
همت پرواز بین ای بی خبر
سوخت چون پروانه همرنگ دوست
رو محبت تا بسوزی بال و پر
سوز چون پروانه چشم قفس
زهد و تقوی چیست ای عالیجناب
یک زمان خوشدل نباشی در جهان
دل بدست غم چنان داری گرو

هر که خورد از خویشتن بیگانه است
صاف گرداند زنیکی و بدی
عشق را از حسن جانان زندگیست
گشت شیدا چون نظر در پیش کرد
بر سر عاشق نهد صد تاج حسن
هم تو قی معشوق و عاشق نیست شک
نه قدم مردانه اندر کار عشق
بعد ازان سر در هوای عشق نه
خام طبعان حاضر اند همچون سر
در عوض یکجان دهد صد جان نگار
هر زمان از غیب احسان دگر
این حکایت را ر عاشق دار گوش
سوخته خود را د باحق ساخته
خویش را نشمرد جانان را سزا
سوز چون پروانه تا یابی حیات
کرد محرم جنگ را در خنگ دوست
گر شوی همرنگ آتش سرمدی
تا شوی با جان جانان همنفس
بر مراد خویش گشتن کامیاب
دارهی فارغ شوی از این و آن
شاد ے عالم نیرزد نیم

Marfat.com

رحم از دلهای مردم از نهان — سختی پیدا شده در مردمان
خلق نیکو شد ز عالم ناپدید — طبع مردم سگ صفت گشته پلید
مهر کم شد از دل فرزند و زن — فتنه برپا گشت در دور کهن
چون حیا برخواست عالم گشت تنگ — دختران با مادران دارند جنگ
نیست مهری در دل خاص و عوام — پس میفگن خویش را در قید دام
چون عدم شد دانهٔ مهر و وفا — پس مرو در دام چون مرغ هوا
بند بگسل دام را برهم بزن — آشیان حرص را آتش فگن
جز خدا کس نیست بر تو مهربان — دل مده غیر از خدا اندر جهان
شکر نعمت کن که ای رب عباد — داد با تو آنچه می بایست داد
چشم داده گوش بینی هم زبان — بر تو روشن گشت اسرار جهان
غافلی از یار خود ای بی خبر — چند باشی بی خبر چون گاو خر
نیستی آگاه از لطف خدا — همچو عاشق هر زمان بیند ترا
مهربان هم شد چو معشوق حجاز — گر نه بیند جانب عاشق نیاز
عاشق صادق کند جان را فدا — مرحبا بر عاشقان صد مرحبا
طالبی کو در پی جانان رود — چشم گردد روی جانان بنگرد
گر ترا از عشق او باشد خبر — از تو مشتاقست او مشتاق تر
گر ترا چشم محبت وا شود — بر تو آن معشوق خود شیدا شود
با تو نزدیکست آن جان جهان — همچون جانست در تو بین آنجا نجان
چون تو داری چشم احوال ای پسر — کی در آید روی جانان در نظر
این حجاب آن تست ای محجوب من — بی حجابست ورنه آن محبوب من
پیش مردن میر ای نیکو سیر — جان بجانان ده ز جان خود گذر

Marfat.com

حکایت

بود مرد عارف صاحبکمال
کوچهٔ دل بست از وهم خیال

پارسائے کرد در اقلیم دل
بود او از نام غفلت منفعل

سالہا کردہ عبادت بے ریا
در دلش نگذشت خبر ذکر خدا

چون چنان بگذشت او را چند سال
خویش را از لامکان کردہ خیال

گفت اسلم نیست کامل در جہان
چون عسس گشتیم بر دل پاسبان

شہوت حرص و ہوس کردیم دور
از تعلقہا دلم دارد نفور

این تصور کرد چون مرد خدا
ناگہان در گوش او آمد ندا

از تکبر چون نظر کردی بخویش
دور افتادی حجاب آمد بپیش

تا نگردد رفع تو از پردہا
کے نہے پا در حریم کبریا

منفعل شد شیخ از اسرار خویش
شد پریشان توبہ کرد از کار خویش

تازہ بستہ عہد تازہ از خدا
تا کند در راہ حق خود را فدا

پاک کن آئینہ دل از غبار
تا بماند عکس بر دل آشکار

آنچہ می خواہد دلت ای حیلہ جو
ننگ تو در محبت آرد بہ تو

گرچہ امشب میکنے بر خود حلال
میشود تیکن دلت با صد خیال

چون مسلط بر تو گردد این عرض
عدل او انصاف بود بہر غرض

جہد کن با نفس تا عادل شوی
باش منصف تا کہ صاحبدل شوی

یا الٰہی چشم بینائے بدہ
در سرم از عشق سودائے بدہ

آتش افگن در دلم مانند طور
شعلہ بر خیزد دگر دود گناہ

سالہا شد از تو مے خواہم ترا
حاجتم را چون نمی سازی روا

از لسان الغیب این دارم نوید
از درے تو کس نگشتہ ناامید

Marfat.com

مرغوب القلوب شمس تبریز

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْنَ

بدانکه این کتاب مرغوب القلوب از گفتار شیخ المشائخ قطب الاقطاب المحققین امام السالکین [illegible] میدان حقیقت شمس الدنیا والدین شمس تبریز قدس الله سره العزیز برای هدایت کردن مریدان [illegible] برسند اول توحید تبارک وتعالی جل جلاله وعم نواله بیان کند بیت بگویم حمد رب العالمین [illegible] عقل و دین را + حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ بیت درود مصطفی بعد از ثنایش + فرستم با دل از جان صفایش [illegible] علیه السلام مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً بیت مقام چند از سالک بگویم [illegible] زحق توفیق جویم + قال علیه السلام وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ بیت سلوک مختصر موزون جامع + بنظم آنرا بگویم باش سامع + قال النبی علیه السلام کُنْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا وَّلَا تَکُنْ رَابِعًا بیت شریعت را مقدم دار اکنون + طریقت از شریعت نیست بیرون + قال علیه السلام اَلشَّرِیْعَةُ کَالسَّفِیْنَةِ وَالطَّرِیْقَةُ کَالْبَحْرِ وَالْحَقِیْقَةُ کَالصَّدَفِ وَالْمَعْرِفَةُ فِیْهَا کَالدُّرِّ فَمَنْ اَرَادَ الدُّرَّ رَکِبَ فِی السَّفِیْنَةِ ثُمَّ شَرَعَ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَصِلُ اِلَی الدُّرِّ یَعْنِیْ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ تَرَکَ هٰذِهِ الطَّرِیْقَةَ لَمْ یَصِلْ اِلَی الدُّرِّ یَعْنِیْ اِلَی اللّٰهِ بیت کسی کو در شریعت راسخ آید + حقیقت را بروی خود کشاید + زراه تربیت پیران بشارت + بکرده چار منزل با عبادت + قوله تعالی وَمَا یَعْلَمُ [illegible] اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ حدیث قدسی اَلشَّرِیْعَةُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَةُ اَفْعَالِیْ وَالْحَقِیْقَةُ [illegible] وَالْمَعْرِفَةُ عِرْفَانِیْ قال علیه السلام اَلنَّاسُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ قِسْمٌ یَشْبَهُوْنَ [illegible] الْمَلٰئِکَةَ قِسْمٌ یَشْبَهُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ اِمَّا قِسْمٌ یَشْبَهُوْنَ الْبَهَائِمَ فَهِمَّتُهُمُ الْاَکْلُ [illegible] الْمُبَاشَرَةُ اَمَّا قِسْمٌ یَشْبَهُوْنَ الْمَلٰئِکَةَ فَهِمَّتُهُمُ التَّسْبِیْحُ وَالتَّهْلِیْلُ وَالصَّ[illegible] اَمَّا قِسْمٌ یَشْبَهُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ فَهِمَّتُهُمُ الْمَحَبَّةُ وَالشَّوْقُ وَالْعِشْقُ [illegible]

Marfat.com

جل جلاله نظم یکے منزل که آن ناسوت نام است + دران اوصاف حیوانے تمام است +
ازان منزل اگر خود بگذرد کس + رسد در منزل دوم ملک بس + دران عالم چو او معروف گردد +
ملائک آسمان مکشوف گردد + چو برگیرد قدم را او ز ملکوت + رسد در منزل سوم بجبروت + یعنی
صفات الافعال بیت مقام روح بر من حیرت آمد + نشان از وے بگفتن غیرت آمد + حدیث
قال علیه السلام اَنَا اَغْیَرُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ قوله تعالے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ بیت
دران منزل بود کشف و کرامات + ولے باید گذشتن زان مقامات + قال علیه السلام مَنْ
اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَهٗ قال علیه السلام اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لَکُمْ
بیت اگر دنیا و عقبی پیش آید + نظر کردن بران هرگز نشاید + قال علیه السلام مَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا
فَلَهُ الدُّنْیَا وَمَنْ اَرَادَ الْعُقْبٰی فَلَهُ الْعُقْبٰی وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْمَوْلٰی طَالِبُ الدُّنْیَا
مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ بیت بنور ذکر باید درگذشتن + بآب توبه باید دل
شستن + قال علیه السلام قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَاضِرَةٌ مَنْ ذَکَرَ الْخَفِیَّ فَهُوَ حَیٌّ بیت
چو گردد جان دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاهوت بیباک + قوله تعالی وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ
بیت دران منزل چهارم جست و جوئے + نباشد با خدا جز گفتگوئے + قوله تعالی فَاذْکُرُوْنِیْ
اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْنِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ بیت مقام قرب منزل بے نشان است + بجز کون و مکان
دیگر جهان است + قال علیه السلام مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ حدیث قدسی
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ بیت بعون حق رسد آنجا چو سالک + شود او بر همه اشیا مالک +
فصل اول در بیان توبه گوید بیت بر بزم اشکها چون در مکنون + کنم توبه ز سر آغاز اکنون +
قال علیه السلام یَا رَبِّ اَیُّ بُکَاءٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ فَقَالَ بُکَاءُ الضَّاحِکِیْنَ کَثْرَةُ الضِّحْکِ تَمِیْتُ
الْقَلْبَ بیت بهر دم توبه باید کرد عادت + نخستین توبه باید پس عبادت + قال الله تعالی
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا بیت که بی توبه عبادت چون
سرب اسب + رود نشسته چو بیند کوزه آب است + قال علیه السلام مَنْ تَزَهَّدَ بِغَیْرِ عِلْمٍ جَنَّ اَوْ مَاتَ کَافِرًا
بیت بهر کس فرض آمد توبه کردن + بهر دم توبه کن تا وقت مردن + قوله تعالے وَاذْکُرْ رَبَّکَ
اِذَا نَسِیْتَ قال علیه السلام اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ بیت به کافر فرض آمد تا ز کفران +
برون آید بتوبه سوے ایمان + بعاصی فرض آمد تا ز عصیان + کند توبه همیشه چون مطیعان + قوله تعالے
یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً

Marfat.com

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي قوله تعالے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا بیت بخاصان توبه کردن از مقامات ✤ بهردم فرض باشد از کرامات ✤ حدیث قدسی مَنْ أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُولِ فَقَدْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْفَرِيضَةِ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ صَاحِبُ الْوِرْدِ مَلْعُونٌ وَتَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُونٌ بیت زدون حق بباید توبه کردن ✤ بحق باید درین ره جان سپردن ✤ قوله تعالے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ الْيَقِينُ قال علیه السلام كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللَّهِ فَهُوَ صَنَمُكَ وَطَاغُوتُكَ ۵ فصل دوم در صفات وجود گوید ابیات چنان گفتم ببالاء دقیقت ✤ شریعت هم طریقت هم حقیقت ✤ وجود آدمی از هر سه مجموع ✤ بکرده حق تعالے جمله مصنوع ✤ یکے نفس و یکے رون و یکے دل ✤ ولے در حرف هر یک هست مشکل ✤ حدیث قدسی جَعَلْتُ فِي النَّفْسِ طَرِيقَ الرَّاغِبِينَ وَجَعَلْتُ فِي الْقَلْبِ طَرِيقَ الزَّاهِدِينَ وَجَعَلْتُ فِي الرُّوحِ طَرِيقَ الْعَارِفِينَ بیت شریعت راه تن آمد بطاعت ✤ طریقت راه دل شد با قناعت ✤ قوله تعالے وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى ۵ بیت حقیقت راه دان سر نهانست ✤ درویش از دل بیرون جهانست ✤ حدیث نبوی اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى أَبَدًا بیت اگر طالب بود صادق درین راه ✤ زجان و دل بخیزد از سر جاه ✤ قال علیه السلام اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ بیت اگر بوئے ز تن خواهے که یابی ✤ ز هستی پا برون نه در خرابی ✤ قال النبی صلی الله علیه وسلم اَلتَّوْحِيدُ إِسْقَاطُ الْآفَاتِ اَلسَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْآفَاتُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ قال علیه السلام كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَعَابِرِي سَبِيلٍ وَعُدْ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ بیت قلم را بر وجود خویش برزن ✤ حصار نفس را از بیخ برکن ✤ بتقوی شهر دل آباد گردان ✤ بهمت جان و دل را شاد گردان ✤ قوله تعالے فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقٰكُمْ قال علیه السلام قِيمَةُ الْمَرْءِ عَلٰى هِمَّتِهِ الطَّيْرُ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ وَالْمَرْءُ يَطِيرُ بِهِمَّتِهِ بیت دو دل را نیست ره اینجا یکے شو ✤ دوئی بگذار و آنجا وانگهے رو ✤ قوله تعالے مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ حدیث اَلْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ بیت بده مر نفس خود را گوشمالے ✤ که دشمن ره نیابد هیچ حالے ✤ قوله تعالے إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ أَعْدَائِي عَدُوُّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ بیت صفات نفس شهوتها براران ✤ صفات دل همه طاعت بگردان ✤ حدیث تَرْكُ الدُّنْيَا

Marfat.com

رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ **بیت** صفات نفس را بگذار اکنون ✤ صفات
دل بچوگان ہست میمون ✤ **حدیث** قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالٰى **ابیات**
صفات روح جملہ حسن ذوق است ✤ گہی در ناز گہ در عین شوق است ✤ چو دل ہر یک صفات روح گیرد ✤
شود مقبول در دلہا پذیرد ✤ **قولہ تعالٰی** وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَفِي الْاَرْضِ
اٰيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ **بیت** طلب کن در صفات ذات رحمٰن ✤ بیاید ہر یکے را قدر امکان ✤ **قولہ تعالٰی**
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ **فصل سوم**
دربیان وضو گوید بیت چو این گوہر محمد مصطفٰے سفت ✤ وضو را کو سلاح مومنین گفت ✤ بباید بود
دائم با طہارت ✤ بظاہر ہم بباطن بابصارت ✤ **حدیث** اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ
وَالصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ **بیت** بود ظاہر طہارت از نجاست ✤ طہارت باطن آمد از خباثت ✤
حدیث لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِالطَّهَارَةِ وَلَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ
بیت چو وقت آید نماز وقت بگذار ✤ فرائض با جماعت ہوش مے دار ✤ **قال علیہ السلام**
مَنْ صَلّٰى خَمْسَ صَلَوٰتٍ بِالْجَمَاعَةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَجْرَ اَلْفِ شَهِيْدٍ نِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَابِدِيْنَ مُقْبِلِيْنَ غَيْرَ مُدْبِرِيْنَ **بیت** ز وقتے تا بوقتے منتظر باش ✤ بذکرے یا بفکرے
مختصر باش ✤ **قال علیہ السلام** اَلْمُنْتَظِرُ لِلصَّلٰوةِ كَاَنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ الذِّكْرِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ **بیت** سخن با کس بگو الا ضرورت ✤ خلل تا در نیفتد در حضورت ✤
قولہ تعالٰی صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ **ابیات** بہر جائیکہ باشی ذکر میگو ✤
بہر جائے خدا را شکر میگو ✤ بہر جائیکہ باشی با خدا باش ✤ ز خود بیگانہ با حق آشنا باش ✤ **قولہ**
تعالٰی وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ **بیت** مدہ مردود حق را جای در دل ✤ درونت تا نیاید
رہ عزازل ✤ **حدیث قال علیہ السلام** كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ
وَطَاغُوْتُكَ **بیت** حواس خمس را چون دزد در بند ✤ چو بستی دزد ایمن باش میخند ✤ **قولہ تعالٰی**
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ **بیت** پس انگہ دار طاعت را سلامت ✤ ببر در حضرت
حق با کرامت ✤ اگر خواہی کہ با تو حق تعالٰی ✤ سخن گوید بقدرت بے مثالا ✤ بخوان قرآن کلام ا
بشنو ✤ قدیم است این ز حق منزل نہ از تو ✤ **قال علیہ السلام** لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْ
یس **بیت** ندامت را امام خویش گردان ✤ ہمیشہ اقتدا کن با دل و جان ✤ **قولہ تعالٰی**
فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **بیت** اگر خواہی سخن با حق بگوئے

Marfat.com

نمازی با حضور دل بجوئی + قال علیه السلام اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ تِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ قال علیه السلام اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِنَ النَّارِ وَحِصْنُ الْاِیْمَانِ نظم چو روز آید بباید بود صائم + چو شب آید بباید بود قائم + شب و روزت چو گردد با تو یکسان + نماید کار مشکل با تو آسان + قوله تعالیٰ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی بیت بغفلت میگزاری روزگارے + مگر در گور خواهی کرد کارے + فصل چهارم در بیان ترک دنیا گوید بیت ز دنیا ترک گیرے بهر دین تو + توکل بر خدا کن بالیقین تو + قال الله تعالیٰ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ قوله تعالیٰ وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ حدیث قال علیه السلام اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ لَیْسَ فِیْهَا رَاحَۃٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَۃً بیت ترا گر رفتن است از دار دنیا + چرا بندی تو دل در کار دنیا + قال علیه السلام اُخْرُجْ عَنِ الدُّنْیَا تَصِلُ بِالْاٰخِرَۃِ بیت نه باید بست دل با زن و فرزند + بباید بود تنها با خداوند + قوله تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ بیت زهے غفلت که ما را کور کرده + که یاد مرگ از دل دور کرده + حدیث قال علیه السلام اَلْمَوْتُ بَابٌ لَا بُدَّ مِنْ دُخُوْلِهٖ وَالْقَبْرُ مَنْزِلٌ لَا بُدَّ مِنْ نُزُوْلِهٖ بیت بغفلتهای دنیا خلق مغرور + ز بی فکرے مرگش دل چه مسرور + قال علیه السلام اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ قال علیه السلام اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَۃِ وَاٰخِرُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الدُّنْیَا بیت ز دنیا و اهل آن چون تیر بگریز + چو بگریزی بدرویشان بیامیز + قال علیه السلام اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ بیت علائقهاے دنیا قطع گردان + حزین دل باش در دے چون غریبان + قال علیه السلام کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِیْ سَبِیْلٍ وَعُدْ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بیت اگر در دل جمعیت حاصل آید + عبادت گر کنی آنگاه شاید + قال علیه السلام قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَاضِرٌ مِّنْ ذِکْرِ الْخَفِیِّ فَهُوَ حَیٌّ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَۃٌ بیت نباشد مبتدے را هیچ به زین + که پیرے را بجوید راه بر دین + قال علیه السلام مَنْ لَّا شَیْخَ لَهٗ لَا دِیْنَ لَهٗ وَمَنْ لَّا دِیْنَ لَهٗ لَا عِرْفَانَ لَهٗ وَمَنْ لَّا عِرْفَانَ لَهٗ لَا حِزْبَ لَهٗ وَمَنْ لَّا حِزْبَ لَهٗ لَا اُنْسَ لَهٗ وَمَنْ لَّا اُنْسَ لَهٗ لَا مَوْلٰی لَهٗ قال علیه السلام اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ

Marfat.com

غیری بیت اگر خواہی کہ خلوت را گزینی ✣ پس آن بہتر کہ پیش شیخ شینی ✣ زنیک و بد ترا ہم باز گوید ✣ نہانش راز گوید ✣ مثالش را بگویم گوش دارید ✣ دران تمثیل ہر یک ہوش دارید ✣ اگر بے پیر کارے پیش گیرد ✣ ہلاکت را ز بہر خویش گیرد ✣ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ تَشَیَّخَہُ الشَّیْطٰنُ حدیث مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ لَا دِیْنَ لَہٗ وَمَنْ لَا دِیْنَ لَہٗ لَا عِرْفَانَ لَہٗ وَمَنْ لَا عِرْفَانَ لَہٗ لَا حِزْبَ لَہٗ وَمَنْ لَا حِزْبَ لَہٗ لَا اُنْسَ لَہٗ وَمَنْ لَا اُنْسَ لَہٗ لَا مَوْلَاہُ مثنوے چنان اندر جہان را دید بانی ✣ بباید تا خدا را از دنشانی ✣ اگر آن دیدبان در دے نبودے ✣ بجز غرقش نبودے ہیچ سودے ✣ قال النبی علیہ السلام مَنْ یَعْرِفُ الْحَقِیْقَۃَ وَالشَّرِیْعَۃَ بِلَا اِمَامٍ فَقَدْ کَفَرَ نظم خطر در راہ دین بسیار باشد ✣ گل خوشبوے بد از خار باشد ✣ چراغ نور باطن را برافروز ✣ بخلوتگاہ بنشین شام تا روز ✣ قال علیہ السلام اَفْضَلُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ قال علیہ السلام اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ قال علیہ السلام تَجَوَّعْ تَرَانِیْ بیت بکم خوردن بکم خفتن و گفتن ✣ بکن عادت تو کم باخلق بودن قولہ تعالے وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ نظم اگر یک ذکر گوید صبح تا شام ✣ رسد کارش بفضل حق با تمام ✣ چنان حاصل شود در دل صفایش ✣ بیک لحظہ کشاید کار ہایش ✣ چو گردد جان و دل از غیر حق پاک ✣ رسد در عالم لاہوت بیباک ✣ دو چشم خویش را بہ بند چون بار ✣ درونت تا دہد گم گشتہ آواز ✣ عروس معرفت چون رخ نماید ✣ ز حسن خویش عقل تو ربا ید ✣ بیک ساعت ترا ہفتاد و ہنجار ✣ نماید روے زیور ہاے انوار ✣ قولہ علیہ السلام اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ابیات دران حالت تمامی نور باشد ✣ ز باد و آب و گل او دور باشد ✣ دران خلوت بعاشق عشق بازی ست ✣ ز دون حق مرا ورا بے نیازیست ✣ حدیث قدسی لَوْ عَرَفَ الْاِنْسَانُ مَنْزِلَتَہٗ عِنْدِیْ لَقَالَ فِیْ کُلِّ نَفْسٍ مِنْ اَنْفَاسِہٖ اَنَا الْمَلِکُ دریابن تجرید و تفرید گوید بیت درین رہ مرد را تجرید و تفرید ✣ بباید تا کشاید کار توحید ✣ قولہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ابیات نخستین مرد را تجرید باید ✣ ز دون حق بدل تفرید باید ✣ بہ پیوند قناعت باید ش کرد ✣ بفقر و فاقہ باید بودنش مرد ✣ لباس فقر را ے پوش بر تن ✣ درخت حرص را از بیخ برکن ✣ اگر چیزے بود در ملک و پیش ✣ بمقدار درم یکسر ازان بیش ✣ حدیث مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ بیت ز ملک خویش تا بیرون نہ آید ✣ حجاب از پیش وے تا کے کشاید ✣ قال علیہ السلام وَمَا شَغَلَکَ عَنِ اللّٰہِ

Marfat.com

فھو صنمک بیت مقام قرب بس اعلے مقام است + منی مائی دران منزل حرام است + حدیث
اذا تم الفقر فھو اللہ بیت بجز صادق نباید رہ بدان سو + بجز عاشق نگنجد کس دران کو + حدیث
الفقر فخری والفقر منی قال علیہ السلام الصدق ینجی والکذب یھلک بیت
طریق فقر راہے ہست مشکل + یقین باید درین رہ توشۂ دل + حدیث القناعۃ کنز لا یفنی
ایضا قولہ تعالے وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ بیت درین وادی
بسے گمراہ گشتند + یقین را توشۂ با خود بنہ روند + بجان باید برفت آن رہ نہ از پاے + زجانبازیست جان ہم
دہ درین جاے + حدیث قال علیہ السلام موتوا قبل ان تموتوا بیت شکم پر درچہ
داند این سخن را + مگر آنکس کہ بازد جان و تن را + قولہ تعالے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم
ولا ھم یحزنون بیت میان کفر و ایمان راہ فقر است + دران راہے بسے از خوف کفر است +
قال علیہ السلام الایمان بین الخوف والرجاء بیت نشاید خوف غالب نہ رجا را +
میان ہر دو باید بود ما را + فصل ششم در بیان معرفت گوید بیت سخن در معرفت
چون رفت اکنون + برون آرم ز دریا دُرِّ مکنون + لباس زہد و تقوے تا بپوشی + شراب معرفت
را کے نوشی + کسے کو معرفت را کرد حاصل + مقام قرب حق را گشت واصل + حدیث تفکر
ساعۃ خیر من عبادۃ سنۃ بیت یکے باید تفکر کرد بر خود + کہ از خاک مخمر صورتم کرد +
حدیث قدسے۔ صورۃ الانسان بنیان ربہ۔ حدیث نبوی الانسان بنیان
ربے حدیث قدسی خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحا حدیث
قدسے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ نظم عجب چون نقش بر دیوار آمد +
چو دی حیران بود در کار آمد + زہے پاکی کہ از خاک بقدرت + وجود آدمی را کرد صورت + بگوہر ہا مزین کرد
ما را + بنفخ روح در تن کرد جان را + قولہ تعالے إِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي
فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ۔ حدیث تفکروا فی ذاتہ ولا تفکروا فی ذاتہ
حدیث تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ قولہ تعالے وَفِي
أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ابیات بصر را داد بینائی کہ بیند + کمر را داد قوت تا نشیند + زبان را
داد گویائی کہ گوید + خرد را داد جویائی کہ جوید + زبان را داد نطق صدق کارے + کہ تا گوید ثنائی شکباری +
وگر دو دست گیرائی دو ما را + روائی داد ہر یک جملہ ما را + حدیث قدسی یا غوث الاعظم جلد
الانسان و نفسہ وروحہ وقلبہ وسمعہ وبصرہ ولسانہ ویدہ ورجلہ کل ذالک اظھرتہ

Marfat.com

لنفسی لاهوا لا انا غیره نظم چو از خاکیم آخر خاک گردیم ✣ بجان دادن چرا غمناک گردیم ✣ چو از ما نقش بر دیوار آمد ✣ هر انچه بود از ما کار آمد ✣ بر نگو نه چو بشناسے خدارا ✣ شوی عارف کنی حاصل یقینا ✣ فصل هفتم در بیان عشق و محبت گوید بیت بران کین عشق اندر دل قدیم است ✣ جگر پر خون نه در دل عظیم است ✣ تنم با جان درین عالم برآمد ✣ نه تنها ماند با مونس درآمد قوله تعالے الرحمن علی العرش استوی حدیث و من احب لقاء الله فقد احب الله لقاءه نظم محبت در دلست و عشق در جان ✣ تنم یا ذات او چون زلف پیچان ✣ محبت گر شود ظاهر به پیرت ✣ دران صورت فنا بودن ضرورت ✣ نخواهد چشم جز معشوق دیدن ✣ کلامش گوش خو خواهد شنیدن ✣ که از سر تا قدم این جمله مشتاق ✣ ببوئے دوست سے گردد بعشاق ✣ فصل هشتم در بیان عاشق و معشوق گوید بیت اگر عاشق شود در یاد معشوق ✣ نباید یاد او را هیچ مخلوق ✣ حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا عرفت ظاهر العشق فعلیك بالفناء عن العشق کان العشق حجابا بین العاشق والمعشوق ابیات نهان اندر نهان بیند جمالش ✣ بگوش دل کند فهم کمالش ✣ توئی عاشق بظاهر در طریقت ✣ توئی معشوق باطن در حقیقت ✣ نهان در خویش بیند آشکارا ✣ شود عاشق به روے خود نگارا ✣ چو عاشق گشت والله روے معشوق ✣ نداند او نشان جز کوے معشوق ✣ حدیث قال علیه السلام رایت ربی برے فصل نهم در بیان فنا و بقا گوید نظم فنا در جمله مے بینی فنا است ✣ بقا اندر بقا بینی بقا است ✣ اگر گردے تو در توحید فانے ✣ بحق یابی بقائے زندگانے ✣ فنا ترک هوا را نام کردن ✣ بقا جمله صفاتش را شمردن ✣ نباشد موت هرگز اولیا را ✣ نه هر یک اصفیاء و اتقیا را ✣ زدارے تا بدارے نقل باشد ✣ ز شغل کار دنیا عزل باشد ✣ قال علیه السلام الا ان اولیاء الله لا یموتون بل ینقلبون من دار الی دار نظم بذوق و شوق عمر خویش بردن ✣ زدارے تا بدارے نقل کردن ✣ چو او با تست تو هم باش با او ✣ دل خود را ز دنیا پاک تر شو ✣ قوله تعالے وهو معکم اینما کنتم فصل دهم در بیان سفر و اقامت گوید حدیث قال علیه السلام حب الوطن من الایمان نظم مسافر باش دائم راه میرو ✣ قدم ساهوش دار از چاه دار گو ✣ چو ره دور است منزل بے نهایت ✣ یقین را توشه کن بهر خدایت ✣ هر آن منزل که آن در پیش آید ✣ اقامت کردن اندر وے نشاید ✣ ز صورت پاے بیرون

Marfat.com

روان شو ✤ رہ حق پیش گیر و بس دوان شو ✤ بہر ملکے عجائب ہا بہ بینی ✤ بہر عالم غرائب ہا بہ بینے ✤ سفر اندر دل خود باید ت کرد ✤ نہ در دنیا زمین مے باید ت کرد ✤ سفر از خود بدل از دل بجان رو ✤ نہ از اجسام بر ملک جہان رو ✤ رہ نزدیک از دور و تائے ✤ اگر یکتا شوے مرد خدائے ✤ قولہ تعالےٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط نظم مریدان را ہمین قدر است کافے ✤ مریض راہ دین را ہست شافے ✤ دین رہ کار ہر چہ بود بر اصل ✤ مرتب کرد شمس الدین بدہ فصل ✤ بہ سی سیپارہ قرآن تا بہم است ✤ تمامے صد و پنجاہ بیت ہم است ✤ ز ہجرات ہفصد و پنجاہ ہفت است ✤ حساب حاسبان تاریخ وقت است ✤ تمامی مختصر منظوم موزون ✤ کہ مرغوب القلوب است نام اکنون ✤ کہ نام این کتاب گفت مرغوب ✤ مرتب شد بوقت طالع خوب ✤ اگر درویش این دائم بخواند ✤ ہمیشہ کار دی اعلیٰ بماند ✤ شود اسرار ما مکشوف بیشک ✤ نماید کار ہر یک را بہر یک ✤

تمام شد مرغوب القلوب

آیت	حدیث قدسی	حدیث	بیت
۳۴	۱۲	۶۱	۱۵۰

Marfat.com

Marfat.com

۱

مثنوی راجا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روی کہ من بدیدم اندر جہان نگنجد
لطف جمال آن رو اندر بیان نگنجد
آن روی محض مطلق بیچون و بیگون است
از وہم و فہم بیرون در وصف دران نگنجد

گر کس مرا بپرسد چیزے بدہ نشانی
آن روے بی نشان است اندر نشان نگنجد
اندر کنار جانان اسرار ہا بگفتم
جبریل با ملائک اندر مکان نگنجد

پرواز مرغ قدسی جز لامکان نباشد
این مرغ لامکانی اندر مکان نگنجد
سرمست لاابالی پروای کس ندارد
آنکس کہ کس نباشد اندر کسان نگنجد

با دوست حق پیالہ دانی چہ ذوق دارد
در ذوق آن پیالہ باغ جنان نگنجد
ہمت بلند باشد عشاق مے را
مردی خنیث ہمت در عاشقان نگنجد

بسیار زور باید در کار پہلوانی
مردی ضعیف لاغر در پہلوان نگنجد
پیش قضا و کرسی علمے ز حق گرفتم
این قیل و قال کسی ہرگز دران نگنجد

الوان ہر طعامی اندر زخوان در آید
الا طعام سیری الذ در خوان نگنجد
آندم کہ وی زمان با یاد حق نباشد
آندم دیست باقی اندر زبان نگنجد

تیری زد ست دلبر جانان جگر بدوزد
آن تیر ناگہان اندر کمان نگنجد
باری برد قضا را آتش غیب خیرہ
آفت رسد کہ پرشد اندر کمان نگنجد

این خاک بی ادب را لستت بادہ چہ باشد
اما چو او نواز د کس را زبان نگنجد
عصیان نفس اورا دم از میان گرزد
نقد لیست روح پاکان در جیب آن نگنجد

یک لقمہ چون چرا زد اندر قضا ربا زد
کس را بہیچ حالی اندر رہان نگنجد
بلبل چو گل ببیند گویا بگل نشیند
بیچارہ زاغ مسکین در بلبلان نگنجد

دوام وصال دایم جز این حرام بادا
با دل وصال دایم اندر نشان نگنجد
در آستان شیران بیگانہ را چہ حاصل
آنکس کہ نیست ہمدم در داستان نگنجد

اندر جمال جانان اجماد و ام عروج است
در فرع آن سراب اندر جہان نگنجد

تا نیاید یک جذبہ ترک دنیا کے بود
با وجود ما سوی اللہ بوی مولی کے بود
ایجوان تا بر نیائی از میان لاالہ
صد ہزاران جان بیازی الا اللہ کے بود

ترک دنیا سر عبادت حب دنیا سر خطاست
از جمال نازنین بے ترک دنیا کے بود
مرد مردان حب دنیا زہر قاتل آمدہ است
زہر خوردن از جوان جز کار احمقا کے بود
اژدہا در راہ دارد اژدہا در چاہ دارد
جان مار اندر جہان جز بیش بیا کے بود

Marfat.com

تا به تیغ دلبر ما مقتول نشوی در جهان
دل چه داری جز خدا انگار یک یک ای رفیق

بی کام بیز با نم مست الست هستم
سلطان بی وزیرم دانای بی نظیرم
هم بنده هم خدایم هم شاه هم گدایم
من مست می الستم از خیر و شر رستم
هژده هزار عالم یکسان ست پیش حالم
نه شاه و پادشاهم در عشق این و آنم

بادوست چونکه هستم در دو جهان شاهم
زان روز عهد بستم سرمست می الستم
دریا شراب آرم در دل برو سپارم
ساقی شراب وحدت خالص ز رنگ کثرت
زندان فراغ دستان در دست مستان
انظر الی الحبیبی گو ید رایت ربی

بنگر سخن چه گفتم مست الست هستم
زین بادهای ختم مست الست هستم
بی می بقا ندارم مست الست هستم
بر کن ز جام خلت مست الست هستم
آیند می پرستان مست الست هستم
جز ذوق شوق عالی مست الست هستم
جز این شرف کدا ست مست الست هستم
دیدم بسی زمانی مست الست هستم
کونین را بسوزم مست الست هستم
سر نشان شنیدم مست الست هستم
راز نهفته گفتم مست الست هستم

در بهشت خاصگان جز جانشینی نیست
در ولایت دیار جز شوخ و خاکی نیست
چاکر مخلوق بودن کار دانا کی بود
این همه بی نقش و رنگی چند روز بیش نیست

بی نام بی نشانم مست الست هستم
گرچه به تن اسیرم مست الست هستم
هم وصل هم جدایم مست الست هستم
سر نهفته گفتم مست الست هستم
این ست کمال عالم مست الست هستم
جز نزد حق نه نازم مست الست هستم

راجا که نور حق ست در ذات محض غرق ست

قلب مومن حرم خانه وصل غیر شد حرام
ایجوان با غیر ماندن ظلم کردن بر خود ست
بر در مخلوق رفتن جز بخواری نیست
چون بجوئی نقش رنگی آن مهیائی بود

در دور پاک زاده باردی یار ساده
بیش بی هدایت بی شهر بی نهایت
با سر سر بدوزم نوری ز دل فروزم
از شرع دین گشتم در نار کفر رفتم
مفتاح غیب غیبم بر تر ز نقص و عیبم
من مرغ لامکانم جز لامکان ندانم

اندر میان چه فرق ست

هر دم همی بجستم در پیچ زلف بندم
جام ز عشق نوشم دنیا و دین فروشم
در کوی می فروشان عشاق جام نوشان
زاهد ز مے گریزد عابد ز می ستیزد
دیدم جمال یکسان بجوز این چشم سیر گون
بیدوست در عذابم بیرون ازو خرابم
از خویشتن بریدم با دوست خود رسیدم
از غیر خود شکستم کون و مکان گذشتم
در رے خوبرویان در چشم مست غلطان
شهباز شهسوارم پرباقدس دارم
رفتم بعرش اکبر خوردم شراب اطهر
با ما تو باش یکجا مست الست هستم

بیجا گهی ندیدم مست الست هستم
جز ذکر این نکوشم مست الست هستم
او فتاده سینه جوشان مست الست هستم
سرمست بے برزد مست الست هستم
منگر ز چشم بران مست الست هستم
بی وصل او کبابم مست الست هستم
جز عین خود ندیدم مست الست هستم
در لامکان نشستم مست الست هستم
دیدم جمال سلطان مست الست هستم
سخنان بسکه آرم مست الست هستم
خفتم کنار دلبر مست الست هستم

ساقی بیار باده مست الست هستم
اینجا کجاست غایت مست الست هستم
ز اسلام و کعبه دورم مست الست هستم
بطال مست خفتم مست الست هستم
در نور به غم من مست الست هستم
بر تخت قدس نامم مست الست هستم

کردم زنی سرم کنم کس را نباشد چون چرا
گه شیر یار و با کنم گه گه نوازم شه کنم

گر کفش یادم کنم کس را نباشد چون چرا
شه را گذارم گر کنم کس را نباشد چون چرا

در ملک خود مالک منم هر چیز را مالک منم
این خاک را مهمان کنم آن یار را سلطان کنم

این را کشم آنرا زنم کس را نباشد دم زنم
هم این کنم هم آن کنم کس را نباشد چون چرا

Marfat.com

از کافر احمد نگر از نوح شد کافر پسر
حیران کنم طیران کنم معمور را ویران کنم
بلعم بر صیصا ببین صد داغ لعنت بر جبین
اندرین دنیا هزاران آمدند و صد هزاران رفته اند
زهی عاشق که با معشوق دارد ذوق شوق
گدایا گر گدائی میکند از طوف عشق
آن علامت عشق بازی ترک دنیا آمده است
همه مردان بدعوی اندرین ره آمدند
درین راه طالبان را سرفرازی فیض او

برقصیم برقصیم که خوبان جهان ایم
از خویش ببازیم که آن موت چنان است
ز دوزخ نترسم نخواهم بهشت
قلم چون گذشتم بترسم چرا
کشد داغ لعنت قلم بر جبین
ندیدی که فرعون چه دعوی کشید
بجز خود پرستی ندیدم بدی
ندیدی که او را بگردی زمان
نباید که گردی مخالف خدا
اگر یک سر موی ماند خلاف
نوری که لطف است هم از فهم نهانست
آدم علی صورته گشته نمودار
معلوم چنان گشته چه درین دهر بتحقیق
شنواست بهر گوش و گویاست بهر کام
در دهر گهی پیر و گهی طفل و جوانست

از لات بت آمد عمر کس را نباشد چون چرا
آتش دهم سوزان کنم کس را نباشد چون چرا
راجا بیا در امر من ایمن مشو از قهر من
خوشا وقتی که ایشان شهسواران رفته اند
زهی مستان که ایشان در عشق بازان رفته اند
صد هزاران شکر واجب آنکه سلطان رفته اند
به همت بی علائق پیش جانان رفته اند
دلا کن با وصالت مرد میدان رفته اند
بترک ما سوی الله حق پرستان رفته اند
عزیز آنکه آتش عشق در دل داشتند
بنازیم بنازیم که در عین عیان ایم
والله پس از موت بمقصود رسیدیم
که تقدیر بر من ز سابق نبشت
یکی را نوازد کجا در رسد
چه قدرت کسی را که گوید چنین
خودیش مر او را از آنجا کشید
تو از خود گذر کن که کفر است بدی
بمحشر کند از طویله سگان
بدوزخ فرستی بیابی سزا
رضای خداوند را جا بجوی
آن نور بهر وصف درین خلق عیانست
والله بتحقیق همه چیز در آنست
آبی که خضر خورد درین جوهر جانست
با این که بهر حال همه وقت نهانست
پیداست درین دهر بهر شکل نهانست

مومن کنم بیگانه را مسجد کنم بتخانه را
ایوب را دادم بلا با کرم کردم مبتلا
تحقیق دان در شهر من کس را نباشد چون چرا
شراب لایزال را همیشه نوش میکردند
آن کسان که ترک دنیا کرد آمد بهر دوست
در ولایت فقر فخری چون بمردی در گرفت
برو در کنج بنشین ای دل مرد با خیر
بهوا را گر پرستی حق پرستی کی بود
بجز محبوب خود را دل سپردن ناروا
از بهر او آتش عشق سوزان رفته اند
مرغان سحر خیز همه بانگ کشیدند
این شربت خون است بجز خون جگر نیست
بنشست خدا هر که بیت بدید
یکی را گذارد کجا در رسد
ز ابلیس غیرت بباید گرفت
خودی گر نموده که هامان لعین
نظر کن به بلعم چه محنت کشید
ز قطمیر کسوت سگی بر کشید
اگر راست خواهی بر راه راست
بجز امر باری دل خود مشوی
سری که پس پرده نهان بود بلاهوت
آنها که درین شهر رسیدند بگفتند
یک نور محیط است که هر جا گرفت است
نزدیک کسانیکه بتحقیق رسیدند
نقاش جهان نقش جهان چون تو نه بست است

عاقل کنم دیوانه را کس را نباشد چون چرا
این مرد دین اندر قضا کس را نباشد چون چرا
در شهر ما رسم است این کس را نباشد چون چرا
زهی مستان که ایشان میخواران رفته اند
او بمردی در میان شهسواران رفته اند
بدلبر لایزالی شاهداران رفته اند
که با عزت بدان و عشق بازان رفته اند
بلا شرکت درین راه حق پرستان رفته اند
که دل دلبری سپرده این محبان رفته اند

از بهر دلارام تن خویش بریدم
مائیم که با خون جگر خویش چشیدیم
یکی را بریده دگر را گزید
بجز تقدیر رفته نگردد مرا
خودی در خدائی نباید گرفت
بدوزخ نرفتی که ابن لعین
ز رحمت گذشته به لعنت رسید
بیارند بلعم در اندر کشید
بجز راست رفتن درین ره خطاست
حذر کن ز مردی که [illegible]
آن سر [illegible] درین [illegible] بیاست
اسرار جهان دار درین جوی روانست
آن نور بهر کسوت در کون و مکان است
با این که همه وقت بهر حال نهانست
این نقش چه نقش است که از دوست نهانست

Marfat.com

این گفت چنانست درین هیچ جهانست
لیکن چه تماشاست که حق جلوه درانست
فانیست همه چیز که اینجای بقا نیست
بردار دل خویش که اینجای وفا نیست

این دل بکسی ده که نمرد است و نمیرد
آن مرد بود مرده که در عشق خدا نیست
آن موت حیاتست که در خوی حبیب است
موتی که دران کوی بجز دوست روا نیست

صد روح بدادند چه داند که درین چشم
چون عشق خداوند دران روح عطا نیست
بار است نکردیم اگر راست نبودیم
ما راست بنازیم که اینجای دغا نیست

از خویش جدائیم که با خویش نباشیم
افسون بدان ماند که از خویش جدا نیست
ما آه نیاریم اگر تیغ برانند
بگریز ازین تیغ که این عشق ترا نیست

بر درد نشستیم چه احوال بگوئیم
از درد چه پرسی که درین درد دوا نیست
مائیم خرابیم درین دار گرفتار
دردیست درین سینه بجز دوست شفا نیست

مشتاق نشستیم که دیدار بیابیم
بنمای رخ خویش که این خیر نهان نیست
سجاده پیران چو حرامست بتحقیق
بی پرده درین دار که در عین بقا نیست

سجاده نشینیم و به تسبیح چه گوئیم
دستار چه بندیم که در قلب صفا نیست
ما عین همائیم که از عشق رسیدیم
کذاب بود مرد که او عین هما نیست

هر جا که برفتیم و بجز دوست ندیدیم
راجا که برین چشم عیان دید بیان چیست
اما چه توان کرد که چشم شما نیست
این قول که گفتم که ثواب است و خطا نیست

هر چیز همه ذات خداوند تعالی است
جز ذات خداوند همه وهم و گمان است
آن چیز خبر داد درین دیر بهر کس
یک نور همین دار همین است همان است

مائیم که ما نور خدائیم درین دهر
اما چه توان کرد که دل کور از آن است
آنرا که درین دهر ازین سر خبر نیست
تحقیق چنین است که این طفل زمان است

مردی که شناسای جهان است چنین گفت
راجا که درین دهر همان بود همین گفت
چیزیکه همین است آن عین همان است
آن یار بهر صورت در جمله شان است

فردوس رخ نماید بیتو چه کار آید
در حور رخ نماید بیتو چه کار آید
مرهم برنج دادی لطفش ثبات کردی
شاهی بمن سپردی بیتو چه کار آید

دولت هزار دولت نعمت هزار نعمت
عزت کمال عزت بیتو چه کار آید
بالای عرش رفتم بر تخت نور خفتم
والله راست گفتم بیتو چه کار آید

کونین را بیارند بر روی وی بدارد
راجا بگفت هر دم هژده هزار عالم
یکبارگی بیابم بیتو چه کار آید
بر دست من سپارند بیتو چه کار آید

مرا ز حسن تو صنع خدای حاصل شد
ترا شناختم آنگه خداشناس شدم
عارفان اندر جمال خوبرویان مانده اند
نسخه نام الهی همدران دم خوانده اند

هر زمان عاشقان بهر شکار لم یزل
در قضای لایزالی اسپ همت رانده اند
نیست شکی از دو عالم در گذشتن عاشقان
هر دمی بر تخت دل آن شاه جان خوش مانده اند

چون صدای اصطلاح عاشقان دریافتن
در دو عالم جز خدا از روح خود افشانده اند
در میان عاشقان این سر پنهان یافتم
هر که را من جسته بودم عین خود را یافتم

کور مادرزاده هرگز نه بیند آفتاب
قطره دعوی میکند من عین خود را یافتم
آشکارا یافتم آن سر پنهان جهان
صد هزاران شکر واجب چشم بینا یافتم

بهر جانان گشت کردم گرد عالم هر طرف
گاه احمد گاه آدم گاه حوا یافتم
گاه او معشوق گشته گاه عاشق آمده است
هر مکان گاه پنهان گاه پیدا یافتم

راست گفتم نیست شیدا در دو عالم هیچکس
زین معانی گاه مجنون گاه لیلا یافتم
چون ز فیض حق تعالی نفی کردم غیر او
آن همان دلدار خود در عین صحرا یافتم

سالها باشد که من جستم حبیب خویش را
ای جوان آن دلبرم بر خویش شیدا یافتم
چون وجودی کینه دارد در حقیقت جز خدا
این زمان در هر چه دیدم عین او را یافتم

صد هزاران بادشاهی میروند در بارگاه
گفت راجا ناگهان سلطان خوبان رو نمود
از خزانه گنج مخفی آشکارا یافتم
آن وجودی محض مطلق عین هر جا یافتم

یک نور را خصلت چنین خود هم سما و هم زمین
هم خود ملک هم خود فلک در هر سر سر بین
هم شمس و کرد و هم قمر هم تخم کرد و هم شجر
هم شام کرد و هم سحر در هر سر سر بین

هم کوه هم صحرا شود هم آب هم دریا شود
هم خشک هم چون تر شود در هر سر سر بین
هم چشم هم جوهر شود هم لعل و هم گوهر شده
هم مشک شود هم عنبر در هر سر سر بین

هم خود پدر هم خود پسر هم خود جوان هم خود صغر
هم خود پیمبر جن و تر در هر سر سر بین
هم طیر هم حیوان شود هم جن و هم انسان شود
هم حور هم دیوان شود در هر سر سر بین

Marfat.com

ہم خود ستارہ ماہ خود ہم گرد ہم شاہ خود
ہم خود روان ہمراہ خود در ہر سرے بینم دگر
یک نور دیدم اندر جہاں ہم خور مکاں ہم خور زماں
گاہی چنین گاہی چناں در ہر سرے بینم دگر

گہ روح گردد گاہ تن گہ ہر دو گردد گاہ زن
گہ بچہ گردد گہ فتن در ہر سرے بینم دگر
گہ صید گاہی دانہ شد گہ زلف گاہی شانہ شد
گہ شمع گہ پروانہ شد در ہر سرے بینم دگر

گہ نور گاہی نار شد گہ یار گہ اغیار شد
گوتاہ کن راجا زبان یکسو بنگر در میان
ہم خود شدہ جم ہمان در ہر سرے بینم دگر
گہ گفتہ گہ پندار شد در ہر سرے بینم دگر

جان ما از سر گذشت عشق او بر سر گذشت
گشت فارغ از دو عالم گوی این دل برگرفت
جان گوی جانان سا لہا افتاد و بودہ ہمعنا
تا گاہ آن یار آمد خود جان یار اگر فت

مرد بر درکی بگردد اندرین رہ مرد عشق
مرد عاشق آن بود کو در جہاد دل برگرفت
ترک دنیا گشت آسان ہر کرا یکبار گی
در کمال لطف باری کار او بر تر گرفت

گر کسی را ملکسان الفقر آمد ضبط او
شاہ گردد ہر دو عالم ملک اعظم برگرفت
در توکل صدق باشد گر کسے را با خدا
نیست مشکل عالم او را پر از در برگرفت

پیش عاشق ہفت دوزخ زود آمد در گریز
زانکہ عاشق در جہان آن نور حجر در گرفت
طور عقل عاشقان را در نگنجد ذرہ
عاشق سرمست او دیوانگی از سر گرفت

پاک کردم جان و دل از ہر دو عالم سر بدست
در دل و جاد دست آمد آنچہ خوشتر گرفت
خوبصورت نور آمد نیست روئے با یقین
زین سبب آن نور را احمد مرتبہ در بر گرفت

مظہری باید کہ ظاہر میشود در وے حبیب
مرد عاشق سر بسجدہ شد دلبر گرفت
کعبہ عشاق باشد روئے خوبان جہان
صد ہزاران شکر واجب کعبہ اکبر گرفت

چون بصورت روئے خوبان شد تجلی بر دلم
نیست مشکل الصلوٰن روئے خوبان بیحجاب
صید را جا گشت محبوب خصلت دیگر گرفت
زین سبب آن روئے خوبان منزل اسہر گرفت

جز دوست دگر دوست ندیدیم دگر دوست
رفتیم بران دوست ہمان دوست بدیدیم
علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کی بود بی شیر مسکہ کی بود بی پیر پیر

علم باید علم کامل تا بیابد راہ را
پیر باید پیر کامل رہ نماید شاہ را
ابتدای علم باید انتہائی ذوق شوق
شوق قمری در نگر از عشق او پوشیدہ طوق

یکدم کہ بلا دوست برآریم بود حیف
حقا کہ درین دہر چنین حیف ندیدیم
با دوست کسا نیکہ بیاشند زہی عمر
بر بام فلک قدسی چنین شور شنیدیم

صرف باید نحو باید فقہ باید تا اصول
علم کل خوب باید تا شود او را وصول
علم را آمد اول آخرین اینجا بیا
جاہلان را پیش حضرت مدبیت جا آمنا

علم حق نور است روشن مثل او کس نور نیست
بی چراغ علم ہرگز بینش ہادی بار نیست
وجود محض مطلق را ہمہ جا ہم زمان دیدم
بہر سوئے بہر کوئے بہر صورت عیان دیدم

ہمان وحدت ہمان کثرت ہمان خلوت ہمان مجلس
ولیکن اختلاف دہمیان جلم آن دیدم
بنور چشم من کحل کردہ نظر ظاہر بصر باطن
بصورت جملہ علم آن جمل را بی نشان دیدم

ندیدم من مگر او را کہ غیر او عدم محض است
یکی بینا یکی بیند دو بین دیدہ نارو است گوید
من این بینا درین عالم مگر در کاملان دیدم

یقین او را عیان دیدم اگر فانی شود از خود
خودی کفر است اگرچہ پارسا لمع ہزار است
مسلم عشقبازی در میان جفتان دیدم

اگر موئی خودی مانده ہزاران پردہا باشد
حقیقت لا ابالی را کہ دو بے کم و کیف است
بدیدم در مکان لا کن منزہ از مکانیدم

تجلی را نہایت چون نباشد در ہمہ عالم
نہی معنی کہ اندر دہم نامد ہیچگہ بر من
ہمان معنی بہر حرفی بہ نقطہا دیدم

ز لازم شد بحکم آن سبعنے خدائے جز من انا اللہ گفت
اگر رفتم بادر فتم اگر شستم بادو شستم
ندیدم ہیچ یار ما او را عیان دیدم

الا اول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
ہزاران شکر واجب اہل جہان بر من
کہ از دست نظر ہم آشکارا ہم نہان دیدم

بگوش ہوش نشنود بہر سخن ہمون گویم
زہی سر کہ دیدم پنہان نشان دیدم
ہمان معنی شد اہر دو صورت بندگان دیدم

زہی طرفہ کہ او را پاک از گوش و زبان دیدم
خراب آباد فقر دوست دیدم مست او گشتم
زہی ملک زہی سر جہان ستادر او دیدم

بحمد اللہ کہ این دیدہ بقا دیدار گاہ دیدم
بنور چشم باطن عین خود را عین آن دیدم
کما اکشف سرش لی بیاض عن گمانیدم

بہر جان پس از مینا شد آجا بنید گویند
تجلی او بیان کردن مبا این بیکسان دیدم

Marfat.com

منور شید هر دو عالم تابان شده است مارا
از عرش تا ثریا غلطان شده است مارا
روح الامین بسوزد پر از تجلی او
هر صبح و شام آنجا طیران شده است مارا

افلاک با کواکب سکان ملا الاعلی
هر یک زجا کرانی شادان شده است مارا
چیزیکه انبیا را امکان نبود گاهی
آن چیز خود بآسان امکان شده است مارا

احمد سرش حاضر موسیٰ بکوه ناظر
از لطف در کنارم رحمن شده است مارا
ذاتی که هیچگونه صورت نبود هرگز
آن ذات حق بصورت آسان شده است مارا

فال خجسته میمون آخر کشاد طالع
غنچه دهن چو بسته خندان شده است مارا
دیدار حق تعالی در ما عیان است اویدا
دیده بصیر بینا برهان شده است مارا

بینند روی مارا دوزخ حرام گردد
هر کس درین عجائب فرمان شده است مارا
اوصاف ذات خود را ایزد بداد مارا
باذوق این معانی عرفان شده است مارا

دریای بی نهایت پایان کجا است اورا
بنگر بغیر کشتی پایان شده است مارا
آن تخت رب جلی در صحن لامکان است
هر یاد لطف ایزد پیران شده است مارا

احصای شکر احسان مردم کجا تواند
با خلق احتیاجی راجا نماند آنجا
زیرا که در اطاعت یزدان شده است مارا
چندین هزار عالم یکسان شده است مارا

صد هزاران شکر و اعجب بیش جانان یار شد
روی خندان با جمال نازنین دیدار شد
در دو عالم کی تواند وصل جانان یار شد
وصل جانان یافتم چون بخت من دیدار شد

دلبرم بر تخت خود در خواب مستی خفته بود
نام من بشنید چون از خواب خود بیدار شد
بهر دیدار روی جانان مرده بودم سالها
زنده گشتم ناگهان دیدار او در کار شد

کوی او مهر بار رفتم تا بینیم روی او
لطف او بر من نگر دیدار او مهر بار شد
خاطرم افگار بود از درد هجران سالها
بعد دیدن خاطرم فی الحال در افگار شد

در جدائی مانده بودم کرده یکجا کار ساز
بعد یکجا نازنازی با صنم بسیار شد
چون بخوردم آن شراب ناب از دست او
بعد خوردن جامها هم مست و هم هشیار شد

چون تجلی کرد جانان بر دل من ناگهان
این دلم بعد از تجلی مخزن اسرار شد
چون فضلش جان ما در سر اعظم در رسید
یک بیک این سر اعظم پیش من اظهار شد

مطربان را زود گو تا طبل شاهی بر زنند
بخت بیدار جاگشت میمون یار در بار شد

بیش از وجود هر کس کاتب نبشته حرفی
جف القلم بما هو اکنون چگونه گردد
آنرا که حق تعالی با هو نکرد هرگز
از دعای پیرش بیرون چگونه گردد

تدبیر بخت هر کس بیرون نبود دست هر کس
اکنون نبخت جوانی افزود چون چگونه گردد
آنرا درون دوزخ تقدیر شد ازل
آن بخت بخس کافر میمون چگونه گردد

بوجهل با جهالت در کفر ماند خاسر
راجا بجوا ه رحمت زیرا که گفت احمد
مرحوم حق تعالی ملعون چگونه گردد
این سخن تقلید نبود هست بیقین

انبیاؤ اولیا را حق بدان
سر معنی کرده ام با تو عیان
انبیاؤ اولیا را حق بدین
بشنو این اسرار تو مرد یقین

من زانی گفت احمد مصطفیٰ
چند باشی در حجاب ای بیوفا
وان بگفت است اچل یار شریف دین
لاجرم کوری و مردن بے یقین

لی مع الله گفت احمد در میان
لیکن این معنی چه داند از چنان
از رموز شعر حق آگه نئے
بدهندترا آتش جزانکه بگو احوال خود

چون جان زتن گردد جدا
از فعل تقدیر شد جدا
پس تو چه گوئی ای گدا
انگه بگو احوال خود

گوهر توئی ارکان دگر چه میخواهی بگو
تو نور هستی انما دگر چه میخواهی بگو
در حسن تو زیبا منم در عشق تو پیدا منم
از بر و شیدا منم دگر چه میخواهی

تو نیستی بودی دروغی بے نام بودی بے نشان
با وصف خود کرده عیان دگر چه میخواهی بگو
آنجا که باشی پیر وے از تو جدا هرگز نه ام
هر جا که باشی بر تو ام دگر چه میخواهی

انواع باده کو بکو آماده کردم سو بسو
باده خور آنمرد کو دگر چه میخواهی بگو
نظری بکن در ما منگر بچشم لقمه نخوره از دست من
مستی بکن ای مست من دگر چه میخواهی

سجاده با باده بود
آن شیخ بر جاده بود دگر چه میخواهی بگو
جز عشق نبود کار ما جز یار نبود یار ما
ساقی بود غمخوار ما دگر چه میخواهی

این زهد تو در کوی من مونگنجد سوی من
ای ناب حور روی من دگر چه میخواهی بگو
اسرار من آگنده تر جز عشق من در نگنجم
گر می خوری می عشق خور دگر چه میخواهی

Marfat.com

جز عشق در بازار من مفروش تو ای یار من
جز عشق نایدکار من دیگر چه میخواهی بگو

این سر را معلوم کن یک سر مفهوم کن
این غیر را معدوم کن دیگر چه میخواهی بگو

جز عشق اندر راه من بالا نشد ای ماه من
نقاش را جا نیست هم اوصاف گو تنها شود

دلدار روی خود را ستار نباشد
انصاف سوی شمس حق هشیار نباشد

عشاق که معشوق تجلی است درین دار
این عشق چه عشق است اگر یار نباشد

بهشت آمد بهشت آنجا که دلدار است
آن بهشت کجا است که خمار نباشد

بتحقیق چنین گشته که مرا یار گذشته
آن عمر که معروف بد آزار نباشد

ای زاهد بی ساز تو در رقص چرائی
این زهد چه سود است اگر انبار نباشد

ای در میدان بیا گر سر رود در فتن بده
با عشق در میدان بیا گر سر رود در فتن بده

در عشق چون سیر است شو از جمله دیگانه شو
شادی کنان در دانه شو گر سر رود در فتن بده

معشوق خود را در جهان هرگز نیابی در مکان
گفتم ترا از بهر آن گر سر رود در فتن بده

دریافتم سر در بسین اسرار با دیدم برین
این سر بر دزدگفتن گر سر رود در فتن بده

راجا بیا بشنو سخن ما جان آزادی کنی
این سر را تو ذکر کن گر سر رود در فتن بده

منظور من این عشق تو جز عشق دیگر کن تو
ای انا الله گوش کن یک دم ز انا الحق کن

دیدار بین دلدار را دیگر چه میخواهی بگو
گلزار مرد یار که بی یار بود خار

آنکس که در بن راه خرابات کبر شد
بازار بود آنکه در خمر فرو شد

عشاق کند سجده بر خار در اسلام
آواز ز لاهوت چنین خانه بحر و ست

آید ترا باد صبا گفته بیا ای مرجبا
از جوی خود بر جو ستم از جان دل در باختم

در کنج با جانان نشین گر عاقلی گم شو ازین
این سر را روح الامین هرگز نمیگوید درین

این سر را تو ذکر کن گر سر رود در فتن بده

در عشق دائم صدق تو دیگر چه میخواهی بگو
تو فرح را سر پوش کن دیگر چه میخواهی بگو

جز عشق حق را ای شاه من دیگر چه میخواهی بگو
گلزار بلا یار که جز خار نباشد

او در غم تسبیح که دستار نباشد
بازار بلا خمر که بازار نباشد

این سجده کجا شد که بر خار نباشد
عشاق بود است که هوشیار نباشد

از تحت تیغ دلربا گر سر رود در فتن بده
با حسن جان بر ساختم گر سر رود در فتن بده

عشاق را هر دم همین گر سر رود در فتن بده
تو جمله کن از بهر این گر سر رود در فتن بده

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

رسالۂ رموزات الحقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واگر طریقت خواہی اختراع واگر حقیقت خواہی انقطاع باقی ہمہ صاع شریعت میفرماید پاک دامن باش طریقت میفرماید بے ما ومن باش حقیقت مے گوید با من باش شریعت مر حقیقت را آستان ست بی شریعت بحقیقت رسیدن بہتان است از بالا ورآے بسر ورآئے از در درآئے در برائے شریعت را اُستاد باید حقیقت را پیرورخت را آب باید طفل را شیر حقیقت دریا است شریعت کشتی در دریا نشینی بے کشتی لجہ پستی کرامات نہ برآب رفتن است کرامات سر دیدن است اگر بر ہوا پری یکسے باشی واگر بر سر آب روے خسی باشی ولے بدست آرتا کسے باشی نماز نافلہ کار پیرزنان است روزہ تطوع داشتن صرفۂ نان است حج گزاردن تماشاے جہان است ولے بدست آر کہ کار آنست چنان زی کہ ثبنا ارزے چنان میر کہ بدعا ارزے تو بتجلی ناگاہ آید ولے بروے آگاہ آید توحید نہ آنست کہ اورا یگانہ شناسے توحید آنست کہ اورا یگانہ باشی طاعت را رہا مکن چون کردے بہا مکن صحبت با اہل تا بہ جان است وبا نا اہل تاب جان چون یار اہل است کار سہل است آنکہ حلاج گفت من ہمان مے گویم او آشکارا گفت ومن نہان مے گویم سخن حلاج را شنودم نہ قبول کردم نہ انکار مرا با قبول وانکار چہ کار زندہ نشدم تا نسوختم این خانہ نہ من ونہ ختم اعتقاد نیک گنج بے زوال است راستی کہ بدروغ ماند گوے منکری سرمایہ ہمہ جہلہا است برنیکو می کردن بہانہ جوے مباش گوی انچہ نتوان شنید وفا از مردم اصیل جو عمر بکاستی عذر نخواہستی از روے راستی نہ رواہستی دوستی گزین کہ از دہیچ کس ملول نشود سلطانے کہ از ملک معزول نشود تا بر خود سے لرزی دران حضرت بچہ سے رسی ہر کہ در وجود یست بیچہ ایست برکف کہ در وجود نیست کیچہ ایست دوست را از در بیرون کنند اما از دل بیرون نکنند این کار دل آگاہ است نہ بدستار وکلاہ است اے جوان مرد دل تنگ بچیز کہ صبح صادق دیگ است آفتاب مہر روشن است اگرچہ شب فراق تاریک است ہر کہ او شناخت

Marfat.com

کار بر و باریک است و هر که او را نشناخت راه بر و تاریک است ابلیس در آسمان بود و ابراهیم
در بتخانه کار عنایت دارد باقی بهانه ابوجهل از کعبه مے آید و ابراهیم از بتخانه کار عنایت دار باقی همه افسانه
یکے را بدست فضل میکشد و یکے را در پای عدل میکشد بیدار باش که کاروان بر سر راه است اگر تو واپس
مانی مرا چه گناه است از دید شناخت نه آید و دیدار بمقدار شناخت آید اگر بقا میخواهی در فنا است کی فلاح
یابد آنکه بخود مبتلا است اشک ندامت در میکده افگنده به از صوفی دل پر آگنده از عارف در جهان
نشان نیست زبانی که از عارف نشان دهد در هیچ دهان نیست عارف را از انکار منکران چه باک نه دریابد همان سگ
پلید گردد و نه دهان سگ بدریا پاک کار نه بحسن عمل است کار آنست که در قبول اول است از طاعت چه نفع
و از معصیت چه خلل است چون سعادت و شقاوت از ازل است گنجے بودم نهانی کلید آن بدست
خرقانی ناگاه رسیدم بچشمۂ زندگانی چندان بخوردم که نه من ماندم و نه خرقانے ظلم اگرچه بسیار بود بسر آید
ظالم اگرچه جبار بود بسر در آید پیری کردن معلمی است از غیب خبر دادن منجمی است مقام هر کس
باو نمودن مقومیست خلق در حق سپردن غمازی است تکلف کردن شومے است خود بینے
محرومے است اسرار معرفت فاش کردن دیوانگی است امید ثواب و عطا داشتن دکانداری
است راه ملامت رفتن ضعیفان را خواهی است شیوۂ سلامت رفتن با بزرگان همراهی است و
کردن لجوج است گریه کردن شفائے است صبر کردن با حق مبارزے است شکر با او برابریست
نعره زدن دلتنگی است جامه دریدن سبکی است خود را بزبان شکستن رعنائے است یاد کردن
بزبان غافلے است طلب کردن بمسافت غائے است شادی کردن سبک سرے است
از خلق خواستن مشرکیست از خدا غیر خواستن کافریست اندوهگین بودن از گران جانی است
آرزومندی مرده دلی است بهشت جستن منکری است لطف کردن مفید زیست تواضع کردن
بیچارگے است بردباری حمالی است خویشتن شناختن بطالے است خورسند
نعیمے است نومیدی کافریست خوش خوئی سلیمے است در پیش رفتن جاه طلبی است در پس
رفتن بوالعجبی است در برابر رفتن بے ادبی است بخود مشغول بودن سردی است از خود
مردی است که اصل خطا نکند و بیاموزان آن گناه کمتر از عفو دان سرمایۂ همه گناه ها جهل است
دلیل همه نکوئیها علم است سر همه آفتها زبان است داروے همه گناهان توبه است زوال
همه نعمتها ناشکرے است از من پرسیدند که چه گوئی در حق دنیا گفتم چه گویم در حق چیزے
به رنج بدست آرند و بهم نگاه دارند و بحسرت بگذارند جوینده گوینده است و یابنده خاموش

Marfat.com

نوشی است ہمہ زہر و خاموشی زہریست ہمہ نوش ہرچہ بزبان آید بریان آید نفس بُت است وقبول خلق زنار جملہ را ترک کردم بیکبار چنان نمائی کہ باشے چنان باش کہ تمامے دے رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید قصۂ دوستی دانی کہ چرا چندین دراز است زیراکہ دوست بے نیاز است طہارت کن کہ قامت نزدیک است توبہ کن کہ قیامت نزدیک است چون پاکان را استغفار باید کرد ناپاکان را چہ کار باید کرد اگر از دوستان یک کس قبول کردی رستی واگر یک کس قبول کرد پیوستی یکے در عرقاب زیادت متقاضی دیگرے در تشنگی بقطرۂ آب راضی ہرکہ بدانست کہ حق تقصیر نکرد از غیب برست و ہرکہ بدانست کہ قسام در قسمت بد نکرد از حسرت برست طومار قسمت بیک خط است سعی آدمی سقط است ہرکہ از (ہوالذی انزل السکینۃ) برخوردار باشد او را با برادر مسلمان چہ کار باشد خلق می پندارند کہ چیزے دارند باش تا پردہ از پیش بردارند توحید عوام خود او نیست توحید خواص جزاو نیست دولت او را مرگ نیست منکران را ازین سخن برگ نیست اگر حاضری مانگے واگر غافلے دہ بدانگے این کار نہ برنگ و پوست این کار بعنایت اوست کار عنایت دارد طاعت زیور است ابراہیم را از آن چہ کہ پدرش آزر است عنایت دوست عزیز است و نشان او دو چیز است یاد صمت با دل بار یا توبہ بآخر کار معرفت حق دریاے بی کرانہ است جان آدم آن را خزانہ است آنجا کہ شناخت است نہ عرش است و نہ کرسی سخن را جملہ بگفتم دیگر چہ پرسے عشق مردم خوار است بے عشق مردم خوار ست عشق نہ نام دارد نہ ننگ عاشق صلح جوید و نہ جنگ عشق با محبت قرین است عاشق را یک بلا در پیش و صد در کمین است دیدہ برائے آن مے بیند کہ خود را نمے بیند بہشت نزد عارف خوار ست بندۂ حق را با بہشت چہ کار است اگر دست عارف بحور عین رسد طہارت معرفت دے شکستہ شود و اگر درویش از غیر حق چیزے طلبد در اجابت بروے بستہ شود بہشت بہانہ است مقصود خداوند خانہ است اگر بہشت چون چشم و چراغ است بے دیدار درد و داغ است ناظر بہشت است جمال آن جمال است باقی زشت است بہشت را بہا نہ دہند دے بہانہ مے دہند مزدور بہ بہشت مے نازد و عارف بدوست از صوفی خود چہ گویم کہ صوفی آن دوست مزدور بہ بہشت مغرور است و صوفی در مشاہدۂ نور است و آنکہ دنیا مے خواہد کور است عارفان را دنیا عار است و آخرت در پاے ایشان خوار است عاشقان را این و آن چہ کار است نعمت

Marfat.com

بے شکر عزدراین حبابی است سخنے بے صبر بلاے جاودانی است طاعت بے اخلاص
ضایع کردن زندگانی است صحبت خلق در دست داروے آن تنہائی است نہ مارا با خلق
صحبت ونہ از دوست جدائی است شانزدہ چیز باید تا مرد دوشتی راشاید اول جودے
باید بے طاعت دوم صحبتی باید بے ملامت سوم گفتنی باید باسلامت چہارم یاری باید
بے عداوت پنجم عشقے باید بے تہمت ششم دیدۂ باید با مانت ہفتم شناختی باید بے جہالت
ہشتم نفسے باید باصیانت نہم خاموشی باید باعبادت دہم حکمے زاست باید بے اشارت
یازدہم لقمۂ حلال باید باحلاوت دوازدہم از یار جرم آید از تو عزامت سیزدہم شب نماز
باید چہاردہم روز زیارت پانزدہم ہمت صافی باید شانزدہم دل بر
ہدایت ناکار بآخرت گردد کفایت جسم بخود مدار کہ ہر آفت کہ بمردم رسد از جسم خود رسد چشم بدارد
داست اما چشم خود را دوانیست آدم را چشم بد رسید توبہ شفا یافت ابلیس را چشم خود
رسید لعنت وشفا یافت بلا از دوست عطاست پس از عطا نالیدن خطاست بلا چہ
نیکو بود چون درمیان بلااو بود دل در دنیا مبند کہ خستہ گردی در مولی بند کہ رستہ گردے
ہر کار کہ ترا پیش آید باید کہ حق ترا ازان پیش آید اگر داری نگوے واگر نداری دروغ بگوے
گمان تو این است کہ ترا از رزق چارہ نیست اما حقیقت آن است کہ رزق را از تو چارہ نیست
مردم از سہ چیز است از وقت پیش میخواہند واز قسمت بیش میخواہند وانچہ از دیگران است ازان
خویش میخواہند حق قسمتے کرد بعلم ازلی خویش نہ ذرہ بیش باشد ونہ لحظہ پیش نہ کسے رفت وبازنیاید
فرداعتماد را نشاید حال را غنیمت دان کہ دیر نباید بسے پر نیاید کہ کسے راز نیاید برد کاری
رسیدم کہ از وے پرسیدم در دامے آویختم کہ از وے نگریختم این چہ کاریست شور انگیز ہر جا کہ
بنشینم گویند برخیز شبے برخیز وقیام نماے تا قیام قیامت دست گیر دشکستہ باش وخاموش کہ
شبوے درست بدست بزند وشکستہ را بدوش اگر بغفلت بگذشت دوش امشب بگوش مست
باش ومخروش گرم باش وبجوش کسے اگرچہ تلخ ست اما از بوستان اوست عبداللہ اگرچہ کس
نیست اما از دوستان اوست عکس آفتاب در جہان فاش است اگر علنے است در چشم خفاش است
نشان زہد سہ چیز است کوتاہ دیدن امل وحقیر دیدن عمل ونزدیک دیدن اجل ہر کہ سہ چیز را بشناخت
از سہ چیز برست ہر کہ دانست کہ آفریدگار در آفرینش تقصیر نکرد از عیب برست ہر کہ دانست کہ قسام
در قسمت میل نکرد از حسد برست وہر کہ دانست کہ او را از چہ آفریدہ انداز کبر برست اگر داری مغرور واگر نداری مخروش

Marfat.com

توفیق عزیز است نشان او دو چیز است اولش سعادت و آخرش شہادت آزد دست کہ عیب نیاید
چشم و دست بر عیب نیاید آں کہ چہ مے ارزی بنگر کہ چہ مے ورزی اگر درین راہ بے مرادی مردی
واگر با مرادی نامردی خواست کہ قدرت نماید عالم آفریدہ خواست کہ خود را نماید آدم آفرید یکے را چہل
سال علم آموزد چراغے نیفروزد یکے سخن گوید دل خلق بسوزد آہ ازین تفاوت راہ و دو آہن در یک کارگاہ
یکی نعل ستور سازند و از یکے آئینۂ شاہ نقرہ خوری ہر بالے کار کنی ربائی زن کنی ہوائے فرزند خواہی
خدائے زہی مرد سودائی کار زاہد نماز و روزہ بود عارف ازین ہر دو بر دو زہ بود کار نہ روزہ و نماز
دارد کار شکستگے و نیاز دارد زندہ بادل پراگندہ چون دینار بود بر سنگ افگندہ ہمہ تن گوش باش
چون سخن گویند خاموش باش سرمایۂ عمر توحید شناس اعتقاد پاک گنج پیزوال شمر طاعت حق را
غنیمت دان دنیا پرست مباش صلاح از علم ساز از آموختن مباسا از راستی شفیع انگیز نجات
آخرت در عبادت جوے سخن از شہادت گوے ہمہ وقت مرگ را یاد کن گذشتن از خود رسیدن
بحق دان نفس را مراد مدہ کہ بسیار خواہد اگر راحت جوید رنج کش نادان را زندہ مدان زاہدے
کہ جاہل باشد اعتقاد مکن بر طاعت حریص باش و تکیہ بران مکن از دشمن دوست
نمائے حذر کن از نادان مغرور اجتناب نمائے خود را از ہمہ کمتر دان مردم را با فراط ستائے
راست گوے عیب مجوے راستی کہ بدروغ نماند دران مبالغۂ ستائے در جواب تعجیل مکن قول از
راستی باز گیر تا نپرسند مگوے تا نخوانند مرد مقرد ش انچہ نخرند در گذار تا در گذارند بلا نتیجہ ہوا دان
انچہ نہادۂ بر دار از خود لاف مزن ناکردہ کردہ مشمار دل را باز نیچ دیو مساز در نہان از
آشکارا بہتر باش ہر چہ بخود نخواہی بدیگرے پسند بندۂ حرص مباش خفتہ غفلت مشو نان ہمہ کس
مخور نان از ہیچ کس در یغ ندارد دہندہ خدا را دان سرمایہ بسود دار دست مدہ گرد سودے کہ در آخرت
زیان دارد گر خود را اسیر شہوت مساز از فرمانبرداری ہوا حذر کن عافیت را بفرمان نفس از دست
مدہ از دشمن اگر چہ حقیر باشد ایمن مباش از دشمن خانگی بیشتر ترس از عاجز دلگیر وام مکن
با ناشناختہ ہم سفر مشو اندک خود را از بسیار دیگران بدان تا بتوانی نیاز خود بر خلق ہمہ کس
شعار خود ساز بیہودہ گوئی را سر ہمہ آفتہا دان عافیت مزاج را خصومت دان منت بردار
و منت منہ مردم نااہل را در صحبت خود راہ مدہ سعادت دنیا و آخرت در صحبت دانا شناس
بیازمائے انگہ با او دوستی کن خویشتن را بندۂ چیرہ مردم ساز حاجت روائے را بزرگ
کارے دان عقوبت باندازہ گناہ کن عہد و ابو فا رسان از نادان دامن درکش از دو دست

Marfat.com

بیک جفا برگردیار را در خشم و غضب بیازمائے صحبت با خلق زہر است تریاق آن جدائی است
با خلق صحبت مدار کثرت با حق آشنائی است وقت را غنیمت دان سخاوت راستی وحدہ را
دان دوستی دلہا از کم آزاری شناس تا از محاسبۂ خود باز نپردازے با دیگران شروع مکن مگو
آنچہ نتوانی شنید کار کی مسکین تا کاہل نباشی روزے از خدائے میدان تا جاہل نباشی حق تعالیٰ
دنیا را بیافریدے و بر قومے بیاراست و گفت اینجائے بلاست و آخرت را بیافرید و گفت این
بستان عطاست و خود را بر قومے بیاراست و گفت ای جوانمردان دو کبسی از آن ماست دنیا نہ جای
آسایش است بلکہ جائے آزمایش است یکے راہمت بہشت دیگے را ہمت دوست
آرے من خدائے آنکہ ہمتش ہمہ اوست طالب دینار نجور است و طالب عقبیٰ مزدور است و
طالب مولیٰ مسرور اگر طالبی راہ پاک کن لو لبشت بر آب و خاک کن چون اغیار گذاشتی مسافت
از میان برداشتی چون از خود بریدے بدوست رسیدی و دیدی آنچہ دیدی صاحب غلبات
از خود آگاہ نیست و آنچہ در مستی کند او را گناہ نیست چون آتش زیادت گردد محبت بے طاقت
گردد تجلی دو گونہ است تجلی ذات و تجلی صفات تجلی صفات عاشق را پست کند و تجلی ذات عاشق
راست کند اگر پست شوم گوید مست باش و اگر بخود ہستی نمایم گوید بما نیست باش و اگر خود نیست
شوم گوید بما ہست باش یک چند طلبیدم و در دن فرسودیم آخر چون بسوختیم فرا آسودیم ذکر
زبان عادت است و ذکر دل عبادت است و ذکر جان سعادت است اگر دارے طرب کن
و اگر ندارے طلب کن یار باش بار مباش گل باش خار مباش یار فروشی اسلام است
خود فروشی کفر تمام است ہر کہ ازین خبر دارد از درخت معرفت بر دارد و اگر روزے صد بار
خاک شوے بہ کہ در پسند خود ہلاک شوے دل بخلق مہ کہ خستہ کردی بحق بند کہ رستہ گردی
یکے مست شراب و یکے مست ساقی آن فانی است و این باقی روزگارے او را می جستم خود را
می یافتم اکنون خود را می جویم او را می یابم پنج چیز نشان بدبختی است بے شکری در نعمت
بے صبری در محنت بے رضا بودن در قسمت کاہلی در خدمت بے حرمتی در صحبت مہر از دل بردار
و بر ایمان مہر از کینہ بردار و بر زبان مہر ترس چنان باید کہ ترا بر طاعت دارد مہر چنان باید کہ
در دل تخم خدمت کار دار تا امروز نترسی فردا نہ ترسی ہر کہ با علم بود درخت امیدش پر بار بود و ہر کہ با تقویٰ
بود دینش او در حصار بود ہر کہ با یاد حق بود دل وے بیدار بود سر شک چشم را مایہ ساز تا نبوازد
ترا آن بندہ نواز در کودکی پستی و در جوانی مستی و در پیری سستی خدارا کی پرستی این کار ربدل آگاہ است

Marfat.com

نہ بدستار و کلاہ است در کار باش کہ کاروان بر سر راہ است اگر تو واپس مانی مرا چہ گناہ است
در جستن دلہا مے کوشی و عیبہا مے پوش و عذرہا مے نیوش و دین بدنیا مفروش و سقاہم ربہم
تمام است شرابا طہورا کدام است در آن محلت کہ محبت جاے گیر و عافیت زہرہ ندارد کہ پاے گیر
و درویش آب در چاہ دارد و نان در غیب نہ سر پندارد و نہ زر در جیب توانگران با زر و سیم نازند
درویشان با سخن قسمنا سازند درویش را نہ دنیا وطن است و نہ عقبے جاے نہ دوزخ
مسکن است و نہ بہشت سراے درویشے چیست خاکی بیختہ آبکی بران ریختہ نہ کف پا را
ازان دروے و نہ پشت پا را ازان گروے درویش چیست انچہ در سر داری بینی و انچہ در
دست داری بدہی و انچہ بتو رسد نجہی از درویش دو چیز ماند و بس آبی در دیدہ و آتشی در نفس
اگر بستۂ عشقی خلاص مجوے اگر کشتۂ ادئی قصاص مجوے عادت معشوق حیلہ فروشی است
و کار عاشق حلقہ بگوشی است ہر کرا خواہند بر اندازند با ماش در اندازند ہمہ از روز پسین می ترسند
و عبد اللہ از روز پیشین ہر کہ بر خود بند و بر خود خند و خوش عالمے است نیستی ہر کجا بایستی کس
نگوید کیستی اگر میدانی کہ میداند پشیمان باش و اگر نمے دانی کہ مے ماند مسلمان شو یکے میدود
کہ نمیرسد و یکے خفتہ و میرسد اگر تو خالق را مے شناختی بمخلوق نمے پرداختی خلق پندارند کہ
دارند باش تا پردہ بردارند عیبے کہ در شماست دیگران را ملامت نکنید ہر نعمت کہ دران شکر نیست
نقصان دو جہانی است و ہر ایمان کہ دران اخلاص نیست کفر نہانے است محنت کشیدن
بے صبر ہلاک جاودانی است طاعت کردن بے اخلاص بباد دادن زندگانی است بندگی کردن
خیر حق بر بندہ حرام است او را بندہ باش ہمہ عالم ترا غلام است از رہی تا بندہ دو کار است و دنیا
نہ سراے مراد و کام است اگر بخدا نیاز داری پیران را نیاز داری زاد برگیر و سفر دور و راہ باریک
است از ندامت چراغ افروز کہ عقبہ تاریک است ایمن مشو کہ ہلاک شوی ایمن انگہ شوی
کہ با ایمان بخاک شوی دردمند بہ درد تو شاد است بندہ در بند تو عزیز تر از آزاد است
بر گناہ دلیری مکن کہ حق صبور است خویشتن را نا امید مساز کہ ایزد غفور است دل در غیر [illegible]
غیور است بیدار شو کہ بیگاہ امے شود کار اول تو نباید کہ بآخر تباہ شود در رنگ و پوست ستگر
در نقد دوست بنگر بعاریت نازیدن کار زنان ست از دیدۂ جان حیران شدن او را کاران ست
ہر کہ پنداشت کہ بخویش ترا شناخت نہ ترا شناخت نہ خود را شناخت از دوست عذر خواستن
از بے مروتی ست عذر قبول ناکردن از بے فتوتی ست آنکہ بجان زندہ است از زندگانی

Marfat.com

محرومم است وآنکہ بجای بخشیدن زندہ است حی قیوم است وآنیم کہ ہست وندانیم کہ چون است
آنکس کہ بدانست کہ چون است از دائرۂ اسلام بیرون است آی جوان مرد درخت ہستی
خود را از بیخ بر کن و در دریای نیستی افگن آفریدن عرش نہ تلبیس است ہر کہ حق را محتاج عرش
گوید نیز از ابلیس ست رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ع مایریبک الی مالا یریبک شک
را بایمان ویقین را بگیر عیب نفس تو یقین است وعیب دیگران اگر مردی عیب پوش باش نہ عیب
ہر فاش در مشاہدہ دوستی نماید اما دوستی در غیب پدید آید مبتدیان را گفتار است بزبان منتہیان را
نہ گفتار است نہ بیان اگر خاموش باشم گویند دیوانہ است واگر سخن گویم گویند از عقل بیگانہ
است ہیچ چیز ہمہ چیز را چنگونہ دستنا سد وآنکہ بود ہ را چگونہ داند نہ زندہ است آنکہ زندہ بجان ست آنکہ
زندہ بدوستی ست زندۂ جاویدان ست حق از ہمہ مستغنی است پس چندین پیوند جن وانس
باکیست ہیچ ندانم تا این روز با بیدلان پرست وخون عاشقان در کدام مذہب رواست
بزبان ہر چہ گوئی نورواست بندگی رضا دادن بقضاست اصل در محبت دل است باقی آب
وگل است قالب پوشش است وحقیقت دیدار چون نوشی حجاب از میان بردار قرآن ہم باد است
وہم باد گار بنازش میدار تا بوقت دیدار ہر اشتیاقی کہ از تعظیم مالے است حرمان است ہر حقیقت
کہ از شریعت خالی است خذلان است تابود تو در میان ست چہ جاے امان ست حکم کردان
است وقضا روان است ہر دو آنست کہ در رنج وراحت یکسان است قضاے حق تیغ بر آن
نیام را از تیغ چہ زیان ست ہمہ زخمہا بر تن آید از آن دروپش بر جان ست دوستی نام بی نامان
است نشان سبے نشانان است اگر تو است کہ بدم جبرئیل عیسی مریم حاصل شود چہ عجب کہ بہ
تفضل مولی آب وخاک از صوفی باطل شود زندہ مے خواہم تا از محبت قطرہ از جان او چکانم
مشتاق جویم تا در مشتاق شوق معرفت پرد خوانم مشتغل مے جویم تا انصاف یک نفس عمر از و بستانم
یکے جوہر فشان ست تو یکے جوہر فروش یکے جان مے فشاند تو مے نوش نشاینده را مبارک باد وچنیده
را نوش مردی کو از تربت ازل خیزد وخاک لحد او را نریزد لطف مے سازد وکرم مے نوازد وبس
لطف باکرم عشق مے بازد وخاک در میان گذارد ونظر حق ناگاه آید اما بر دل آگاه آید صوفی
زود رہشت نه در رود نه در دنیا نه در عقبا است قرب کجا ست صوفی را ماوای آنجا
است ہر کہ در بند اوست چہار تکبیر بر جان کند وجان ودل تسلیم فرمان کند وقالب را در
خاک حسرت نشان کند تا ہر آن دارد کہ از و نالد وافغان کند نه طمع آن دارد کہ دردش را درمان کند

Marfat.com

مہر را با صبر خویشی نیست در مذہب عشق توانگری و درویشی نیست مطرب با چنگ بہ از زاہد
با جنگ ترا کلید نجات بچنگ نیست دل تنگ مکن کہ دوست با کسے بجنگ نیست در جہان
ہیچ عجب تر از مرگ نیست و این عجب تر کہ ترا بمرگ برگ نیست بہشت بلطف آفرید و دوزخ
بغضب نہ مومن بطرب زید و صوفی بطرب نہ فراغتے کہ دل رمیدہ را باز جویم نہ مساعدے کہ
روزگار شوریدہ را باز گویم نہ عالمے مصدق کہ علم شریعت باز گوید نہ پیرے محقق کہ آداب
طریقت باز گوید آن مایہ داران کہ مایۂ خود کار کردند رفتند و از ایشان بیادگار جز ریگے نماند و بدست
پسینیان جز لقمہ و خرقہ و بانگے نماند خرقہ با دل پراگندہ تخمے بود بر سنگ افگندہ این کار نہ بعلم است
نہ بدانش نہ بکوشش است نہ بخواہش از اللہ عنایت است و بخشایش ہر کہ بندگی کند آزادی
یابد و ہر کہ آزد را داے بندگی کند بادشاہی یابد وقتے پیرے روے بجمعے کرد کہ ایشان
از رنجہاے نالیدند گفت بدانید و آگاہ باشید کہ ہزار نیکوئی کنید کہ حق تعالے از شما پسندد
چنان نبود کہ او کارے و حکمے کند کہ شما از وے پسندید و تسلیم کنید خداے پرست درویش
توانگر آنست و ہوا پرست توانگر درویش اگر کوشم کہ خویشتن بپوشم برہنہ مانم و اگر جہد کنم
کہ بسعی خویش از تو چیزے یابم بے بہرہ مانم با دوستی جان غواصی نتوان یا جانے کم گیر یا دور از
میدان حرمت کعبہ از آن ست کہ بہ تعظیم کعبہ فرمان است میان کعبہ و حاجی بادیہ در میان ست
و میان بندہ و حق نفس در میان است با دشمن ظاہر جنگ کردن آسان است کار دشمن باطنی
است کہ قصد او بایمان است تاویل مکن کہ سر آن پنہان است تشبیہ مکن کہ راہ بے راہان است
چون باد مباش کہ بر ہر ناخوشی وزی و چون آتش مباش کہ بر ناجنس بیامیزی دین در سر دم مکن
و دل در سر شکم مکن اے پارساے دین فروش دین خود را بلقمہ مفروش آنکہ سلام او بواسطہ
است مزدور است و آنکہ سلام او بے واسطہ است در نور است یکے سلام شنود و یکے سلام کنندہ
بیند قافلۂ عشق در ہر دل کہ مقام کند ویران کند و در کار خود سرگشتہ و حیران کند [illegible]
شنودی چہ کرد با دل عاشقان ہمان کند یک چندے ترسیدم بیازماے [illegible]
غریبے بعطا درین راہ نفسے باید مردہ دلے باید زندہ جانے باید فرخندہ مردے در درد جراحت
مردی در کنف راحت کسے را چیزے مصلحت اگر من بیکبار در دوستی قدم نہم بر فرق ہر دو عالم نہم
چون حاضر است با دب زی و چون ناظر است در طلب زی سر فرود آر تا در ہر دلے گریزے
خوش دار تا در ہر دلی آویزی بحکمت بیافرید و بقدرت پرورید تا باندازۂ ہر یک جامہ برید از بودہ نالم با زنا خود

Marfat.com

بوده محالست واز نابوده بیهوده دنیا نه سرائے آسایش است اگر آسایش است آن هم آزمایش
است از زندگانی در عذابم گوئی بر آتش کبابم نه خورد پیدا و نه خوابم درمیان دریا تشنه آبم از انکه
از خود در حجابم منتظرم تا کے رسد جوابم چون صبر قسمت میکردند من نبودم بدین سبب چندین
ناشکیبائی نمودم یکے ازین کار چاشنی کرده است و یکے چندان خورده است که مست خراب
افتاده است آنکه خبر این کار بوے رسیده است از طلب هیچ نیاسوده است و آنکه بوی این کار
او را ربوده است شب او را صبح ندمیده است و آنکه ازین کار چاشنی کرده است بسر کار رسیده
است و آنکه چندان خورده است که مست خراب افتاده نسبت او از آدم و حوا بریده است
و بدنبال چشم بفردوس اعلی ننگریسته و از دوزخ نه اندیشیده است همه آن کنند که او را باید داد
آن کند که ما را باید پاکی هر چیزے در شستن است و یافتن هر چیزے در جستن ست هر که خداے را
جوید در علم شریعت یابد خواندن علم شریعت دلگیر باشد فاما در روز قیامت دستگیر باشد تا تو مرا
بد خواهی و خود را نیک نه مرا بد آید نه ترا نیک جوان مرد و ریاست و بخیل چون جوے پس دُر از دریا
جوئے نه از جوے چون معشوق عیان بود عاشق بیچاره دل نگران بود یار باش بار مباش گل باش
خار مباش نفس بد را روزه پاے ترکیده را موزه گناه بتقدیر الله دان تا بیگناه باشی طاعت بتوفیق الله
دان تا براه باشی هر چه در عالم است نشان آن در دم است کمال کار در بندگیست عزم مرد در افگند
گیست از نادان حذر کن بر طاعت حریص باش و تکیه بران مکن چون پیش بزرگے شوی همه گوش باش او
چون سخن گوید تو خاموش باش دل رفته و دوست یافته بادشاهی است بے دل و بے دوست
زیستن گمراهی است دست و پاے عبد الله بخام بسته به که بخام نشسته پیرے بعقل است
نه بسال توانگری بدل است نه بمال علم بعمل است نه بقال دنیا سرائے عبرت ست گور منزل
حسرت ست میان عبرت و حسرت چه جاے عشرت است شادی از غم زاید و محنت از کاهلی
دل از نفاق خیزد و دولت از عادلی زاد برگیر که سفر نزدیک است دل را ادب آموز که خدمت مولے
باریک است دوزخ گرم است تافته و آنرا از درگاه روے برتافته عشق مردم خوار ست آنچه کنی
او را بکار نیست آنچه او کند ترا بآن کار نیست سنی باش تا با اینان در خاک شوی راه بدعت مرو که زنده
و هلاک شوی اگر نسیم رحمت بوزد همه کافران در نیاز باز کنند و اگر سموم قهر بوزد همه مخلصان در
فراز کنند این سخنان را نه اسناد بکار ست نه استاد گوینده این سخن آدم است و نه از آدم زاد
هر که ازین باب سخن گوید بحکایت یا باسناد و روایت نه از یافت ولایت آن گفتار بروی حجت ست

Marfat.com

خیانت تصوف ظاہر بے رنگ است و باطن بے جنگ است پشت بر یار مکن کہ مقصود در مشاہد پیشانی است شفقت باز مگیر کہ مایہ درین طریق مہربانی ست اگر تو توئی حق گو و اگر حق است حق یکے است نہ دو در ورق سخن از دل نیست از جان است از جان ہم نیست لیکن بہانہ باز آنست ابلیس ازان گفتند چرا فرمان نبردی گفت فردا ہزار ہزار را بدوزخ برند کہ چرا دو گفتی بگذار تا یکے نیز ببرند کہ چرا دو نگفتی بہر ما یکے مگریز کہ اصل صحبت جاودانی است بعیب دوست را مگذار کہ پاکے نعمت سبحانی است شوق انگہ برخیزد کہ مرد بجمال وصال رسد و رسیدن بجمال وصال ممکن نیست فردا کہ او را بینی بقدر خود بینی نہ بقدر او پس شوق کے برخیزد از انجا بود کہ موسیٰ علیہ السلام فریاد میکرد کہ ارنی جواب مے آمد کہ لن ترانی اے موسیٰ این دید را کہ تو طالب آنی نہ بینی اگر بپاے بمانی کہ من یزدانم تو انسانی اگر خواہی بکوہ نگر تا بدانی چہ لذت دارد از زندگانی آنکہ از دوست شنود و لن ترانی ہر کس را ولایتے و مرا پاسبانی ہر کس را نداے و مرا دیدہ بانی درد ہر کس از مرگ و آن عین جاودانی پروانہ چون بہ شمع رسید بسوخت نہ نیست شد بلکہ عین شمع شد در مستی

تمام شد رسالۂ رموزات الحقیقت

Marfat.com

Marfat.com

به عون صنّاع مکوّن و مکان فضل خلّاق زمین و آسمان

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

آن خدا اول بنام کردگار
خالق هفت و شش و پنج و چهار

آن خداوندی که هستی ذات اوست
هر دو عالم مصحف آیات اوست

آن خداوندی که آدم را ز خاک
آفرید و داد او را جان پاک

آن خداوندی که اشیا را ز بود
هر یکی را در لباسی وانمود

ماه را از شمس نوری داد باز
تا شود ماهی ز نورش در گداز

شمس را همچون چراغ نور داد
تا شود روشن ز نورش در بلاد

خلق را بر آب بنیاد او نهاد
خاکیان را عمر بر باد او نهاد

آن یکی را جنبش مادام داد
وآن دگر را دائما آرام داد

آن که فرمان داد قهرش باد را
تا سزای داد قوم عاد را

آن خداوندی که خویش اظهار کرد
بر خلیل آن نار را گلزار کرد

بی پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مهد گویا او کند

گه سگی را ره دهد تا پیشگاه
گه کند او گربه را مکشوف راه

این نجوم بس بروج آمد پدید
تا عبور تا عروج آمد پدید

گهواره ۱۲۵

انبیا را در ره کل سر نمود
اولیا را دامن پرور نمود

انبیا را داد حکم کن فکن
اولیا را داد شرلم یکن

انبیا را داد سر ذوق عشق
اولیا را داد راز شوق عشق

انبیا را داد سر لامکان
اولیا را داد سوز عاشقان

انبیا را داد هر دم رفعتی
اولیا را داد هر دم خلعتی

انبیا را داد هر دم صد عطا
اولیا را داد صدق با صفا

انبیا و اولیا را حق بدان
سر معنی کرده ام با تو عیان

اولیا و انبیا را حق ببین
این سخن تقلید نبود شد یقین

من رآنی گفت آخر مصطفا
چند باشی در حجاب ای باوفا

لو کشت گفته علی پاک دین
بشنوی این رمز با صدق و یقین

لی مع الله گفت احمد در میان
لیک این رمزیست از راز نهان

از رموز [illegible] عشق آگه نه
لاجرم کوری و با دیوانه

مصطفی آمد درین ره پیشوا
پیشوای انبیا و اولیا

Marfat.com

مصطفیٰ آمد درین ره سرفراز — موج میزد درویش بحر نیاز
مصطفیٰ آمد درین ره بحر کل — قطره‌ها از بحر او یابند مل
مصطفیٰ آمد درین ره پیر راه — دامن او گیر تا گردی براه
مصطفیٰ آمد درین ره رهنما — طالبان را اندرین ره جا ترا
مصطفیٰ آمد درین ره بحر نور — هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفیٰ آمد درین ره پاکباز — سالکان را رهنما و کارساز
مصطفیٰ آمد درین ره سر حق — از دو عالم برده در عالم سبق
مصطفیٰ آمد درین ره غیب دان — سر معنی را بدیده او عیان
مصطفیٰ آمد درین ره حال را — از برای عام گفتش قال را
مصطفیٰ آمد درین ره شهریار — حکم او بر هر دو عالم پایدار
مصطفیٰ را حق بدان و حق ببین — تا شوی تو مرد راه مرد دین
مصطفیٰ را نور حق میدان یقین — تا رسی در قرب رب العالمین
مصطفیٰ حق بود و حق بر مصطفیٰ — بشنو این معنی که پاکی با صفا
سر احمد بود عثمان در جهان — احمدش گفته رفیق در جهان
جمله در توحید حق یکتا بدند — گرچه محو کثرت صد تا بدند
عاشقان بینی بجان حیران شده — هر یکی نوعی دگر بریان شده
عاشقان بینی ز خود فانی شده — جمله در احوال یکبانی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده — از خودی بگذشته و فانی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده — وانگهی در عشق حق ساقی شده
عاشقان بینی بری از لامکان — هر نفس در باخته جان جهان
عاشقان بینی ز درد عشق خویش — سر برهنه پا برهنه دل ز ریش
عاشقان بینی تمامی جان شده — همچو اسمعیل جان قربان شده
عاشقان بینی بمصر جان شده — وانگهی در مصر جان سلطان شده
عاشقان بینی بسی در معرفت — همچو داود نبی در تعزیت
عاشقان بینی برفته از جهان — همچو عیسی بر فراز آسمان

مصطفیٰ آمد درین ره با نشان — هر زمان از راه داده صد نشان
مصطفیٰ آمد درین ره نور پاک — جمله ظلمات جهان را کرد خاک
مصطفیٰ آمد درین ره فخر جان — تاجدار و پادشاه جاودان
مصطفیٰ آمد درین ره رازدان — دیدهٔ معنی درین ره بازدان
مصطفیٰ آمد درین ره عقل کل — عقلهای جمله زو یابند پل
مصطفیٰ آمد درین ره رازدان — سر معنی را ازین جا بازدان
مصطفیٰ آمد درین ره با وصال — زاهدان را از جمال او کمال
مصطفیٰ آمد درین ره شاه دین — قطب عالم رحمة للعالمین
مصطفیٰ آمد درین ره مرد عشق — این کسی داند که داند درد عشق
مصطفیٰ آمد درین ره ذات حق — این کسی داند که دید آیات حق
مصطفیٰ را حق ببین و حق بدان — تا شوی در هر دو عالم بی نشان
مصطفیٰ و مرتضیٰ را یار دان — جمله را حق دان و برخیز از میان
مصطفیٰ و مرتضیٰ هر دو یکیست — در ابوبکر و عمر خود پی شکست
سر جان مصطفیٰ و مرتضیٰ — کشتهٔ زهر و شهید کربلا
عاشقا یکدم در آور سر جان — تا بیابی سر عشق لامکان
عاشقان بینی درین ره گشته غرق — از قدم در خون نشسته تا بفرق
عاشقان بینی ز خود واصل شده — وانگهی در عشق حق کامل شده
عاشقان بینی زبان قال آمده — وانگهی از عشق در حال آمده
عاشقان بینی بری از خویشتن — همچو ابراهیم آزر بت شکن
عاشقان بینی ز فرق خاکدان — در دمی بگذشته از هفت آسمان
عاشقان بینی ز عشق دوست مست — جمله اندر نیستی گشته درست
عاشقان بینی ز هجر درد داغ — همچو داود نبی [illegible]
عاشقان بینی بسی در غرق نور — همچو موسی رفته اندر کوه طور
عاشقان بینی بسی شاه آمده — چون سلیمان شاه درگاه آمده
چون محمد عاشقی هرگز نبود — عاشقان را نیز چندان عز نبود

Marfat.com

عاشقان خود جمله در راه وی اند / جمله حاجتمند درگاه وی اند
از سر روئی نگه کن این کتاب / تا که برخیزد ز پیشت صد حجاب
از سر روئی نگه کن ای پسر / تا شوی از سر معنی باخبر
این کتاب دیگر است ای مرد دین / رهروان را ره نماید در یقین
غیر قرآن این کتب های دگر / پوست دان این جمله را ای باخبر
بار قرآن معنی است ای پر کمال / تو چه دانی تا چه گفته ذوالجلال
من همه تفسیرها را خوانده ام / مغز قرآن را از آن برخوانده ام
باز فرمودند از پیشان مرا / تا گویم اصل را و مغز را
هرچه گفته دیگران افسانه بود / عقلها با این سخن افسانه بود
یک زمانه ترک کن افسانه را / گوش کن از من تو وصلت نامه را
هر که خواند این بکام دل شود / زود باشد کاندرین واصل شود
نام این کردم بوصلت نامه من / زانکه وصلت دیده ام از خویشتن
هر که میخواهد که او واصل شود / در دبهلولش همه حاصل شود

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سرانجام مهام او

ای برادر قصهٔ نو گوش دار / تا شوی در هر دو عالم مرد کار
دست لطف حق چو آدم آفرید / وز غذای سر عشقش پرورید
چل صباحش از قضا تخمیر کرد / بعد از آنش برکشید و میر کرد
بعد از آن فرمود کی افلاکیان / سجده آری پیش آدم در زمان
پس نهاده ذات هم در پیش او / سر کشیده آن لعین از کیش او
حق تعالی گفت ای ملعون راه / تو چرا سر میکشی از حکم شاه
زادمی معنی تو آگه نیستی / سخت مغروری و در ره نیستی
چونکه تو سر میکشی از راه دین / لعنت ما بر تو شد تا یوم دین
ای لعین گنج ست آدم در صور / تو چه دانی زانکه هستی بیخبر
آن زمان آدم نشسته در بهشت / بود با روحانیان در باغ کشت
صد هزاران حور هر دم در برش / صد هزاران نور هر دم در سرش
صد هزاران لطف او دریافته / صد هزاران حله با سر ساخته
صد هزاران عز و شادی و طرب / نی در آنجا رنج دیدی نه تعب
سلسبیل و زنجبیل وی روان / شیر شهد و میوه های جاودان
جمله از لطف خدا آدم بدید / هر زمان میگفت او هل من مزید
حق تعالی خواست اسرار ترا / فاش گرداند سزای مر ترا
آدم از جنت چو بیرون آورید / صد هزاران دُر مکنون آورید
صورت ابلیس را تلبیس دان / وسوسه کرده در آدم هر زمان
آدمی معنی توانی ای بیخبر / سر به بین و سر بدان هر راه پر
نفس شومت هست ابلیس لعین / سر کشیده او ز روح نازنین
روح را فرمان برست و آن فضول / لاجرم نامش نهاده بوالفضول
باز گوئی سر تو اسرار جان / گرچه آمد آدم اندر خاکدان
بود گنج بی نهایت در عدم / رو نمود این جایگاه او دمبدم
گاه آنجا آدم و حوا شده / شیث را اندر جهان شیدا شده
نوح گشته در جهان سالی هزار / دعوت حق کرده هر دم آشکار
باز ابراهیم بوده در جهان / بت شکسته پیش حق هر دم عیان
باز اسمعیل همچون جان شده / در ره حق هر زمان قربان شده
باز اسحاق نبی پیر آمده / در ره حق سر در میر آمده
باز یعقوب نبی آمد بدرد / بوده در عشق خدا آزاد و فرد
باز یوسف بود اندر مصریان / پادشاهی کرد او اندر عیان
باز داود نبی بوده یقین / در تضرع پیش رب العالمین
باز آمد چون سلیمان در جهان / تخت را بر باد کرده خوش روان
باز زکریا چو شد اندر درخت / اره کرده آن درختش تخته تخت
باز یحیی آمده اندر یقین / سر فدا کرده ز بهر راه دین

Marfat.com

باز عیسی آمده از سر خلق / صد هزاران خلق را داده سبق
باز احمد آمده در لامکان / صد هزاران نور او اندر جهان
باز احمد آمده از عشق نور / خلق عالم یافته از وی حضور
باز احمد آمده از عشق کل / عاشقان جمله از و یابند مل
باز آمد مصطفی با صد بیان / از برات طالبان و عارفان
باز بوبکر آمده در صدق کل / صادقان جمله از و یابند مل
باز عمر آمد درین ره عدل ناک / عادلان را کرده اندر نور پاک
باز عثمان آمده اندر حیا / صد هزاران رهروان را پیشوا
باز حیدر آمده با صد کمال / آفتاب شرع نور ذوالجلال
از حسین و ز حسن صد را ز بین / صد هزاران سر حق را باز بین
باز آمد بایزید اندر مزید / هر زمان گفته ز جان هل من مزید
باز لقمان آمده آن قطب حق / از ره حق برده از مردم سبق
صد هزاران سرفرازان نوشهان / آمدند از پشت آدم در جهان
کی توانم جمله را تکرار کرد / عشق پاکان در دل من کار کرد
گر صد است و گر هزار آن خود یکیست / مرد حق را اندرین ره کی شکست
آدم از جنت برون آمد چو جان / تا جمال دوست را بیند عیان
آدم معنی مکرم آمده است / او ز نفخ روح خرم آمده است
آدم معنی ز جمله دوست دان / هر چه غیر آدم است آن پوست دان

حکایت آمدن مردی دانا بخدمت حضرت شاه

بیامد پیش حیدر مرد دانا / که سری باز گو ز اسرار ما را
که اندر جنت ماوا بود روز / بود این شمس آنجا مجلس افروز
علی گفتش نه روز است و نه شب هم / نه شمس است و نه بدر است و نه مظلم
همین آدم بود سالار افلاک / همین آدم بود معمار این کاخ
همین آدم درینجا سرفراز است / همین آدم در آنجا شاهباز است
همین آدم بود کرسی یزدان / ازین آدم شده ست این چرخ گردان
همین آدم بود عقل مصفا / ازین آدم شده است اسرار پیدا
همین آدم بود روح مطهر / ازین آدم شده است عالم منور
همین آدم بود عرش الهی / ازین آدم بدانی هر چه خواهی
همین آدم بود سر معانی / ازین آدم خدا را باز دانی
همین آدم بود جنات اکبر / ازین آدم شود جنات اصغر
همین آدم بود جبریل فتوا / نه فتوا گنجد آنجا و نه دعوا
ز بهر آدم این حوران غلمان / ز بهر آدم این طوبی و رضوان
ز بهر آدم ست اشجار جنت / ز بهر آدم ست انوار رحمت
ز بهر آدم است این هر دو عالم / ز بهر آدم است هر بیش و هر کم
همین آدم بود معبود عالم / همین آدم بود مقصود عالم
همین آدم توئی گر باز دانی / همه عالم توئی گر راز دانی
بکرمنا ترا تشریف داده / در معنی بروی تو گشاده
اگر تو اندران در خام باشی / بزیر بار کالانعام باشی
اگر تو اندران دم جام باشی / ازان در تا بروی خام باشی
ازان تا اندران اشباه باشی / بمعنی چون رسی الله باشی
زهی توحید حق توحید دان کو / درین ره عاشقان دانند جان کو
گهی از غیر حق بیزار باشی / یقین میدان که مرد کار باشی
ز غیر حق درین ره میل درکش / بداغ عشق خود را نیل درکش
بغیر حق مبین در هر دو عالم / اگر هستی ز ذریات آدم
که اندر هر دو عالم جز یکی نیست / درین معنی که میگفتم شکی نیست
یکی دان جمله در انجام و آغاز / یکی بین جمله را در گوش کن باز
یکی دان صورت عالم سراسر / یکی دان جمله اشیا ای برادر
اگر چه صد هزاران رنگ پیش ست / بهر جا دو صد دینی و کیش ست
ولیکن اصل دان بیرنگ آمد / ازان هر دم در اینجا رنگ آمد

Marfat.com

نہ بینی ابر را ہر دم برسنگے — درخشان کرد او ہر دم برنگے — ہزاران رنگ گوناگون شد آسب — گہی زرد و گہی سرخ و گہی ناب
خاک را خود رنگہا افزون تر ست — زانکہ قرب و بُعد او کامل تر ست — این ہمہ تقدیر زان کردیم ما — تا نہ بینی جز یکے را اے فتا
این ہمہ برہان و آیات از یکیست — (نزدیکی را دور را) این ہمہ ذرات و طامات از یکیست — این ہمہ زندہ منور ذات دان — ای پسر این جملہ آیات دان

حکایت در ظاہر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال با وفا — خواجۂ مایان غلام مصطفےٰ — اوفتادہ بود آن دُر ثمین — در میان آن جہودان لعین
مرد دین بود او طلبکار آمدہ — عشق احمدؐ را خریدار آمدہ — روز از بہر جہودان کار کرد — شب ہمہ شب خدمت جبار کرد
روز و شب در دین حق بیدار بود — واقف سر بود مرد کار بود — آن جہودان لعین گمرہ شدند — از طریق عشق او آگہ شدند
چند تن زان گمرہان جمع آمدند — تا بلال پاک را چوبک زدند — تا کہ برگردد ز عشق مصطفےٰ — ترک گیرد این طریق مصطفےٰ
بعد ازان گفتند از نفس دنی — تو چرا تعظیم احمد میکنی — راہ او را تو چرا کردی قبول — گشتۂ در راہ ما تو بوالفضول
گفت راہ او حقست و بہترست — راہ بے راہان تمامی ابترست — پس بلا از شوق دل گفتای احد — قادر و فرد و خداوند صمد
صد ہزاران گر زنند از چشم من — من یکے دانم یقین بے ماؤمن — گر ہزاران پارہ گردد جسم من — من یکے دانم ترا بے ماؤمن
ماؤمن بگزار بگذر از دوئی — تا رہی از نام و ننگ و نیک و بد — چون بلال با وفا بگذر ز خود — تا در کمال ذات یکتائی رسی
تا دم آخر بسازای محترم — تا دم آخر بیکتائی رسی — در کمال ذات یکتائی رسی — ہم ز دنیا بگذری و ہم ز دین
چو نتو یکتا باشی ای مرد خدا — چو نتو یکتائی درین ذرہ ایست — ہر دو عالم در رہ تو قطرہ ایست
چو نتو یکتا باشی ای مرد فقیر — چو نتو یکتا باشی اندر ذکر نور — وصلتے یابی شوی اندر حضور
چو نتو یکتا باشی اندر لامکان — چو نتو یکتا باشی اندر بحر جان — جان نماید خویشتن را در میان
چو نتو یکتا باشی در دین خدا — چو نتو یکتا باشی ہم یکتا بدان — سر معنی کردہ ام با تو بیان
چو نتو یکتا باشی اندر سر دل — انبیا را جملہ رنگ گفتند باز — از یکے گشتند ایشان سرفراز
چو نتو یکتا باشی اندر راہ ہدا — چو نتو یکتا باشی اندر معرفت — معرفت اندر ترا ہر دم صفت
چون جہان را جملہ رنگ پیدا شدہ است — آسمان ہا از یکے گردان شدہ — ماہ و خورشید از یکی تابان شدہ
شرح و ترتیب از یکی شد آشکار — از یکے شد این نجوم بیشمار — از یکے شد عالم ہفت و جہار
از یکی شد این جہان بر گفتگوی — از یکے پیدا شدہ اشجار ہا — دادہ ہر دم لون لون اثمار
از یکے پیدا شدہ آب و ہوا — از یکے شد کوہ پیدا در جہان — از برائے ساکنین این جہان
از یکے شد قطرۂ باران پدید — از یکے پیدا شدہ خیل و حشم — اشتر و گاو خر و اسپ و

Marfat.com

از یکی پیدا شده زر و گهر / در و لعل و سنگهای معتبر
از یکی پیدا شده صد ماهرو / سرو قد و تنگ چشم و مشک بو
از یکی پیدا شده وحش و طیور / هر یکی را صد نوا و صد نفور
از یکی پیدا شده صد نازنین / هر یکی را در لباس خوش ببین
از یکی پیدا شده صد دل خراب / کرده با عشاق هر دم صد عتاب
از یکی پیدا شده صد گلعذار / ابروان چاچی و چشمان پر خمار
از یکی پیدا شده خوبان چین / چشمها بادام لبها شکرین
از یکی پیدا شده صد ماه وش / دست شان در گردن ما باد خوش
از یکی پیدا شده جمله جهان / از یکی شد آشکارا و نهان
از یکی پیدا شده صد مه لقا / عاشقان را کشته هر دم از جفا
از یکی پیدا شده صد نامدار / عاشقان را کرده هر دم جان هزار
از یکی پیدا شده این جسم و جان / سر این معنی بدانند عاشقان
از یکی پیدا شده علم انبیا / از یکی آمد حضور اولیا
از یکی آمد نبوت در جهان / از یکی آمد ولایت در جهان
از یکی آمد خلیل ذو فنون / در ره حق تاجدار ذو فنون
از یکی احمد شده سالار شاه / عقبها را برگرفته او ز راه
از یکی موسی شده صاحبقران / حیرت آورده ز بیم لن ترانی
از یکی عیسی شده بر آسمان / ترک کرده خطهٔ این خاکدان
از یکی آن هر چه بینی سر بسر / چه بد و چه نیک چه خنک و چه کر
این همه تفسیر از بهر یکست / مرد معنی را در آنجا کی شکست
این یکی اندر یکی آمد مدام / تو یکی اندر یکی بین والسلام
خود یکی اندر یکی آمد یکی / اندر این معنی کجا باشد شکی
تو یکی اندر یکی توحید دان / بر دل تو آیت تحقیق دان
تو یکی اندر یکی دان بیخبر / تا شوی در معرفت صاحب نظر
تو یک اندر یک تو عشق روح دان / این سخن را تو در مفتوح دان
تو یک اندر یک خدا باشد خدا / بشنو این معنی پاک با صفا
ذات حق را در صفات حق ببین / بگذر از کفر و رها کن کیش دین
بس جمالش در جلالش باز بین / شک بسوزان و گذر کن از کمین
بس نهان اندر عیان میدان مدام / پس عیان دان و نهان بین والسلام
هم زمین هم آسمان و هم فلک / هم نجوم و هم بروج و هم ملک
هم نبی و هم ولی و هم علی / دو مبین تا تو نباشی احولی
این یکی آمد یکی آمد همه / عقل افتاده است اندر واهمه
دمبدم در هر دو کاره نمود / چون مکانش نیست هر جای نمود
این سخن از ترجمان دیگرست / مرد این ره را نشانی دیگرست
این سخن از لامکان آورده ام / سر مخفی را عیان آورده ام
این سخن از عقل و از جان برترست / این کسی داند که عالی گوهرست
این سخن از بهر معنی آمده ست / نه بدعوی و نه فتوا آمده ست
این سخن از بهر وصلت آمده ست / نه از ره تقلید و کثرت آمده ست
این سخن از عرش اعلی آمده ست / از رموز حق تعالی آمده ست
این سخن از بهر عشاق آمده ست / از برای جان مشتاق آمده ست
این سخن برهان معنی آمده ست / از طریق عشق مولی آمده ست
این سخن از سر پنهان آمده ست / صد هزاران گوهر جان آمده ست
این سخن از عشق جانان آمده ست / لاجرم از عقل پنهان آمده ست
این سخن را درد باید بیشکی / تا بدانی از رموزش اندکی
گر ترا درد است بابی کار را / اندرین ره باز دان اسرار را
گر ترا درد است درمان هم بود / گر ترا عشقست جانان هم بود
درگذر از علم زهد و قال و قیل / درد را بگزین بشو چون سلسبیل
درگذر تو زین جهان و آن جهان / چند باشی آشکارا و نهان
درگذر از خویشتن یکبارگی / تا رسی در عالم بیچارگی
بگذر از خود پاک کن از فنا / تا رسی اندر فنا عین بقا

Marfat.com

چون وجود خود کنی کل خراب
آنزمان محبوب بینی بی حجاب
عاشق و معشوق تو خود خود شوی
جان و تن بگزار بگذر از دوئی

گر یکے بینی تو جان ره بین شوی
در دو بینی احول کثر بین شوی
هست اوستاد حکیم پاکباز
خواهما باحق تعالی گفته راز

در همه عالم در اهمتای نیست
همچو او در علم سر غوغائی نیست
راز ها باحق تعالی گفته است
ستر ها در راز ها دانسته است

روز و شب در راه باو دو رهست
بی دلیل و خفت فردی فرد هست
هیچ کس از راز او آگه نشد
هیچ کس بالو دمی همره نشد

این حکیم است دو جهان معمور اوست
این حکیم است هر دو عالم نور اوست
همچو او دیگر حکیمے خود نبود
جمله عالم را ازو حکمت کشود

صد هزاران حکمت از حق یافته
هر زمان نوعے دگر پرداخته
ای بسا کس را که او آگاه کرد
ای بسا کس را که سیر حق نمود

ای بسا کس را که شاهنشاه کرد
ای بسا کس را که در صدق داد
ای بسا کس را که خانه زر بداد
ای بسا کس را که قصب تیر کرد

همچو او دیگر حکیمے خود کجاست
در سلوک خویش رفعت یافته
از خدا دریافت آن بحر صفا
احول با او کرم همخانه شد

صد هزاران حکمت بے منتها
هفت عالم او ازان آئینه دان
روی خود را دید در روی خود مقیم
هر زمان در آئینه مے بنگرد

اندران خانه یکے آئینه دان
هر زمان در آئینه مے بنگرد
لاجرم زیبا رخش چون آئینه است
در جهان خود را چو او زیبا کنم

بزرگل گفت ای حکیم باخرد
در جهان خود را چو او زیبا کنم
دیده او صورت که زشت و دتباه
لاجرم کثر بین شده در آئینه

حکمت او من ازین پیدا کنم
لاجرم کثر بین شده در آئینه
تا نباشی همچو اول کثر نظر
تا نباشی همچو احول شترسار

چون دو دیده احولک در آئینه
تا نباشی همچو احول شترسار
تا نمانی همچو احول در سیر
تا نگردی همچو احول مبتلا

جهد کن تا کثر نه بینی ای فتا
تا نگردی همچو احول مبتلا
زانکه او اندر مقام احول است
تا شوی در راه معنے معتبر

دو مبین و کج مرو راه ای پسر
تا شوی در راه معنے معتبر
تا ازین طاقت مکن تو گفتگو
تا شود اسرار حق پیشت عیان

دو مبین ای مرد معنی در میان
تا شود اسرار حق پیشت عیان
یکدم از گفتار من آگاه شو
تا رسی در عالم که بودئی

دو مبین ای مرد بگذر از دوئی
تا رسی در عالم که بودئی
تا شوی شهای اندر لامکان
تا رسی در عالم وصل و وصال

دو مبین ای مرد راه ذوالجلال
تا رسی در عالم وصل و وصال
تا شوی در هر دو عالم بی نشان
تا یکے بینے ازل را از ابد

دو مبین وحدت حق در نگر
تا یکے بینی جهان را سر بسر
یا یکے بینے ازل را از ابد
تا شوی پنهان تو اندر لامکان

دو مبین و بگذر از هر ننگ نام
تا رسی در راه وحدت والسلام
تا شوی در راه وحدت والسلام
روی خود را دید آن از کار دید

احولک دو دیده از راه او فتاد
سرنگون اندر درون چاه او فتاد
احولک در آئینه چون بنگرید
هر دم از نوع دگر حیران شده

لاجرم از غافل از ره فتاد
لاجرم از احول در چه فتاد
لاجرم بد بخت سرگردان شده
جمله یکتا دید در معاینه

لاجرم در بند صورت مانده است
پای تا سر در کدورت مانده است
وان حکیمے پرهنر در آئینه

Marfat.com

دان حکیم پرهیز ارواح دان / نفس شومت احول آمد در میان
روح اندر عالم وحدت فتاد / نفس اندر عالم کثرت فتاد
دل بدان آئینه از روی کمال / تا در و بینی جمال ذوالجلال
اندران ره گر تو صاحبدل شوی / بی کمال و بی یقین واصل شوی
روح نفس و عقل دل جمله یکست / مرد معنی خود در اینجا بیشکست
چونکه ره بین شد تو او را روح دان / چونکه کژ بین گشت نفس شوم دان
عقل اندر صورتت کرده صواب / عشق صورتهای گل کرده خراب
عقل اندر هر دو عالم در فراق / عشق داده هر دو عالم را طلاق
عقل اندر کارسازی در جهان / عشق اندر بی نیازی در جهان
عقل دائم طالب دفتر شده / عشق آتش در همه دفتر زده
عقل اندر نیستی هست آمده / عشق اندر هستی مست آمده
عقل نقاشی شده اندر جهان / عشق شهبازی شده در لامکان
عقل هر دم خانه آبادان کند / عشق هر دم خانه ها ویران کند
عقل باشد غافلان را رهنما / عشق باشد عاشقان را پیشوا
عقل آنجا پرده دار ره شد است / عشق آنجا راز دار ره شد است
عقل آنجا هر زمان اندر سجود / عشق غوطه خود خورد اندر وجود
عقل اندر کار خود درمانده است / عشق صد اسرار حق برخوانده است
عقل در تسبیح و تهلیل آمده است / عشق در توحید و تکبیر آمده است
عقل اندر ناتمامی باز ماند / عشق اندر کاردانی پیش راند
عقل اندر سرفرازی آمده است / عشق اندر بی نیازی آمده است
عقل اندر جست و جو در قال و قیل / عشق اندر شست و شو چون آب نیل
عقل اندر پاکبازی جاودان / عشق وصل و فضل خواهد زین جهان
عقل گشته هر زمان کوئی دگر / عشق را کوی نبوده ای پسر
عقل هر دم در دورنگی آمده است / عشق اندر بی درنگی آمده است
عقل از تکلیف چون کامل شده / عشق از تشریف او واصل شده
جوهر عشقست بحر لامکان / جوهر عقلست فعل این جهان
جوهر عشقست پیدا و نهان / حالت عشقست این هر دو جهان
جوهر عشقست دریای عظیم / جوهر عقلست رحمان و رحیم
جوهر عشقست پاک ذات حق / این کسی داند که دید آیات حق
ایدل آخر یکزمان بیدار شو / یکزمان جویای وصل یار شو
ایدل آخر یکزمان بگذر ز جان / تا رسی اندر مقام لامکان
ایدل آخر بگذر از هر دو جهان / تا رسی در عالم عین عیان
ایدل آخر بگذر از قال و مقال / چند باشی در پی حال و محال
ایدل آخر بگذر از هر نیک و بد / چند باشی در عقول و در خرد
ایدل آخر بگذر از کون و مکان / تا نبینی خویشتن را در میان
ایدل آخر بگذر از حرص و هوس / تا نمانی اندرین ره باز پس
ایدل آخر بگذر از کبر و نفاق / تا نمانی در عذاب و در فراق
ایدل آخر بگذر از پندار کین / تا رسی در قرب رب العالمین
ایدل آخر بگذر از جهل و گمان / تا ز نور عقل یابی صد بیان
ایدل آخر بگذر از سود و زیان / تا ز سودت برفزاید این جهان
ایدل آخر بگذر از بخل و فساد / تا رود هر روز محشر شاد شاد
ایدل آخر بگذر از بالا و پست / تا شوی از عشق جانان نیست هست
ایدل آخر بگذر از خوف و رجا / تا نباشی بطریق ماجرا
ایدل آخر بگذر از طامات خلق / چند باشی در پی حالات خلق
ایدل آخر بگذر از اسم و علم / سر بباز و غوطه خور اندر عدم
ایدل آخر بگذر از نفس صور / چند باشی بت تراش و بیخبر
ایدل آخر بگذر از عقل فضول / چند باشی در پی رد و قبول
ایدل آخر بگذر از راه گمان / چند باشی اندرین ره بدگمان
ایدل آخر بگذر از راه نشان / همچو مردان خدا شو بی نشان
ایدل آخر بگذر از لذاتها / تا بیابی عالم بی منتها

Marfat.com

ایدل آخر ترک کن گفتار را / تا بیابی عالم اسرار را
ایدل آخر یکزمان بیدار شو / وانگهی جویای راه یار شو
ایدل آخر جان را ایثار کن / پس برافگن دید و دیدار کن
ایدل آخر خویشتن را کن فنا / تا بیابی در فنا عین بقا
ایدل آخر بگذر از غیر خدا / هان و هان تا تو نه بینی غیر را
غیر حق اندر جهان نبود پسر / باز دان اسرار و شو صاحب نظر
غیر حق اندر دو عالم خود مبین / شک بسوزان و گذر کن از یقین
غیر حق اندر دو عالم نیست کن / در ره توحید این ارشاد کن
گر تو غیر حق به بینی ای پسر / در قیامت خسته گردی کور و کر
گر تو غیر حق به بینی در جهان / منکری باشی بسان کافران
گر تو غیر حق به بینی ای فقیر / هر زمان از جان برآید صد نفیر
گر تو غیر حق به بینی ای فنا / در میان غیر گردی مبتلا
گر تو غیر حق به بینی ای جوان / خاک بر فرقت نهی تو جاودان
گر تو غیر حق به بینی در جهان / باز مانی از جمال جاودان
چون صفات او احد آمد مدام / غیر نبود جمله او دان والسلام
هر چه دیدن ذات پاک او بود / این چنین دیدن ترا نیکو بود
در همه اشیا ورا ظاهر به بین / اولین و آخرین و ظاهرین
ظاهر و باطن ورا میدان مدام / آخر و اول ورا دان والسلام
آسمانها و زمینها و فلک / جمله او را دان و بگذر تو رشک
صورت و معنی بهم تو داده دان / جمله اشیا مصحف آیات دان
هر چه بینی ذات او میدان مدام / ذره در کوی او بین والسلام
آفتاب از وی تو یک ذره بدان / بحرها از بحر او یک قطره دان
کوهها از درگهش یک مشت خاک / تا بگرد او فتاده در مغاک
انبیا را داد سر خویشتن / زانکه ایشان اند شاه انجمن
سر خود با انبیا گفته تمام / بر محمد ختم کرده والسلام
سر وحدت نور احمد باز دان / تا شود پیدا به پیشت هر زمان
سر وحدت از محمد شد پدید / پس علی از وی بگوش جان شنید
با علی اسرار خود احمد بگفت / چونکه او بشنید ترک خود بگفت
چون علی بشنید دل آگاه کرد / آنزمان برخاست و قصد چاه کرد
پس علی اسرار حق با چاه گفت / سر وحدت از دل آگاه گفت
جان و تن دان گر توئی مرد یقین / تا شود علم الیقین عین الیقین
تن به پنج و چار شش درمانده است / لاجرم در راه حق وامانده است
چون علی اسرار در چاهست بگو / تا تنت فانی شود از گفتگو
چون تنت فانی شود باقی شوی / آنزمان علم خدا دانی شوی
چون تنت فانی شود کل جان شوی / آنزمان تو لائق جانان شوی
چون تنت فانی شود ای مرد کار / نی همان دیار ماند بی دیار
چون تنت فانی شود ای مقتدا / پس بیابی قرب وصل مصطفی
چون تنت فانی شود ز اسرار عشق / چون خلیل الله رود در نار عشق
چون تنت فانی شود ای نیکبخت / همچو موسی نور بینی بر درخت
چون تنت فانی شود آگه شوی / همچو عیسی پاک روح الله شوی
چون تنت فانی شود از قیل و قال / فارغ آئی میروی در راه بکر
چون تنت فانی شود از ذکر و فکر / فارغ آئی میروی در راه بکر
چون تنت فانی شود از خویشتن / وارهی از گفت و گوی ما و من
چون تنت فانی شود از جسم و جان / فارغ آئی و شوی در لامکان
چون تنت فانی شود اندر وجود / بر تو گردد روز پرکار وجود
چون تنت فانی شود از معرفت / فارغ آئی و بمانی در صفت
چون تنت فانی شود از بهر راز / رازها یابی و گردی شاهباز
چون تنت فانی شود در لامکان / باز دانی سر را از عاشقان
چون تنت فانی شود در بحر نور / محو گردی و شوی اندر حضور
چون تنت فانی شود ای جان من / این زمان بینی جمال ذوالمنن

Marfat.com

چون تنت فانی شود سلطان شوی | پس علیم و عالم ادیان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام | هر دو عالم با وجودش با نظام
عادل بر حق بُد و سلطان دین | بت شکن در ملک هندوستان چین
عمر خود را در غزا بگذاشته | کام خود را از غذا برداشته
سالها در جنگ کفار لعین | بود آن کیخسرو روی زمین
این جهان آراسته از عدل و داد | آن فریدون زمانه کیقباد
صد هزاران جسم را اعیان شده | ملک هند از تیغ او ویران شده
بتکده از تیغ او زیر و زبر | چه بهند و چه بچین و چه بکر
غلغله افتاد از وی در جهان | قیصر از خوفش نبوده در امان
شهرهای منکران کرده خراب | کافران را دل شده از وی کباب
روز و شب در خدمت دلدار بود | دشمن کیش بد و زنار بود
دیرها کرده خراب اندر جهان | از برای دین احمد هر زمان
در طریق دین احمد فرد بود | صادق دین بود صاحب درد بود
روز و شب در خدمت دلدار بود | صاحب سر بود مرد کار بود
روز و شب در دین احمد کار کرد | شب همه شب خدمت جبار کرد
دائما در راه حق کوشنده بود | او شراب دین حق نوشنده بود
صوفی و صادق بُد آن شاه جهان | صادق عاشق بُد آن فخر زمان
جان او پُر گوهر توحید بود | از ره اعیان نه از تقلید بود
دائما در فکر و راه معرفت | حاصل او بود در دین این صفت
شرع احمد را بجان کرده قبول | راه شرع او گرفته از اصول
دائما در عدل و در داد آمده | خلق عالم جمله زو شاد آمده
خلق عالم از سخای وی غنی | شاه را نی کبر بود و نی منی
دائما جویای مردان خدا | دشمن نفس خود و کبر و هوا
شب شدی از خانه بیرون آمدی | در طلب وی مست و مجنون آمدی
یک شبی در دین احمد کار کرد | عشق آمد در دل وی کار کرد
سر برهنه پا برهنه شد برون | نی برسم هر شبی آن ذوفنون
ناگهان افتاد در ویرانهٔ | بود آنجا بیدلی دیوانهٔ
پس سلامش کرد و گفت ای پیر راه | حاجتی دارم بدرگاه اله
حاجت ما را بخواه از کردگار | زانکه می بینم که هستی مرد کار
پس زبان بگشود پیر بیقرار | گفت ای محمود از حق شرم دار
ملک و مال و تخت خواهی در جهان | کی شوی تو از گروه صوفیان
با غلامان لطیف و تخت و زر | کی شوی از راه معنی باخبر
با سپاه و لشکر و طبل و علم | کی چشی از خوان آن فضل و کرم
با خوانین و ظریف و خانمان | کی رسی در زمرهٔ صاحبدلان
با دواج و تاج و شمشیر و کمر | کی شوی در معرفت صاحب نظر
با سرا و باغ و راغ و کشتکار | کی شوی در راه عرفان مرد کار
با سلاح و اسپ و با گنج و گهر | کی رسی در راه مردان ای پسر
با سواران دلیر و کر و فر | کی رسی در وصل حق ای بیخبر
با حکیمان و ندیمان جهان | کی رسی اندر [illegible]
با مراد نفس خود خو کرده | لاجرم در صد هزاران پرده
صد هزاران پرده اندر پیش و پس | کی [illegible] ترا ز هیچ کس
پرده ها را اول از خود باز کن | وانگهی بر خود ره را ساز کن
روز نور عشق شمعی بر فروز | پرده ها را سر بسر گل بسوز
چون بسوزی پرده ها را ای قباد | آن زمان گردی ز وصل دوست شاد
چون ترا پیدا شود آن بحر نور | هر دو عالم در دلت گردد نفور
پادشاهی و بزرگی در جهان | مختصر گردد به پیشت ای جوان
این سپاه و کشور و ملک و حشم | در نیابد پیش چشمت یک رقم

Marfat.com

این غلامان ظریف و ماه روی / پیش تو گردند خشک و زشت خوی
این سرا و باغ تو زندان شود / هست این عالم همه خسران شود
این زر و املاک و گنج بیشمار / جمله در پیش تو گردد همچو مار
این کلاه و این قبا و این کمر / جمله در چشم تو گردد مختصر
این کنیزان را تو می بینی نیاز / جمله در چشم تو گردد چون پیاز
از هوای این جهان بیرون شوی / در طریق عاشقان مجنون شوی
ترک گیری لذت دنیا بگل / پس برون آئی تو از پندار دل
در ره معشوق خود صادق شوی / آنزمان تو عشق را لایق شوی
سر بسر تو درد گردی ای جوان / پس نماند هیچ دردت در میان
محو گردی فانی مطلق شوی / وانگهی در عشق مستغرق شوی
چون نماند از وجود تو خبر / آنزمان از راه حق یابی خبر
چون تنت فانی شود باقی شوی / آنزمان علم خدا دانی شوی
وارهی از ننگ و نام خویشتن / چند باشی بت پرست خویشتن
بت چو بشکستی شود گنجت عیان / برخوری از گنج وصل جاودان
بت چو بشکستی حجاب از پیش رفت / عشق آمد راه دین و کیش رفت
بت چو بشکستی شوی مرد خدا / وارهی تو زین طریق و ماجرا
بت چو بشکستی برون شو زین جهان / سر برآئی وز جهان جاودان
بت چو بشکستی برو زین خاکدان / سر بیفگن در فضای لامکان
بت چو بشکستی بمنزلها رسی / در قرین حضرت الله رسی
بت شکن شو همچو ابراهیم حق / تا ز همراهان خود یابی سبق
چونکه ابراهیم یکتا گشت و فرد / لاجرم بتها شکست آن نیکمرد
این جهان پر هوس هنجار دان / همچو ابراهیم بت بشکن عیان
چون علی بت نیز در کعبه شکن / تا به بینی تو جمال ذو المنن
کعبه را تو دل بدان ای با بصر / تا بیابی از ره معنی خبر
این خیالات بدن تو بت بدان / بشکن این بتها در اندر لامکان
چونکه محمود این سخنهای بلند / بشنوید از پیر روشن هوشمند
آتشی در چاه او افتاد سخت / وارهید از نام و ننگ و تاج و تخت
گفت محمود ای شریف و پیشوا / ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو سلطان همه عالم یقین / ای تو برهان خدای عالمین
ای تو قطب اولیا و اصفیا / پیر عالم بنده خاص خدا
ای تو پیر سالکان در هر طریق / رونمای مومنان در هر فریق
ای تو سلطان همه عالم حشم / ای تو چوپانی همه عالم غنم
ای تو سرخیل بزرگان جهان / خلق عالم از وجودت بی نشان
ای جنید وقت شبلی جهان / بایزید پر مرید خورد دان
ای تو پیر راه رو در معرفت / ذات تو پر نور و صفت از صفت
ای تو مرد عشق وحدت آمده / از ره معنی بعزلت آمده
ای تو مرد پاک پاز و پارسا / صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو حکمت از خدا آموخته / حکمت هر دو جهان را سوخته
ای تو توحید خدا کرده بیان / از ره توحید داده صد نشان
ای ترا علم لدنی داد حق / در علوم مصطفی خوانده سبق
ای تو فخر پیشوایان زمان / ای تو گنج بی نهایت در جهان
ای تو سالار سلوک عاشقان / ای تو غمخوار دل صاحبدلان
ای کمر بسته درین ره مردوار / همچو منصور آمدی در پای دار
ای چو ابراهیم او هم کهنه پوش / ای چو رابعه بصری حق کرده نوش
در ره حق وحدت کل یافته / عاشقان حق ز تو مل یافته
از خودی خود بکل فانی شده / در بقای حق بحق باقی شده
در مقام ترک و تجرید آمده / در رموز علم توحید آمده
بی سریر سلطنت سلطان شده / وانگهی در عالم عرفان شده
صوفیان و طالبان باوفا / از تو می یابند صد صدق و صفا
گنج معنی و بصورت در فقیر / ای بمعنی پس بزرگ و بی نظیر

Marfat.com

ہر دو عالم در وجودت قطرہ ایست — عرش و کرسی پیش جودت ذرہ ایست — ہشت جنت سوختہ از ہیبتت — ہفت دوزخ یخ شدہ از غربتت

این جہان و آن جہان خواہان تو — اے شبے من آمدم مہمان تو — اکرم الاضیاف از قول رسول — اے شبی از لطف ما را کن قبول

گفت اہلاً مرحبا شاد آمدی — در رہ عشاق آزاد آمدی — بعد ازان سلطان بگفتش ای امام — از کجائے تو مرا بر گو تمام

گفت لقمان مرغشی نام ماست — گنج معنی در دل ویران ماست — گفت سلطانش مرا معلوم بود — شیخ لقمان نام تست ای بحر جود

لیک پرسیدم ز وقت پیر راہ — زان نہ گفتم نام تو اینجا بگاہ — حمد اللہ را کہ دیدم روی شیخ — آمدم ناخواندہ من خود سوی شیخ

شیخ اینجا آمدہ من بیخبر — از قدوم شیخ کارم شد چو زر — بعد ازان گفتش کہ جون پای او فتاد — بلا طلب ۱۲ شیخ اینجا آمدہ گشتیم شاد

شیخ گفتش بود مردی بیقرار — لیک در عشق خدای کامگار — از رہ توحید برخوردار بود — محرم حق بود سر راہ بود

در طریق عشق در راہ ادب — دائما بود آن محقق در طلب — صوفی صادق بدان مرد یقین — کامل و ناطق بدان جویای دین

عاشقی پیدا بدان مرد خدا — والہ و شیدا بدان سر صفا — ترک تجرید ی بغایت داشت او — در رہ معنی سعادت داشت او

در رہ توحید حق پاک آمدہ — در رہ تجرید چالاک آمدہ — بحر عرفان بود آن مرد خدا — ستر یزدان بود گنج بی بہا

ستر الا اللہ را دریافتہ — لی مع اللہ را بجان بشناختہ — گنت کنزاً گفتہ اینجا ہر دم بخود — محو گشتہ پیش او ہر نیک و بد

لیس فی الجنہ روایت کردہ اند — ہر دم خود پر در او گشتہ شود — کوس سبحانی زدہ در دم عیان — آن محیط بیکران گنج روان

می برفت از دار دنیا آن فقیر — آن بمعنی پیس بزرگ و بی نظیر — او انا الحق آشکارا گفتہ بود — در این اسرار را او سفتہ بود

آمدم از سر حسین اینجا بگاہ — از برای آن دل مرد راہ — اندرین دیرانہ می بود او مدام — دائما از فضل حق او شاد کام

من در اینجا آمدم شوریدہ حال — دیدم او را رستہ از قال و مقال — سر بدان خستی نہادہ این کوا — دو فرشتہ پیش استادہ بپا

یک ملک ابریق لولو پر ز آب — بود در دستش اما مشک و گلاب — وان دگر یک حلہ را میداد ساز — از برای آن فقیر پاک باز

چون بدان آبش بشستند ای عزیز — واندران حلہ اش بپیچیدند نیز — بعد ازان روحانیان آسمان — جمع گشتہ اندر اینجا ای جوان

پس مرا در پیش کردند از نیاز — تا کہ بگذاریم با بروے نماز — بعد از ان صندوق سبزی از سما — چون پدید آمد در اینجا ای فتا

آن بزرگ دین در ان صندوق رفت — در زمان صندوق پر نور گشت — ای پسر تو یکزمانی ہوش دار — قصہ مردان حق را گوش دار

ہر کہ او در راہ حق در کار بود — لاجرم در عشق برخوردار بود — ہر کہ عمر خویش را ایثار کرد — ہر دو عالم را فدای یار کرد

ہر کہ او در راہ معنی مرد بود — بروز و شب در نالہ پر درد بود — ہر کہ حال خویش را آگاہ کرد — نفس خود را [illegible] کرد

جملگی مردان ز خود فانی شدہ — در بقای حق بحق باقی شدہ — نفس خود را در ریاضت داشتند — از خدای خود سعادت خواستند

یک زمانہ خواب کردندی نہ خور — بود از خلق جہان آنها دو خز — ترک این ہر دو جہان کردہ بکل — این جہان را دیدہ اند عین دل

ہر مرادی نفس خود بر داشتند — ہر دو عالم را بگل دریافتند — در ریاضت نفس خود را سوختند — دیدہ و نفس و ہم در دوختند

در رہ و توحید حق پاک آمدند — در رہ تجرید چالاک آمدند — سالہا بودند اندر انتظار — تا یکے را وصل شد از صد ہزار

Marfat.com

من شدم در راہ حق بسیار گوی
ہر کہ او در بند نفس خویش ماند

زان ندیدم در جہان اسرار جوے
کی تواند حرف این اسرار خواند

ای دریغا ستر اسرار نہان
ہر کہ او یکدم مراد خود نداد

من نہ گفتم ہم ندیدم آن چنان
صد در رحمت بروی خود کشاد

حکایت تاج السراج منصور حلاج علیہ المغفرۃ الی المنہاج

بود منصور عجب در زندہ حال
نور موز سر حق پی برده بود
او یقین خویش حاصل کرده بود
عاشق صادق بُد آن بحر صفا
عالمان از علم او در مانده اند
صادقان از صدق او خون جگر
حال او حال عجب بود ای فقیر
زد انا الحق سر خود پیدا بکرد
سی صد و ہفتاد تن از عالمان
جملہ بغداد پر غوغا شد است
بعد ازان نزد خلیفہ آمدند
چون خلیفہ واقف این کار شد
بس کتابے گفتۂ او خوانده بود
پس بفرمود تا کہ در زندان برند
بعد ازان منصور در زندان نشست
شب در آمد گفت ای زندانیان
بعد ازان منصور گفت ای مردمان
شیخ آمد دست خود افشاند زود
چون رویم ای پیشوای سالکان
چار صد رخنہ بشد پیدا پدید
دست و پای شیخ را بوسہ بداد

در رہ تحقیق او را صد کمال
تا کہ چون ما را ہ را گم کرده بود
در یقین خویش واصل گشته بود
عارف صادق بُد آن بحر وفا
عارفان از عرف او وا مانده اند
سالہا خوردند کس را نی خبر
او بمعنی و بصورت بے نظیر
ناگہان بغداد پر غوغا بکرد
جملہ بر کاغذ نبشتند آن زمان
او بکفر خویشتن رسوا شد است
کام خود را از خلیفہ خواستند
در دل او صد ہزاران خار شد
سر مخفی را بجان بر خوانده بود
تا کہ باز آید ازین آن مستمند
بود در زندان ز قومی نایبی
اندرین زندان چرا شد این زمان
جملہ را آزاد کردم این زمان
جملہ شان را بند از ہم بر کشود
چونکہ در بستہ است مایم ہا لکان
ہر یکے از رخنہا بیرون دوید
بارہا او بر کف پا بوسہ نہاد

حال او حالی عجب بود ای پسر
او شراب وصل حق نوشنده بود
راه در گنج معانی برده بود
در علوم دین و فنی داشت او
عاشقان از عشق او گریان شدند
زاہدان از زہد او رسوا شدند
بود پنجہ سال او اسرار پوش
اہل تقلید آن زمان برخاستند
این زمان حلاج کافر گشته است
تا کہ بر گردد ازین کفر عیان
وانمودند حال آن منصور را
زانکہ دائم او محب او بُدے
لیک از ترس عوام و عالمان
من ہمیدانم کہ او مرد خدا است
چار صد تن بود در زندان بہ بند
جملہ بر گفتند حال یک دگر
مردمان گفتند ما در بند سخت
بعد ازان گفتند در ہا بسته اند
پس اشارت کرد آن مرد صفا
چونکہ زندان بان مدید این حال کار
گفت من آگہ شدم از ستر کار

ان چو حال آن حسینیان بیخبر
لاجرم از جسم کلی مرده بود
ان کہ چون ما در تواند در پرده بود
ہیچ علمے را فرو نگذاشتند
ہر دم از نوعی دگر بریان شدند
وز خیال ز ہر او غیدا شدند
ناگہان ازوی بر آمد صد خروش
از برای خویش فتوی خواستند
از طریقت دین ما بر گشته است
ورنہ خونش را بریزم این زمان
صاحب مرآت شہ غیور را
کام دل از گفتۂ او بستدے
منع نتوانست کردن آن زمان
فارغ از کفر و نفاق و از ہوا ست
چون در انجا رفت شیخ ہوشمند
گرچہ او فتادیم ما در این خطر
کی توانم رفت زینجا تند تفت
ما در اینجا خوار زار و مستمند
رخنہا شد اندران دیوار ہا
پیش آمد وانگہی بگریست زار
مے نیارد رفت جز من پایدار

Marfat.com

تا که جمله سالکان آگه شوند / از طریق عاشقان آگه شدند
بعد از آنش گفت برخیز و برو / تا که یکدم با خود آیم از گرو
چونکه زندان بان برفت آن مرد دین / در مناجات آمد آن مرد یقین
گفت ای دارندهٔ کون و مکان / غیر تو خود نیست در هر دو جهان
گفت ای دارندهٔ عرش مجید / عرش و کرسی هم ز نورت شد پدید
گفت ای پیدا و پنهان آمده / خلق عالم از تو حیران آمده
گفت ای دارندهٔ لوح و قلم / این جهان و آن جهان از تو علم
گفت ای آرام جان عاشقان / هم توئی درمان درد بیدلان
ای وصالت آتشی افروخته / عاشقان از هر چه غیرت سوخته
ای وصالت عاشقان دریافته / جان خود را اندرین ره باخته
ای وصالت صادق و صادق شده / در طریق صدق حق لاحق شده
ای وصالت سالکان رهروان / جمله در راه اند و از ره بی نشان
ای وصالت زاهدان در زهد خویش / هر زمان تقریر زهد آرند پیش
ای وصالت عالمان در های و هوی / در ره تقلید بشگافند موی
ای وصالت انبیا را دوستدار / هر یکی را داده صد علم آشکار
ای وصالت اولیا را داد حال / ذات ایشان ماورای قیل و قال
ای وصالت آسمان و هم زمین / هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت شمس را در باخته / نور او بر جمله عالم تافته
ای وصالت ماه را حال آمده / گاه بدر و گه هلال آمده
ای وصالت کوکبان حیران شده / اندرین ره جمله سرگردان شده
ای وصالت باد و آتش را بهم / داد وصلت از ره لطف و کرم
ای وصالت کرده آب و خاک را / دامگاه این روح قدس پاک را
ای وصالت بحر را بگداخته / هر زمان دُرّ و گهر پرداخته
ای وصالت کوه را در دل زده / صد هزاران عقبه اش در دل زده
ای وصالت در درختان آمده / صد هزاران میوه الوان آمده
ای وصالت سر دریای قدم / صد هزاران در بر آرد از عدم
ای وصالت انبیا و اولیا / ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت عاشقان عارفان / ای وصالت صالحان صادقان
ای وصالت عالمان عاملان / ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت از جهان بیرون شده / ای وصالت عالمی بیچون شده
ای وصالت هر دو عالم سوخته / ای وصالت خانمان را کوفته
ای وصالت روشنائی در جهان / ای وصالت حاصل صاحبدلان
ای وصالت غم کشای مفلسان / ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت رهنمای سالکان / ای وصالت در کشای طالبان
ای وصالت سوز مشتاقان شده / ای وصالت وصل بیتابان شده
ای وصالت صدق صدیق آمده / ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت ترک تجرید آمده / ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت وصل جان در باخته / ای وصالت عشق جانان یافته
ای وصالت کرد در زندان مرا / ای وصالت فکر شد هجران مرا
ای وصالت کرد بر من آشکار / می برد فردا مرا در پایدار
بار دیگر عالمان جمع آمدند / جمله اندر قصد آن شمع آمدند
صد هزاران خلق در غوغا و شور / بر در زندان [illegible]
شبلی آمد در زمان پیش جنید / گفت شیخا اوفتاده ما بقید
خلق و عالم جملگی جمع آمدند / بر در زندان آن شه آمدند
تا که بر دارش کشند از چار سو / خلق و عالم می دوند از کو بکو
شیخ چون بشنید برخاست آن زمان / با مریدان رفت تا زندان شبان
چون رسید آنجا و خلق بیشمار / دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار
گفت ما را یک زمان مهلت دهید / بعد از آن تا هر چه میباید کنید
این بگفت و زود در زندان دوید / دید آن شه را و از هیبت طپید
گفت ای منصور دیوانه شدی / در حدیث شیخ بیگانه شدی

Marfat.com

تا کہ بودم منزلے ہمدم نہ
تا کہ موئے ماند و محرم نہ
وز خیالِ خویش دیوانہ شدی
وز حدیثِ عشق بیگانہ شدی

این حدیثِ تو ہمہ دیوانگیست
عقل را با این سخن بیگانگیست
باز قرآن جملہ را شرح و بیان
کرد سرش را نگفتہ اندران

پیشوای ما ہمہ چون مصطفےٰ است
لاجرم تو آنچہ گفتی ہست راست
این چہ تو گفتی پیمبر زان نگفت
این دُرِ اسرار ہرگز او نسفت

این چہ گفتی کفر محض است ای فقیر
در گذر از کفر درستی از سعیر
بعد ازان منصور گفتش شو بدر
از رموزِ سرِّ معنے بے خبر

توبہ بندِ صورتے وا ماندہ
کی تو ہرگز حرف احمد خواندہ
من ز ان گفت احمد در میان
تو کجا دانی کہ ہستی بی نشان

لی مع اللہ گفت احمد از صفا
تو کجا دانی کہ ہستی بیوفا
نحن اقرب گفت حق ذوالجلال
تو کجا دانی کہ ہستی در ضلال

تو ز صورت ہمچو کافر ماندہ
واصلِ حق را تو کافر خواندہ
خرقۂ ناموس را پوشیدہ
دانگہی سالوس را کوشیدہ

بت پرستی میکنی در زیرِ دلق
مینمائی خویش را صوفی بخلق
تو سلوکِ راہ خود وا کردہ
لاجرم در صد ہزاران پردہ

دام گاہی کردہ این خرقہ را
مسفریی ہر زمان این فرقہ را
در خودی خود گرفتار آمدی
لاجرم در عین پندار آمدی

راہ تجرید و فنا راہِ تو نیست
در سخن کم گوی آن راہِ تو نیست
روکہ در تقلید ماندی مبتلا
سرِّ توحید از کجا تو از کجا

روکہ راہِ بی نشان راہِ تو نیست
عقل تو از راہ معنی در شکیست
چونکہ بشنیدند این سخن از وی جنید
در دلش او فتاد از صد گونہ قید

پس برون آمد از انجا ہمچو باد
رفت اندر خلوتِ خود سر نہاد
از جنیدِ پاک فتوی خواستند
از دلش او فتاد از صد گونہ قید

شیخ او را گفت ظاہر گشتہ است
لیک باطن را ندانم من کیست
عالمان آمدم فغان بر داشتند
عالمان و جاہلان کردہ فغان

آنکہ بر دار آورند منصور را
آن قتیلِ عشق و گنجِ نور را
چون جنید از علم فتوی داد شان
گفت ای مردِ حق و یزدان پرست

سرِّ اسرارت چرا کردی عیان
لاجرم سر را نہادی در میان
شبلی آن دم رفت پیشِ او نشست
آزمان خون تو خواہد شد روان

گر سرت باید تو ترکِ سر بگو
در سرت باید بترک سر بگو
چونکہ سرِّ خویش را کردی عیان
تا نباشی در میانِ خلق خوار

می بدیدند این نشانِ بیوقار
تا کنند آن زمان بر دار زار
سر بگو دیگر عیان ای مرد کار
من فتادم در یکے بحرِ عمیق

من منصورم تو منصورم مبین
از رہِ توحیدِ حق دورم مبین
بعد ازان منصور گفتش کاری فیق
فارغم از کبر و کین و دو زہوا

گنجِ پنہانم درین جسم آمدہ
سرِّ اعیانم درین اسم آمدہ
من خدایم من خدایم من خدا
ظاہر و باطنی من بودہ ام

سرِّ توحید این زمان پیدا کنم
در بقای حق بحق باقی کنم
اولین و آخرین من بودہ ام
پس بگفتارآورم این اسم را

تا بدانند عاشقانِ سوختہ
اسم اعظم راز اسمی کوفتہ
بر سر دار آورم این جسم را
لاجرم در نفس آدم آمدم

من نمودارم برائے جملہ تان
داغایم سرِّ حق را من عیان
من برائے جملہ عالم آمدم
لاجرم در ترک و تجرید آمدم

من برای راہ تحقیق آمدم
لاجرم در عشق صدیق آمدم
انبیا در راہ احمدؐ تاختند
جان خود در راہ احمدؐ باختند

من شراب از جام وصلت خوردہ ام
گوی را از خلق عالم بردہ ام
مصطفےٰ شیخ منست در راہ دین
او مرا بنمودہ است راہ یقین

من ازین رہ برنگردم شبلیا
چند داری با من آخر ماجرا
مہلتے خواہ این زمان از این حشر
تا بمانیدم یک امروزی دگر

Marfat.com

زانکه ما را هست یار با صفا / گنج توحید است آن مرد خدا
جان خود را در ره حق باخت است / سر معنی را بجان بشناخت است
کاندر است در راه حق مصطفی / هر دم از حق یافت است او صد عطا
در حقیقت پیر عالم هم ولیست / زانکه آندم قطب عالم هم ولیست
هست نام او درین عالم کبیر / آن بمعنی او بصورت بی نظیر
او ز حال من خبر دارد خبر / میرسد فردا بدین جانب مگر
او برون آمد ز شیراز این زمان / صورتش فردا ببینی در عیان
چو بیامد آن بزرگ پاکباز / سر خود با او بگویم من براز
چون شود واقف ز حالم آن کبار / بعد از آنم گو برند در پای دار
شبلی آندم گفت ای مردان دین / مهلتی میخواهد آن قطب یقین
میرسد فردای که شیخ کبیر / آن بمعنی او بصورت بی نظیر
شیخ عالم اوست آندم در جهان / هست حالات و مقالاتش عیان
تا چه فرماید ز شرع آن کبار / گر دهد فتوی کشیمش پای دار
جمله گفتند آن زمان برداشتیم / تا که شیخ آید فغان برداشتیم
بعد از آن چون روز پیدا شد پذیر / آمد از شیراز آن شیخ کبیر
چون به بغداد آمد آن شیخ جهان / رفت پیش شیخ منصور آن زمان
گفت ای مرد موحد از چه کار / از برای تو زند این خلق دار
سر حق را غیر کی پی می برد / هیچ کس دیدی که ناحق می خورد
تو چرا اسرار خود با این خسان / گفتی و دیدی جفا از ناکسان
تو چرا رمز انا الحق آشکار / گفتی و رفتی چنین بر پای دار
گنج مخفی بود ای مرد خدا / آشکارا کرده اینجا چرا
راه توحیدی عیانی داشتی / گنج اسرار نهانی داشتی
قرب پنجه سال بودی باده نوش / دائما در راه حق اسرار پوش
این چه بودی کین زمان رفتی ز هوش / هر دو عالم کرده پر از خروش
بعد از این منصور گفت ای پرهنر / من چه گویم آنکه تو دانی خبر
بحر معنی بی نهایت آمدست / لاشکی بی حد غایت آمدست
کی توانم کرد پنهان بحر را / این بزیر کاسه ای مرد گدا
تو نمی دانی که آن بحر صفا / هر زمانی می برآرد موجها
کمترین موجش انا الحق آمدست / حق چو حقست حق مطلق آمدست
سر توحید آن زمان شد آشکار / گو برندم این خسان بر پای دار
گر ز تو فتوی بخواهندت بده / منتی هم این زمان بر من بنه
شیخ گفتش این چه گفتی نی رواست / من همیدانم که ذات تو خداست
چون دهم فتوی من از جهل و کما / این چنین گفتست آن مرد خدا
کشتن من واجب آمد زین زمان / در شریعت زود تر ای عالمان
بعد از آن آمد برون شیخ کبیر / آن بزرگ دین و آن بدر منیر
خلق و عالم جمله پیش او شدند / تا که فتوی را از و هم بستدند
شیخ گفت ای مردمان منصور گفت / قتل بر من گشت این ساعت درست
در طریق اهل ظاهر کشتنی است / لیک باطن را ندانم من که چیست
عالمان آندم فغان برداشتند / پس طناب دار را آراستند
بعد از آنش آوریدند پای دار / بر وی آنجا خلق عالم بیشمار
جمله شیخان زمان حاضر شدند / سالکان و واصلان ناظر شدند
عالمان حاضر شدند و جاهلان / عامه بسیار [illegible]
پس عجب نبود بدان دور ای پسر / روز حشر بود گوئی سر بسر
در میان [illegible] / همچو شیران در میان پشتها
هیچ او را ترس نی و خوف نی / بحر کی گردد ز بانگ شبنمی
زد انا الحق آن زمان شد نهان / خلق عالم را همه لرزید جان
سالکان حق ز خود فانی شدند / واصلان در عین حق بینی شدند
صوفیان را تن از آن بگداخته / عارفان را تن از آن شد کاشته
زاهدان از زهد بیزار آمدند / ترک خود کردند در کار آمدند
عالمان آندم فغان برداشتند / عامه را بر صوفیان بگذاشتند

Marfat.com

کی زیند ای شیخ گان با نفاق / جمله در راه محمد گشت عاق
عامه آندم سنگها برداشتند / بر مشایخ سنگها برداشتند
چونکه منصور آنچنان دید آنچنان / گفت اینک میروم بر دار هان
دست زد اندر رسن آن مرد کار / پایها را بر زد و پس شد بدار
بر سر دار آمد آن مرد خدا / هر زمان میزد انا الحق بر ملا
چون کسان او را همی نشناختند / سنگها بر وی همین انداختند
بار دیگر از انا الحق باز داد / جملهٔ عالم باو آواز داد
خلق عالم آن زمان از خود شدند / بیخبر اینجا انا الحق میزدند
سنگ خشت و رسنه و کیوان دار / میزدند آنجا انا الحق آشکار
مفسدی آندم مگر دستش برید / آن زمان از دست او خون میچکید
بر زمین میشد انا الحق آشکار / این چه سر است این چه عشقست آشکار
او فرو مالید دست خود برو / گفت مردان را ز خویش آبرو
پس بساعد نیز بی مالید دست / خوش نشاطی کرد و غم را در ببست
شبلیش گفت این زمان چه دیدهٔ / دست در ساعد چرا مالیدهٔ
گفت ایندم میگذارم من نماز / پس وضو سازم بخون ای پاکباز
کین نماز عشق را اینجا وضو / راست ناید جز بخون ای خوبرو
بعد از آن شبلی بگفت ای مرد کار / از تصوف این زمان رمزی بیاز
گفت کنز آنکه می بینی ببین / تا ترا در راه حق باشد یقین
بار دیگر گفت کای صاحب نظر / از طریق عشق ده ما را خبر
گفت عشق آنجا بود گردن زدن / بعد از آنش آتش اندر سوختن
بعد از آنش سر بریدند از جفا / عالمان و جاهلان بیوفا
این بگفت و این چنین شد حال او / منتشر شد در جهان احوال او
چون بریدند سر زان مرد کار / خوش انا الحق میزدی سر آشکار
بعد از آنش سوختند آن مردمان / خاک او بر باد دادند آن زمان
خاک او بر آب الله شد پدید / خاک او را باد در آب آورید
ور نگر ای عارف صاحب نظر / تا که مردان را چها آید بسر
جمله مردان فنای ره شدند / در بقای حق بحق آگه شدند
گر تو مرد راه عشقی راه رو / همچو مردان از دل آگاه رو
جملهٔ مردان ز خود بیرون شدند / در ره عشاق غرق خون شدند
جسم و جان و دین و دل در باختند / تا کمال راه را دریافتند
هستی خود را ز ره برداشتند / نیستی را اندرین ره خواستند
مال و ملک و آب و جاه این جهان / جمله را اندرین پیش خسان
زهد را و علم را و قال و قیل / جمله را انداخته در رود نیل
صورت خود ز آب مل کرده خراب / این جهان در پیش ایشان چون شراب
دیده از غیری خدا بر دوختند / غیر حق را اندرین ره سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس / اهل معنی را همین یک حرف بس
گر تو غیر حق نه بینی در جهان / بر تو روشن گردد اسرار نهان
چون تو اندر راه یک بینی شوی / از وجود خویشتن فانی شوی
آن زمان ز اسرار حق یابی خبر / که شوی از جسم و جان خود بدر
عقل را این گفت سودا می کند / عشق هر دم خانه یغما می کند
پیر راهست اندرین ره عشق دان / تا رسی اندر مکان لامکان
عقل را بگذار در راه ای پسر / تا نمانی اندرین ره کور و کر
عقل شیطان را ز روده داشتست / زان سبب رو را زده بر تافتست
حق تعالی گفت ای ملعون شده / از طریق حق ز خود بیرون شده
آدمی معنی بدیدی ای لعین / روح پاکش رحمة للعالمین
او منست و من ویم تو بی خبر / لاجرم در راه ماندی کور و کر
گر ترا دیده بدی در راه ما / آدم ما را بدیدی همچو ما
چون ندیدی آدم ما را یقین / نام تو کردیم ابلیس لعین
ای برادر در کمال خویش باش / در ره توحیدی بی کیش باش
بگذر از کفر و نفاق و کیش و دین / تا رسی در قرب رب العالمین

Marfat.com

این نه راه تست ای طفل نژند / راه شیرانست مرد هوشمند
ذات این ره نیستی میدان یقین / شک بسوزان و بپر از کبر و کین
خودپرستان اندرین ره گمرهند / از طریق نیستی آگه نیند
نفس ایشان ضد راه صدق شد / عاشقان را راه پیش از عشق شد
عشق را بگزین و نفست را بسوز / تا شب تاریک گردد همچو روز
نفس را بت دان و بت را می شکن / تا رسی در بارگاه ذوالمنن
نفس را آنجا حجاب راه دان / این سخن را از دل آگاه دان
هر که اندر بند نفس خویش ماند / از ره حق همچو کافر کیش ماند
این ز تقلیدست و نی راه هوا / راه تحقیق است راه مصطفی
از ره توحید احمد ای پسر / در ره توحید حق شو باخبر
در ره توحید جان ایثار کن / دیده را در باز رو دیدار کن
در جلال و جمال حق ببین / در صفاتش ذات حق میدان یقین
اندرین ره کاملی باید شگرف / تا کند غواصی این بحر ژرف
صد هزاران طالب اینجا سر نهاد / تا که یک کس رو بدان درگه نهاد
صد هزاران خلق حیران مانده اند / اندرین ره زار و گریان مانده اند
صد هزاران عارفان در گفتگو / اندرین ره لوح دل در شست و شو
عاشقانه آتشی زن در دو کون / تا رهی از نقشهای لون لون
نقشها را جمله در آتش بسوز / بعد از آن شمع وصالش برفروز
چون نماند نقشها اندر میان / آن زمان نقاش را بینی عیان
با تو گویم سر اسرار نهان / ای برادر نقش را نقاش دان
چون ترا باشد کمال دین حق / خویش را هرگز نه بینی جز که حق
چون ترا معلوم گردد از عیان / غیر خود هرگز نه بینی در میان
هر که بینی آن تو باشی بیشکی / چه ده و چه صد هزاران چه یکی
جمله اجزای تو اند ای بی خبر / ذات کل این جهان را سر بسر
عرش فرش و لوح کرسی و قلم / از تو شان شد اسم در عالم علم
نور تو از هر دو عالم برتر است / این جهان و آن جهان را مهتر است
گر شود چشمت بنور خویش باز / قدسیان دریابت افتد از نیاز
جوهری تو حمله کرد بیان / چون بدیدی سجده کردی آن زمان
جهد کن تا جوهرت آید بچنگ / تا رهی از کبر و هم از صلح و جنگ
جوهر کان در هوس گم کرده / با سگی و جاهلی خو کرده
داده بر باد عمر جاودان / یک زمان آگه نه از سر جان
گر شوی آگه بجان خویشتن / ترک گیری آن حدیث ما و من
جمله را یک بینی ای مرد خدا / تا نباشی در مقام احولا
گر تو راه عشق را مائل شوی / یک ره و یک کعبه و یکدل شوی
ننگری از هیچ سوای مرد کار / دائما از عشق باشی بیقرار
عشق جانان جوهر جان آمدست / لاجرم از غیر پنهان آمدست
هست پیدا لیک پنهان از شما / کی بود خفاش را تاب ضیا
این جهان و آن جهان باهم ببین / بگذر از راه گمان و از یقین
عشق با عشاق بین آمیخته / روح اندر خاک بین آویخته
چند گویم ای پسر در من نگر / تا نه بینی خویش را در من نگر
گفت پیغمبر که ما احوان شدیم / همدگر را آئینه در جان شدیم
گفت احمد خواند ما را ای امام / انبیا و اولیا [illegible] اعلام
وانموده سر اسرار قدم / آورید آن در معنی از عدم
صد هزاران سر از دریای جان / آورید آن شاه عالم در میان
سر حق را ره نمود از لطف حق / در ره حق داد مردان را سبق
راه را بنمود آن بحر صفا / خواجه دنیا و دین خیر الورا
عارفان این معرفت دریافتند / سالها با سوختن در ساختند
عاشقان دیدند روی او عیان / دستها شستند در ساعت ز جان
رهبر عالم محمد آمدست / اسم او محمود و احمد آمدست
تو مرو از خود ز ره گر ره روی / تا نمانی در بلا و کژ روی

Marfat.com

گر ز دنیا و ز عقبی بگذرے / بی ره احمد تو هم در کژ روی
راه راه اوست هم دنیا و دین / سر حقست رحمة للعالمین
هر که در راه محمد راه یافت / سر حق را از دل آگاه یافت
احمدست اینجا احد ای مرد کار / سر حق را با تو گویم آشکار
میم را بردار احمد شد احد / فهم کن معنی الله الصمد
هست این اسرار از جای دگر / سر این را کی شناسد کور و کر
کور را خود از رخ زیبا چه سود / گرچه داند تا چه بانگ آید ز رود
کور و کر از راه عقبی مانده اند / روز و شب در بند دنیا مانده اند
راه مردان راه توحید آمدست / منزلش تجرید و تفرید آمدست
بگذر از هستی خود یکبارگی / تا رسی در عالم بیچارگی
بت پرستی راه شیطان آمدست / بت شکستن راه یزدان آمدست
بت شکن در راه حق ای مرد کار / تا نباشی در قیامت شرمسار
گر نبود نتوانی این بت را شکست / همتی خواه از دل یزدان پرست

حکایت مردے پاکباز که در راه بے نیازی سرافراخته بود

بود مرد پاکباز سرفراز / در ره حق بود با سوز و نیاز
نام او محمود بود ای با بصر / از ره بینش خدا بوده خبر
دائما در جنگ کفار لعین / بود آن کیخسرو روی زمین
بود یک دیر بگرد سومنات / یک بتی بودست آنجا نام لات
خلق او را خواستندی صد هزار / می پرستیدند آن بت آشکار
شاه چون آگاه شد از کار شان / از خیال فاسد و پندار شان
لشکری کرد آن زمان آن شهریار / بود آن لشکر بقرب صد هزار
بود اندر لشکرش مردانه مرد / همچو سام و همچو رستم در نبرد
شیر مردان خدائے ره یقین / دائما در جنگ کفار لعین
جمله در ساز و سلاح آراسته / در مصاف از جان خود برخاسته
شه سپاه خویش را بیرون کشید / دامن چرخ فلک در خون کشید
شب حکیمان و ندیمان را بخواند / مشورت کرد و سپه در پیش راند
چون سواران بر نشستند آن زمان / غلغله افتاد زایشان در جهان
بانگ بردابرد برخواست از سپاه / اوج را سر بر رسیده تا بماه
چشم عالم آنچنان لشکر ندید / هیچ لشکر نیز زیور زر ندید
بود هفتصد پیل با برگستوان / در خوری زد از برای دشمنان
این چنین میرفت آن لشکر روان / تا رسیده در بلاد مشرکان
مشرکان را شد خبر کار سپاه / شاه محمود است آن عالم پناه
قلعه را کردند درها استوار / اندران قلعه برون چندین هزار
بر فراز قلعه آندم آمدند / دل پر آتش دیده پر نم آمدند
پس سپرها بر کشیدند آن زمان / وز غراره سنگها کرده روان
لشکر محمود در پای حصار / بود استاده بقرب صد هزار
مشرکان چون سنگها انداختند / لشکر محمود جنگ آراستند
قلعه بوده سخت پر از کافران / عاجز آمد لشکر محمود از آن
شه بجا آورد آنچه جنگ بود / کس ندانست آن در قلعه کشود
شاه را آمد از آن حال ملال / گفت یا حی و قدیم ذوالجلال
قادرا پروردگارا بے نظیر / کارم افتادست یا رب دستگیر
سر بسجده داشت آن شه در دعا / ناگهی از دست رفت آن پادشا
دید مردی را نشسته غرق نور / گرد بر گردش ستاده خیل حور
بود خشتی در کف آن پیشوا / زد به برج قلعه چون آن خشت
قلعه بر هم ریخت در ساعت چو ریگ / گفت ای محمود کارت گشت نیک
لشکر او خود عیان دیده بچشم / کاندر آمد از هوا خشتی بچشم
زد بقلعه قلعه را ویران بکرد / کار دشوار آن زمان آسان بکرد
غلغله افتاد آندم در سپاه / شاه از آن غلغل بجست از خوابگاه

Marfat.com

پس ایاز خاص گفت ای شهریار / شاد بنشین این زمان از کارزار
حق تعالی داد نصرت ای قباد / از هوا خشتی فرود آمد چو باد
زد ببرج قلعه و قلعه شکست / آن زمان میبایدت بت هم شکست
شاه گفتش خشت را آور برم / تا به بینم خشت را ای محترم
رفت خشت آورد پیش شهریار / بر رخ آن خشت بد خطی نگار
بر نوشته نام قطب اولیا / شیخ لقمان معدن صدق و صفا
شاه فرمود آن زمان کای سرکشان / بت بیارید و بسوزید این زمان
بت بسوزانید و شهر کافران / جمله را ویران کنید اندر زمان
همچنان کردند آن مردانه مرد / آتش اندر بت زدند آن شهر کرد
نفس چون بت را بسوز ای مرد کار / تا به بینی سر حق را آشکار
هر ولی کان جای او شیطان بود / شهر کفرست آن نه شهر جان بود
شهر شیطان را بکلی کن خراب / شهر جان را بین تو با صد آب و تاب
بت شکست آن بر در شرع نبی / لاجرم نامش شده شاه ولی
بت شکن تو نیز هر دم در حضور / تا بیابی بهر خانه شهر نور
جمله مردان هم شفیع تو شوند / در طریقت هم رفیق تو شوند
شد شفیع شاه لقمان نامدار / عاقبت محمود شد آن شهریار
دید سلطان چون کرامات قوی / رفت زانجا پیش شیخ معنوی
با بزرگان و حریفان و ندیم / می شده در ره به پیش آن حکیم
چون بده فرسنگ از شیخ آمدند / اسپهاشان جمله در راه آمدند
جهد میکردند بهبودی نبود / بودنی چون بود بود او نبود
پس حسن را گفت آندم شهریار / دو پیاده پیش شیخ نامدار
چون رسی آنجا بعزت باش تو / در ره عزت بخدمت باش تو
پس حسن در راه شد آندم روان / تا رسید آنجا که قطب عارفان
چون بدید از دور روی شیخ را / در تضرع آمد و اندر دعا
گفت ای شیخ جهان نامور / آمدست محمود پیشت از فکر
تا به بیند روی شیخ نامدار / از محبان تو هست آن شهریار
اسپهاشان جمله در ره مانده اند / یک قدم زان جایگه نه رانده اند
شاه را یاری بده ای پاکباز / تا به بیند روی شیخ شاه باز
شیخ گفتش آن زمان کای مرد یار / شاه را با عاشقان حق چه کار
شاه را با عارفان راه حق / کی بود وصلت بگو ای مرد حق
اهل دنیا را کجا باشد خبر / از درون سالکان با خبر
عامه را با طالبان دل کباب / کی بود وصلت درین دیر خراب
آنکه دائم بر سر جاهست و برگ / کی خبر یابد بگو از ترک مرگ
آنکه دارد هر دمی صد عز و ناز / کی نشان یابد بسوزد از نیاز
آنکه ماند با خداوند و سرای / کی رسد در راه مردان خدای
با غلامان لطیف و ماه روی / کی بیابد اندرین ره رنگ و بوی
با کلاه و با قبا و با کمر / کی شود از حال ما او را خبر
پادشاه این جهان و تخت زر / کی به بیند ظلمت اندر روی بدر
با سپاه و لشکر و طبل و علم / کی تواند غوطه خوردن در عدم
با سواران و دلیران جهان / کی رسد در زمرهٔ صاحبدلان
با حکیمان و ندیمان و ظریف / کی رسد در راه مردان شریف
با سرا و باغ و سلطان و غلام / کی رسد در راه مردان همام
با بزرگان جهان و طمطراق / کی خبر یابد ز درد و از فراق
در هوای خویشتن وا مانده است / لاجرم از راه معنی مانده است
آنکه او را باشدش صد رنگ و بو / اندرین ره کی بود جویای او
چونکه گفت این نکته ها را شد خموش / خود حسن آنجا فتاده شد ز هوش
شیخ چون دیدش که بی طاقت شده است / پس ز ضعف آمد و از خود شده است
رحم کرد آن ساعتش شیخ کبار / بازش آوردند از ضعف و زار
بار دیگر چون بکار آمد حسن / گفت ای خاص خدای ذوالمنن
لطف کن تا شاه آید آن زمان / تا به بیند روی قطب عارفان

Marfat.com

شیخ زار حم آمد و پا بر کشید — شاہ با لشکر ز راہ آمد پدید — پیر حسن رفت و بگفت ای شہریار — ہست لقمان قطب عالم ہوشیار
بگزمان چون مرد باشد پیش او — یکدل بیباش اندر کیش او — ہیبتی دارد نباید دردناک — صد ہزاران جان کند در دم ہلاک
پیش چشمش ہست جنت مردہ است — ہفت دوزخ ہمچو بیخ افسردہ است — بین جہان و زان جہان یکقطرہ دان — پیش چشمش ای شہ گردن کشان
ہمت دارد بغایت با کمال — ہست محو اندر جمال ذوالجلال — من چو دیدم روی آن مرد خدا — ہوش از من رفت افتادم ز پا
من ندانم آن زمان من گم شدم — ہمچنان چون قطرہ در قلزم شدم — بعد از انم شیخ را آگاہ کرد — با خودم آورد و رہ کوتاہ کرد
دل بدست آور کہ دل ہست آئنہ — تا بہ بینی خویشتن را معاینہ — پس بفرمود آن زمان شاہ جہان — کہ فرود آیند اینجا این زمان
خیمہ و خرگاہ را درہم کشید — قبہ چتر و علم را بر کشید — پس ایاز خاص و سلطان حسن — ہر سہ رفتند پیش شیخ انجمن
چون رسیدہ نزد شیخ راہبر — ہر سہ افتادند گشتہ بی خبر — شیخ شان با خویشتن آورد باز — دید آن دم روی شیخ شاہباز
پس زبان بگشود و محمود آن زمان — گفت ای خاص خدا قطب زمان — خشت از معنی زدی در سومنات — قلعہ بتخانہ را کردی خراب
در سر خشتی بعقبی در جہان — ہر کجا خواہی ہمانجا ی عیان — برامیدی آمدم از راہ دور — تا بود مارا ازین صحبت حضور
روی آنداریم کاینجا بندہ ایم — روز شب در خدمت افگندہ ایم — بگذرم از بادشاہی جہان — اختیار ماست خواری جہان
بر میان بندیم اینجا با صفا — سفرہا گردان کنم ای پیشوا — آن برادر گفت ای محمود شاہ — لشکر اسلام را ہستی پناہ
حق تعالی شاہیت دادہ خبر — خوار مگذار این شہی را بیخبر — در رہ دین خدا مردانہ باش — طالب درد دل دیوانہ باش
چون کمال خویشتن آئی قباد — وارہی از خسرو و از کیقباد — آنزمان تو شاہ باشی بافقیر — از ہمہ عالم تو باشی بے نظیر
بعد از انش گفت پیش کیقباد — رفت شاہ و روی بر پایش نہاد — گفت بنگر تا چہ می بینی کنون — چون نگہ کرد آن امیر ذوفنون
دید ہمچون شیخ قومی بیشمار — جملہ در خدمت ستادہ مردوار — در میان جمع مردی ہمچو نور — جملہ را ارشاد دادی از حضور
شاہ دید او را و از خود رفت زود — باز شیخ او را ازان عالم ربود — گفت ای محمود بیگاہ و دو صد — از وفات ما رود اندر عدد
این چنین قومی کہ دیدی صد رسند — از سلوک ما بجان و دل رسند — جملہ اندر خدمت مردان بدند — روز و شب در طاعت سبحان بدند
شیخ ایشان باشد این پیر صفا — حق تعالی داد او را صد عطا — نام او باشد محمد ای امیر — او بمعنی و بصورت بی نظیر

حکایت امداد حیات شیخ لقمان تا ہنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید — آن در اسرار معنی را کلید — مرشدی بود او بغایت با کمال — دائما در قرب بود و در وصال
سر لا الہ اللہ بجان دریافتہ — مرکب معنی درین رہ تافتہ — من بر آنی را بجان بخریدہ بود — سر احمد را در آنجا دیدہ بود
لیس فی الجبہ روایت کردہ بود — سر او ما رای بردہ بود — در انا الحق بود دائم آن ہمام — عارفان و عاشقان او را غلام
سر ربی جان را عیان میکرد او — جسمہا را ہمچو جان میکرد او — سالکان را رہ نمود آن پیشوا — طالبان را در کشود اندر زمان
عارفان جملہ ازو کامل شدند — عاشقان در صحبتش واصل شدند — زاہدان ترک نمود از ترک مرگ — اختیار خویش کردہ مرگ برگ

Marfat.com

جسم خود را در ریاضت سوخته / دیدهٔ نفس دوئی را دوخته
از خودی خود برون رفته بگل / هر دو عالم را فرو شسته ز دل
غیر حق در پیش او فانی شده / دائما در عین حق دانی شده
در حقیقت سر پنهان یافته / در شریعت راه جانان یافته
در طریقت ره روی مردانه مرد / بود آن صاحب دلی بسیار درد
روز و شب در خدمت دلدار بود / تا کمال خویش حاصل کرده بود
پس کرامات و مقالات قوی / داشت آن مرد خدای معنوی
یکزمان غائب نبود آن پاکباز / دائما در قرب بود و با شمار
فاضل حق بود آن مرد خدا / صافی و عاشق بد آن مرد صفا
در ره معنی ریاضت برده بود / گوی از میدان بخدمت برده بود
سالها در راه حق بد پیشوا / آن ولی بر حق و کان سخا
صد هزاران درد دل را برکشود / صد هزاران خلق آورد دیده بود
مرشدی بود او بقرب خویشتن / مثل او مرشد نبد در انجمن
بیعدد بودش مریدان جهان / با کرامات و مقالات عیان
چار صد مرد مرید معتبر / بود اندر خدمت آن راهبر
هر یکی در راه دین مردانهٔ / در طریق عاشقی فرزانهٔ
در ریاضت نفسها را سوخته / دیدهٔ اغیار هم بر دوخته
جمله یکتا گشت اندر بحر جان / سیر کرده در فضای لامکان
از خودی خود بگل ببریده اند / در طریق عشق صاحب دیده اند
در شریعت موی می بشگافتند / در طریقت سر دین بشناختند
بود پیری در میان شان عجب / می نیاسود از ریاضت روز و شب
در ره توحید حق کوشیده اند / شربت معنی بجان نوشیده اند
در حقیقت جان خود بگذاشته / سالها در سوختن در ساخته
شیخ را پیوسته با او بود کار / زانکه بود آن شیخ را اسرار دار
بود نام او ابوبکر و فقیر / او بمعنی دل ز صورت بی نظیر
یک شبی در پیش شیخ آمد براز / گفت ای شیخ جهان پاکباز
من درین ره سالها رفتم بدرد / خود ندیدم اندرین ره هیچ گرد
هر زمان کین راه بی پایان تراست / هر زمان این درد بی درمان تراست
عقل من در راه او دیوانه شد / از خودی خویشتن بیگانه شد
هر دمی حیرت فرو گیرد بتر / کرده ام گم اندرین ره پا و سر
من ندانم تا درین ره چون روم / هر نفس از عشق غرق خون شوم
چند باشد منزل این ره بگو / کی رسم در کام خویش ای خوبرو
لیک ما را پنج منزل در ره است / چار بگذر پنج بنشین در گه است
منزل اول بود کون و فساد / ای بسا کس اندرین ره سر نهاد
پس دوم منزل بود خوف و رجا / شد بسی جانها درین منزل فنا
سوی انس است رحلت ای فقیر / چون گذشتی رستی از نار سعیر
چارمی با طینت باشد انیس / اندرین منزل شود روح نفیس
منزل پنجم جمال با جلال / اندرین منزل بود عین وصال
چون فرود آئی تو در کون و فساد / صد هزاران خلق بینی کیقباد
هر یکی حکم دگر کرده ز خود / هر یکی را پیش آمد نیک و بد
هر یکی راه گرفته اختیار / روز و شب با همدگرشان کارزار
این همی گوید که ره راه منست / وان همی گوید [illegible]
این همی گوید که اندر راه ماست / هر که ناید نیست او مرد خداست
این همی گوید که رهبر آمدم / وان همی گوید که مهتر آمدم
اندرین منزل بسی وا مانده اند / هر یکی در کار خود در مانده اند
باز بعضی قال را کرده بیان / از ره تقلید داده صد نشان
باز بعضی حکمت نو ساخته / در ره حکمت سخن پرداخته
باز بعضی در طبیعت مانده اند / همچو کوران در ودیعت مانده اند
باز بعضی در نجوم و در بروج / باز مانده فارغ از سر عروج
باز بعضی در نتائج مانده اند / از خیال نفس خود در مانده اند

Marfat.com

ز بعضے کور و پیر و همچو خر / از رهِ توحید معنے بی خبر
باز بعضے ملحد راه آمدند / از رهِ حق کور و گمراه آمدند
باز بعضے زرق سالوس آمدند / روز و شب در بند ناموس آمدند
باز بعضے در پی پندار خویش / روز و شب ماندند اندر کار خویش
باز بعضے در پئے صد نام و ننگ / باز پس ماندند اندر خاک و سنگ
باز بعضے در حبل (غرور ۱۲) بگذاشتند / نر و خست هر زمان می باختند
باز بعضے مکر و تلبیس آمدند / اندرین ره همچو ابلیس آمدند
باز بعضے در نفاق و کین شدند / در رهِ حق مرتد و بی دین شدند
باز بعضے در پی جاه آمدند / در رهِ عشاق آزاد آمدند
باز بعضے در غرور این جهان / باز پس ماندند هم در خاکدان
باز بعضے در خیالات هوس / بر نجاست جمع گشته چون مگس
باز بعضے در تکبر مانده اند / پاے تا سر در تحیر مانده اند
باز بعضے را بخیلے راه زد / صد سنان (نیزه ۱۲) در سینه شان ناگاه زد
باز بعضے کمتر و کافر شدند / در ره مردان حق هیچ آمدند
باز بعضے در تنعم مانده اند / تختهٔ الا طرب میخوانده اند
باز بعضے در عمارات جهان / عمر خود بر باد داده رایگان
باز بعضے بادشاه و ملک دار / باز ماند از طریق کردگار
باز بعضے چاکرند و لشکری / از ره حق باز مانده از خری
باز بعضے قاضیان مده شدند / بیخبر از راه کی آگه شدند
باز بعضے عامهٔ مسکین شدند / باز بعضے جاهل بدکین شدند
باز بعضے عقل شان شد پای بند / بے خبر از عاشقان دردمند
باز بعضے عاشق زر و گهر / از رهِ حق باز مانده بے خبر
باز بعضے عاشق باغ و سرا / بے خبر از بارگاهِ کبریا
باز بعضے بند مشتِ خاکدان / کی کند پرواز اندر لامکان
باز بعضے در علوم و در بیان / عقل خود را کرده شان هر دم عیان
باز بعضے در رکوع و در سجود / راه می جویند در دریای جود
باز بعضے واله و شیدا شدند / اندرین دریای بی پایان شدند
باز بعضے صادق راه آمدند / در رهِ عشق حق آگاه آمدند
باز بعضے صوفیانند در حضور / راه میرفتند در مکر و غرور
باز بعضے زاهدان از ترک خود / گفته اند فارغ اند از نیک و بد
باز بعضے عاشقانه سوختند / جبهٔ وصلِ حقیقے دوختند
صد هزاران ره درین منزل بود / هر رهِ را صد جهان حاصل بود
تو چه دانی تا کدامے ره روی / وز کدامی ره بدان درگه روی
آن نه زان تست مردانه درآ / عقل را هم تو ز دیوانه درآ
بگذر از کون و مکان ای مرد دین / تا رسی در قرب رب العالمین
گر بمانی اندرین کون و فساد / عمر خود ضایع کنی بر باد داد
همچو مردان بگذر از کون و فساد / تا که بنده بایدت صد کیقباد
آتشے زن همچو مرد آور دو کون / تا بسوزد رنگهای لون لون
چون نماند رنگها صادق شوی / آن زمان این راه را لائق شوی

حکایت برنا ظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود برنای ظریف و ماه روی / پیش خلق عالم او را آبروی
بود هم مهرو مگر خویشان او / دائما در عشق دل ریشان او
روز و شب در خدمتش بودند شاد / جمله همچون چاکر و چون کیقباد
ماهرویان خطای او سرای / بود اندر خدمتِ او خوب رای
ناگهان در وی درآمد در دلش / از خجالت کار او شد مشکلش
عزم کعبه کرد آندم آن غلام / پس وداع کرد خویشان را تمام
زاد ره برداشت شد در قافله / قافله میرفت هر دم مرحله (منزل ۱۲)
آنجوان میرفت هر دم شاد شاد / تا رسید آن قافله در باغداد (بغداد ۱۲)

Marfat.com

چون درآمد آن جوان در باغداد / در تفرج آمد و شد حج بباد
هر زمان در هر دمی میدید او / صد جهان و خلق را میدید او
هر یکی را کشته از کردار خویش / عاشق خود کرد در گفتار خویش
هر طرف هنگامهٔ استاده دید / بهر نظاره بهر سو میدوید
پس عجائب های گوناگون بدید / خویشتن را هر زمان مجنون بدید
همچنان میرفت تا دجله رسید / در تعجب ماند چون کشتی بدید
تا که یک ملاح خواندش ای پسر / کرد او کشتی روان را سر بسر
اندر آور کشتی ای سرو روان / تا به بینی آن طرف صد داستان
اندر آور کشتی ای مرد حزین / تا به بینی آن طرف صد این چنین
اندر آور کشتی ام ای خوبروی / تا به بینی آن طرف صد ماهروی
اندر آور کشتی ای مرد لطیف / تا به بینی حسن را ظرف ظریف
اندر آور کشتی ای زهرا تو خوش / تا به بینی آن طرف صد ماه وش
اندر آور کشتی ای مرد جوان / تا به بینی آن طرف ابرو کمان
اندر آور کشتی و بنشین براه / تا به بینی آن طرف زلف سیاه
اندر آور کشتی ای فیروز دست / تا به بینی آن طرف چشمان مست
اندر آور کشتی ای مرد نزار / تا به بینی آن طرف روی نگار
اندر آور کشتی و بنشین خموش / تا به بینی آن طرف صد باده نوش
وسوسه کردش بسی او بوالفضول / تا قریب آرند او را همچو غول
شد ز گفت آن لعین او در غلط / رفت در کشتی و شد زانسو سقط
بر کناره شط یکی قصری بدید / چشم او هرگز چنان قصری ندید
بر سر آن قصر یک دختر چو ماه / بُد به پشت چشم او خال سیاه
در زمان چون دید آن آزاد مرد / دل ز دست خود بداد و حال خورد
دل ز دست خود بداد آن بیوفا / گشت عاشق بر رخ آن کافرا
در فغان آمد ز دست آن نگار / جامه را بدرید بر تن تار تار
خاک بر سر کرد در خون اوفتاد / عشق او از پرده بیرون اوفتاد
زاد خود را پیش آن معشوق برد / گفت جانم از غم عشق تو مرد
زاد راه حج نخورد آن هیچکس / مفلس و بیچاره درماند از نفس
دخترش گفت آن زمان که زر بیار / گفت با من زر نماند ای گلعذار
گفت شمع و شاهدی می بایدت / بی زر این حاصل کجا می آیدت
پند من بشنو خودی خود بباز / تا که عشق آمد درین ره پیش باز
چونکه عشق آید تو خود جانان شوی / آن زمان شایستهٔ رحمان شوی
پند من بشنو برو این راه را / تا به بینی حضرت الله را
عشق آنجا ره نماید مر ترا / عشق آنجا در کشاید مر ترا
گر تو اندر راه حق عاشق شوی / راه حق را آن زمان لائق شوی
اندرین ره عشق باید ای پسر / تا شوی در راه معنی باخبر
عشق را در وی بباید ای فقیر / درد باشد درد و عالم دستگیر
درد شد درمان جان عاشقان / درد شد معشوق درد بیدلان
درگذر از زهد و تقلید و بیان / مرد باید اندرین راه عیان
هر که او را اندرین ره درد نیست / خاک بر فرقش که آنکس مرد نیست
درد آمد اندرین ره پیر راه / هر که با او راست شد آگاه شاه
درد را بگزین و بگذار از همه / درد باشد پیشوا اندر همه
درد را بگزین و ترک فال کن / جسم خود را باز و روحانی کن
درگذر از ذکر و فکر و قال و قیل / درد را بگزین و بر خود کش تو نیل
درد درمان دل ما آمد است / درد مهمان دل ما آمد است
درد ما را رهنمود در وصل یار / سر پنهان کرد بر من آشکار
درد ما را برد اندر عز و جان / درد ما را بود اندر لامکان
درد ما را از خودی فانی بکرد / در بقای حق بحق باقی بکرد
درد ما را داد هر دم خلعتی / درد ما را داد هر دم رفعتی
درد ما را در جهان آزاد کرد / درد آمد جان ما را شاد کرد
درد ما را کرد بینا در جهان / تا بدیدی سر پنهان عیان

Marfat.com

درد ما را داد راه مصطفی / درد ما را داد سر اولیا
درد ما را داد حال صوفیان / درد ما را داد سوز عاشقان
درد ما را برد اندر لامکان / خود همی گشتیم ما با قدسیان
درد ما را از خدا آگاه کرد / درد ما را بحق کوتاه کرد
درد ما را مسند قربت نشاند / بر سریر مسند و عزت نشاند
درد ما را در صفحهٔ جان بار داد / وانگهی در جان جانان در گشاد
درد آمد بر در راه عیان / عاشق بیدرد کی باشد روان
یک صحابه بود در عهد رسول / درد سوزی داشت آن صاحب قبول
در خبر دیدم که یحیی دائما / بود در خوف از خدای باصفا
روز و شب در گریه و زاری بدی / دائما در ساز هشیاری بدی
دائما از حق بحق نالان بدی / هر زمان از کار خود حیران بدی
از میان خلق بیرون رفته بود / در یکی کهسار او بنشسته بود
دائما بد در تحیر آن امام / بر سر کوهش بدی دائم مقام
ناگهان عیسی رسید آنجا پگاه / دید یحیی را میان سوز و آه
آه میکرد و بزاری میگریست / هر زمان از خوف حق می مرد و زیست
گفت عیسی رحمت حق را ببین / چند گریی ای نبی راستین
گفت یحیی هم تو در قهرش نگر / چند باشی ایمن ای صاحب نظر
عیسیش گفتا که رحمت سابق است / مرد حق را این سخن خود فائق است
گفت یحیی گر بیاید جبرئیل / آن زمان گوید مرا باشد دلیل
در زمان جبرئیل آمد باکمال / گفت میگوید شما را ذوالجلال
بگذری از خویش و گردی بی نشان / بی رجا دانند بیخوف این نشان
بی نشان شو بگذر از نام و نشان / تا به بینی سر پنهان و عیان
بی نشان شو ای پسر در راه یار / تا تو باشی در دو عالم بختیار
بی نشان شو در ره مردانه مرد / تا تو باشی در جهان آزاد مرد
بی نشان شو در میان عام و خاص / تا تو باشی پیش حق خاص خواص
بی نشان شو ای فقیر پاکباز / تا تو باشی در دو عالم شاهباز
بی نشان شو در ره توحید باش / دائما در ترک و در تجرید باش
بی نشان شو در ره حق ای پسر / تا ز اسرار خدا یابی خبر
بگذر از خوف و رجا ای مرد کار / تا جمال دوست بینی آشکار
بعد ازین آسایش آید ای فقیر / سالکان و طالبان را دستگیر
انس چون با دوست باشد خور شوی / انس چون با دوست باشد آن توئی
انس چون با دوست باشد طالب مطلوب شد / انس چون با دوست باشد عاشق محبوب شد
انس چون با دوست باشد قطره ها دریا شود / انس چون با دوست باشد ابرها صحرا شود
انس چون با دوست باشد جسم تو چون جان شود / انس چون با دوست باشد جان تو جانان شود
انس چون با دوست باشد دوزخ حق جنت است / انس چون با دوست باشد لعنت حق رحمت است
انس چون با دوست باشد خاکدان شد آسمان / انس چون با دوست باشد آسمان شد لامکان
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان / انس چون با دوست سر پنهان شد عیان
انس چون با دوست باشد نار را تو نور دان / انس چون با دوست باشد نور را تو حور دان
انس چون با دوست باشد طاعت تو روشن است / انس چون با دوست باشد گلخن تو گلشن است
انس چون با دوست باشد راه تو منزل شود / انس چون با دوست باشد کام تو حاصل شود
هیبت حق جمله را یکسان کند / جسمها را سر بسر چون جان کند
هیبت حق کارگر اندر تمام / هیبت حق همچنین شد والسلام

حکایت آمدن سائلی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سائلی بنشست پیش بایزید / گفت کز لطف خدای بر مزید
دائما در راه حق مردانه / در میان عارفان فرزانه
تو شراب وصل حق نوشیده / سر اسرار خدا پوشیده
سر سبحانی ز تو شد آشکار / در میان عاشقان نامدار
جان و تن را در طلب بگداختی / تا کمال معرفت دریافتی
هر دو عالم را درین ره باختی / مرکب معنی درین ره تاختی

Marfat.com

از وجود خود ز خود فانی شدی / در بقای حق بحق باقی شدی
دیدهٔ نفس بهم بر دوختی / این جهان و آن جهان را سوختی
عشق و عاشق هر دو را محبوب دان / سالک و طالب همه مطلوب دان
یافتن آنجا بود نایافتن / گم شدن اینجا بود پیدا شدن
بعد از آن بینی انیس یا جلیس / اندرین منزل شوی روی نفیس
دائما بنشسته باشی با خدا / فارغ از کبر و نفاق و از هوا
روح تو در خلوت جانان بود / در حریم وصل یا رحمان بود
یک زمان غافل نباشی از خدا / دائما از نور حق گیری صفا
سر اسرار خدا حاصل کنی / جان و دل در معرفت کامل کنی
در جلیسان با خدا و مصطفی / در جلیسان با صفا و با وفا
بود درویش غلامی ای غلام / سال و مه اندر سفر بودی مدام
بارها در راه مکه رفته بود / پس ریاضت ها که او خود کرده بود
عمر خود را در سفر بگداخته / بهرهٔ او از سفر نایافته
بعد از آنش گفت برخیز و برو / تا نگردد جامهٔ جانت گرو
پس خجل شد آن پسر چون زر نداشت / عشق دختر رفت کارش گشت راست
چون پسر را حال خود آمد پدید / پیر زالی در برابر شد پدید
هر دو چشمش ازرق و دندان دراز / چون بدید آن را و دل شد در گداز
یادش آمد آن زمان از قافله / در دلش افتاد آن دم ولوله
سر برهنه پا برهنه شد برون / از دلش میرفت هر دم موج خون
هر کرا میدید او از مردمان / می بپرسید آن زمان از کاروان
هاتفی گفتش که ای جان پدر / قافله رفته تو ماندی بیخبر
بشنو این رمز فقیر با بصر / وصف حال تست قصه سر بسر
قافله را ره روان دین بدان / راه رفتند و رسیده در جنان
در بهشت عدن این دم با وصال / محو گشته در جمال ذو الجلال
شهر بغداد ت در آنجا کعبه دان / در تعجب ماندهٔ در لون آن
هست آن دجله ازین جانب خیال / چشم تو کشتی و غرفه در امال
ای پسر ملاح را تو دیو دان / گفت او را سر بسر تو ریو دان
بحر دنیا آب شیطان آمدست / لاجرم در بحر کشتیبان شدست
در طلسم کشتی آن دیو پلید / صد هزاران خلق را دید و درید
در طلسم کشتی آن دیو نژند / سالکان راه گشته پای بند
در طلسم کشتی آن دیو پیر / زشت را بنمود پیشت چون سعیر
در طلسم کشتی آن دیو لعین / طالبان را باز داشت از راه دین
در طلسم کشتی ولابه گری / دیو را بنمود پیشت چون پری
چو بود راه تو در کشتی جسم / قصر را بنمود آن دم از طلسم
دختر زیبا چو رخ او را نمود / بود زشتی و ترا زشتی چه سود
دل ز دست خود بدادی ای غلام / همرهان رفتند در سری مدام
عاشق دنیا شدی رفتی ز دست / در بلا و رنج ماندی پای بست
دختر بنمود دنیا بس ظریف / در یقینت بود زابی بس ظریف
همرهان رفتند حج دریافتند / گام خود در راه حق برداشتند
تو بماندی اندرین کون و فساد / هر دمی کعبه نمی آید بیاد
میروی هر سو دمی پرسی خبر / قافله رفته بماندی کور و کر
هر که او در کون ماند همچنین / کی رسد در قرب [illegible]
هر که او در بند دنیا مانده است / بیشک او از راه عقبی مانده است
هر که او در بند دنیا باز ماند / از حیات جاودانی باز ماند
هر که روی او درین عالم بود / او کالانعامست آدم کی بود
هر که در دنیای دون مانده است / از بقای حی بیچون مانده است
هر که از دنیای دون شادان بود / بیشک اندر آتش سوزان بود
هر که را محبوب او دنیا بود / در جهنم دائما غوغا بود
هر که در دنیا بچیزی باز ماند / تو یقین میدان که از ره باز ماند
هر که در دنیا کند لابه گری / بیشکی است او ز قوم ساحری

Marfat.com

در دنیا بکام دل نشست / هست در راه خدا او زیر دست
هر کرا شد قبلهٔ دنیا امام / ماند اندر آتش سوزان مدام
هر که او دنیای دون را ترک کرد / گرد نعلش در نیامد هیچ مرد
هر که از دنیای دون ماند خلاص / در ره توحید حق باشد خواص
هر که بندی این جهان بر هم شکست / در ره توحید حق باشد پرست
هر که از دنیای دون آزاد گشت / از نعیم جاودانی شاد گشت
هر که از دنیای و شغل او برست / بر سریر جنت الماوی نشست
هر که ملک این جهان بر باد داد / بر نعیم جاودانش شاد شاد
هر که در دنیا بچیزی تنگرو / از نعیم جاودانی برخورد
خانهٔ نفس است دنیا سر بسر / بگذر از دنیا و شو صاحب نظر
هر که او در راه شیطان بود / بیشک در کیش نفسانی بود
هر که رحمانی شده اندر جهان / خاک او بهتر ز خون دیگران
طالب راه خدا باش ای پسر / از ره شیطان ملعون کن حذر
در ره توحید حق مردانه باش / همچو مجنون بیدل و دیوانه باش
راه رو از جان و دل ای مرد کار / تا شوی در هر دو عالم نامدار
بگذر از نفس بهیمی ای فقیر / عاشقانه دامن مردانه گیر
نفس سگ را اندرین ره خوار کن / جان خود در راه خود ایثار کن
می اندر راه و در ره وارسیست / بگذر از کون و مکان راحت همیست
جهد کن تا تو درین منزل رسی / در حریم واصلان مسکن رسی
با ولی و با نبی باشی مدام / در بهشت عدن دائم شادکام
گر بمانی اندرین ره ای جوان / در بلا و رنج مانی جاودان
دائما با درد بود آن مرد کار / درد دین را کرد آن شه بختیار
دائما در راه حق گریان بودی / واز ضعیفی چند گه نالان بودی
روز و شب بنشسته بودی دردمند / دائما اندوهگین و مستمند
گاه او را درد باد درد سر / گاه درد سینه و پشت و کمر
درد معنی در دل او کار کرد / جان و دل در راه حق ایثار کن
در ره دین بود او مردانهٔ / در ره او بود بس فرزانهٔ
آشکارا بود درد آن ولی / بود آن محبوب الله منتهی
بود با درد آن ولی پاکدین / نام او کردند بوذر والدین
درد را بگزین تو در راه خدا / درد آمد رهبر راه صفا
همچو بوذر دل کن و در اختیار / تا شوی در راه معنی بختیار
همچو سلمان باش در ایمان بکوش / می نیوش و سر این اسرار پوش
بگذر از غیر خدا و مرد باش / در ره توحید حق با درد باش
راه مردان مرد آمد ای پسر / درد را بگزین و بگذر ای پسر
بگذر از کون و فساد و راه رو / در حریم حضرت الله رو
چون گنه کردی ز کویش مرد پیش / بعده خوف و رجا آید به پیش
بعد ازین می آیدت خوف و رجا / شادیت با غم بود ای مرتقا
یک زمان با وصل باشی ای فقیر / یک زمان در هجر باشی در زحیر
گاه شاه و گه رعیت آمدی / گه بکام و گه بحیرت آمدی
گاه باقی گاه فانی آمدی / گه نهان گه عیانی آمدی
گاه طالب گاه مطلوب آمدی / گه محب و گاه محبوب آمدی
گاه درد و گاه درمان آمدی / گاه شاه و گاه دربان آمدی
گاه صوفی گاه صادق آمدی / گاه عابد گاه فاسق آمدی
گاه عامل گاه کامل آمدی / گاه عاقل گاه جاهل آمدی
گاه از ترس خدا بگداختی / گاه اسپ شادیت می تاختی
اندرین ره خار با خرما بود / اندرین ره عشق با غوغا بود
اندرین ره زهر با نوش آمدست / اندرین ره عقل با هوش آمدست
اندرین ره درد با درمان بود / اندرین ره وصل با هجران بود
اندرین ره خوف باشد یا رجا / اندرین ره امن باشد یا بلا
گر درین منزل بمانی ای فقیر / گاه باشی شاد گه باشی اسیر

Marfat.com

بگذر از خوف و رجا ای مرد کار — تا نمانی مبتلا با پایان کار — در خراسان بود قطب نامدار — شیخ عالم بوسعید آن شهریار

در کرامات مقالات عیان — بود آن مرد خدا دیده دان — در شریعت پیشوای عالمان — در طریقت رهنمای صوفیان

در حقیقت واصل بر حق بود او — دائما در عشق مستغرق بود او — آن مسافر آمد از ره پیش شیخ — آبله افتاده در پا هیچ میخ

شیخ گفتش کے جوان خوبرو — آبله افتاده بر تن شد نکو — در جلیسان همچو مردان ای پسر — تا ز اسرار نهان یا بے خبر

در جلیسان ای فقیر نور بین — صد هزاران عالم پر نور بین — در جلیسان تو ببین جان و جهان — سر پنهانے شنو هر دم عیان

در جلیسان دانسی با داد گر — شاد بنشین و مرد تو در بدر — در جلیسان آجمال حق ببین — در جلیسان آوصال حق ببین

در جلیسان د رخدا را یاد کن — جان و دل را در رهِ حق شاد کن — همچو مردان تکیه زن در کبریا — آبله از تن ببر تو بے ریا

بعد ازان بینی جمال ذوالجلال — اندرین منزل بود عین وصال — قطره اندر قعر دریا اوفتاد — ذرهٔ خورشید بالا اوفتاد

قطره اندر بحر ناپیدا شود — قطرهٔ مانده همه دریا شود — محو گردد صورت آفاق کل — عزّ ها کلّی بدل گردد ببدل

او نماید آفتاب با جمال — هر دو عالم محو گردد در جلال — آنچنان که گفت عطار امین — در کتاب منطق الطیر از یقین

سایه در خورشید گم گردد مدام — خود همه خورشید گردد والسلام — گفتهٔ عطار خود از مغز بود — لیک اندر صد لباس فخر بود

گفتهٔ بهلول از جانان بود — هر چه گوید آیت برهان بود — گفتهٔ بهلول را توحید دان — وائمش در ترک در تجرید دان

شیخ نعمان بود در عین وصال — محو گشته در جمال ذوالجلال — از وجود خویشتن فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده

از خودی بگذشت آن مرد خدا — دائما در اصل بود آن باصفا — واز سلوک و از طلب گذشته بود — با جمال اندر طلب پیوسته بود

ذکر فکر و زهد و تقوی سوخت — جبهٔ وصل حقیقی دوخته — قال و قیل و علم و تقلید و بیان — ترک کرده آمده اندر عیان

محو بود اندر جمال آن پاک باز — زان نکردی گاه بیگاه او نماز — هست خدمت بر وجود هر کار — چون وجودت محو شد رستی ز کار

شیخ ما چون از خودی خود پرست — در حریم حضرت سبحان نشست — آنکه باشد دائما اندر جمال — کی بود در ذکر فکر قیل و قال

آنکه با سلطان نشیند در وصال — کاندرو خدمت بود عین وصال — شیخ دائم محو بود اندر جمال — خیر حق در پیش بودی بی زوال

در بخارا بود امیرے پاک باز — گفت نعمان می نگذارد نماز — میروم او را بفرمایم نماز — بندگی باشد درین ره بی نیاز

در زمان برخاست اندر ره نماز — بود او با چل مزید پاک باز — دست جنبانید پیر بیهمتا چون — خیل شیران از پیش آمد روان

هر یکے بر شیر نر گشته سوار — تا زیانه ساخته از نیش مار — همچنان بیشه براه آن ذو فنون — شیخ را احاطه [illegible]

شیخ بر دیوار نشست آن زمان — رفت آن دیوار چون اسپ روان — از فقیران شیخ را دیدند دور — از قدم تا فرق گشته غرق نور

نشسته بر یکے دیوار شاد — میرود دیوار در ره همچو باد — پیر گفت آندم فرود آمد ز شیر — من ندیدم آنچنان مرد دلیر

قدومش تا خیال آن جماد — مادرین ره چاکریم دیگ باد — چون رسیدند آن همه از یکدگر — در قدوم او نهادند جمله سر

همدان صحرای یک چه تاختند — بر سر آن چاه منزل ساختند — اندر آمد آن زمان وقت نماز — پیر و اصحابش فتادند در نماز

Marfat.com

ست لقمان صلاح آمد فراز / با تو بگذارد درین موضع نماز
پیر و اصحابش بطینت سوختند / دیدهٔ عقل آن زمان بر دوختند
جمله اندم از خودی بیرون شدند / در مقام بیخودی مجنون شدند
سر نهادند آن همه رفتند بخواب / خواب چون شد حاجت آن شد مار آب
پیر با اصحاب قصد چاه کرد / تا که آب آرد ز چاه آن شیر مرد
دلو را در چاه افگند از حیا / دلو او در آب پر شد ای کیا
می نیاید دلو در آب ای عجب / در تعجب ماند پیر و در تعب
آمد آندم پیش شیخ انصاف داد / روی خود در دست و پای او نهاد
شیخ اندر چه فگند آب دهان / آب بیرون آمد و پس شد روان
پیر و اصحابش بگفتند ای همام / تو نکردی آن نماز اینجا تمام
شیخ دست از خرقه بیرون آورید / از بن هر موی او خون می چکید
چونکه آن حالت بدیدند آن فقیر / از حدیث عشق گشتند باخبر
آن زمان گفتند لقمان واصل است / هر دمی عین وصالش حاصل است
هر که واصل شد برو تکلیف نیست / در میان جان و دل تکلیف نیست
هر که باشد در جمال ای نامدار / در مقامی بندگی او را چه کار
هر که باشد در وصال در کمال / از همه کاری بود او را ملال
هر که جان شد جسم را با او چه کار / هر که آن شد اسم را با او چه کار
هر که واصل شد جمال حق بدید / در جمال حق جلال حق بدید
هر که واصل شد مه خرمن بسوخت / هر دو عالم را بیک آذر فروخت
جهد کن ای دوست تا واصل شوی / یک ره و یک کعبه و یک دل شوی
والدین جاهدوا فرمود حق / جهد کن در راه تا گیری سبق
پادشاها ره نما این بنده را / تان فقیری بیکسی افگنده را
این گدای بینوای دردمند / دائما اندوهگین و مستمند
این فقیر با حقیر هیچ کس / دائما افسانه گفته چون مگس
رهنمائی خستهٔ پا درد را / رهنما این بندهٔ نامرد را
رهنمائی بینوای راه را / رهنمائی رهنمائی راه را
هست بهلول از قدم تا سر گناه / رحمتت کردست پیشین رهنما
هست از سر تا بپا آلودگی / از خدا خواهم همه پالودگی
پادشاها رحم کن بر جان من / درگذر از کفر و از ایمان من
پادشاها دست این مسکین بگیر / تا شود از لطف تو بدر منیر
پادشاها نفس شد بر من سوار / نصرتم ده تا شود پیشم حمار
ای خدای آشکارا و نهان / رهنمای مومنان اندر جهان
ای خدای این جهان و آن جهان / رهنمائی بنده را اندر عیان
ای خدای عرش و کرسی و فلک / ای خدای روح قدسی و ملک
ای خدای بر و بحر و آفتاب / ای خدای کوکبان و ماهتاب
ای خدای انبیا و اولیا / رحمت تو مصطفی و مرتضی
ای خدای انبیا و مرسلین / ای خدای مومنین و مسلمین
ای خدای عاقلان کاملان / ای خدای عابدان مخلصان
ای خدای عاشقان عارفان / ای خدای صوفیان زاهدان
ای خدای بی نهایت جزو کشت / چون تو عشقی حد و غایت جزو کشت
ای خدای عالمان عاملان / ذات تو بر تو ز فکرست و بیان
ای خدای جزو حیوان و طیور / زندگی دادی تو او را ز نور
اولینی آخرینی ای کریم / ظاهرینی باطنینی یا عمیم
محو گردان ای خدا بهلول را / وارهان از خویشتن این گول را
قاریا بر من مکن قهر و عتاب / گر خطائی رفته باشد در کتاب
آن خطائی رفته را تصحیح کن / از کرم والله اعلم بالصواب

تمام شد

Marfat.com

خاتمۃ الطبع

؎ وہ واحد ہر طرف کو اُسکی وحدت جلوہ آرا ہی ٭ سو کثرت اگر دیکھو تو وحدت کا تماشا ہی ٭ ہزاران ہزار شکر بدرگاہ کارساز بے نیاز کہ اندنون مین ایک مجموعۂ معرفت کا گنجینہ نادرۂ ادوار اعجوبۂ روزگار یہ گلدستۂ زیب انجمن اہل مذاق تصوف ہی اور گلگونۂ چہرۂ شاہد اہل معنی صاحب تصرف ہے عارفان معارف معنی کے لیے آئینۂ حقیقت نما ہے اور واقفان مواقف یزدانی کے واسطے سجنجل صورت آشنا ہے جسمین تیرہ رسالے شامل ہین سب کے سب عمدہ اور اہل باطن کی سیر کے قابل ہین اولیاء اللہ کا کلام پُر تاثیر ہے عارفین کاملین کی ہر رنگ کے لطف مذاق کی تقریر ہے اول رسالہ رہبر راہ حق جسمین طریقۂ تعلیم و تلقین اشغال و اذکار ہر قسم کے مراقبہ و مکاشفہ وغیرہ معارف کا بیان ہے تصنیف و تالیف سرحلقۂ مجاہدان اہل عرفان جناب حاجی محمد زردار خان مغفور و مرحوم ولد سیفدار خان ناغر شاخ فرید خانی جاگیردار راج کرولی یہ بڑے صاحب استعداد تھے ہر علم مین دستگاہ کامل رکھتے تھے انکی تصنیفات سے اور عمدہ عمدہ کتابین ہین از انجملہ ایک اعلیٰ درجہ کی تاریخ کی کتاب لاثانی ہے جسکا نام صولت افغانی ہے یہ ایک جامع التواریخ ہی جسمین ابتداے آدمؑ سے سب انبیاء و اولیا اور جملہ فرمان روایان ہند کا مفصل احوال ہے خصوص انساب اقوام افغان اور اُنکے شعب اور فروعات کو کمال تحقیقات سے لکھا ہے اور ہر خاندان افغان کا اسمین شجرہ بھی منقوش ہے یہ کتاب اس مطبع مین مطبوع ہو کر عالم پسند ہوئی و علیٰ ہذا کتاب نافع الخلائق بھی اسی مصنف علام کی تصنیف ہے جسمین صدہا نقوش و اعمال مجرب اور طرح طرح کے منتر اور افسون اور نیرنجات شامل ہین بطور خود جناب مصنف محتشم الیہ نے اس رسالہ رہبر راہ حق کے ساتھ اور بارہ رسالے عارفین کاملین کے مجتمع کر کے نہایت کارآمد مجموعہ مرتب کیا از انجملہ دوسرا رسالہ تحفۃ العاشقین ہے از شاہ محمد عبد الصمد طاب ثراہ تیسرا رسالہ الف با [illegible] وجہن از میان وجہن چوتھا رسالہ بھجن شاہ محمد عبد الصمد مرحوم پانچوان رسالہ مثنوی اللہ نام جپورے بھانی چھٹا رسالہ پریم نامہ حاجی ولی شاہ کا ساتوان رسالہ مثنوی پشم بکشا کہ جلوۂ دیدار آٹھوان رسالہ بیسر نامہ حضرت فرید الدین عطار نوان رسالہ مثنوی شاہ بو علی قندر دسوان رسالہ حضرت شمس تبریز گیارھوان رسالہ ترجیع بند راجا عارف باللہ بارھوان رسالہ رموزات الحقیقت تیرھوان رسالہ مثنوی حضرت شیخ بہلول

Marfat.com

ت عمدہ مجموعہ مغتنم روزگار ہے جو اہل بصیرت ملاحظہ فرماوین گے تو دیکھینگے کہ یہ ایک مجموعہ عجیب
ہے سابق حیات مصنف مین حسب فرمایش جناب مصنف طبع ہوا اور کمال خواہش سے بکا
اب موافق اصرار اہل شوق کے کئی بار طبع ہونے کی نوبت آئی بارے افضال خدا سے مجموعہ تیرہ کتاب
رہبر راہ حق کا بمقام کانپور مطبع نامی منشی نول کشور مین بسرپرستی جناب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع دام اقبالہ ماہ فروری
۱۸۹۶ء مین پانچوین مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر اشاعت پذیر ہوا خداوند عالم مرغوب و محبوب اہل عالم
فرماوے بمنہ وکرمہ

تمت

اطلاع

اس مجموعہ کی جسمین حسب تفصیل ذیل رسالے شامل ہین تحفۃ العاشقین ۱ - الف باے وجہن ۲ - بھجن شاہ
محمد عبد الصمد ۳ - مثنوی اللہ نام جپورے بھائی ۴ - پریم نامہ حاجی ولی شاہ کا ۵ - مثنوی چشم بکشا کہ جلوہ
بیسر نامہ ۷ - مثنوی شاہ بو علی قلندر ۸ - حضرت شمس تبریز ۹ - ترجیع بند راجا عارف باللہ ۱۰ - رموزات حقیقت ۱۱
مثنوی حضرت شیخ بہلول ۱۲

رجسٹری حسب منشا ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء ہو گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت قصد طبع نفرماوین - فقط

المشتہر
مینجر نول کشور پریس کانپور

محمد اقبال مجددی ذخیرہ لاہور

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

گنج عرفان رہبر راہ حق است	کنز ایمان رہبر راہ حق است
عاقل از بہر سن ہجری رقم	کن کہ نیک آن رہبر راہ حق است

۱۳ ھ ۱۳

Marfat.com